(تخریج شدہ)

خرید وفروخت کے مسائل کا مجموعہ

حصہ یازدہم (11)

Compiled by the team of ALAHAZRAT.net

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا **امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی

قرض کا بیان،

سود کا بیان،

حقوق کا بیان،

بیع کا بیان،

استحقاق کا بیان

خرید وفروخت کے مسائل کا بیان

بہار شریعت

حصہ یازدہم (11)

(......مع تسہیل وتخریج......)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

اجمالی فہرست

ایک نظر ادھر بھی

قدیم الفاظ	مستعملہ جدید الفاظ	قدیم الفاظ	مستعملہ جدید الفاظ
اودھار	ادھار	چمبیلی	چنبیلی
اولٹ	الٹ	خربزہ	خربوزہ
اون	ان	درم	درہم
اونھیں	انھیں	رجستری	رجسٹری
اوس	اس	سپید	سفید
اوسے	اسے	سمجھوال	سمجھدار
اوگا	اگا	سونار	سنار
اوگی	اگی	صابون	صابن
اوگے	اگے	طیار	تیار
پورانی	پُرانی	کوئیں	کنویں
پروس	پڑوس	کوآں	کنواں
پروسی	پڑوسی	مونھ	منہ
پروسیوں	پڑوسیوں	ورثہ	ورثا
تربز	تربوزہ	یوہیں	یونہی

حصہ یازدہم(11) کی اصطلاحات

1	بیع	تجارت خرید وفرخت، اصطلاح شرع میں بیع کے معنی یہ ہیں کہ دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸)
2	بیع کے ارکان	بیع کے ارکان ایجاب وقبول ہیں، مثلاً ایک نے کہا میں نے بیچا (یہ ایجاب ہے) دوسرے نے کہا میں نے خریدا (یہ قبول ہے)۔ اور بغیر کلام کے چیز کا لے لینا اور دے دینا اس کے ارکان ہیں اور یہ ایجاب وقبول کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸)
3	مبیع	جس چیز کو بیچا جائے مبیع کہلاتا ہے۔
4	محل بیع	وہ چیز جس پر خرید وفروخت کا حکم لگ سکے۔
5	بائع	سودا بیچنے والے کو بائع کہتے ہیں۔
6	مشتری	خریدنے والے کو مشتری کہتے ہیں۔
7	طرفین	خرید وفروخت میں طرفین سے مراد بائع اور مشتری ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸)
8	صحیحین	محدثین کی اصطلاح میں صحیحین سے مراد صحیح بخاری وصحیح مسلم ہیں۔
9	قیمت	وہ چیز جس کی معیار کے مطابق بغیر کسی زیادتی اور نقصان کے اس کی قیمت مقرر کی جاتی ہے۔ (ردالمحتار، ج ۷، ص ۱۱۷)
10	ثمن	خریدار اور بیچنے والا آپس میں شے کی جو قیمت مقرر کریں اُسے ثمن کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ج ۷، ص ۱۱۷)
11	ثمن خلقی	وہ ثمن ہے جو اسی لیے پیدا کیا گیا ہو (کہ لوگ اس سے خرید وفروخت کریں) چاہے اُس میں انسانی صنعت داخل ہو یا نہ ہو جیسے چاندی سونا اور ان کے سکے اور زیورات یہ سب ثمنِ خلقی میں داخل ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۱۴)
12	ثمن غیر خلقی (عرفی)	اس کو ثمنِ اصطلاحی بھی کہتے ہیں یہ وہ چیزیں ہیں کہ ثمنیت کے لیے مخلوق نہیں ہیں (یعنی حقیقت میں ثمن نہیں) مگر لوگ ان سے ثمن کا کام لیتے ہیں ثمن کی جگہ پر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے پیسہ، نوٹ، روپے وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۱۴)

13	اُجرتِ مثل	کسی کام کی وہ اجرت (مزدوری) جو ویسا ہی کام کرنے والے کو دی گئی ہو اس جیسی اجرت دینا اجرت مثل کہلاتی ہے۔ (ماخوذ از ردالمحتار، ج۹،ص۷۵)
14	مثلی	ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں پائی جائے اس حیثیت سے کہ عام طور پر اس میں ثمن کے لحاظ سے تفاوت نہ سمجھا جاتا ہو۔ (درمختار ج۹،ص۳۱۰)
15	قیمی	ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں نہ پائی جائے اور ثمن و قیمت کے لحاظ سے اس میں تفاوت ہو۔ (درمختار ج۹،ص۳۱۰،۳۱۱)
16	مال متقوم	وہ مال جس سے شرعاً نفع اٹھانا جائز ہو اور اسے جمع بھی کیا جاسکتا ہو۔ (ردالمحتار، ج۷،ص۸)
17	بیع تعاطی	بائع اور مشتری باہم کوئی بات نہیں کرتے مگر دونوں کے فعل ایجاب وقبول کے قائم مقام شمار ہوتے ہیں اس قسم کی بیع کو بیع تعاطی کہتے ہیں۔ مثلاً مشتری کا کوئی چیز لیکر قیمت رکھ دینا اور بائع کا بغیر کچھ کہے قیمت وصول کرنا۔ (بہار شریعت، حصہ۱۱،ص۸)
18	بیع مزابنہ	بیع مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھل کے بدلے اسی پھل کے درخت کے چنے (اتارے) ہوئے پھل کو بیچ دینا یعنی کھجور کا باغ ہو تو جو کھجوریں درخت میں ہیں اُن کو خشک کھجوروں کے بدلے میں بیع کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ۱۱،ص۸۶)
19	بیع منابذہ	بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک نے اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیا اور دوسرے نے اس کی طرف پھینک دیا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ۱۱،ص۸۷)
20	بیع ملامسہ	بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا کپڑا چھو دیا اور اُلٹ پلٹ کے دیکھا بھی نہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ۱۱،ص۸۷)
21	بیع باطل	جس صورت میں بیع کا کوئی رکن (ایجاب وقبول) نہ پایا جاتا ہو یا وہ چیز بیع کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ (بہار شریعت، حصہ۱۱،ص۸۹)
22	بیع فاسد	اگر رکنِ بیع (یعنی ایجاب وقبول یا چیز کے لینے دینے میں) یا محلِ بیع (یعنی وہ چیز جسے بیچ رہے ہیں اس) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً چیز دینے پر قدرت نہ ہو وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ۱۱،ص۸۹)

نمبر	اصطلاح	تعریف
23	بیع مکروہ	رکن بیع، محل بیع میں خرابی نہ ہو اور نہ کسی وصف کی وجہ سے شرعاً ممنوع ہو بلکہ شرعاً کسی اور وجہ سے ممنوع ہو جیسے اذانِ جمعہ کے وقت بیع کرنا۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱، ص ۱۱۵ و ۱۱۶)
24	بیع مقایضہ	اس سے مراد وہ بیع ہے جس میں دونوں طرف عین ہو یعنی تبادلہ غیر نقود کے ساتھ ہو مثلاً غلام کو گھوڑے کے بدلے میں بیچنا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۱۱ و ۱۸۷)
25	بیع عینہ	اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اُس نے کہا میں قرض نہیں دوں گا البتہ یہ کرسکتا ہوں کہ یہ چیز تمھارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کو بیچ دینا تمھیں دس روپے مل جائیں گے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۷۲)
26	بیع سلم	وہ بیع جس کی قیمت فوراً ادا کرنا ضروری ہو اور مبیع (چیز) کو بعد میں خریدار کے حوالے کرنا بیچنے والے پر لازم ہو۔ اس کے جائز ہونے کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱، ص ۱۸۸)
27	بیع صرف	بیع صرف سے مراد ثمن کو ثمن کے ساتھ بیچنا، ثمن سے مراد عام ہے کہ وہ ثمن خلقی ہو جیسے چاندی سونا اور ان کے سکّے اور زیورات یہ سب ثمنِ خلقی میں داخل ہیں یا غیر ثمنِ خلقی ہو جس کو ثمنِ اصطلاحی بھی کہتے ہیں جیسے پیسہ، نوٹ وغیرہ۔ (در مختار، ج ۷، ص ۵۵۲ و بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۱۳)
28	بیع تَلْجِئَہ	بیع تَلْجِئَہ یہ ہے کہ دو شخص اور لوگوں کے سامنے بظاہر کسی چیز کو بیچنا خریدنا چاہتے ہیں مگر اُن کا ارادہ اس چیز کے بیچنے خریدنے کا نہیں ہے اس کی ضرورت یوں پیش آتی ہے کہ جانتا ہے فلاں شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ چیز میری ہے تو زبردستی چھین لے گا میں اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۲۵، ۲۲۶)
29	بیع الوفا	حقیقت میں یہ رہن ہے اس کی صورت یہ ہے اس طور پر بیع کی جائے کہ بائع (بیچنے والا) جب ثمن مشتری (خریدار) کو واپس دے گا تو مشتری مبیع کو واپس کردے گا۔ (مزید وضاحت بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۲۷)
30	بیعانہ	بیعانہ یہ ہے کہ خریدار قیمت کا کچھ حصہ ادا کرے اور وعدہ کرے کہ وہ بقیہ رقم ادا نہ کرسکے یا خریدنا نہ چاہے تو اس کی یہ رقم بیچنے والے کی (یعنی ضبط) ہو جائے گی۔ (ماخوذ از سنن ابی داؤد، ج ۳، ص ۳۹۲)
31	مرابحہ	کوئی چیز خریدی اور اس پر کچھ اخراجات کیے پھر قیمت اور اخراجات بتا کر کچھ نفع لے کر اس کو فروخت کردینا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۳۱)

32	تولیہ	چیز کی قیمت اور اخراجات ملا کر جو قیمت بنے اتنی ہی قیمت کی بیچ دینا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۳۲)
33	عیب	عیب وہ ہے جس سے تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہو جائے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۶۶)
34	خیارِ عیب	بیچنے والا عیب بیان کئے بغیر چیز بیچے یا خریدار عیب بیان کیے بغیر ثمن (قیمت) دے اور عیب ظاہر ہونے کے بعد چیز کے واپس کرنے کے اختیار کو خیار عیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۶۶)
35	خیار رویت	مشتری (خریدار) کا بائع (بیچنے والے) سے کوئی چیز دیکھے بغیر خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس چیز کے پسند نہ آنے پر بیع کے فسخ (ختم) کرنے کے اختیار کو خیار رویت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۵۴)
36	خیارِ شرط	بائع اور مشتری کا خرید وفرخت کے وقت یہ شرط کر دینا کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۳۹)
37	غبن فاحش	سخت قسم کی خیانت یعنی ایسی قیمت سے خرید وفروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی لیکن اس کی قیمت چھ، سات روپے لگائی جاتی ہے تو یہ غبن فاحش ہے۔ (ماخوذ از ردالمحتار، ج ۷، ص ۳۷۶)
38	غبن یسیر	ایسی قیمت سے خرید وفروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی، کوئی شخص اس کی قیمت آٹھ یا نو یا دس روپے لگاتا ہے تو یہ غبن یسیر ہے۔ (ماخوذ از ردالمحتار، ج ۷، ص ۳۷۶)
39	اقالہ	دو شخصوں کے مابین جو سودا ہوا اس کے ختم کر دینے کو اقالہ کہتے ہیں۔ اقالہ میں دوسرے کا قبول کرنا ضروری ہے تنہا ایک شخص اقالہ نہیں کر سکتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۲۷)
40	نجش	نجش یہ ہے کہ کوئی شخص چیز کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خرید لے اور یہ حقیقۃً خریدار کو دھوکا دینا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۱۶)
41	کفیل	وہ شخص جو دوسرے کے مطالبے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لیتا ہے مثلاً ایک شخص پر کسی کے ۴۰۰ روپے قرض ہے اور مقروض کی طرف سے جس شخص نے قرض ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کی کفیل (ضامن) کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱)

42	فضولی	وہ شخص جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر عمل دخل کرے جیسے زید عمرو کے لیے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خریدے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۱۹)
43	وکیل بالبیع	وہ وکیل جسے اس کے مؤکل نے کسی چیز کے بیچنے کا وکیل کیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۳۰)
44	وکیل بالشراء	وہ وکیل جسے اس کے مؤکل نے کسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۳۰)
45	ہبہ	تحفہ، کسی کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنا دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۶۴)
46	ودیعت	جو مال کسی کے پاس حفاظت کے لیے رکھا جائے اسے ودیعت اور امانت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۲۹)
47	عاریت	کسی شخص کو اپنی کوئی چیز اجرت کے بغیر استعمال کے لیے دینا مثلاً لکھنے کے لئے قلم دینا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۵۱)
48	رہن	اصطلاح شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں (اپنے پاس) اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے حق کو کلا یا جزءً وصول کرنا ممکن ہو، اردو زبان میں گروی رکھنا بولتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱)
49	راہن	جو شخص اپنی چیز کسی کے پاس گروی رکھتا ہے راہن کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۷، ص ۳۱)
50	مرتہن	جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے اُس کو مرتہن کہتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۷، ص ۳۱)
51	مرافق	اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جو مبیع (خریدی ہوئی چیز) کے تابع ہوتی ہیں جیسے جوتے کے ساتھ تسمہ۔ (ماخوذ از ردالمحتار، ج ۷، ص ۷۵)
52	دارالحرب	وہ ملک جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلُّط ہو گیا جس نے شعائرِ اسلام مثل جمعہ و عیدین و اذان و اقامت و جماعت یک لخت (فوراً) اٹھا دیئے اور شعائرِ کفر جاری کر دیئے، اور کوئی شخص اَمانِ اول پر باقی نہ رہے اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ۱۶، ص ۳۱۶ و ج ۱۷، ص ۳۶۷)
53	دارالاسلام	وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائرِ اسلام مثل جمعہ و عیدین و اذان و اقامت و جماعت باقی رکھے ہوں تو وہ دارالاسلام ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۱۷، ص ۳۶۷)

54	غلامِ ماذون	ایسا غلام جسے آقا (مالک) نے تجارت کی عام اجازت دی ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۳۰)
55	مکاتب	ایسا غلام جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہا ہو کہ اتنا مال ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور غلام نے اسے قبول کر لیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)
56	مکاتبہ	ایسی لونڈی جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہا ہو کہ اتنا مال ادا کر دے تو تُو آزاد ہے اور لونڈی نے اسے قبول کر لیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)
57	بدل کتابت	مکاتب (غلام) اپنی آزادی کے لیے مالک کی طرف سے مقرر شدہ جو مال ادا کرتا ہے اسے بدل کتابت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)
58	اُمِ ولد	وہ لونڈی جس کے ہاں مالک سے بچہ پیدا ہوا اور مالک نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۲)
59	مدبر	وہ غلام جسے مالک یہ کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مالک کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۸)
60	ذمی	اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاوی فیض الرسول، ج ۱، ص ۵۰۱)
61	مستامن	وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا یعنی حربی دار الاسلام میں یا مسلمان دار الکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹، ص ۱۶۱)
62	بکر	کنواری، بکر وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو اگرچہ زنا سے یا کسی اور وجہ سے بکارت زائل ہو گئی ہو تب بھی کنواری ہی کہلائے گی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰)
63	ثیب	جو عورت کنواری نہ ہو اسے ثیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰)
64	کفو	کفو کا معنی یہ ہے کہ مرد، عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیا (ورثا) کے لیے باعث ننگ و عار (شرمندگی) ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۷، ص ۵۳)
65	خلع	عورت کا اپنے آپ کو مال کے بدلے میں نکاح سے آزاد کرانا خلع کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۸۸)
66	بدل خلع	عورت جو مال خلع کے بدلے میں دیتی ہے اسے بدل خلع کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۸۸)

67	وقف	کسی شے (چیز) کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ عزوجل کی مِلک کر دینا اس طرح کہ اُس کا نفع بندگانِ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۵۷)
68	شرکتِ مفاوضہ	شرکتِ مفاوضہ یہ ہے کہ دو شخص باہم یہ کہیں کہ ہم نے شرکت کی اور ہم کو اختیار ہے کہ ایک جگہ خرید و فروخت کریں یا الگ الگ، نقد بیچیں یا اُدھار اور ہر ایک اپنی رائے سے عمل کرے گا اور جو کچھ نقصان ہوگا اُس میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۵)
69	مضارَبت	مضاربت یہ ہے کہ سرمایہ دار کسی شخص کو اپنا مال تجارت کی غرض سے دے تا کہ نفع میں مقررہ تناسب کے مطابق دونوں شریک ہوں اس طرح مضاربت میں ایک فریق کی طرف سے مال اور دوسرے فریق کی طرف سے عمل اور محنت پائی جاتی ہے۔ (درمختار، ج ۸، ص ۴۹۷)
70	استصناع	کاریگر کو فرمائش دے کر چیز بنوائی جاتی ہے اسے استصناع کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۰۰)
71	مزارعہ	کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی اس کو مزارعت کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۹۴)
72	تحکیم	تحکیم کے معنی حَکَم بنانا یعنی فریقین اپنے معاملہ میں کسی کو اس لیے مقرر کریں کہ وہ فیصلہ کرے اور نزاع کو دور کر دے اسی کو پنچ اور ثالث بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۲، ص ۴۲)
73	مستور الحال	وہ شخص ہے جس کی عدالت اور فسق (نیک بد ہونا) لوگوں پر ظاہر نہ ہو۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۱۴۸)
74	مَحدود فی القذف	وہ مرد یا عورت جو کسی پاکدامن پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اسے ثابت نہ کر سکے تو اس پر حد (شرعی سزا) ہے اسے حد لگنے کے بعد مَحدود فی القذف کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱۲)
75	اکراہ	اس سے مراد اکراہ شرعی ہے کہ کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو فلاں کام نہ کرے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا، تو یہ اکراہ شرعی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۴)

76	قتلِ عمد	کسی دھاردار آلے سے قصداً قتل کرنا قتلِ عمد کہلاتا ہے مثلاً چھری، خنجر، تیر، نیزہ وغیرہ سے کسی کو قصداً قتل کرنا۔ (ماخوذ از بہارشریعت، حصہ ۱۸، ص ۱۵)
77	نَذرِ شرعی	نذر اصطلاح شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کرلیا ہو مثلاً قسم کھائی میرا یہ کام ہو جائے تو دس رکعت نفل ادا کروں گا۔ (ماخوذ از فتاوٰی امجدیہ، حصہ ۲، ص ۳۰۹۔۳۱۲)
78	نذرِ لغوی (عرفی)	اولیاء اللہ کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اسے نذر لغوی کہتے ہیں اس کا معنی نذرانہ ہے جیسے کہ کوئی اپنے استاد سے کہے کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ بالکل جائز ہے یہ بندوں کی ہوسکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں مثلاً گیارھویں شریف کی نذر اور فاتحہ بزرگان دین وغیرہ۔ (ماخوذ از جاء الحق، ص ۳۱۴)
79	وصیت	بطورِ احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنادینا۔ (بہارشریعت حصہ ۱۹، ص ۸)
80	وَصی	وہ شخص جس کو موصی (وصیت کرنے والا) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (ماخوذ از بہارشریعت حصہ ۱۹ ص ۵۵)
81	مُوصی	وصیت کرنے والا یعنی جو کسی شخص کو اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (ماخوذ از بہارشریعت حصہ ۱۹ ص ۵۵)
82	شفعہ	غیر منقول (جو دوسری جگہ منتقل نہ ہو سکے اس) جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اُتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق (مثلاً ہمسایہ ہونے کی وجہ سے) جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، حصہ ۱۵، ص ۴۷)
83	اجارہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کردینا اجارہ ہے مثلاً کرائے پر مکان دینا۔ (بہارشریعت، حصہ ۱۴، ص ۹۹)
84	غصب	کسی دوسرے شخص کے مال پر زبردستی ناجائز قبضہ کرنا غصب کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از التعریفات للجرجانی، ص ۱۱۵)
85	غاصب	کسی دوسرے شخص کے مال پر زبردستی ناجائز قبضہ کرنے والے شخص کو غاصب کہتے ہیں۔

اعلام

1	غابہ	مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔
2	کُسم	ایک قسم کا پھول جس کے بھگونے سے سرخ رنگ نکلتا ہے اور کپڑے رنگے جاتے ہیں۔
3	نیاریے	نیاریا کی جمع سنار کی دُکان کے کوڑا کرکٹ سے سونے، چاندی کے ذرے نکالنے والے۔
4	اَلسی	چھوٹے چھوٹے نازک پتیوں والا ایک پودا اور اس کے بیج جن سے تیل نکالا جاتا ہے۔
5	سلوتری	گھوڑوں کا علاج کرنے والا، جانوروں کا ڈاکٹر۔
6	کوٹھی	مٹی کا بڑا برتن جس میں غلہ وغیرہ رکھا جاتا ہے۔
7	نکل	ایک قسم کی سفید دھات۔
8	جوہی	چنبیلی جیسے خوشبودا پھول جو اُس سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔
9	شیشم	ایک درخت جس کی لکڑی نہایت وزنی اور مضبوط ہوتی ہے۔
10	کانسہ	ایک قسم کی مرکب دھات جو تانبے اور رنگ کی آمیزش سے بنتی ہے اور اس سے برتن بھی بنائے جاتے ہیں۔
11	برص	سفید کوڑھ، فسادِ خون کی ایک بیماری جس کی وجہ سے جسم پر دھبے پڑ جاتے ہیں۔
12	جذام	کوڑھ، فسادِ خون کی ایک موذی بیماری۔
13	کیکڑا	ایک آبی کیڑا جو بچھو کے مشابہ ہوتا ہے۔
14	چھچھوندر	ایک قسم کا چوہا جو رات کے وقت نکلتا ہے۔
15	گھونس	چوہے کی طرح کا ایک جانور جو چوہے سے ذرا بڑا ہوتا ہے۔
16	گوہ	ایک رینگنے والا جانور جو چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے۔
17	بہری	ایک شکاری پرندہ۔

18	مرغابی	ایک آبی پرندہ۔
19	رتوند	شب کوری، آنکھ کی ایک بیماری جس کے سبب رات کو دکھائی نہیں دیتا۔
20	سرج	باریک روئی کے سوت کی بناوٹ کا کپڑا۔
21	چکن	وہ کپڑا جس پر کشیدہ کاری کا کام کیا ہوتا ہے۔
22	چھینٹ	ایک قسم کا بیل بوٹے دار کپڑا، رنگین چھپا ہوا کپڑا۔
23	ٹسری	ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔
24	کشمیرہ	وادی کشمیر کا تیار کردہ گرم کپڑا۔
25	گلبدن	ایک قسم کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا۔
26	مارکین	امریکہ کا بنا ہوا ایسا موٹا کپڑا جس کا عرض بڑا ہوتا ہے۔
27	ململ	ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔
28	گوٹا	سونے، چاندی اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فیتا یا زری کی تیار کی ہوئی گوٹ، یا کناری جو عموماً عورتوں کے لباس پر زینت کے لیے ٹانکی جاتی ہے۔
29	لٹھا	ایک قسم کا سوتی کپڑا۔
30	لچکا	سونے اور چاندی کے تاروں کا بافتہ یعنی بُنائی۔
31	گبرون	ایک قسم کا موٹا کپڑا۔
32	بافتہ	ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

حصہ یازدھم (11) کے حل لغات

ا

اِدراک	سمجھنا	احتیاج	حاجت، ضرورت
اہل بصیرت	اپنے فن میں زیادہ آگاہی رکھنے والے لوگ	امتیاز	فرق
اصناف	صنف کی جمع جنس، قسم	اُوپلے	جلانے کے لیے گوبر کے سکھائے ہوئے ٹکڑے
اشتباہ	شک و شبہ	ایفا کرنا	پورا کرنا
اَبرا	دوہرے کپڑے کی اوپر والی تہ	استر	دوہرے کپڑے کی نیچی تہ
اُمم سابقہ	گزشتہ اُمتیں، پہلی امتیں، قومیں	انتساب	منسوب
اسقاط	ساقط کرنا، برقرار نہ رکھنا	احتکار	غلہ روکنا، ذخیرہ اندوزی کرنا
انضباط	پیوستگی	اِبرا	معاف کرنا،

آ

آفت سماوی	قدرتی آفت، جلنا، ڈوبنا وغیرہ	آڑھتی	کمیشن لیکر مال بیچنے والا
آنچل	دوپٹے کا سرا، دامن کا کنارہ	آڑ	رکاوٹ، پردہ

ب

بیع بات	قطعی، یقینی تجارت	باقلا	لوبیا
بلاتکلف	مشقت کے بغیر	بائع	بیچنے والا
بیع وشراء	خرید و فروخت	بوہرا	پاگل، مجنون
بلا میعاد	مدت مقررہ کے بغیر	بچھونے	بستر
بیع نامہ	جائیداد فروخت کرنے کا تحریر نامہ	بندش	بناوٹ، گرہ، گانٹھ

بھنائے جائیں	چینج کروائے جائیں	بیش	مہنگا، زیادہ
بھینگا ہونا	آنکھوں کا ٹیڑھا پن جس سے صحیح نظر نہیں آتا۔		

پ

پونڈ	سولہ اونس یا آدھا کلو کے برابر وزن	پرکھے ہوئے	شناخت کئے ہوئے
پُٹھے	جانور کی دُم کے اوپر والا حصہ	پرت	اوپر کا حصہ
پِڑ	کھلیان، اناج صاف کرنے کی جگہ	پوت	شیشے یا کانچ کے دانے، موتی
پتر	پتلے چوڑے ٹکڑے	پیڑ	درخت
پالان	وہ کپڑا جو گدھے کی پشت پر ڈالا جاتا ہے	پھیر لے	واپس کرلے
پگھا	وہ لمبی رسی جو گلے سے جدا ہونے یا بھٹک جانے والے جانور کے پچھلے پاؤں میں باندھ کر چرنے کو چھوڑا جاتا ہے		

ت

تشنہ	ادھورا، نامکمل	تلف	ضائع
ترمیم	تغیر وتبدیلی	تفاوت	فرق
تلخ	کڑوا، سخت	تبرُّع	احسان، بخشش، بھلائی
تملیک	مالک بنانا	تخمینہ	اندازہ
تملُّک	مالک بننا	تغیر	تبدیلی
تطبیق	مطابقت	تخیل	تصور، قیاس
تمسخر کرنا	ہنسی مذاق کرنا	تحکیم	کسی سے فیصلہ کروانا
تخلیہ	بیچنے والے کا مبیع کو اپنی ملکیت سے نکال کر خریدار کو حوالہ کرنے پر قدرت دینا تخلیہ کہلاتا ہے۔		

ث

ثمن	جو قیمت بائع اور مشتری آپس میں مقرر کردیں	ثبوتِ ملک	ملکیت کا پایا جانا

ج

جودت	خوبی، عمدگی	جنجال	مصیبت، آفت، بوجھ

چ

چُنائی	اینٹ یا پتھر سے دیوار اُٹھانا	چاندی کا ڈھیلا	چاندی کا ٹکڑا

خ

خازن	خزانچی	خائب و خاسر	محروم اور نقصان اُٹھانے والا
خسیس	گھٹیا	خسارہ	نقصان

د

دائن	قرض خواہ، قرض دینے والا	دَین	قرض
دنبہ کی چکی	دنبے کی چوڑی دُم	دلال	کمیشن لیکر مال بیچنے والا
دام	قیمت	درکار	ضرورت، حاجت
دست بدست	ہاتھوں ہاتھ یعنی نقد	دست گرداں	قرض
دِیندار	نیک آدمی	دَیندار	مقروض

ذ

ذی وجاہت	صاحب مرتبہ، معزز	ذی الید	جس کے قبضہ میں کوئی چیز ہو

ر

رموں	رم کی جمع کاغذ کے بیس دستوں کے کئی بنڈل	راہن	رہن، گروی رکھنے والا
ریزگاری	دھات کے بنے ہوئے سکے جیسے اٹھنی، چونی، روپیہ وغیرہ کا سکہ		

ز

زری	سونے کے تار	زن وشو	میاں بیوی

س

سماحت	حسن سلوک، درگزر	سکونت	رہائش
سعی	کوشش	سہام	حصے
سلوتری	گھوڑوں کا علاج کرنے والا	ستو	بھنے ہوئے اناج کا آٹا

ص

صراحۃً	واضح طور پر	صرفہ	خرچہ
صراف	سنار، سونے کا کام کرنے والے	صنعت	کاریگری

غ

غَیبت	غیر موجودگی	غصب	ناجائز قبضہ کرنا
غسالہ	دھوون، متبرک پانی	غاصب	ناجائز قبضہ کرنے والا

ف

فہمائش	نصیحت	فربہ	موٹا

ق

قرضدار	مقروض	قرض خواہ	قرض دینے والا
قرابت	رشتہ داری	قصد	ارادہ
قضائے قاضی	قاضی کا فیصلہ	قبل قبضہ	قبضہ کرنے سے پہلے

قابل انتفاع	نفع اُٹھانے کے قابل	قابل قسمت	تقسیم ہونے والا

ک

کسب	کمائی	کاٹھی	گھوڑے کے چمڑے کی زین
کھرے دام	وہ روپے پیسے جن میں کھوٹ نہ ہو	کنیز	لونڈی
کورا کپڑا	نیا کپڑا جو ابھی استعمال میں نہ لایا گیا ہو	کہگل	پلستر
کیلی	وہ چیزیں جو ماپ کر بیچی جاتی ہیں		
کُبڑا ہونا	وہ شخص جس کی پیٹھ جھک گئی ہو	کوچۂ نافذہ	کھلی گلی یعنی عام راستہ
کھوئے	جوش دے کر خشک کیا ہوا دودھ	کوچۂ سربستہ	بند گلی
کٹکھنا	بہت زیادہ کاٹنے والا، پاگل	کوڑی	ایک قسم کا چھوٹا سکہ

گ

گندہ دہنی	منہ کی بدبو	گراں	مہنگا
گنی	سونے کا ایک انگریزی سکہ	گھاٹ	چشمہ، پانی نکلنے کی جگہ

م

مقدور التسلیم	چیز کا دوسرے کو حوالہ کیے جا سکنا	متاع	سازو سامان
منہدم ہو جانا	گر جانا	مہار	شہد کی مکھیوں کا چھتا
محاذات	آس پاس، برابر کی حدود	متکفل	کفالت کرنے والا
مصحف شریف	قرآن مجید	مبادلہ	باہم تبدیلی
مسرت	خوشی	مخفی	پوشیدہ
موزون	وزن کے ساتھ بکنے والی چیزیں	مضر	نقصان دہ

مکیل	ناپ، ماپ کے ساتھ بکنے والی چیزیں	مقیّد	قید، گرفتار
مستول	جہاز یا کشتی کا ستون	منجن	دانت صاف کرنے والا پاؤڈر
مرافق	زمین یا مکان سے متعلق تمام تابع چیزیں	مُنشی	محرر، لکھنے والا
مرور	گزرنا	مستاجر	اُجرت پر کام لینے والا، ٹھیکدار
مثانہ	جسم کے اندر پیشاب کی تھیلی	مصالحت	آپس صلح
مُقرِض	قرض دینے والا	مُستقرِض	قرض لینے والا
مدیون	مقروض	مبیع	وہ چیز جو بیچی گئی
مدعی	دعویٰ کرنے والا	مدعیٰ علیہ	جس پر دعویٰ کیا جائے
مجیز	اجازت دینے والا	معقود علیہ	جس چیز کا سودا کیا جائے
متفرد	اکیلا، تنہا	مصارف	اخراجات
مُستغرق	ڈوبا ہوا، گھیرا ہوا	مُجرا دیکر	منہا کرکے، کٹوتی کرکے
مولیٰ	آقا، مالک	منقّے	سوکھے ہوئے بڑے انگور
منصوصات	وہ چیزیں جن کے کیلی یا وزنی ہونے پر نص وارد ہے		

ن

نام آوری	شہرت	نحوست	برے اثر
نقب لگانا	چوری کی غرض سے دیوار میں سوراخ کرنا کسی واردات کے لیے چھپ کر بیٹھ جانا۔		

تفصیلی فہرست

خیار رویت کا بیان 54

سود کا بیان 158

بیع کے متفرق مسائل 201

بیع صرف کا بیان 213

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِيۡمِ ؐ

خرید و فروخت کا بیان

وہ خلاق عالم [1] جس کی قدرت کاملہ کا ادراک [2] انسانی طاقت سے باہر ہے عرش سے فرش تک جدھر نظر کیجیے اُسی کی قدرت جلوہ گر ہے حیوانات و نباتات و جمادات [3] اور تمام مخلوقات اُسی کے مظہر [4] ہیں اُس نے اپنی مخلوقات میں انسان کے سر پر تاج کرامت و عزت رکھا اور اُس کو مدنی الطبع [5] بنایا کہ زندگی بسر کرنے میں یہ اپنے بنی نوع [6] کا محتاج ہے کیونکہ انسانی ضروریات اتنی زائد اور اُن کی تحصیل میں اتنی دُشواریاں ہیں کہ ہر شخص اگر اپنی تمام ضروریات کا تنہا متکفل [7] ہونا چاہے غالبًا عاجز ہو کر بیٹھ رہے گا اور اپنی زندگی کے ایام خوبی کے ساتھ گزار نہ سکے گا، لہٰذا اُس حکیم مطلق نے انسانی جماعت کو مختلف شعبوں اور متعدد قسموں پر منقسم [8] فرمایا کہ ہر ایک جماعت ایک ایک کام انجام دے اور سب کے مجموعہ سے ضروریات پوری ہوں۔ مثلاً کوئی کھیتی کرتا ہے کوئی کپڑا بُنتا ہے، کوئی دوسری دستکاری کرتا ہے، جس طرح کھیتی کرنے والوں کو کپڑے کی ضرورت ہے، کپڑا بننے والوں کو غلّہ کی حاجت ہے، نہ یہ اُس سے مستغنی [9] نہ وہ اس سے بے نیاز، بلکہ ہر ایک کو دوسرے کی طرف احتیاج [10] لہٰذا یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ اِس کی چیز اُس کے پاس جائے اور اُس کی اِس کے پاس آئے تاکہ سب کی حاجتیں پوری ہوں اور کاموں میں دُشواریاں نہ ہوں۔ یہاں سے معاملات کا سلسلہ شروع ہوا بیع وغیرہ ہر قسم کے معاملات وجود میں آئے۔ اسلام چونکہ مکمل دین ہے اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر اس کا حکم نافذ ہے جہاں عبادات کے طریقے بتاتا ہے معاملات کے متعلق بھی پوری روشنی ڈالتا ہے تاکہ زندگی کا کوئی شعبہ تشنہ [11] باقی نہ رہے اور مسلمان کسی عمل میں اسلام کے سوا دوسرے کا محتاج نہ رہے۔ جس طرح عبادات میں بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز اسی طرح تحصیل مال کی بھی بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز اور حلال روزی کی تحصیل اس پر موقوف کہ جائز و ناجائز کو پہچانے اور جائز طریقے پر عمل کرے ناجائز سے دور

---

1 ...... کائنات کو پیدا کرنے والا۔
2 ...... فہم، سمجھ، جاننا۔
3 ...... زمین سے اُگنے والی چیزیں اور بے جان چیزیں۔
4 ...... اس کی شان کو ظاہر کرنے والے۔
5 ...... اپنے دوست احباب کے درمیان رہنے والا۔
6 ...... اپنے جیسے لوگوں کا۔
7 ...... کفالت کرنے والا۔
8 ...... تقسیم۔
9 ...... بے پرواہ۔
10 ...... حاجت، ضرورت۔
11 ...... ادھورا، نامکمل۔

بھاگے، قرآن مجید میں ناجائز طور پر مال حاصل کرنے کی سخت ممانعت آئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ وَتُدْلُوا۟ بِهَآ إِلَى ٱلْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا۟ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ بِٱلْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ (1)

"آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھاؤ اور حکام کے پاس اس کے معاملہ کو اس لیے نہ لے جاؤ کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ جانتے ہوئے کھا جاؤ۔"

اور فرماتا ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ﴾ (2)

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، ہاں اگر باہمی رضامندی سے تجارت ہو تو حرج نہیں۔"

اور فرماتا ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ۝ وَكُلُوا۟ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ حَلَٰلًا طَيِّبًا ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِىٓ أَنتُم بِهِۦ مُؤْمِنُونَ ﴾ (3)

"اے ایمان والو! اللہ نے جس چیز کو حلال کیا ہے اُن پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کہو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ حد سے گزرنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا اور اللہ نے جو تمھیں روزی دی اُن میں سے حلال طیّب کو کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔"

(کَسب حلال کے فضائل)

تحصیل مال (4) کے ذرائع میں سے جس کی سب سے زیادہ ضرورت پڑتی ہے اور غالباً روزانہ جس سے سابقہ پڑتا ہے وہ خرید و فروخت ہے۔ کتاب کے اس حصے میں اسی کے مسائل بیان ہونگے۔ مگر اس سے قبل کہ فقہی مسائل کا سلسلہ شروع کیا جائے کسب و تجارت کی فضیلت میں جو احادیث وارد ہیں، اُن میں سے چند حدیثوں کا ترجمہ ذکر کیا جاتا ہے۔

---

(1) ......پ ۲ ، البقرۃ: ۱۸۸ .

(2) ......پ ۵ ، النساء: ۲۹ .

(3) ......پ ۷ ، المائدۃ: ۸۷، ۸۸ .

(4) ......مال کمانے کے۔

حدیث (۱): صحیح بخاری شریف میں مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اُس کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں جس کو کسی نے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے حاصل کیا ہے اور بے شک اللہ کے نبی داود علیہ الصلاۃ والسلام اپنی دستکاری[1] سے کھاتے تھے۔''[2]

حدیث (۲): صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالٰی نے مؤمنین کو بھی اُسی کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا اُس نے رسولوں سے فرمایا: ﴿ يَاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ﴾[3] ''اے رسولو! پاک چیزوں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو۔'' اور مؤمنین سے فرمایا: ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾[4] ''اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا اُن میں پاک چیزوں سے کھاؤ۔'' پھر بیان فرمایا: کہ ایک شخص طویل سفر کرتا ہے جس کے بال پریشان[5] ہیں اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اُس کی حالت ایسی ہے کہ جو دُعا کرے وہ قبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یارب یارب کہتا ہے (دُعا کرتا ہے) مگر حالت یہ ہے کہ اُس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام پھر اُس کی دُعا کیونکر مقبول ہو[6] (یعنی اگر قبول کی خواہش ہو تو کسبِ حلال اختیار کرو کہ بغیر اس کے قبولِ دُعا کے اسباب بیکار ہیں)۔

حدیث (۳): صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے، حلال سے یا حرام سے۔''[7]

حدیث (۴): ترمذی ونسائی وابن ماجہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تم کھاتے ہو اُن میں سب سے زیادہ پاکیزہ وہ ہے جو تمھارے کسب[8] سے حاصل ہے اور تمھاری اولاد بھی منجملہ کسب کے ہے۔''[9] (یعنی بوقتِ حاجت اولاد کی کمائی سے کھا سکتا ہے) ابوداود ودارمی کی روایت بھی اسی کے مثل ہے۔

---

[1] ...... ہاتھ کی کمائی۔

[2] ...... "صحيح البخاري"، كتاب البيوع، باب كسب الرجل... إلخ، الحديث: ۲۰۷۲، ج۲، ص۱۱.

[3] ...... پ۱۸، المؤمنون: ۵۱.

[4] ...... پ۲، البقرة: ۱۷۲.

[5] ...... بکھرے ہوئے۔

[6] ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة... إلخ، الحديث: ۶۵-(۱۰۱۵)، ص۵۰۶.

[7] ...... "صحيح البخاري"، كتاب البيوع، باب من لم يبال من حيث كسب المال، الحديث: ۲۰۵۹، ج۲، ص۷.

[8] ...... کمائی، محنت۔

[9] ...... "جامع الترمذي"، كتاب الأحكام، باب ماجاء ان الوالد ياخذ من مال ولده، الحديث: ۱۳۶۳، ج۳ ص۷۶.

حدیث (۵): امام احمد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ مال حرام حاصل کرتا ہے، اگر اُس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اُس کے لیے اُس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ مرے تو جہنم کو جانے کا سامان ہے (یعنی مال کی تین حالتیں ہیں اور حرام مال کی تینوں حالتیں خراب) اللہ تعالیٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا، ہاں نیکی سے برائی کو محو فرماتا ہے[1] بے شک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔''[2]

حدیث (۶): امام احمد و دارمی و بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو گوشت حرام سے اُوگا ہے جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی ابتداءً) اور جو گوشت حرام سے اُوگا ہے، اُس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے۔''[3]

حدیث (۷): بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''حلال کمائی کی تلاش بھی فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔''[4]

حدیث (۸): امام احمد و طبرانی و حاکم رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کسی نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کونسا کسب زیادہ پاکیزہ ہے؟ فرمایا: ''آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور اچھی بیع[5] (یعنی جس میں خیانت اور دھوکا نہ ہو یا یہ کہ وہ بیع فاسد نہ ہو)۔''

حدیث (۹): طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بندۂ مومن پیشہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔''[6]

یہ چند حدیثیں کسب حلال کے متعلق ذکر کی گئیں، ان کے علاوہ بعض احادیث خاص تجارت کے متعلق بیان کی جاتی ہیں۔

(تجارت کی خوبیاں اور بُرائیاں)

حدیث (۱۰): امام احمد نے ابوبکر بن ابی مریم سے روایت کی، وہ کہتے ہیں مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز[7] دودھ بیچا کرتی تھی اور اُس کا ثمن مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیا کرتے تھے۔ اُن سے کسی نے کہا، سبحان اللہ آپ دودھ بیچتے ہیں

---

[1] ...... مٹاتا ہے۔

[2] ...... "المسند"، للإمام احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود، الحديث: ٣٦٧٢، ج٢، ص٣٣.

[3] ...... "مشكاة المصابيح"، كتاب البيوع، باب الكسب وطلب الحلال، الحديث: ٢٧٧٢، ج٢، ص١٣١ .

[4] ...... "شعب الإيمان"، باب في حقوق الأولاد... إلخ، الحديث: ٨٧٤١، ج٦، ص٤٢٠ .

[5] ...... "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين حديث رافع بن خديج، الحديث: ١٧٢٦٦، ج٦، ص١١٢ .

[6] ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ١٣٢٠٠، ج١٢، ص٢٣٨ .

[7] ...... لونڈی۔

اور اُس کا ثمن (1) لیتے ہیں (گویا اس نے اس تجارت کو نظر حقارت سے دیکھا) اُنھوں نے جواب دیا ہاں میں یہ کام کرتا ہوں اور اس میں حرج ہی کیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے، کہ ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ سوا روپے اور اشرفی کے کوئی چیز نفع نہیں دے گی۔'' (2)

حدیث (۱۱): ترمذی و دارمی و دار قطنی ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تاجر راست گو (3) امانت دار انبیا و صدیقین و شہدا کے ساتھ ہوگا۔'' (4)

حدیث (۱۲): ترمذی و ابن ماجہ و دارمی رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بیہقی شعب الایمان میں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تجار (5) قیامت کے دن فجار (بدکار) اُٹھائے جائیں گے، مگر جو تاجر متقی (6) ہو اور لوگوں کے ساتھ احسان کرے اور سچ بولے۔'' (7)

حدیث (۱۳): امام احمد و ابن خزیمہ و حاکم و طبرانی و بیہقی عبدالرحمٰن بن شبل اور طبرانی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''تجار بدکار ہیں۔'' لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا اللہ تعالیٰ نے بیع (8) حلال نہیں کی ہے؟ فرمایا: ''ہاں! بیع حلال ہے ولیکن یہ لوگ بات کرنے میں جھوٹ بولتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں، اس میں جھوٹے ہوتے ہیں۔'' (9)

حدیث (۱۴): بیہقی شعب الایمان میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ارشاد فرمایا: ''تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ اُن تاجروں کی کمائی ہے کہ جب وہ بات کریں جھوٹ نہ بولیں اور جب اُن کے پاس امانت رکھی جائے خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں اُس کا خلاف نہ کریں اور جب کسی چیز کو خریدیں تو اُس کی مذمت (برائی) نہ کریں اور جب اپنی

---

1. ...... بائع اور مشتری آپس میں جو قیمت طے کریں ثمن کہلاتا ہے۔
2. ...... "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين حديث المقدام بن معد يكرب، الحديث: ۱۷۲۰۱، ج۶، ص۹۶.
3. ...... یعنی سچ بولنے والا تاجر۔
4. ...... "جامع الترمذي"، كتاب البيوع، باب ماجاء في التجار... إلخ، الحديث: ۱۲۱۳، ج۳، ص۵۰.
5. ...... تاجر کی جمع تجارت کرنے والے۔
6. ...... پرہیزگار، اللہ سے ڈرنے والا۔
7. ...... "جامع الترمذي"، كتاب البيوع، باب ماجاء في التجار... إلخ، الحديث: ۱۲۱٤، ج۳، ص۵۰.
8. ...... تجارت۔
9. ...... "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبدالرحمٰن بن شبل، الحديث: ۱۵۵۳۰، ۱۵٦٦٦، ج۵، ص۲۸۸، ۳۲۱.

چیزیں بیچیں تو اُنکی تعریف میں مبالغہ نہ کریں اور ان پر کسی کا آتا ہو تو دینے میں ڈھیل نہ ڈالیں [1] اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو سختی نہ کریں۔'' [2]

حدیث (۱۵): صحیح مسلم میں ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''بیع میں حلف کی کثرت سے پرہیز کرو، کہ یہ اگرچہ چیز کو بکوا دیتا ہے مگر برکت کو مٹا دیتا ہے۔'' [3] اسی کے مثل صحیحین [4] میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث (۱۶): صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے تکلیف دہ عذاب ہوگا۔'' ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وہ خائب وخاسر [5] ہیں، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: کہ ''کپڑا لٹکانے والا [6] اور دے کر احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا سودا چلا دینے والا۔'' [7]

حدیث (۱۷): ابوداود وترمذی ونسائی وابن ماجہ قیس ابن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے گروہ تجار [8]! بیع میں لغو [9] اور قسم ہو جاتی ہے، اس کے ساتھ صدقہ کو ملا لیا کرو۔'' [10]

فائدہ ضروریہ

تجارت بہت عمدہ اور نفیس کام ہے، مگر اکثر تجار کذب بیانی [11] سے کام لیتے بلکہ جھوٹی قسمیں کھا لیا کرتے ہیں اسی لیے اکثر احادیث میں جہاں تجارت کا ذکر آتا ہے، جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کھانے کی ساتھ ہی ساتھ ممانعت بھی آتی ہے اور یہ واقعہ بھی ہے کہ اگر تاجر اپنے مال میں برکت دیکھنا چاہتا ہے تو ان بُری باتوں سے گریز کرے۔ تاجروں کی انھیں بدعنوانیوں کی

---

[1] ...... ٹال مٹول نہ کریں۔

[2] ...... "شعب الإيمان"، باب في حفظ اللسان، الحديث: ٤٨٥٤، ج ٤، ص ٢٢١.

[3] ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساقاة، باب النهي عن الحلف في البيع، الحديث: ١٣٣ـ(١٦٠٨)، ص ٨٦٨.

[4] ...... یعنی صحیح بخاری وصحیح مسلم۔ [5] ...... نقصان اور خسارہ پانے والے۔ [6] ...... یعنی تکبر سے کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

[7] ...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم اسبال الازار... إلخ، الحديث: ١٧١ـ(١٠٦)، ص ٦٧.

[8] ...... تاجر کی جمع، تجارت کرنے والے۔ [9] ...... جھوٹی فضول بات۔

[10] ...... "سنن أبي داود"، كتاب البيوع، باب في التجارة... إلخ، الحديث: ٣٣٢٦، ج ٣، ص ٣٢٨.

[11] ...... جھوٹ بولنے۔

وجہ سے بازار کو بدترین بقعۂ زمین [1] فرمایا گیا اور یہ کہ شیطان ہر صبح کو اپنا جھنڈا لے کر بازار میں پہنچ جاتا ہے اور بے ضرورت بازار میں جانے کو بُرا بتایا گیا۔

قرآن کریم کا یہ ارشاد:

﴿ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ﴾ [2] بھی اس کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تجارت وبیع یادِ خدا سے غافل کرنے والی چیز ہے اور اس سے دلچسپی غفلت لانے والی ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا گیا:

﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ﴾ [3] لہٰذا فرض ہے کہ تجارت میں اتنا انہماک [4] نہ ہو کہ یادِ خدا سے غفلت کا موجب [5] ہو۔

صحیح بخاری شریف میں ہے، قتادہ کہتے ہیں صحابۂ کرام خرید وفروخت وتجارت کرتے تھے مگر جب حقوق اللہ میں سے کوئی حق پیش آجاتا تو تجارت وبیع اُن کو ذکر اللہ سے نہیں روکتی، وہ اُس حق کو ادا کرتے۔ [6]

حدیث (۱۸): بازار میں داخل ہونے کے وقت یہ دُعا پڑھ لیا کرو:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَـهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . [7]

امام احمد وترمذی وحاکم وابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹا دے گا اور ایک لاکھ درجہ بلند فرمائے گا اور اُس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔'' [8]

---

[1] ...... جگہ، زمین کا ٹکڑا یعنی بدترین مقام۔

[2] ...... پ۱۸، النور:۳۷.

[3] ...... پ۲۸، الجمعة:۱۱.

[4] ...... مشغول۔ [5] ...... سبب۔

[6] ...... ''صحيح البخاري''، کتاب البيوع، باب التجارة في البر، ج۲، ص۸.

[7] ...... ''جامع الترمذي''، کتاب الدعوات، باب مايقول اذا دخل السوق، الحديث: ۳٤٤۰، ج۵، ص۲۷۱.

[8] ...... ''جامع الترمذي''، کتاب الدعوات، باب مايقول اذا دخل السوق، الحديث: ۳٤٤۰، ج۵، ص۲۷۱.

(خرید و فروخت میں نرمی چاہیے)

خرید وفروخت میں نرمی وسماحت [1] چاہیے کہ حدیث میں اس کی مدح وتعریف آئی ہے۔

حدیث (۱۹): صحیح بخاری وسنن ابن ماجہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو بیچنے اور خریدنے اور تقاضے میں آسانی کرے۔'' [2] اسی کے مثل ترمذی وحاکم وبیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور احمد ونسائی وبیہقی عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔

حدیث (۲۰): صحیحین میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''زمانۂ گزشتہ میں ایک شخص کی روح قبض کرنے جب فرشتہ آیا، اس سے کہا گیا تجھے معلوم ہے کہ تونے کچھ اچھا کام کیا ہے۔ اس نے کہا، میرے علم میں کوئی اچھا کام نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا، غور کرکے بتا۔ اُس نے کہا، اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں دنیا میں لوگوں سے بیع کرتا تھا اور ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آتا تھا اگر مالدار بھی مہلت مانگتا تو اُسے مہلت دے دیتا تھا اور تنگدست سے درگزر کرتا تھا یعنی معاف کردیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کردیا۔'' [3] اور صحیح مسلم کی ایک روایت عقبہ بن عامر وابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں تجھ سے زیادہ معاف کرنے کا حقدار ہوں، اے فرشتو! میرے اس بندہ سے درگزر کرو۔'' [4]

مسائل فقہیّہ

اصطلاح شرع [5] میں بیع کے معنے یہ ہیں کہ دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ بیع کبھی قول سے ہوتی ہے اور کبھی فعل سے۔ اگر قول سے ہو تو اس کے ارکان ایجاب وقبول ہیں یعنی مثلاً ایک نے کہا میں نے بیچا دوسرے نے کہا میں نے خریدا۔ اور فعل سے ہو تو چیز کا لے لینا اور دے دینا اس کے ارکان ہیں اور یہ فعل ایجاب وقبول کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔ مثلاً ترکاری [6] وغیرہ کی گڈیاں بنا کر اکثر بیچنے والے رکھ دیتے ہیں اور ظاہر کردیتے ہیں کہ پیسہ پیسہ کی گڈی ہے خریدار آتا ہے ایک پیسہ ڈال دیتا ہے اور ایک گڈی اٹھالیتا ہے طرفین [7] باہم کوئی بات نہیں کرتے مگر دونوں کے فعل ایجاب وقبول کے قائم مقام شمار ہوتے ہیں اور اس قسم کی بیع کو بیع تعاطی کہتے

---

[1] ...... حسن سلوک، درگزر۔

[2] ...... "صحیح البخاری"، کتاب البیوع، باب السھولة والسماحة... إلخ، الحدیث: ۲۰۷۶، ج۲، ص۱۲.

و"سنن ابن ماجه"، کتاب التجارات، باب السماحة فی البیع، الحدیث: ۲۲۰۳، ج۳، ص۳۸.

[3] ...... "صحیح البخاری"، کتاب البیوع، باب السھولة والسماحة... إلخ، الحدیث: ۲۰۷۶، ج۲، ص۱۲.

[4] ...... "صحیح مسلم"، کتاب المساقاة، باب فضل انظار المعسر، الحدیث: ۲۹۔(۱۵۶۰)، ص۸۴۴.

[5] ...... شرعی اصطلاح۔ [6] ...... سبزی جیسے پالک میتھی۔ [7] ...... بیچنے اور خریدنے والا۔

ہیں۔ بیع کے طرفین میں سے ایک کو بائع[1] اور دوسرے کو مشتری[2] کہتے ہیں۔

(بیع کے شرائط)

مسئلہ ا: بیع[3] کے لیے چند شرائط ہیں:

(۱) بائع و مشتری کا عاقل ہونا یعنی مجنون یا بالکل ناسمجھ بچہ کی بیع صحیح نہیں۔

(۲) عاقد کا متعدد ہونا یعنی ایک ہی شخص بائع و مشتری دونوں ہو یہ نہیں ہوسکتا مگر باپ یا وصی کہ نابالغ بچہ کے مال کو بیع کریں اور خود ہی خریدیں یا اپنا مال اُن سے بیع کریں۔ یا قاضی کہ ایک یتیم کے مال کو دوسرے یتیم کے لیے بیع کرے تو اگر چہ ان صورتوں میں ایک ہی شخص بائع و مشتری دونوں ہے مگر بیع جائز ہے بشرطیکہ وصی کی بیع میں یتیم کا کُھلا ہوا نفع ہو۔ یوہیں ایک ہی شخص دونوں طرف سے قاصد ہو تو اس صورت میں بھی بیع جائز ہے۔[4] (عالمگیری، بحرالرائق، ردالمحتار)

(۳) ایجاب و قبول میں موافقت ہونا یعنی جس چیز کا ایجاب ہے اُسی کا قبول ہو یا جس چیز کے ساتھ ایجاب کیا ہے اُسی کے ساتھ قبول ہو اگر قبول کسی دوسری چیز کو کیا یا جس کا ایجاب تھا اُس کے ایک جز کو قبول کیا یا قبول میں ثمن دوسرا ذکر کیا یا ایجاب کے بعض ثمن کے ساتھ قبول کیا ان سب صورتوں میں بیع صحیح نہیں۔ ہاں اگر مشتری نے ایجاب کیا اور بائع نے اُس سے کم ثمن کے ساتھ قبول کیا تو بیع صحیح ہے۔

(۴) ایجاب و قبول کا ایک مجلس میں ہونا۔

(۵) ہر ایک کا دوسرے کے کلام کو سُننا۔ مشتری نے کہا میں نے خریدا مگر بائع نے نہیں سُنا تو بیع نہ ہوئی، ہاں اگر مجلس والوں نے مشتری کا کلام سُن لیا ہے اور بائع کہتا ہے میں نے نہیں سُنا ہے تو قضاءً بائع کا قول نامعتبر ہے۔

(۶) مبیع کا موجود ہونا مال متقوم ہونا۔[5] مملوک ہونا۔ مقدور التسلیم ہونا[6] ضرور ہے اور اگر بائع اُس چیز کو اپنے لیے بیچتا ہو تو اُس چیز کا ملک بائع میں ہونا ضروری ہے۔ جو چیز موجود ہی نہ ہو بلکہ اس کے موجود نہ ہونے کا اندیشہ ہو اُس کی بیع

---

[1] ...... بیچنے والا۔ [2] ...... خریدنے والا۔ [3] ...... خرید و فروخت۔

[4] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب الاول فی تعریف البیع، ج ۳، ص ۲.

و "بحرالرائق"، کتاب البیع، ج ۵، ص ۳۲.

و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، مطلب: شرائط البیع...إلخ، ج ۷، ص ۱۳.

[5] ......وہ مال جو کسی چیز کی شرعی طور پر قیمت بن سکے جیسے گندم وغیرہ۔

[6] ......یعنی حوالہ کرنے پر قادر ہونا۔

نہیں مثلاً حمل یا تھن میں جو دودھ ہے اُس کی بیع ناجائز ہے کہ ہوسکتا ہے جانور کا پیٹ پھولا ہے اور اُس میں بچہ نہ ہو اور تھن میں دودھ نہ ہو۔ پھل نمودار[1] ہونے سے پہلے بیچ نہیں سکتے۔ یوہیں خون اور مُردار کی بیع نہیں ہوسکتی کہ یہ مال نہیں اور مسلمان کے حق میں شراب وخنزیر کی بیع نہیں ہوسکتی کہ مال متقوم نہیں۔ زمین میں جو گھاس لگی ہوئی ہے اُس کی بیع نہیں ہوسکتی اگرچہ زمین اپنی ملک ہو کہ وہ گھاس مملوک نہیں[2]۔ یوہیں نہر یا کوئیں کا پانی، جنگل کی لکڑی اور شکار کہ جب تک ان کو قبضہ میں نہ کیا جائے مملوک نہیں۔

(۷) بیع موقت نہ ہو اگر موقت ہے مثلاً اتنے دنوں کے لیے بیچا تو یہ بیع صحیح نہیں۔

(۸) بیع وثمن دونوں اس طرح معلوم ہوں کہ نزاع[3] پیدا نہ ہوسکے۔ اگر مجہول ہوں کہ نزاع ہوسکتی ہو تو بیع صحیح نہیں مثلاً اس ریوڑ میں سے ایک بکری بیچی یا اس چیز کو واجبی دام[4] پر بیچا یا اُس قیمت پر بیچا جو فلاں شخص بتائے۔[5]

(بیع کا حکم)

مسئلہ۲: بیع کا حکم یہ ہے کہ مشتری مبیع کا مالک ہو جائے اور بائع ثمن کا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بائع پر واجب ہے کہ مبیع کو مشتری کے حوالہ کرے اور مشتری پر واجب کہ بائع کو ثمن دیدے۔ یہ اُس وقت ہے کہ بیع بات (قطعی) ہو اور اگر بیع موقوف ہے کہ دوسرے کی اجازت پر موقوف ہے تو ثبوتِ ملک[6] اُس وقت ہوگا جب اجازت ہو جائے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ۳: ہزل (مذاق) کے طور پر بیع کی کہ الفاظ بیع اپنی خوشی سے قصداً بول رہا ہے مگر یہ نہیں چاہتا کہ چیز بک جائے ایسی بیع صحیح نہیں۔ اور ہزل کا حکم اُس وقت دیا جائے گا کہ صراحۃً عقد میں ہزل کا لفظ موجود ہو یا پہلے سے ان دونوں نے باہم ٹھہرا لیا ہے کہ لوگوں کے سامنے مذاق کے طور پر بیع کریں گے اور اس گفتگو پر دونوں اب بھی قائم ہیں اس سے رجوع نہیں کیا ہے تو اسے ہزل قرار دے کر، نادرست کہیں گے اور اگر نہ عقد میں ہزل کا لفظ ہے اور نہ پیشتر ایسا ٹھہرا لیا ہے تو قرائن کی بنا پر اسے ہزل نہیں کہہ سکتے[8] بلکہ یہ بیع صحیح مانی جائے گی۔ بیع ہزل اگرچہ بیع فاسد ہے مگر قبضہ کرنے سے بھی

---

[1] ......ظاہر۔ [2] ......یعنی کوئی اس کا مالک نہیں۔

[3] ......جھگڑا۔ [4] ......رائج قیمت۔

[5] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، مطلب: شرائط البیع انواع اربعۃ، ج ۷، ص ۱۳۔
و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الاول فی تعریف البیع، ج ۳، ص ۳۔

[6] ......مالک ہونے کا ثبوت۔

[7] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الاول فی تعریف البیع، ج ۳، ص ۳۔

[8] ......یعنی ایسی کوئی ظاہری صورت جس کی بنا پر اسے مذاق نہیں کہہ سکتے۔

اس میں ملک حاصل نہیں ہوتی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: کسی شخص کو بیع کرنے پر مجبور کیا گیا یعنی بیع نہ کرنے میں قتل یا قطع عضو[2] کی دھمکی دی گئی اُس نے ڈر کر بیع کردی تو یہ بیع فاسد اور موقوف ہے کہ اکراہ جاتے رہنے کے بعد[3] اُس نے اجازت دیدی تو جائز ہوجائے گی۔[4] (ردالمحتار)

(ایجاب وقبول)

مسئلہ ۵: ایسے دو لفظ جو تملیک وتملک کا افادہ کرتے ہوں یعنی جن کا یہ مطلب ہو کہ چیز کا مالک دوسرے کو کردیا یا دوسرے کی چیز کا مالک ہوگیا ان کو ایجاب وقبول کہتے ہیں ان میں سے پہلے کلام کو ایجاب کہتے ہیں اور اس کے مقابل میں[5] بعد والے کلام کو قبول کہتے ہیں۔ مثلاً بائع نے کہا میں نے یہ چیز اتنے دام میں بیچی مشتری نے کہا میں نے خریدی تو بائع کا کلام ایجاب ہے اور مشتری کا قبول اور اگر مشتری پہلے کہتا کہ میں نے یہ چیز اتنے میں خریدی تو یہ ایجاب ہوتا اور بائع کا لفظ قبول کہلاتا۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۶: ایجاب وقبول کے الفاظ فارسی اُردو وغیرہ ہر زبان کے ہوسکتے ہیں۔ دونوں کے الفاظ ماضی ہوں جیسے خریدا بیچا یا دونوں حال ہوں جیسے خریدتا ہوں بیچتا ہوں یا ایک ماضی اور ایک حال ہو مثلاً ایک نے کہا بیچتا ہوں دوسرے نے کہا خریدا مستقبل کے صیغہ[7] سے بیع نہیں ہوسکتی دونوں کے لفظ مستقبل کے ہوں یا ایک کا مثلاً خریدونگا بیچوں گا کہ مستقبل کا لفظ آئندہ عقد صادر کرنے کے ارادہ پر دلالت کرتا ہے فی الحال عقد کا اثبات نہیں کرتا۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۷: ایک نے امر کا صیغہ[9] استعمال کیا جو حال پر دلالت کرتا ہے دوسرے نے ماضی کا مثلاً اُس نے کہا اس چیز کو اتنے پر لے دوسرے نے کہا میں نے لیا اقتضاءً بیع صحیح ہوگئی کہ اب نہ بائع دینے سے انکار کرسکتا ہے نہ مشتری لینے سے۔[10] (عالمگیری)

---

[1] ..."ردالمحتار"، کتاب البیوع، مطلب: فی حکم البیع مع الهزل، ج۷، ص۱۷۔۱۸.

[2] ...جسم کے کسی عضو کو کاٹ ڈالنے۔

[3] ...یعنی جبر کے ڈر وخوف ختم ہونے کے بعد۔

[4] ..."ردالمحتار"، کتاب البیوع، مطلب: فی حکم البیع مع الهزل، ج۷، ص۱۶۔۱۷.

[5] ...جواب میں۔

[6] ..."الدرالمختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص۲۲.

[7] ...ایسا جملہ بولا جو آنے والے زمانے پر دلالت کرے۔

[8] ..."الدرالمختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص۲۳.

[9] ...ایسا جملہ بولا جائے جو حکم کے معنی پر دلالت کرے۔

[10] ..."الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد...إلخ، الفصل الأول، ج۳، ص۴.

مسئلہ ۸: یہ ضرور نہیں کہ خریدنا اور بیچنا ہی کہیں تو بیع ہو ورنہ نہ ہو بلکہ یہ مطلب اگر دوسرے لفظ سے ادا ہوتا ہو تو بھی عقد ہوسکتا ہے مثلاً مشتری [1] نے کہا یہ چیز میں نے تم سے اتنے میں خریدی بائع [2] نے کہا ہاں۔ میں نے کیا۔ دام لاؤ۔ لے لو۔ تمھارے ہی لیے ہے۔ منظور ہے۔ میں راضی ہوں۔ میں نے جائز کیا۔ [3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹: بائع نے کہا میں نے یہ چیز بیچی مشتری نے کہا ہاں تو بیع نہ ہوئی اور اگر مشتری ایجاب کرتا اور بائع جواب میں ہاں کہتا تو صحیح ہو جاتی۔ استفہام کے جواب میں [4] ہاں کہا تو بیع نہ ہوگی مگر جبکہ مشتری اُسی وقت ثمن ادا کر دے کہ یہ ثمن ادا کرنا قبول ہے۔ مثلاً کہا کیا تم نے یہ چیز میرے ہاتھ اتنے میں بیع کی اُس نے کہا ہاں مشتری نے ثمن دیدیا بیع ہوگئی۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: میں نے اپنا گھوڑا تمھارے گھوڑے سے بدلا، دوسرے نے کہا اور میں نے بھی کیا تو بیع ہوگئی۔ بائع نے کہا یہ چیز تم پر ایک ہزار کو ہے، مشتری نے کہا میں نے قبول کی، بیع ہوگئی۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: ایک شخص نے کہا یہ چیز تمھارے لیے ایک ہزار کو ہے اگر تم کو پسند ہو، دوسرے نے کہا مجھے پسند ہے، بیع ہوگئی۔ یوہیں اگر یہ کہا کہ اگر تم کو موافق آئے یا تم ارادہ کرو یا تمھیں اس کی خواہش ہو اُس نے جواب میں کہا کہ مجھے موافق ہے یا میں نے ارادہ کیا یا مجھے اس کی خواہش ہے۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص نے کہا یہ سامان لے جاؤ اور اس کے متعلق آج غور کرلو اگر تم کو پسند ہو تو ایک ہزار کو ہے دوسرا اُسے لے گیا بیع جائز ہوگئی۔ [8] (خانیہ)

مسئلہ ۱۳: ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ ایک غلام ہزار روپے میں بیع کیا اور کہہ دیا کہ اگر آج دام نہ لاؤ گے تو میرے تمھارے درمیان بیع نہ رہے گی مشتری نے اسے منظور کیا مگر اُس روز دام نہیں لایا دوسرے روز مشتری بائع سے ملا اور یہ کہا کہ تم نے یہ غلام میرے ہاتھ ایک ہزار میں بیچا اُس نے کہا ہاں مشتری نے کہا میں نے اسے لیا تو بیع اس وقت صحیح ہوگئی کہ کل

---

[1] ...... خریدنے والے۔ [2] ...... بیچنے والے۔

[3] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثاني فيما يرجع الى انعقاد...إلخ، الفصل الأول، ج٣، ص٤.
و"الدرالمختار"، كتاب البيوع، ج٧، ص٢٢.

[4] ...... یعنی سوال کے جواب میں۔

[5] ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، ج٧، ص٢٢.

[6] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثاني فيما يرجع الى انعقاد...إلخ، الفصل الأول، ج٣، ص٥.

[7] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثاني فيما يرجع الى انعقاد...إلخ، الفصل الأول، ج٣، ص٥.

[8] ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب البيع، ج١، ص٣٣٨.

جو بیع ہوئی تھی وہ ثمن نہ دینے کی وجہ سے جاتی رہی۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۱۴: ایک نے دوسرے کو دور سے پکار کر کہا میں نے یہ چیز تمھارے ہاتھ اتنے میں بیع کی[2] اُس نے کہا میں نے خریدی اگر اتنی دوری ہے کہ ان کی بات میں اشتباہ[3] نہیں ہوتا تو بیع درست ہے ورنہ نادرست۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: بائع نے کہا اس کو میں نے تیرے ہاتھ بیچا مشتری نے اُس کو کھانا شروع کر دیا یا جانور تھا اُس پر سوار ہو گیا یا کپڑا تھا اُسے پہن لیا تو بیع ہوگئی یعنی یہ تصرفات[5] قبول کے قائم مقام ہیں۔ یوہیں ایک شخص نے دوسرے سے کہا اس چیز کو کھالو اور اس کے بدلے میں میرا ایک روپیہ تم پر لازم ہوگا، اس نے کھا لیا تو بیع درست ہوگئی اور کھانا حلال ہوگیا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: دو شخصوں میں ایک تھان کے متعلق نرخ ہونے لگا[7] بائع نے کہا پندرہ میں بیچتا ہوں مشتری نے کہا دس میں لیتا ہوں اس سے زیادہ نہیں دونگا اور مشتری اُس تھان کو لے کر چلا گیا اگر نرخ کرتے وقت تھان مشتری کے ہاتھ میں تھا جب تو پندرہ میں بیع ہوئی اور اگر بائع کے ہاتھ میں تھا مشتری نے اُس سے لیا اُس نے منع نہ کیا تو دس روپے میں بیع ہوئی۔ اور اگر تھان مشتری کے پاس ہے اور مشتری نے کہا دس سے زیادہ نہیں دونگا اور بائع نے کہا پندرہ سے کم میں نہیں بیچوں گا مشتری نے تھان واپس کر دیا اس کے بعد پھر بائع سے کہا لاؤ دو بائع نے دیدیا اور ثمن کے متعلق کچھ نہ کہا اور مشتری لے کر چلا گیا تو دس میں بیع ہوئی۔[8] (خانیہ)

مسئلہ ۱۷: ایک چیز کے متعلق بائع نے ثمن بدل کر دو ۲ ایجاب کیے مثلاً پہلے پندرہ روپیہ کہا دوسرے ایجاب میں ایک گنی ثمن بتایا ان دونوں ایجابوں کے بعد مشتری نے قبول کیا تو دوسرے ثمن کے ساتھ بیع قرار پائے گی اور اگر مشتری نے پہلے

---

[1] ..."الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، ج۱، ص۳۳۹.

[2] ...فروخت کی۔

[3] ...شک وشبہ۔

[4] ..."الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد...إلخ، الفصل الأول، ج۳، ص۶.

[5] ...یعنی چیز کو اس طرح استعمال کرنا۔

[6] ..."الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد...إلخ، الفصل الأول، ج۳، ص۶.

[7] ...قیمت مقرر ہونے لگی۔

[8] ..."الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، ج۱، ص۳۳۹.

ایجاب کے بعد بھی قبول کیا تھا پھر دوسرے ایجاب کے بعد بھی قبول کیا تو پہلی بیع فسخ ہوگئی[1] دوسری صحیح ہوگئی اور اگر دونوں ایجابوں میں ایک ہی قسم کا ثمن ہے مگر مقدار میں کم و بیش ہے مثلاً پہلے پندرہ روپے کہا تھا پھر دس یا اس کا عکس جب بھی دوسری بیع معتبر ہے پہلی جاتی رہی اور اگر مقدار میں کمی بیشی نہ ہو تو پہلی ہی بیع درست ہے دوسری لغو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: جس مجلس میں ایجاب ہوا اگر قبول کرنے والا اس مجلس سے غائب ہو تو ایجاب بالکل باطل ہوجاتا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ اُس کے قبول کرنے پر موقوف ہو کہ اُسے خبر پہنچے اور قبول کرے تو بیع درست ہوجائے ہاں اگر قبول کرنے والے کے پاس ایجاب کے الفاظ لکھ کر بھیجے ہیں تو جس مجلس میں تحریر پہنچی اُسی مجلس میں قبول کیا تو بیع صحیح ہے اُس مجلس میں قبول نہ کیا تو پھر قبول نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر ایجاب کے الفاظ کسی قاصد کے ہاتھ کہلا کر بھیجے تو جس مجلس میں یہ قاصد اُسے خبر پہنچائے گا اُسی میں قبول کرسکتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ بائع نے ایک شخص سے کہا کہ میں نے یہ چیز فلاں شخص کے ہاتھ اتنے میں بیچی اے شخص تو اُس کے پاس جاکر یہ خبر پہنچادے اگر غائب کی طرف سے کسی اور شخص نے جو مجلس میں موجود ہے قبول کرلیا تو ایجاب باطل نہ ہوا بلکہ یہ بیع اُس غائب کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر ایک شخص کو اس نے خبر پہنچانے پر مامور[3] کیا تھا مگر دوسرے نے خبر پہنچادی اور اُس نے قبول کرلیا تو بیع صحیح ہوگئی۔ جس طرح ایجاب تحریری ہوتا ہے قبول بھی تحریری ہوسکتا ہے مثلاً ایک نے دوسرے کے پاس ایجاب لکھ کر بھیجا دوسرے نے قبول کو لکھ کر بھیج دیا بیع ہوجائے گی مگر یہ ضرور ہے کہ جس مجلس میں ایجاب کی تحریر موصول ہوئی ہے قبول کی تحریر اُسی مجلس میں لکھی جائے ورنہ ایجاب باطل ہوجائے گا۔[4] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

(خیارِ قبول)

مسئلہ ۱۹: عاقدین[5] میں سے جب ایک نے ایجاب کیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ مجلس میں قبول کرے یا رد کردے اس کا نام خیارِ قبول ہے۔ خیارِ قبول میں وراثت نہیں جاری ہوتی مثلاً یہ مرجائے تو اس کے وارث کو قبول کرنے کا حق

---

[1] ......یعنی ختم ہوگئی، ٹوٹ گئی۔

[2] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب البيوع، الباب الثانی فيما يرجع الی انعقاد...إلخ، الفصل الأول، ج۳، ص۷.

[3] ......مقرر۔

[4] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البيوع، مطلب: فی حكم البيع مع الهزل، ج۷، ص۱۹.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب البيوع، الباب الثانی فيما يرجع الی انعقاد...إلخ، الفصل الأول، ج۳، ص۹.

[5] ......یعنی بیچنے اور خریدنے والے۔

حاصل نہ ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: خیارِ قبول آخر مجلس تک رہتا ہے مجلس بدل جانے کے بعد جاتا رہتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ایجاب کرنے والا زندہ ہو یعنی اگر ایجاب کے بعد قبول سے پہلے مرگیا تو اب قبول کرنے کا حق نہ رہا کیونکہ ایجاب ہی باطل ہوگیا قبول کس چیز کو کرے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: دونوں میں سے کوئی بھی اُس مجلس سے اُٹھ جائے یا بیع کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائے تو ایجاب باطل ہو جاتا ہے۔ قبول کرنے سے پہلے موجب[3] کو اختیار ہے کہ ایجاب کو واپس کرلے قبول کے بعد واپس نہیں لے سکتا کہ دوسرے کا حق متعلق ہو چکا واپس لینے میں اُس کا ابطال[4] ہوتا ہے۔[5] (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: ایجاب کو واپس لینے میں یہ ضرور ہے کہ دوسرے نے اس کو سنا ہو، مثلاً بائع نے کہا میں نے اس کو بیچا پھر اپنا ایجاب واپس لیا مگر اس کو مشتری نے نہیں سُنا اور قبول کرلیا تو بیع صحیح ہوگئی اور اگر موجب کا ایجاب واپس لینا اور دوسرے کا قبول کرنا یہ دونوں ایک ساتھ پائے جائیں تو واپسی درست ہے اور بیع نہیں ہوئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: ایجاب کو لکھ بھیجا ہے یا کسی قاصد کے ہاتھ کہلا بھیجا ہے تو جب تک دوسرے کو تحریر یا پیغام نہ پہنچا ہو یا قبول نہ کیا ہو اس بھیجنے والے کو واپس لینے کا اختیار ہے، یہاں اس کی ضرورت نہیں کہ قاصد کو واپس لینے کا علم ہوگیا ہو یا خود مکتوب الیہ[7] یا مرسل الیہ[8] کو علم ہو بلکہ اگر ان میں کسی کو بھی علم نہ ہو جب بھی رجوع صحیح ہے اور رجوع کے بعد اگر قبول پایا جائے تو بیع نہیں ہوسکتی۔[9] (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۴: جب ایجاب وقبول دونوں ہو چکے تو بیع تمام ولازم ہوگئی اب کسی کو دوسرے کی رضا مندی کے بغیر رَد

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع،الباب الثاني فيما يرجع الى انعقاد...إلخ،الفصل الأول،ج۳،ص۷.

[2] ......المرجع السابق.

[3] ......ایجاب کرنے والے۔

[4] ......یعنی اس کا حق باطل ہوتا ہے۔

[5] ......"الهداية"، كتاب البيوع،ج۲،ص۲۳ وغیرہ.

[6] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع،الباب الثاني فيما يرجع الى انعقاد...إلخ،الفصل الأول،ج۳،ص۸.

[7] ......جس کو خط لکھا گیا ہے۔

[8] ......جس کی طرف قاصد بھیجا گیا ہے۔

[9] ......"فتح القدير"، كتاب البيوع،ج۵،ص۴۶۲.

کر دینے کا اختیار نہ رہا البتہ اگر مبیع میں عیب ہو یا مبیع کو مشتری نے نہیں دیکھا ہے تو خیار عیب وخیار رویت حاصل ہوتا ہے ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔[1] (ہدایہ)

(بیع تعاطی)

مسئلہ ۲۵: بیع تعاطی جو بغیر لفظی ایجاب وقبول کے محض چیز لے لینے اور دیدینے سے ہوجاتی ہے یہ صرف معمولی اشیا ساگ ترکاری وغیرہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ بیع ہر قسم کی چیز نفیس وخسیس[2] سب میں ہوسکتی ہے اور جس طرح ایجاب وقبول سے بیع لازم ہوجاتی ہے یہاں بھی ثمن دیدینے اور چیز لے لینے کے بعد بیع لازم ہوجائے گی کہ بغیر دوسرے کی رضامندی کے رد کرنے کا کسی کو حق نہیں۔[3] (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۶: اگر ایک جانب سے تعاطی ہو مثلاً چیز کا دام طے ہوگیا اور مشتری چیز کو بائع کی رضامندی سے اُٹھا لے گیا اور دام نہ دیا یا مشتری نے بائع کو ثمن ادا کردیا اور چیز بغیر لیے چلا گیا تو اس صورت میں بھی بیع لازم ہوتی ہے کہ اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی رد کرنا چاہے تو رد نہیں کرسکتا قاضی بیع کو لازم کردے گا۔ دام طے کرنے کی وہاں ضرورت ہے کہ دام معلوم نہ ہو اور اگر معلوم ہو جیسے بازار میں روٹی بکتی ہے، عام طور پر ہر شخص کو نرخ معلوم ہے یا گوشت وغیرہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کا ثمن لوگوں کو معلوم ہوتا ہے، ایسی چیزوں کے ثمن طے کرنے کی ضرورت نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: دوکاندار کو گیہوں[5] کے لیے روپے دیدیے اور اُس سے پوچھا روپے کے کتنے سیر اُس نے کہا دس سیر مشتری[6] خاموش ہوگیا یعنی وہ نرخ منظور کرلیا پھر اُس سے گیہوں طلب کیے بائع نے کہا کل دوں گا مشتری چلا گیا دوسرے دن گیہوں لینے آیا تو نرخ تیز ہوگیا بائع[7] کو اُسی پہلے نرخ سے دینا ہوگا۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: بیع تعاطی میں یہ ضرور ہے کہ لین دین کے وقت اپنی ناراضی ظاہر نہ کرتا ہو اور اگر ناراضی کا اظہار کرتا ہو تو بیع منعقد نہیں ہوگی مثلاً خربزہ، تربز لے رہا ہے بائع کو پیسے دیدیے مگر بائع کہتا جاتا ہے کہ اتنے میں نہیں دونگا تو بیع نہ ہوئی اگرچہ

---

[1] ......"الهداية"، كتاب البيوع، ج٢، ص٢٣.

[2] ......عمدہ اور گھٹیا، اچھا اور خراب۔

[3] ......"الهداية"، كتاب البيوع، ج٢، ص٢٣، وغيرها.

[4] ......"ردالمحتار"، كتاب البيوع، مطلب: البيع بالتعاطي، ج٧، ص٢٦.

[5] ......گندم۔ [6] ......خریدنے والا۔ [7] ......بیچنے والے۔

[8] ......"ردالمحتار"، كتاب البيوع، مطلب: البيع بالتعاطي، ج٧، ص٢٦.

بازار والوں کی عادت معلوم ہے کہ اُن کو دینا نہیں ہوتا تو پیسے پھینک دیتے ہیں یا چیز چھین لیتے ہیں۔ اور ایسا نہ کریں تو دل سے راضی ہیں خالی مونھ سے مشتری کو خوش کرنے کے لیے کہتے جاتے ہیں کہ نہیں دوں گا نہیں دوں گا اس عادت معلوم ہونے کی صورت میں بھی اگر صراحۃً ناراضی موجود ہو تو بیع درست نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: ایک بوجھ ایک روپیہ کو خریدا پھر بائع سے یہ کہا کہ اسی دام کا ایک بوجھ یہاں اور لاکر ڈالدو اُس نے لاکر ڈالدیا تو اس دوسرے کی بھی بیع ہوگئی مشتری لینے سے انکار نہیں کرسکتا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: قصاب سے کہا روپیہ کے تین سیر کے حساب سے اتنے کا گوشت تول دو یا اس جگہ کا پہلو یا ران یا سینہ کا گوشت دو اُس نے تول دیا تو اب لینے سے انکار نہیں کرسکتا۔[3] (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۱: خربزوں کا ٹوکرا لایا جس میں بڑے چھوٹے ہر قسم کے پھل ہیں مالک سے مشتری نے پوچھا کہ یہ خربزے کس حساب سے ہیں اُس نے روپیہ کے دس بتائے مشتری نے دس پھل چھانٹ کر بائع کے سامنے نکال لیے یا بائع نے مشتری کے لیے نکال دیے اور مشتری نے لے لیے، بیع ہوگئی۔[4] (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۲: دوکانداروں کے یہاں سے خرچ کے لیے چیزیں منگالی جاتی ہیں اور خرچ کر ڈالنے کے بعد ثمن کا حساب ہوتا ہے ایسا کرنا استحساناً[5] جائز ہے۔[6] (درمختار)

(مبیع وثمن)

مسئلہ ۳۳: عقد میں جو چیز معین ہوتی ہے کہ جس کو دینا کہا اُسی کا دینا واجب ہے اس کو مبیع کہتے ہیں اور جو چیز معین نہ ہو وہ ثمن ہے۔[7]

---

[1]......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، مطلب: البیع بالتعاطی، ج۷، ص۲۶.

[2]......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد...إلخ، الفصل الأول، ج۳، ص۹.

[3]......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، ج۵، ص۴٦۰.

[4]......المرجع السابق.

[5]......ازروئے بھلائی، نیکی۔

[6]......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص۲٦.

[7]......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۲.

اشیا تین قسم پر ہیں: ایک وہ کہ ہمیشہ ثمن ہو، دوسری وہ کہ ہمیشہ مبیع ہو، تیسری وہ کہ کبھی ثمن ہو کبھی مبیع ۔ جو ہمیشہ ثمن ہے، وہ روپیہ اور اشرفی ہے ان کے مقابل[1] میں کوئی چیز ہو ان کو بیچنا کہا جائے یا ان سے بیچنا کہا جائے ہر حال میں یہی ثمن ہیں۔ پیسے بھی ثمن ہیں کہ معین کرنے سے معین نہیں ہوتے مگر ان کی ثمنیت[2] باطل ہوسکتی ہے۔ جو ہمیشہ مبیع ہو ایسی چیز ہے کہ ذوات الامثال[3] سے نہ ہو یعنی ذوات القیم[4] سے ہو اور عددی متفاوت[5] کہ یہ ہمیشہ مبیع ہونگی مگر کپڑے کے تھان کا وصف بیان کردیا جائے اور اس کے لیے کوئی میعاد[6] مقرر کردی جائے تو ثمن بن سکتا ہے اس کے بدلے میں غلام وغیرہ کوئی معین چیز خرید سکتے ہیں۔ تیسری قسم کہ کبھی ثمن اور کبھی مبیع ہو، وہ مکیل (ناپ کی چیز) وموزون (جو چیز تول کر بکتی ہے) اور عددی متقارب (جو چیز گنتی سے بکتی ہے اور اس کے افراد کی قیمتوں میں تفاوت نہیں ہوتا) ان چیزوں کو اگر ثمن کے مقابل میں ذکر کیا تو مبیع ہیں اور اگر ان کے مقابل میں انھیں جیسی چیزیں ہیں یعنی مکیل وموزون وعددی متقارب تو اگر دونوں جانب کی چیزیں معین ہوں بیع جائز ہے اور دونوں چیزیں مبیع قرار پائیں گی اور اگر ایک جانب معین ہو اور دوسری جانب غیر معین مگر اس غیر معین کا وصف بیان کردیا ہے کہ اس قسم کی ہوگی اس صورت میں اگر معین کو مبیع اور غیر معین کو ثمن قرار دیا ہے تو بیع جائز ہے اور غیر معین کو تفرق سے پہلے[7] قبضہ کرنا ضروری ہے اور اگر غیر معین کو مبیع اور معین کو ثمن بنایا تو بیع ناجائز ہوگی اس صورت میں مبیع اور ثمن بنانے کا یہ مطلب ہے کہ جس کو بیچنا کہا وہ مبیع ہے اور جس سے بیچنا کہا وہ ثمن ہے اور اگر دونوں غیر معین ہوں تو بیع ناجائز ہوگی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: مبیع اگر منقولات[9] کی قسم سے ہے تو بائع کا اُس پر قبضہ ہونا ضرور ہے قبل قبضہ کے چیز بیچ دی بیع ناجائز ہے۔[10] (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: مبیع اور ثمن کی مقدار معلوم ہونا ضرور ہے اور ثمن کا وصف بھی معلوم ہونا ضرور ہے ہاں اگر ثمن کی طرف

---

[1] ...... بدلے۔

[2] ...... قیمت ہونا، چلن۔

[3] ...... وہ چیزیں جن کے ضائع کردینے سے تاوان میں ویسی ہی چیزیں واپس کرنا لازم ہوتا ہے۔

[4] ...... وہ چیزیں جن کے ضائع کردینے سے تاوان میں ان کی قیمت دینا لازم ہوتی ہے۔

[5] ...... جو چیزیں گنتی سے بکتی ہیں اور ان کے چھوٹے بڑے ہونے کے لحاظ سے قیمتوں میں تفاوت ہوتا ہے۔

[6] ...... تاریخ، دن، وقت۔

[7] ...... یعنی بیچنے والے اور خریدنے والے کے جدا ہونے سے پہلے۔

[8] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثاني فيما يرجع...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۲۔

[9] ...... وہ چیزیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائی جاسکتی ہوں۔

[10] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، فصل: ومن اشترى شيأ...إلخ، ج۲، ص۵۹، وغیرہ۔

اشارہ کردیا جائے مثلاً اس روپیہ کے بدلے میں خریدا تو نہ مقدار کے ذکر کی ضرورت ہے نہ وصف کے البتہ اگر وہ مال ربوی[1] ہے اور مقابلہ جنس کے ساتھ ہو مثلاً گیہوں کی اس ڈھیری کو بدلے میں اُس ڈھیری کے بیچا تو اگرچہ یہاں مبیع وثمن دونوں کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے مگر پھر بھی مقدار کا معلوم ہونا ضرور ہے کیونکہ اگر دونوں مقداریں برابر نہ ہوں تو سود ہوگا۔[2] (درمختار)

(ثمن کا حال ومؤجل ہونا)

مسئلہ ۳۶: بیع میں کبھی ثمن حال ہوتا ہے یعنی فوراً دینا اور کبھی مؤجل یعنی اُس کی ادا کے لیے کوئی میعاد معین ذکر کردی جائے کیونکہ میعاد معین نہ ہوگی تو جھگڑا ہوگا۔ اصل یہ ہے کہ ثمن حال ہو لہٰذا عقد میں اس کہنے کی ضرورت نہیں کہ ثمن حال ہے بلکہ عقد میں ثمن کے متعلق اگر کچھ نہ کہا جب بھی فوراً دینا واجب ہوگا اور ثمن مؤجل کے لیے یہ ضرور ہے کہ عقد ہی میں مؤجل ہونا ذکر کیا جائے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: میعاد کے متعلق اختلاف ہوا بائع کہتا ہے میعاد تھی ہی نہیں اور مشتری میعاد ہونا بتاتا ہے تو گواہ مشتری کے معتبر ہیں اور قول بائع کا معتبر ہے اور اگر مقدار میعاد میں اختلاف ہوا ایک کم بتاتا ہے اور ایک زیادہ تو اُس کی بات مانی جائے گی جو کم بتاتا ہے اور گواہ یہاں بھی مشتری کے معتبر ہیں۔ اور اگر ایک کہتا ہے میعاد گزر چکی ہے اور ایک بتاتا ہے باقی ہے تو قول بھی مشتری ہی کا معتبر ہے اور دونوں گواہ پیش کریں تو گواہ بھی اُسی کے معتبر ہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۸: مدیون[5] کے مرنے سے میعاد باطل ہوجاتی ہے اور دائن کے مرنے سے باطل نہیں ہوتی کیونکہ میعاد کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ تجارت وغیرہ کرکے اس زمانہ میں دین کی مقدار فراہم کرے گا اور ادا کردے گا اور جب وہ خود ہی نہ رہا میعاد ہونا فضول ہے، بلکہ جو کچھ ترکہ ہے وہ دین ادا کرنے کے لیے متعین ہے، لہٰذا بیع مؤجل میں بائع کے مرنے سے اجل[6] باطل

---

[1]...... وہ چھ اشیا، جن کو آپس میں کمی بیشی سے بیچیں تو سود ہے، مثلاً سونے کو سونے کے ساتھ، چاندی کو چاندی کے ساتھ وغیرہ۔

[2]...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص۴۶۔۴۸ .

[3]...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص۴۹ .

[4]...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص۵۰ .

[5]...... مقروض۔

[6]...... وقتِ مقرر، میعاد۔

نہ ہوگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: عقد بیع میں ثمن ادا کرنے کی کوئی میعاد مذکور نہ تھی یعنی بیع حال تھی بعد عقد بائع نے مشتری کو ادائے ثمن کے لیے ایک میعاد معلوم مقرر کردی مثلاً پندرہ دن یا ایک مہینہ یا ایسی میعاد مقرر کی جس میں تھوڑی سی جہالت ہے مثلاً جب کھیت کٹے گا اُس وقت ثمن ادا کرنا تو اب ثمن مؤجل ہوگیا کہ جب تک میعاد پوری نہ ہو بائع کو ثمن کے مطالبہ کا حق نہیں اور اگر ایسی میعاد مقرر کی ہو جس میں بہت زیادہ جہالت ہو[2] مثلاً جب آندھی چلے گی اُس وقت ثمن ادا کرنا تو یہ میعاد باطل ہے ثمن اب بھی غیر میعادی ہے۔[3] (درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ۴۰: مبیع کا دام ایک ہزار مشتری پر ہے بائع نے کہدیا کہ ہر مہینے میں سو روپیہ دیدیا کرنا تو اس کی وجہ سے دین مؤجل نہ ہوگا[4]۔ کسی پر ہزار روپیہ دَین ہے اور دائن نے ادا کے لیے قسطیں مقرر کردی ہیں اور یہ بھی شرط کردی ہے کہ ایک قسط بھی وقت پر وصول نہ ہوئی تو باقی کل دین حال ہوجائے گا یعنی فوراً وصول کیا جائے گا اس قسم کی شرط صحیح ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۱: میعاد اُس وقت سے شروع کی جائے گی جب کہ بائع نے مبیع مشتری کو دیدی اور اگر مثلاً ایک سال کی میعاد تھی مگر سال گزر گیا اور ابھی تک مبیع ہی نہیں دی ہے تو دینے کے بعد ایک سال کی میعاد ملے گی۔[6] (درمختار)

(مختلف قسم کے سکّے چلتے ہوں اس کی صورتیں)

مسئلہ ۴۲: کسی جگہ مختلف قسم کے روپے چلتے ہوں اور عاقد[7] نے مطلق روپیہ کہا تو وہ روپیہ مراد لیا جائے گا جو بیشتر اس شہر میں چلتا ہے یعنی جس کا رواج زیادہ ہے چاہے اُن سکوں کی مالیت مختلف ہو یا ایک ہو اور اگر ایک ہی قسم کا روپیہ چلتا ہے جب تو ظاہر ہے کہ وہی متعین ہے اور اگر چلن یکساں ہے کسی کا کم اور کسی کا زیادہ نہیں اور مالیت برابر ہو تو بیع صحیح ہے اور مشتری کو اختیار ہے کہ جو چاہے دیدے مثلاً ایک روپیہ کی کوئی چیز خریدی تو ایک روپیہ یا دو اٹھنیاں یا چار چونیاں یا آٹھ دوانیاں جو چاہے

---

[1]...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، مطلب: فی تأجیل الی اجل مجھول، ج۷، ص ۵۱.

[2]...... مدت غیر معلومہ۔

[3]...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص ۵۱.

"الهداية"، کتاب البیوع، کیفیة انعقاد البیع، ج۲، ص ۲٤.

[4]...... یعنی مؤخر نہ ہوگا۔

[5]...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص ۵۲.

[6]...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص ۵٦.

[7]...... خرید وفروخت کرنے والے۔

دیدے اور مالیت میں اختلاف ہے جیسے حیدر آبادی روپے اور چہرہ دار کہ دونوں کی مالیت میں اختلاف رہتا ہے اگر کسی جگہ دونوں کا یکساں چلن ہو تو بیع فاسد ہو جائیگی۔[1] (درمختار، ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۴۳: اگر سکّے مختلف مالیت کے ہوں اور چلن[2] یکساں ہے اور مطلق روپیہ عقد میں بولا مگر ابھی مجلس باقی ہے کہ ایک نے متعین کر دیا کہ فلاں روپیہ اور دوسرے نے منظور کر لیا تو عقد صحیح ہے۔[3] (فتح القدیر)

(ماپ اور تول اور تخمینہ سے بیع)

مسئلہ ۴۴: گیہوں اور جو اور ہر قسم کے غلہ کی بیع تول سے بھی ہو سکتی ہے اور ماپ کے ساتھ بھی مثلاً ایک روپیہ کا اتنے صاع اور اٹکل اور تخمینہ[4] سے بھی خریدے جاسکتے ہیں مثلاً یہ ڈھیری ایک روپیہ کو اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ اس ڈھیری میں کتنے سیر ہیں مگر تخمینہ سے اسی وقت خریدے جاسکتے ہیں جبکہ غیر جنس کے ساتھ بیع ہو مثلاً روپیہ سے یا گیہوں کو جو سے یا کسی اور دوسرے غلہ سے اور اگر اسی جنس سے بیع کریں مثلاً گیہوں کو گیہوں سے خریدیں تو تخمینہ سے بیع نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر کم و بیش ہوئے تو سود ہوگا۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۴۵: جنس کو جنس کے ساتھ تخمیناً بیع کیا اگر اسی مجلس میں معلوم ہو گیا کہ دونوں برابر ہیں تو بیع جائز ہوگئی۔ یوہیں اگر دونوں میں کمی بیشی کا احتمال نہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ ان کی مقدار کیا ہے جب بھی بیع جائز ہے اس صورت میں تخمینہ کا صرف اتنا مطلب ہے کہ دونوں کا وزن معلوم نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: جنس کے ساتھ تخمیناً بیع کی گئی مگر نصف صاع سے کم کی کمی بیشی ہے تو بیع جائز ہے کہ نصف صاع سے کم میں سود نہیں ہوتا[7]۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۴۷: ایک برتن ہے جس کی مقدار معلوم نہیں کہ اس میں کتنا غلہ آتا ہے یا پتھر ہے معلوم نہیں کہ اس کا وزن

---

[1] ......"الدر المختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص۱۹.
و "الهداية"، کتاب البیوع، کیفیة انعقاد البیع، ج۳، ص۲٤.
و "فتح القدير" کتاب البیوع، ج٥، ص٤٦٩.

[2] ......رواج۔

[3] ......"فتح القدير"، کتاب البیوع، ج٥، ص٤٦٩.

[4] ......اندازے۔

[5] ......"الهداية"، کتاب البیوع، کیفیة انعقاد البیع، ج۲، ص۲٤.

[6] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، مطلب: مهم في حکم الشرع بالقروش في زماننا، ج۷، ص۵۰۔۶۰.

[7] ......صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں "و الصحيح ثبوت الربا... الخ" ترجمہ: "صحیح یہ ہے کہ سود ہے، کیونکہ جب حرمت کی وجہ لوگوں کا مال محفوظ رکھنا ہے تو اس لحاظ سے واجب ہے کہ دو سیب کے بدلے ایک سیب اور ایک لپ کے بدلے دو لپ کا بیچنا حرام ہونا چاہیے" (فتح القدير، ج٦، ص١٥٢، انظر الفتاوى الرضويه، ج١٧، ص٤٢٢۔٤٢٤)۔... **علمیہ**

[8] ......"الدر المختار"، کتاب البیوع، ج۷، ص۶۰.

کیا ہے ان کے ساتھ بیع کرنا جائز ہے مثلاً اس برتن سے چار برتن گیہوں [1] ایک روپیہ میں یا اس پتھر سے فلاں چیز ایک روپیہ کی اتنی مرتبہ تولی جائے گی مگر شرط یہ ہے کہ ناپ تول میں زیادہ زمانہ گزرنے نہ دیں کیونکہ زیادہ زمانہ گزرنے میں ممکن ہے کہ برتن جاتا رہے پتھر گم جائے پھر کس چیز سے ناپیں تولیں گے اور یہ برتن سمٹنے اور پھیلنے والا نہ ہو، لکڑی یا لوہے یا پتھر کا ہو اور اگر سمٹنے پھیلنے والا ہو تو بیع جائز نہیں جیسے زنبیل۔ [2] البتہ پانی کی مَشک اگرچہ سمٹنے پھیلنے والی چیز ہے مگر عرف و تعامل اس کی بیع پر جاری ہے، یہ بیع جائز ہے۔ [3] (ہدایہ، درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۴۸: غلہ کی ایک ڈھیری اس طرح بیع کی کہ اس میں کا ہر ایک صاع ایک روپیہ کو تو صرف ایک صاع کی بیع درست ہوگی اور اس میں بھی مشتری کو اختیار رہوگا کہ لے یا نہ لے ہاں اگر اُسی مجلس میں وہ ساری ڈھیری ناپ دی یا بائع نے ظاہر کر دیا اور بتا دیا کہ اس ڈھیری میں اتنے صاع ہیں تو پوری ڈھیری کی بیع درست ہو جائے گی اور اگر عقد سے پہلے یا عقد میں صاع کی تعداد بتا دی ہے تو مشتری کو اختیار نہیں اور بعد میں ظاہر کی ہے تو ہے۔ یہ قول امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے اور صاحبین [4] کا قول یہ ہے کہ مجلس کے بعد بھی اگر صاع کی تعداد معلوم ہوگئی بیع صحیح ہے اور اسی قول صاحبین پر آسانی کے لیے فتویٰ دیا جاتا ہے۔ [5] (ہدایہ، فتح، درمختار)

مسئلہ ۴۹: بکریوں کا گلہ [6] خریدا کہ اس میں کی ہر بکری ایک روپیہ کو یا کپڑے کا تھان خریدا کہ ہر ایک گز ایک روپیہ کو یا اسی طرح کوئی اور عددی متفاوت خریدا اور معلوم نہیں کہ گلہ میں کتنی بکریاں ہیں اور تھان میں کتنے گز کپڑا ہے مگر بعد میں معلوم ہوگیا تو صاحبین کے نزدیک بیع جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ [7] (درمختار)

---

[1] ...... گندم۔

[2] ...... کھجور کے پتوں سے بنا ٹوکرا۔

[3] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، كيفية انعقاد البيع، ج۲، ص۲٤.
و"الدرالمختار"، كتاب البيوع، ج۷، ص٦٠.
و"فتح القدير"، كتاب البيوع، ج٥، ص٤٧١.

[4] ...... امام ابو یوسف، امام محمد رحمہا اللہ تعالی۔

[5] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، كيفية انعقاد البيع، ج۲، ص۲٤.
و"الدرالمختار"، كتاب البيوع، ج۷، ص٦١.
و"فتح القدير"، كتاب البيوع، ج٥، ص٤٧٢.

[6] ...... ریوڑ۔

[7] ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، ج۷، ص٦٣.

مسئلہ ۵۰: غلہ کی ڈھیری خریدی کہ مثلاً یہ سَو من ہے اور اس کی قیمت سو روپیہ بعد میں اُسے تولا اگر پورا سَو من ہے جب تو بالکل ٹھیک ہے اور اگر سو من سے زیادہ ہے تو جتنا زیادہ ہے بائع کا ہے اور اگر سو من سے کم ہے تو مشتری[1] کو اختیار ہے کہ جتنا کم ہے اُس کی قیمت کم کر کے باقی لے لے یا کچھ نہ لے۔ یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے جو ماپ اور تول سے بکتی ہے۔ البتہ اگر وہ اُس قسم کی چیز ہو کہ اُس کے ٹکڑے کرنے میں نقصان ہوتا ہو اور جو وزن بتایا ہے اُس سے زیادہ نکلی تو کل مشتری ہی کو ملے گی اور اس زیادتی کے مقابل میں مشتری کو کچھ دینا نہیں پڑے گا کہ وزن ایسی چیزوں میں وصف ہوتا ہے اور وصف کے مقابل میں ثمن کا حصہ نہیں ہوتا مثلاً ایک موتی یا یاقوت خریدا کہ یہ ایک ماشہ[2] ہے اور نکلا ایک ماشہ سے کچھ زیادہ تو جو ثمن مقرر ہوا ہے وہ دے کر مشتری لے لے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: تھان خریدا کہ مثلاً یہ دس گز ہے اور اس کی قیمت دس روپیہ ہے اگر یہ تھان اُس سے کم نکلا جتنا بائع نے بتایا ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ پورے دام میں لے یا بالکل نہ لے یہ نہیں ہوسکتا کہ جتنا کم ہے اُس کی قیمت کم کر دی جائے اور اگر تھان اُس سے زیادہ نکلا جتنا بتایا ہے تو یہ زیادتی بلا قیمت مشتری کی ہے بائع کو کچھ اختیار نہیں نہ وہ زیادتی لے سکتا ہے نہ اُس کی قیمت لے سکتا ہے نہ بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر زمین خریدی کہ یہ سو ۱۰۰ گز ہے اور اس کی قیمت سو ۱۰۰ روپے ہے اور کم یا زیادہ نکلی تو بیع صحیح ہے اور سو ۱۰۰ ہی روپے دینے ہونگے مگر کمی کی صورت میں مشتری کو اختیار حاصل ہے کہ لے یا چھوڑ دے۔[4] (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۵۲: یہ کہہ کر تھان خریدا کہ دس گز کا ہے دس روپے میں اور یہ کہہ دیا کہ فی گز ایک روپیہ اب نکلا کم تو جتنا کم ہے اُس کی قیمت کم کر دے اور مشتری کو یہ اختیار ہے کہ نہ لے اور اگر زیادہ نکلا، مثلاً گیارہ یا بارہ گز ہے تو اس زیادہ کا روپیہ یہ دے، یا بیع کو فسخ[5] کر دے۔[6] (ہدایہ وغیرہ) یہ حکم اُس تھان کا ہے جو پورا ایک طرح کا نہیں ہوتا جیسے چکن[7]، گلبدن[8] اور اگر ایک طرح کا ہو تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بائع اُس زیادتی کو پھاڑ کر دس۱۰ گز مشتری کو دیدے۔

مسئلہ ۵۳: کسی مکان یا حمام کے سو گز میں سے دس گز خریدے تو بیع فاسد ہے اور اگر یوں کہتا کہ سو سہام[9] میں

---

[1] ......خریدار۔
[2] ......آٹھ رتی کا وزن۔
[3] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، مطلب: الضابط فی کل...إلخ، ج۷، ص۶۶۔۶۷۔
[4] ......"الهداية"، كتاب البيوع، كيفية انعقاد البيع، ج۲، ص۲۵، وغيره.
[5] ......باطل، ختم۔
[6] ......"الهداية"، كتاب البيوع، كيفية انعقاد البيع، ج۲، ص۲۶، وغيره.
[7] ......ایسا کپڑا جس پر کشیدہ کاری یا بیل بوٹے کا کام ہو چکا ہو۔
[8] ......ایک قسم کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا۔
[9] ......سو حصوں۔

سے دس سہام خریدے تو بیع صحیح ہوتی اور پہلی صورت میں اگر اُسی مجلس میں وہ دس گز زمین معین کردی جائے کہ مثلاً یہ دس گز تو بیع صحیح ہوجائے گی۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۵۴: کپڑے کی ایک گٹھری خریدی اس شرط پر کہ اس میں دس تھان ہیں مگر نکلے نوتھان یا گیارہ، تو بیع فاسد ہوگئی کہ کمی کی صورت میں ثمن مجہول ہے اور زیادتی کی صورت میں مبیع مجہول ہے اور اگر ہر ایک تھان کا ثمن بیان کردیا تھا تو کمی کی صورت میں بیع جائز ہوگی کہ نوتھان کی قیمت دے کر لے لے مگر مشتری کو اختیار ہوگا کہ بیع کو فسخ کردے اور اگر گیارہ تھان نکلے تو بیع ناجائز ہے کہ مبیع مجہول ہے اُن میں سے ایک تھان کونسا کم کیا جائیگا۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۵۵: تھانوں کی ایک گٹھری خریدی اور ایک غیر معین تھان کا استثنا کردیا یا بکریوں کا ایک ریوڑ خریدا اور ایک بکری غیر معین کا استثنا کیا تو بیع فاسد ہوگئی کہ معلوم نہیں وہ مستثنٰی کون ہے اور اس سے لازم آیا کہ مبیع مجہول ہوجائے اور اگر معین تھان یا بکری کا استثنا ہوتا تو بیع جائز ہوتی کہ مبیع میں کسی قسم کی جہالت پیدا نہ ہوتی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۶: تھان خریدا کہ دس گز ہے فی گز ایک روپیہ اور وہ ساڑھے دس گز نکلا تو دس روپے میں لینا پڑیگا اور ساڑھے نوگز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ نو روپے میں لے یا نہ لے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۵۷: ایک زمین خریدی کہ اس میں اتنے پھل دار درخت ہیں مگر ایک درخت ایسا نکلا جس میں پھل نہیں آتے تو بیع فاسد ہوئی اور اگر زمین خریدی کہ اس میں اتنے درخت ہیں اور کم نکلے تو بیع جائز ہے مگر مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے پورے ثمن پر لے اور چاہے نہ لے یوہیں اگر مکان خریدا کہ اس میں اتنے کمرے یا کوٹھریاں ہیں اور کم نکلیں تو بیع جائز ہے مگر مشتری کو اختیار ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

(کیا چیز بیع میں تبعاً داخل ہوتی ہے اور کیا چیز نہیں)

مسئلہ ۵۸: کوئی مکان خریدا تو جتنے کمرے کوٹھریاں ہیں سب بیع میں داخل ہیں یوہیں جو چیز مبیع کے ساتھ متصل ہو

---

[1] ......"الهداية"، كتاب البيوع، كيفية انعقاد البيع، ج۲، ص۲۵.

و"الدرالمختار"، كتاب البيوع، ج۷، ص۷۰

[2] ......"الهداية"، كتاب البيوع، كيفية انعقاد البيع، ج۲، ص۲٦.

[3] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، ج۷، ص۷۱

[4] ......"الهداية"، كتاب البيوع، كيفية انعقاد البيع، ج۲، ص۲٦.

[5] ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب البيوع، مطلب:المعتبر ماوقع عليه العقد وان ظن البائع والمشترى، ج۷، ص۷۱.

اوراس کا اتصال اتصال قرار ہو یعنی اس کی وضع اس لیے نہیں ہے کہ جدا کرلی جائے گی تو یہ بھی بیع میں داخل ہوگی مثلاً مکان کا زینہ[1] یالکڑی کا زینہ جو مکان کے ساتھ متصل ہو کیواڑ[2] اور چوکھٹ اور کنڈی اور وہ قفل[3] جو کیواڑ میں متصل ہوتا ہے اور اس کی کنجی۔ دوکان کے سامنے جو تختے لگے ہوتے ہیں یہ سب بیع میں داخل ہیں اور وہ قفل جو کیواڑ سے متصل نہیں بلکہ الگ رہتا ہے جیسے عام طور پر تالے ہوتے ہیں یہ بیع میں داخل نہیں بلکہ یہ بائع لے لے گا۔[4] (درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۵۹: زمین بیچ ڈالی تو اس میں چھوٹے بڑے پھلدار اور بے پھل جتنے درخت ہیں سب بیع میں داخل ہیں مگر سوکھا درخت جو ابھی تک زمین سے اُکھڑا نہیں ہے وہ داخل نہیں کہ یہ گویا لکڑی ہے جو زمین پر رکھی ہے۔ لہٰذا آم وغیرہ کے پودے جو زمین میں ہوتے ہیں کہ برسات میں یہاں سے کھود کر دوسری جگہ لگائے جاتے ہیں یہ بھی داخل ہیں۔[5] (فتح القدیر)

مسئلہ ۶۰: مکان بیچا تو چکی بیع میں داخل نہ ہوگی اگرچہ نیچے کا پاٹ زمین میں جڑا ہو اور ڈول رسّی بھی داخل نہیں اور کوئیں پر پانی بھرنے کی چرخی اگر متصل ہو تو داخل ہے اور اگر رسّی سے بندھی ہو یا دونوں بازوؤں میں حلقہ بنا ہے کہ پانی بھرنے کے وقت چرخی لگا دیتے ہیں پھر الگ کر دیتے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں داخل نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار، فتح القدیر)

مسئلہ ۶۱: حمام بیچا تو پانی گرم کرنے کی دیگ جو زمین سے متصل ہے یا اتنی بڑی اور بھاری ہے جو ادھر اُدھر منتقل نہیں ہوسکتی بیع میں داخل ہے اور چھوٹی دیگ جو متصل نہیں بیع میں داخل نہیں۔ دھوبی کی دیگ جس میں بھٹّی چڑھاتا ہے اور رنگریز کے مٹکے وغیرہ جس میں رنگ طیار کرتا ہے یہ سب اگر متصل ہوں تو داخل ہیں ورنہ نہیں یوہیں دھوبی کا پاٹا۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: گدھے والے سے گدھا خریدا تو اس کا پالان[8] بیع میں داخل ہے اور اگر تاجر سے خریدا تو نہیں اور اس کے گلے میں ہار وغیرہ پڑا ہے تو وہ بیع میں مطلقاً داخل ہے۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

---

[1] ...... سیڑھی۔

[2] ...... (کِواڑ) دروازہ، کھڑکی وغیرہ کو بند کرنے یا کھولنے کا پٹ۔ [3] ...... تالا۔

[4] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعًا...إلخ، ج۷، ص۷۴.
و "فتح القدیر"، کتاب البیوع، ج۵، ص۴۹۵.

[5] ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، ج۵، ص۴۸۵.

[6] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعًا...إلخ، ج۷، ص۷۶.
و "فتح القدیر"، کتاب البیع، فصل لما ذکر ماینعقد...إلخ، ج۵، ص۴۸۳.

[7] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعًا...إلخ، ج۷، ص۷۷.

[8] ...... وہ کپڑا جو گدھے کی پشت پر ڈالا جاتا ہے۔

[9] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعًا...إلخ، ج۷، ص۷۷.

مسئلہ ۶۳: گائے یا بھینس خریدی تو اس کا چھوٹا بچہ جو دودھ پیتا ہے بیع میں داخل ہے اگرچہ ذکر نہ کیا ہو اور گدھی خریدی تو اُس کا دودھ پیتا بچہ بیع میں داخل نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۴: لونڈی غلام بیچے تو جو کپڑے عرف کے موافق پہنے ہوئے ہیں بیع میں داخل ہیں اور اگر ان کپڑوں کو نہ دینا چاہے تو ان کے مثل دوسرے کپڑے دے یہ بھی ہو سکتا ہے اور اگر کپڑے نہ پہنے ہوں تو بائع پر بقدرِ سترِ عورت کپڑا دینا لازم ہوگا اور لونڈی زیور پہنے ہوئے ہو تو یہ بیع میں داخل نہیں، ہاں اگر بائع نے زیور سمیت مشتری کو دیدی یا مشتری نے زیور کے ساتھ قبضہ کیا اور بائع چپ رہا کچھ نہ بولا تو زیور بھی بیع میں داخل ہو گئے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۵: گھوڑا یا اونٹ بیچا تو لگام اور نکیل بیع میں داخل ہے یعنی اگرچہ بیع میں مذکور نہ ہوں بائع ان کو دینے سے انکار نہیں کر سکتا اور زین یا کاٹھی بیع میں داخل نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: گھوڑی یا گدھی یا گائے بکری کے ساتھ بچہ بھی ہے اگر بچہ کو بازار میں لے گیا ہے جبکہ اُس کی ماں کو بیچنے کے لیے لے گیا ہے تو بچہ بھی عرفاً بیع میں داخل ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: مچھلی خریدی اور اس کے شکم میں موتی نکلا اگر یہ موتی سیپ[5] میں ہے تو مشتری کا ہے اور اگر بغیر سیپ کے خالی موتی ہے تو بائع نے اگر اس مچھلی کا شکار کیا ہے تو اسے واپس کرے اور بائع کے پاس یہ موتی بطور لقطہ[6] امانت رہے گا کہ تشہیر کرے[7] اگر مالک کا پتہ نہ چلے خیرات کردے اور مرغی کے پیٹ میں موتی ملا تو بائع کو واپس کرے۔[8] (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۶۸: جو چیز بیع میں تبعاً[9] داخل ہو جاتی ہے اس کے مقابل میں ثمن کا کوئی حصہ نہیں ہوتا یعنی وہ چیز ضائع ہو

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعًا...إلخ، ج۷، ص۷۸.

[2] ......المرجع السابق.

[3] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الخامس فیما یدخل تحت البیع...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۳۸.

[4] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الخامس فیما یدخل تحت البیع...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۳۸.

[5] ......دریا میں پائی جانے والی سیپی جس میں موتی ہوتا ہے۔

[6] ......گری پڑی چیز کی طرح۔

[7] ......اعلان کرے۔

[8] ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی بیع المنقول من غیر ذکر، ج۱، ص۳۹۰.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الخامس فیما یدخل تحت البیع...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۳۸.

[9] ......تابع، ماتحت ہو کر مثلاً جوتا خریدا تو تسمہ بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔

جائے تو ثمن میں کمی نہ ہوگی مشتری کو پورے ثمن کے ساتھ لینا ہوگا۔[1]

مسئلہ ۶۹: زمین بیع کی اور اُس میں کھیتی ہے تو زراعت بائع کی ہے البتہ اگر مشتری شرط کرلے یعنی مع زراعت کے لے تو مشتری کی ہے اسی طرح اگر درخت بیچا جس میں پھل موجود ہیں تو یہ پھل بائع کے ہیں مگر جبکہ مشتری اپنے لیے شرط کرلے۔ یوہیں چمیلی[2]، گلاب، جوہی[3] وغیرہ کے درخت خریدے تو پھول بائع کے ہیں مگر جبکہ مشتری شرط کرلے۔[4] (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۷۰: زراعت والی زمین یا پھل والا درخت خریدا تو بائع کو یہ حق حاصل نہیں کہ جب تک چاہے زراعت رہنے دے یا پھل نہ توڑے بلکہ اُس سے کہا جائے گا کہ زراعت کاٹ لے اور پھل توڑلے اور زمین یا درخت مشتری کو سپرد کردے کیونکہ اب وہ مشتری کی مِلک ہے اور دوسرے کی مِلک کو مشغول رکھنے کا اسے حق نہیں، البتہ اگر مشتری نے ثمن ادا نہ کیا ہو تو بائع پر تسلیمِ مبیع واجب نہیں۔[5] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۷۱: کھیت کی زمین بیع کی جس میں زراعت ہے اور بائع یہ چاہتا ہے کہ جب تک زراعت طیار نہ ہو کھیت ہی میں رہے طیار ہونے پر کاٹی جائے اور اتنے زمانہ تک کی اجرت دینے کو کہتا ہے اگر مشتری راضی ہوجائے تو ایسا بھی کرسکتا ہے بغیر رِضامندی نہیں کرسکتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷۲: کاٹنے کے لیے درخت خریدا ہے تو عادۃً درخت خریدنے والے جہاں تک جڑ کھود کر نکالا کرتے ہیں یہ بھی جڑ کھود کر نکالے گا مگر جبکہ بائع نے یہ شرط کردی ہو کہ زمین کے اوپر سے کاٹنا ہوگا جڑ کھودنے کی اجازت نہیں تو اس صورت میں زمین کے اوپر ہی سے درخت کاٹ سکتا ہے یا شرط نہیں کی ہے مگر جڑ کھودنے میں بائع کا نقصان ہے مثلاً وہ درخت دیوار یا کوئیں کے قرب میں ہے جڑ کھودنے میں دیوار گرجانے یا کوآں منہدم ہوجانے[7] کا اندیشہ ہے تو اس حالت میں بھی زمین کے اوپر سے ہی کاٹ سکتا ہے پھر اگر اُس جڑ میں دوسرا درخت پیدا ہو تو یہ درخت بائع کا ہوگا ہاں اگر درخت کا کچھ حصہ زمین کے اوپر چھوڑ

---

[1]......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیمایدخل فی البیع...إلخ، مطلب: کل مادخل...إلخ، ج۷، ص۸۰.

[2]......ایک مشہور خوشبودار پھول، چنبیلی۔ [3]......چنبیلی جیسے خوشبودار پھول جو اس سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔

[4]......"الهداية"، کتاب البیوع، فصل من باع دارًا دخل بناء ها...إلخ، ج۳، ص۲۶.

و"فتح القدیر"، کتاب البیوع، فصل لما ذکر ماینعقد به البیع...إلخ، ج۵، ص۴۸۶.

[5]......"الهداية"، کتاب البیوع، فصل من باع دارًا دخل بناء ها...إلخ، ج۳، ص۲۷.

و"الدرالمختار"، کتاب البیوع، فصل فیمایدخل فی البیع تبعًا...إلخ، ج۷، ص۸۴.

[6]......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، فصل فیمایدخل فی البیع تبعًا...إلخ، ج۷، ص۸۴.

[7]......گرجانے۔

دیا ہے۔ اور اس میں شاخیں نکلیں تو یہ شاخیں مشتری کی ہیں۔ [1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۳: کاٹنے کے لیے درخت خریدا ہے اس کے نیچے کی زمین بیع میں داخل نہیں اور باقی رکھنے کے لیے خریدا ہے تو زمین بیع میں داخل ہے اور اگر بیع کے وقت نہ یہ ظاہر کیا کہ کاٹنے کے لیے خریدتا ہے نہ یہ کہ باقی رکھنے کے لیے خریدتا ہے تو بھی نیچے [2] کی زمین بیع میں داخل ہے [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: درخت اگر کاٹنے کی غرض سے خریدا ہے تو مشتری کو حکم دیا جائے گا کہ کاٹ لے جائے چھوڑ رکھنے کی اجازت نہیں اور اگر باقی رکھنے کے لیے خریدا ہے تو کاٹنے کا حکم نہیں دیا جاسکتا اور کاٹ بھی لے تو اس کی جگہ پر دوسرا درخت لگا سکتا ہے بائع کو روکنے کا حق حاصل نہیں کیونکہ زمین کا اتنا حصہ اس صورت میں مشتری کا ہو چکا۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۵: جڑ سمیت درخت خریدا اور اُس کی جڑ میں سے اور درخت اوگے اگر ایسا ہے کہ پہلا درخت کاٹ لیا جائے تو یہ درخت سوکھ جائیں گے تو یہ بھی مشتری کے ہیں کہ اسی کے درخت سے اوگے ہیں ورنہ بائع کے ہیں مشتری کو ان سے تعلق نہیں۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۶: زراعت طیار ہونے سے قبل بیچ دی اس شرط پر کہ جب تک طیار نہ ہوگی کھیت میں رہے گی یا کھیت کی زمین بیچ ڈالی اور اُس میں زراعت موجود ہے اور شرط یہ کی کہ جب تک طیار نہ ہوگی کھیت میں رہے گی یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔ [6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۷: زمین بیع کی تو وہ چیزیں جو زمین میں باقی رکھنے کی غرض سے ہیں جیسے درخت اور مکانات یہ بیع میں داخل ہیں اگرچہ ان کو بیع میں ذکر نہ کیا ہو اور یہ بھی نہ کہا ہو کہ جمیع حقوق ومرافق [7] کے ساتھ خریدتا ہوں البتہ اُس زمین میں سوکھا ہوا درخت ہے تو اس طرح کی بیع میں داخل نہیں اور جو چیزیں باقی رکھنے کے لیے نہ ہوں جیسے بانس، نرکل، [8] گھاس یہ بیع میں داخل نہیں مگر جبکہ بیع میں ان کا ذکر کر دیا جائے۔ [9] (عالمگیری)

---

[1] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: فی بیع الثمر والزرع...إلخ، ج۷، ص۸۵.

[2] ......اس سے یہ مراد نہیں کہ جہاں تک درخت کی شاخیں پھیلی ہوں اور نہ یہ کہ جہاں تک جڑیں پہنچی ہوں بلکہ بیع کے وقت درخت کی جتنی موٹائی ہے اتنی زمین بیع میں داخل ہے یہاں تک کہ بیع کے بعد درخت جتنا تھا اُس سے زیادہ موٹا ہوگیا تو بائع کو اختیار ہے کہ درخت چھیل کر اُتنا ہی کردے جتنا بیع کے وقت تھا (علمگیری) ۱۲ منہ (فتاوی عالمگیری، ج ۳، ص ۳۵، ۳۶)

[3] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: فی بیع الثمر والزرع...إلخ، ج۷، ص۸۵.

[4] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب الخامس فیمایدخل تحت البیع...إلخ، الفصل الثانی، ج۳، ص۳۵، ۳۶.

[5] ......المرجع السابق.

[6] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: فی بیع الثمر والزرع...إلخ، ج۷، ص۸۵.

[7] ......یعنی زمین سے متعلق تمام مفید چیزیں مثلاً راستہ، نالی، پانی وغیرہ۔

[8] ......سرکنڈا۔

[9] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب الخامس فیمایدخل تحت البیع...إلخ، الفصل الثانی، ج۳، ص۳۵، ۳۶.

مسئلہ ۷۸: چھوٹا سا درخت خریدا تھا اور بائع کی اجازت سے زمین میں لگا رہا کاٹا نہ گیا اب وہ بڑا ہوگیا تو وہ پورا درخت مشتری کا ہے اور بائع اگرچہ اجازت دے چکا ہے مگر اُس کو یہ اختیار ہے کہ مشتری سے جب چاہے کہہ سکتا ہے کہ اسے کاٹ لے جائے اور اب مشتری کو رکھنا جائز نہ ہوگا اور اگر بغیر اجازت بائع، مشتری نے چھوڑ رکھا ہے اور اب اُس میں پھل آگئے تو پھلوں کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۷۹: زمین ایک شخص کی ہے جس میں دوسرے شخص کے درخت ہیں مالک زمین نے باجازت مالکِ درخت زمین و درخت بیچ ڈالے اب اگر کسی آفت سماوی[2] سے درخت ضائع ہوگئے تو مشتری کو اختیار ہے کہ زمین نہ لے اور بیع فسخ کردی جائے[3] اور لے گا تو پوری قیمت جو زمین و درخت دونوں کی تھی دینی ہوگی اور یہ پورا ثمن اس صورت میں مالک زمین ہی کو ملے گا مالک درخت کو کچھ نہ ملے گا۔[4] (عالمگیری)

(پھل اور بہار کی خریداری)

مسئلہ ۸۰: باغ کی بہار[5] پھل آنے سے پہلے بیچ ڈالی یہ ناجائز ہے۔ یوہیں اگر کچھ پھل آچکے ہیں کچھ باقی ہیں جب بھی ناجائز ہے جبکہ موجود و غیر موجود دونوں کی بیع مقصود ہو اور اگر سب پھل آچکے ہیں تو یہ بیع درست ہے مگر مشتری کو یہ حکم ہوگا کہ ابھی پھل توڑ کر درخت خالی کردے اور اگر یہ شرط ہے کہ جب تک پھل طیار نہ ہوں گے درخت پر رہیں گے طیار ہو جانے کے بعد توڑے جائیں گے تو یہ شرط فاسد ہے اور بیع ناجائز اور اگر پھل آجانے کے بعد بیع ہوئی مگر ہنوز[6] مشتری کا قبضہ نہ ہوا تھا کہ اور پھل پیدا ہوگئے بیع فاسد ہوگئی کہ اب مبیع و غیر مبیع میں[7] امتیاز[8] باقی نہ رہا اور قبضہ کے بعد دوسرے پھل پیدا ہوئے تو بیع پر اس کا کوئی اثر نہیں مگر چونکہ یہ جدید پھل بائع کے ہیں اور امتیاز ہے نہیں لہٰذا بائع و مشتری دونوں شریک ہیں رہا یہ کہ کتنے پھل بائع کے ہیں اور کتنے مشتری کے اس میں مشتری حلف سے جو کچھ کہہ دے اُس کا قول معتبر ہے۔[9] (فتح القدیر، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۱: پھل خریدے نہ یہ شرط کی کہ ابھی توڑ لے گا اور نہ یہ کہ پکنے تک درخت پر رہیں گے اور بعد عقد بائع نے درخت پر چھوڑنے کی اجازت دیدی تو یہ جائز ہے۔ اور اب پھلوں میں جو کچھ زیادتی ہوگی وہ مشتری کے لیے حلال ہے بشرطیکہ درخت پر پھل چھوڑے رہنے کا عرف نہ ہو کیونکہ اگر عرف ہو چکا ہو جیسا کہ اس زمانہ میں عموماً ہندوستان میں یہی ہوتا ہے کہ

---

[1] ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع،فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، ج۱، ص۳۸۸.

[2] ......قدرتی آفت جیسے جلنا، ڈوبنا وغیرہ۔ [3] ......بیع ختم کردی جائے۔

[4] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب الخامس فیمایدخل تحت البیع...إلخ، الفصل الثانی، ج۳، ص۳۵، ۳۶.

[5] ......درختوں پر پھولوں کا کھلنا۔ [6] ......ابھی تک۔ [7] ......خریدے ہوئے اور جونہیں خریدے ان میں۔ [8] ......یعنی فرق۔

[9] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، فصل لماذ کرماینعقدبه البیع...إلخ، ج۵، ص۴۸۸.

و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: فی بیع الثمر و الزرع...إلخ، ج۷، ص۸۶.

یہاں شرط نہ ہو جب بھی شرط ہی کا حکم ہوگا اور بیع فاسد ہوگی البتہ اگر تصریح[1] کردی جائے کہ فی الحال توڑ لینا ہوگا اور بعد میں مشتری کے لیے بائع نے اجازت دیدی تو یہ بیع فاسد نہ ہوگی۔ اور اگر بیع میں شرط ذکر نہ کی اور بائع نے درخت پر رہنے کی اجازت بھی نہ دی مگر مشتری نے پھل نہیں توڑے تو اگر بہ نسبت سابق پھل بڑے ہوگئے تو جو کچھ زیادتی ہوئی اسے صدقہ کرے یعنی بیع کے دن پھلوں کی جو قیمت تھی اُس قیمت پر آج کی قیمت میں جو کچھ اضافہ ہوا وہ خیرات کرے مثلاً اُس روز دس روپے قیمت تھی اور آج ان کی قیمت بارہ روپے ہے تو دو روپے خیرات کردے اور اگر بیع ہی کے دن پھل اپنی پوری مقدار کو پہنچ چکے تھے، اُن کی مقدار اِس زمانہ میں کچھ نہیں بڑھی صرف اتنا ہوا کہ اُس وقت پکے ہوئے نہ تھے، اب پک گئے تو اس صورت میں صدقہ کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اتنے دنوں بغیر اجازت اُس کے درخت پر چھوڑے رہنے کا گناہ ہوا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۲: پھل خریدے اور یہ خیال ہے کہ بیع کے بعد اور پھل پیدا ہوجائیں گے یا درخت پر پھل رہنے میں پھلوں میں زیادتی ہوگی جو بغیر اجازتِ بائع ناجائز ہوگی اور چاہتا ہے کہ کسی صورت سے جائز ہوجائے تو اس کا یہ حیلہ ہوسکتا ہے کہ مشتری ثمن[3] ادا کرنے کے بعد بائع سے باغ یا درخت بٹائی پر لے لے اگرچہ بائع کا حصہ بہت قلیل قرار دے مثلاً جو کچھ اس میں ہوگا اُس میں نوسو ننانوے حصے مشتری کے اور ایک حصہ بائع کا تو اب جو نئے پھل پیدا ہوں گے یا جو کچھ زیادتی ہوگی بائع کا وہ ہزارواں حصہ دے کر مشتری کے لیے جائز ہوجائے گی مگر یہ حیلہ اُسی وقت ہوسکتا ہے کہ درخت یا باغ کسی یتیم کا نہ ہو نہ وقف ہو اور اگر بیگن، مرچیں، کھیرے، ککڑی وغیرہ خریدے ہوں اور ان کے درختوں یا بیلوں[4] میں آئے دن نئے پھل پیدا ہوں گے تو یہ کرے کہ وہ درخت یا بیلیں بھی مشتری خرید لے کہ اب جو نئے پھل پیدا ہوں گے مشتری کے ہونگے۔ اور زراعت پکنے سے قبل خریدی ہے تو یہ کرے کہ جتنے دنوں میں وہ طیار ہوگی اُس کی مدت مقرر کرکے زمین اجارہ پر لے لے۔[5] (درمختار)

(بیع میں استثنا ہوسکتا ہے یا نہیں)

مسئلہ ۸۳: جس چیز پر مستقلاً عقد وارد ہوسکتا ہے[6] اُس کا عقد سے استثنا صحیح ہے اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ تنہا اُس پر عقد وارد نہ ہو تو استثنا[7] صحیح نہیں یہ ایک قاعدہ ہے اس کی مثال سُنیئے۔ غلہ کی ایک ڈھیری ہے اُس میں سے دس سیر یا کم و بیش خرید سکتے ہیں اسی طرح علاوہ دس سیر کے پوری ڈھیری بھی خرید سکتے ہیں۔ بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک بکری خرید سکتے ہیں

...... وضاحت۔

...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع،فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ،مطلب:فی بیع الثمر والزرع...إلخ،ج۷،ص۸۶.

...... بیچنے اور خریدنے والا آپس میں جو قیمت مقرر کردیں اسے ثمن کہتے ہیں۔

...... وہ پودے جن کی شاخیں زمین پر پھیلتی ہیں یا کسی سہارے سے اُوپر چڑھتی ہیں۔

...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع،فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ،ج۷،ص۸۵.

...... یعنی خریدی یا بیچی جاسکتی ہے۔

...... یعنی الگ کرنا۔

اسی طرح ایک معین بکری کو مستثنیٰ کرکے [1] سارا ریوڑ بھی خرید سکتے ہیں اور غیر معین بکری کو نہ خرید سکتے ہیں نہ اُس کا استثنا کر سکتے ہیں۔ درخت پر پھل لگے ہوں اُن میں کا ایک محدود حصہ خرید سکتے ہیں اسی طرح اُس حصہ کا استثنا بھی ہوسکتا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ جس کا استثنا کیا جائے وہ اتنا نہ ہو کہ اُس کے نکالنے کے بعد مبیع ہی ختم ہو جائے یعنی یہ یقیناً معلوم ہو کہ استثنا کے بعد مبیع باقی رہے گی اور اگر شبہہ ہو تو درست نہیں۔ باغ خریدا اُس میں سے ایک معین درخت کا استثنا کیا صحیح ہے۔ بکری کو بیچا اور اُس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اُس کا استثنا کیا یہ صحیح نہیں کہ اُس کو تنہا خرید نہیں سکتے۔ جانور کے سری، پائے، دُنبہ کی چکی [2] کا استثنا نہیں کیا جاسکتا نہ ان کو تنہا خریدا جاسکتا یعنی جانور کے جزو معین کا استثنا نہیں ہوسکتا اور استثنا کیا تو بیع فاسد ہے اور جزو شائع مثلاً نصف یا چوتھائی کو خرید بھی سکتے ہیں اور اس کا استثنا بھی کر سکتے ہیں اور اس تقدیر پر وہ جانور دونوں میں مشترک ہوگا۔ [3] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: مکان توڑنے کے لیے خریدا تو اُس کی لکڑیوں یا اینٹوں کا استثنا صحیح ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۵: کنیز [5] کی کسی شخص کے لیے وصیت کی اور اُس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اُس کا استثنا کیا یا پیٹ میں جو بچہ ہے اُس کی وصیت کی اور لونڈی کا استثنا کیا، یہ استثنا صحیح ہے۔ لونڈی کو بیع کیا یا اُس کو مکاتبہ کیا یا اُجرت پر دیا یا مالک پر دَین [6] تھا، دَین کے بدلے میں لونڈی دیدی اور اِن سب صورتوں میں اُس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اُس کا استثنا کیا تو یہ سب عُقُود [7] فاسد ہوگئے اور اگر لونڈی کو ہبہ کیا یا صدقہ کیا اور قبضہ دلا دیا اُس کو مہر میں دیا یا قتلِ عمد کیا تھا لونڈی دے کر صلح کرلی یا اُس کے بدلے میں خلع کیا یا آزاد کیا اور ان سب صورتوں میں پیٹ کے بچہ کا استثنا کیا تو یہ سب عقد جائز ہیں اور استثنا باطل۔ جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اُسکا استثنا کیا جب بھی یہی احکام ہیں۔ [8] (عالمگیری)

(ناپنے تولنے والے اور پرکھنے والے کی اُجرت کس کے ذمہ ہے)

مسئلہ ۸۶: مبیع کے ماپ یا تول یا گنتی کی اُجرت دینی پڑے تو وہ بائع کے ذمہ ہوگی کہ ماپنا، تولنا، گنتا اُسکا کام ہے کہ مبیع کی تسلیم اسی طرح ہوتی ہے کہ ماپ تول کر مشتری کو دیتے ہیں اور ثمن کے تولنے یا گننے یا پرکھنے کی اُجرت دینی پڑے تو یہ مشتری کے ذمہ ہے کہ پورا ثمن اور کھرے دام [9] دینا اسی کا کام ہے ہاں اگر بائع نے بغیر پرکھے ہوئے [10] ثمن پر قبضہ کرلیا

---

[1] ...... یعنی ریوڑ سے الگ کرکے۔

[2] ...... دنبے کی چوڑی دُم۔

[3] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الخامس فیمایدخل تحت البیع... إلخ، ج۳، ص۳۰.

و"الدر المختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع... إلخ، مطلب: فساد المتضمن... إلخ، ج۷، ص۹۰.

[4] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوزبیعه... إلخ، الفصل التاسع، ج۳، ص۱۳۰.

[5] ...... لونڈی۔

[6] ...... قرض۔

[7] ...... خرید وفروخت کے تمام معاملات۔

[8] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوزبیعه... إلخ، الفصل التاسع، ج۳، ص۱۳۰.

[9] ...... خالص نقدی، پوری قیمت۔

[10] ...... بغیر شناخت کئے ہوئے، بغیر جانچے ہوئے۔

اور کہتا ہے کہ روپے اچھے نہیں ہیں واپس کرنا چاہتا ہے تو بغیر پرکھے کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کھوٹے ہیں واپس کیے جائیں اس صورت میں پرکھنے کی اُجرت بائع کو دینی ہوگی۔ دَین کے روپے پرکھنے کی اُجرت مدیون [1] کے ذمہ ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸۷: درخت کے کل پھل ایک ثمن معین کے ساتھ تخمیناً[3] خرید لیے۔ یوہیں کھیت میں کے لہسن پیاز تخمینہ سے خریدے یا کشتی میں کا سارا غلہ وغیرہ تخمینہ سے خریدا تو پھل توڑنے، لہسن، پیاز نکلوانے یا کشتی سے مبیع باہر لانے کی اُجرت مشتری کے ذمہ ہے یعنی جب کہ مشتری کو بائع نے کہہ دیا کہ تم پھل توڑ لے جاؤ اور یہ چیزیں نکلوا لو۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: دلال [5] کی اُجرت یعنی دلالی بائع کے ذمہ ہے جب کہ اُس نے سامان مالک کی اجازت سے بیع کیا ہو اور اگر دلال نے طرفین میں بیع کی کوشش کی ہو اور بیع اس نے نہ کی ہو بلکہ مالک نے کی ہو تو جیسا وہاں کا عرف ہو یعنی اس صورت میں بھی اگر عرفاً بائع کے ذمہ دلالی ہو تو بائع دے اور مشتری کے ذمہ ہو تو مشتری دے اور دونوں کے ذمہ ہو تو دونوں دیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

(مبیع وثمن پر قبضہ کرنا)

مسئلہ ۸۹: روپیہ اشرفی پیسہ سے بیع ہوئی اور مبیع وہاں حاضر ہے اور ثمن فوراً دینا ہو اور مشتری کو خیار شرط نہ ہو تو مشتری کو پہلے ثمن ادا کرنا ہوگا اُس کے بعد مبیع پر قبضہ کر سکتا ہے یعنی بائع کو یہ حق ہوگا کہ ثمن وصول کرنے کے لیے مبیع کو روک لے اور اُس پر قبضہ نہ دلائے بلکہ جب تک پورا ثمن وصول نہ کیا ہو مبیع کو روک سکتا ہے اور اگر مبیع غائب ہو تو بائع جب تک مبیع کو حاضر نہ کر دے ثمن کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر بیع میں دونوں جانب سامان ہوں مثلاً کتاب کو کپڑے کے بدلے میں خریدا یا دونوں طرف ثمن ہوں مثلاً روپیہ یا اشرفی سے سونا چاندی خریدا تو دونوں کو اُسی مجلس میں ایک ساتھ ادا کرنا ہوگا۔[7] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۹۰: مشتری نے ابھی مبیع پر قبضہ نہیں کیا ہے کہ وہ مبیع بائع کے فعل سے ہلاک ہوگئی یا اُس مبیع نے خود اپنے کو ہلاک کر دیا یا آفت سماوی سے ہلاک ہوگئی تو بیع باطل ہوگئی بائع نے ثمن پر قبضہ کر لیا ہے تو واپس کرے اور اگر مشتری کے فعل سے

---

1 ...... قرض دار۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، ج۷، ص۹۳.

3 ...... اندازے سے۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: فساد المتضمن...إلخ، ج۷، ص۹۳.

5 ...... مال کمیشن پر بیچنے والا، آڑھتی۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: فساد المتضمن...إلخ، ج۷، ص۹۳.

7 ...... "الهداية"، کتاب البیوع، فصل من باع دارا دخل بناء ها...إلخ، ج۲، ص۲۹.

و "الدرالمختار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، ج۷ ص۹۳.

ہلاک ہوئی اور بیع مطلق ہو یا مشتری کے لیے شرط خیار ہو تو مشتری پر ثمن دینا واجب ہے۔ اور اگر اس صورت میں بائع کے لیے شرطِ خیار ہو یا بیع فاسد ہو تو مشتری کے ذمہ ثمن نہیں بلکہ تاوان ہے یعنی اگر وہ چیز مثلی [1] ہے تو اُس کی مثل دے اور قیمی [2] ہے تو قیمت دے اور اگر کسی اجنبی نے ہلاک کردی ہو تو مشتری کو اختیار ہے چاہے بیع کو فسخ کردے اور اس صورت میں ہلاک کرنے والا بائع کو تاوان دے اور مشتری چاہے تو بیع کو باقی رکھے اور بائع کو ثمن ادا کرے اور ہلاک کرنے والے سے تاوان لے اور وہ تاوان اگر جنس ثمن [3] سے نہ ہو تو اگرچہ ثمن سے زیادہ بھی ہو حلال ہے اور جنس ثمن سے ہو تو زیادتی حلال نہیں مثلاً ثمن دس روپیہ ہے اور تاوان پندرہ روپے لیا تو یہ پانچ ناجائز ہیں اور اشرفی تاوان میں لی تو جائز ہے اگرچہ یہ پندرہ روپے یا زیادہ کی ہو۔[4] (فتح)

مسئلہ ۹۱: دو چیزیں ایک عقد میں بیع کی ہیں اگر ہر ایک کا ثمن علیحدہ علیحدہ بیان کردیا مثلاً دو گھوڑے ایک ساتھ ملا کر بیچے ایک کا ثمن پانسو ہے اور دوسرے کا چار سو جب بھی بائع کو حق ہے کہ جب تک پورا ثمن وصول نہ کرلے مبیع پر قبضہ نہ دلائے مشتری یہ نہیں کرسکتا کہ دونوں میں سے ایک کا ثمن ادا کرکے اُس کے قبضہ کا مطالبہ کرے اور اگر مشتری نے بائع کے پاس کوئی چیز رہن رکھ دی یا ضامن پیش کردیا جب بھی مبیع کے روکنے کا حق بائع کے لیے باقی ہے اور اگر بائع نے ثمن کا کچھ حصہ معاف کردیا ہے تو جو کچھ باقی ہے اُسے جب تک وصول نہ کرے مبیع کو روک سکتا ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۲: بیع کے بعد بائع نے ادائے ثمن کے لیے کوئی مدت مقرر کردی اب مبیع کے روکنے کا حق نہ رہا یا بغیر وصولی ثمن مبیع پر قبضہ دلا دیا تو اب مبیع کو واپس نہیں لے سکتا اور اگر بلا اجازت بائع مشتری نے قبضہ کرلیا تو واپس لے سکتا ہے اور مشتری نے بلا اجازت قبضہ کیا مگر بائع نے قبضہ کرتے دیکھا اور منع نہ کیا تو اجازت ہوگئی اور اب واپس نہیں لے سکتا۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: مشتری نے کوئی ایسا تصرف کیا[7] جس کے لیے قبضہ ضروری نہیں ہے وہ ناجائز ہے اور ایسا تصرف کیا

---

[1] ...... یعنی ایسی چیز جس کی مثل بازار میں دستیاب ہو اور تاوان میں اسی جیسی چیز دی جائے۔

[2] ...... یعنی ایسی چیز جس کی مثل بازار میں دستیاب نہ ہو تو تاوان میں اس کی قیمت دی جائے۔

[3] ...... ثمن کی قسم مثلاً روپے، سونا، چاندی وغیرہ۔

[4] ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، فصل لما ذکر ما ینعقد به البیع... إلخ، ج٥، ص٤٩٦.

[5] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع... إلخ، مطلب: فی حبس المبیع بقبض الثمن... إلخ، ج٧، ص٩٤.

[6] ...... المرجع السابق.

[7] ...... یعنی کوئی ایسا عمل کیا۔

جس کے لیے قبضہ ضرور ہے وہ جائز ہے۔ مثلاً مشتری نے مبیع کو ہبہ کیا[1] اور موہوب لہ[2] نے قبضہ کرلیا تو اس کا قبضہ قبضۂ مشتری کے قائم مقام ہے اور مبیع کو بیع کردیا یہ ناجائز ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۴: مشتری نے مبیع کسی کے پاس امانت رکھدی یا عاریت[4] دیدی یا بائع سے کہہ دیا کہ فلاں کو سُپرد کردے اُس نے سپرد کردی ان سب صورتوں میں مشتری کا قبضہ ہوگیا اور اگر خود بائع کے پاس امانت رکھی یا عاریت دیدی یا کرایہ پر دیدی یا بائع کو کچھ ثمن دیدیا اور کہدیا کہ باقی ثمن کے مقابلہ میں مبیع کو تیرے پاس رہن رکھا تو ان سب صورتوں میں قبضہ نہ ہوا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۵: غلّہ خریدا اور مشتری نے اپنی بوری بائع کو دیدی اور کہہ دیا کہ اس میں ناپ یا تول کر بھر دے تو ایسا کردینے سے مشتری کا قبضہ ہوگیا بائع نے مشتری کے سامنے اُس میں بھرا ہو یا غیبت میں[6] دونوں صورتوں میں قبضہ ہوگیا اور اگر مشتری نے اپنی بوری نہیں دی بلکہ بائع سے کہا کہ تم اپنی بوری عاریت مجھے دو اور اُس میں ناپ یا تول کر بھر دو تو اگر مشتری کے سامنے بھر دیا قبضہ ہوگیا ورنہ نہیں۔ یوہیں تیل خریدا اور اپنی بوتل یا برتن دیکر کہا کہ اس میں تول دے اُس نے تول کر ڈال دیا قبضہ ہوگیا۔ یہی حکم ناپ اور تول کی ہر چیز کا ہے کہ مشتری کے برتن میں جب اس کے حکم سے رکھدی جائے گی قبضہ ہوجائے گا۔[7] (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۹۶: بائع نے مبیع اور مشتری کے درمیان تخلیہ[8] کردیا کہ اگر وہ قبضہ کرنا چاہے کرسکے اور قبضہ سے کوئی چیز مانع نہ ہو اور مبیع و مشتری کے درمیان کوئی شے حائل بھی نہ ہو تو مبیع پر قبضہ ہوگیا اسی طرح مشتری نے اگر ثمن و بائع میں تخلیہ کردیا تو بائع کو ثمن کی تسلیم کردی۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۹۷: اگر تخلیہ کردیا مگر قبضہ سے کوئی شے مانع ہے مثلاً مبیع دوسرے کے حق میں مشغول ہے جیسے مکان بیچا اور

---

[1] ...... تحفہ میں دیا۔

[2] ...... وہ شخص جس کو تحفہ (ہبہ) دیا جائے۔

[3] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: فیما یکون قبضاً للمبیع، ج۷، ص۹۴.

[4] ...... استعمال کرنے کے لیے کسی کو کوئی چیز دینا جیسے لکھنے کے لیے قلم دینا۔

[5] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: فیما یکون قبضاً للمبیع، ج۷، ص۹۴.

[6] ...... عدم موجودگی میں۔

[7] ...... "الهداية"، کتاب البیوع، فصل ومن باع دارا دخل بناؤها فی البیع... الخ، ج۲، ص۲۸، ۲۹، وغیرہ.

[8] ...... خالی کرنا یعنی بائع نے مشتری کو مبیع پر قبضہ کرنے کے لئے مکمل اختیار دے دیا۔

[9] ...... "الدر المختار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، ج۷، ص۹۵.

اُس میں بائع کا سامان موجود ہے اگرچہ قلیل ہو یا زمین بیع کی اور اُس میں بائع کی زراعت ہے تو ان صورتوں میں مشتری کا قبضہ نہیں ہوا ہاں بائع نے مکان و سامان دونوں پر قبضہ کرنے کو کہہ دیا اور اس نے کرلیا تو قبضہ ہوگیا اور اس صورت میں سامان مشتری کے پاس امانت ہوگا اور اگر خود مبیع نے دوسری چیز کو مشغول کر رکھا ہو مثلاً غلّہ خریدا جو بائع کی بوریوں میں ہے یا پھل خریدے جو درخت میں لگے ہیں تو تخلیہ کر دینے سے قبضہ ہو جائے گا۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۸: مکان خریدا جو کسی کے کرایہ میں ہے اور مشتری راضی ہوگیا کہ جب تک اجارہ کی مدت پوری نہ ہو عقد فسخ نہ کیا جائے جب اجارہ کی مدت پوری ہوگی اُس وقت قبضہ کرے گا تو اب مشتری قبضہ کا مطالبہ نہیں کرسکتا جب تک اجارہ کی میعاد باقی ہے اور بائع بھی مشتری سے ثمن کا مطالبہ نہیں کرسکتا جب تک مکان کو قابل قبضہ نہ کردے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۹: سرکہ یا عرق وغیرہ خریدا اور بائع نے تخلیہ کردیا مشتری نے بوتلوں پر مہر لگا کر بائع ہی کے یہاں چھوڑ دیا تو قبضہ ہوگیا کہ وہ اگر ہلاک ہوگا مشتری کا نقصان ہوگا بائع کو اس سے تعلق نہ ہوگا اور اگر مبیع بائع کے مکان میں ہے بائع نے اُسے کنجی دیدی اور کہہ دیا کہ میں نے تخلیہ کردیا تو قبضہ ہوگیا اور کنجی دیکر کچھ نہ کہا تو قبضہ نہ ہوا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۰: مکان خریدا اور اُس کی کنجی[4] بائع نے دے کر کہہ دیا کہ تخلیہ کردیا اگر وہ مکان وہیں ہے کہ آسانی کے ساتھ اُس مکان میں تالا لگا سکتا ہے تو قبضہ ہوگیا۔ اور مکان مبیع[5] دور ہے تو قبضہ نہ ہوا، اگرچہ بائع نے کہہ دیا ہو کہ میں نے تمھیں سپرد کردیا اور مشتری نے کہا میں نے قبضہ کرلیا۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۱: بیل خریدا جو چر رہا ہے بائع نے کہہ دیا جاؤ قبضہ کرلو، اگر بیل سامنے ہے کہ اُس کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے تو قبضہ ہوا، ورنہ نہیں۔[7] کپڑا خریدا اور بائع نے کہہ دیا کہ قبضہ کرلو، اگر اتنا نزدیک ہے کہ ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے قبضہ ہوگیا اور اگر قبضہ کے لیے اُٹھنا پڑے گا تو فقط تخلیہ سے قبضہ نہ ہوگا۔[8] (عالمگیری)

---

[1] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص۱۷.
و"ردالمحتار" کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: فی شروط التخلیة، ج۷، ص۹۶.

[2] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: اشتری داراً ماجورةً...إلخ، ج۷، ص۹۷.

[3] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص۱۶.

[4] ......چابی۔

[5] ......بیچا ہوا مکان۔

[6] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص۱۷.
و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع...إلخ، مطلب: اشتری داراً ماجورةً...إلخ، ج۷، ص۹۷.

[7] ......غالباً یہاں عبارت متروک ہے جیسا کہ مسئلہ کے بقیہ حصہ سے وضاحت ہورہی ہے نیز فتاوی عالمگیری میں اس مسئلہ کے بعد یہ عبارت مذکور ہے: "هذا الجواب لیس بصحیح والصحیح ان البقر ان کانت بقربهما بحیث یتمکن المشتری من قبضها لو اراد فهو قابض لها" **یعنی** یہ جواب صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح جواب یہ ہے کہ بیل بائع اور مشتری کے اتنے قریب ہو اگر مشتری قبضہ کرنا چاہے تو قبضہ کرسکے۔... **علمیه**

[8] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص۱۷، ۱۸.

مسئلہ ۱۰۲: گھوڑا خریدا جس پر بائع سوار ہے مشتری نے کہا مجھے سوار کرلے اُس نے سوار کرلیا اگر اُس پر زِین[1] نہیں ہے تو مشتری کا قبضہ ہوگیا اور زین ہے اور مشتری زین پر سوار ہوا جب بھی قبضہ ہوگیا اور زین پر سوار نہ ہوا تو قبضہ نہ ہوا۔ اور اگر دونوں بیع سے پہلے اُس گھوڑے پر سوار تھے اور اسی حالت میں عقدِ بیع ہوا تو مشتری کا یہ سوار ہونا قبضہ نہیں جس طرح مکان میں بائع و مشتری دونوں ہیں اور مالک نے وہ مکان بیع کیا تو مشتری کا اُس مکان میں ہونا قبضہ نہیں۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۰۳: نگینہ جو انگوٹھی میں ہے اسے خریدا، بائع نے انگشتری[3] مشتری کو دیدی کہ اس میں سے نگینہ نکال لے انگشتری مشتری کے پاس سے ضائع ہوگئی اگر مشتری آسانی سے نگینہ نکال سکتا ہے تو قبضہ صحیح ہوگیا صرف نگینہ کا ثمن دینا ہوگا اور اگر بلا ضرر اُس میں سے نگینہ نہ نکال سکتا ہو تو تسلیم[4] صحیح نہیں اور مشتری کو کچھ نہیں دینا پڑے گا اور اگر انگوٹھی ضائع نہ ہوئی اور بلا ضرر مشتری نکال نہیں سکتا اور ضرر برداشت کرنا نہیں چاہتا تو اُسے اختیار ہے کہ بائع کا انتظار کرے کہ وہ جدا کر کے دے یا بیع فسخ کردے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۰۴: بڑے مٹکے یا گولی[6] بیع کی جو بغیر دروازہ کھودے گھر میں سے نہیں نکل سکتی اس کے قبضہ کے لیے بائع پر لازم ہوگا کہ گھر سے باہر نکال کر قبضہ دلائے اور بائع اس میں اپنا نقصان سمجھتا ہے تو بیع کو فسخ کرسکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۵: تیل خریدا اور برتن بائع کو دیدیا کہ اس میں تول کر ڈال دے ایک سیر اُس میں ڈالا تھا کہ برتن ٹوٹ گیا اور تیل بہہ گیا جس کی خبر بائع مشتری کسی کو نہ ہوئی بائع نے اُس میں پھر اور تیل ڈالا اب حکم یہ ہے کہ ٹوٹنے سے پہلے جتنا ڈالا اور بہہ گیا وہ مشتری کا نقصان ہوا اور ٹوٹنے کے بعد جو تیل ڈالا اور بہا یہ بائع کا ہے اور اگر ٹوٹنے کے پہلے جتنا تیل ڈالا تھا وہ سب نہیں بہا اُس میں کا کچھ بچ رہا تھا کہ بائع نے دوسرا اس پر ڈال دیا تو وہ پہلے کا بقیہ بائع کی ملک قرار دیا جائے اور اُس کی قیمت کا تاوان مشتری کو دے۔ اور اگر مشتری نے ٹوٹا ہوا برتن بائع کو دیا تھا جس کی دونوں کو خبر نہ تھی تو جو کچھ تیل بہہ جائے گا سارا نقصان مشتری کے ذمہ ہے۔ اور اگر مشتری نے برتن بائع کو نہیں دیا بلکہ خود لیے رہا اور بائع اُس میں تول کر ڈالتا رہا تو ہر صورت میں کل نقصان مشتری ہی کے ذمہ ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۶: روغن[9] خریدا اور بائع کو برتن دے دیا اور کہہ دیا کہ اس میں تول کر ڈالدے اور برتن ٹوٹا ہوا تھا جس کی بائع کو خبر تھی اور مشتری کو علم نہ تھا تو نقصان بائع کے ذمہ ہے اور اگر مشتری کو معلوم تھا بائع کو معلوم نہ تھا یا دونوں کو معلوم تھا تو سارا

---

[1]...... پالان، کاٹھی۔

[2]...... "فتح القدير"، كتاب البيوع، فصل لما ذكر ما ينعقد به البيع... إلخ، ج٥، ص٤٩٧.

[3]...... انگوٹھی۔ [4]...... سپرد کرنا۔

[5]...... "الفتاوى الخانية"، كتاب البيع، من مسائل التخلية، ج١، ص٣٩٧.

[6]...... مٹی کا بنا برتن جس میں غلہ رکھتے ہیں۔

[7]...... "الفتاوى الهندية"، كتاب البيوع، الباب الرابع في حبس المبيع بالثمن... إلخ، ج٣، ص١٧.

[8]...... المرجع السابق، ص١٩.

[9]...... کھانے کا تیل، آئل، گھی۔

نقصان دونوں صورتوں میں مشتری کا ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۷: تیل خریدا اور بائع کو بوتل دے کر کہا کہ میرے آدمی کے ہاتھ میرے یہاں بھیج دینا اگر راستہ میں بوتل ٹوٹ گئی اور تیل ضائع ہوگیا تو مشتری کا نقصان ہوا اور اگر یہ کہا تھا کہ اپنے آدمی کے ہاتھ میرے مکان پر بھیج دینا تو بائع کا نقصان ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۸: کوئی چیز خرید کر بائع کے یہاں چھوڑ دی اور کہدیا کہ کل لے جاؤں گا اگر نقصان ہو تو میرا ہوگا اور فرض کرو وہ جانور تھا جو رات میں مرگیا تو بائع کا نقصان ہوا مشتری کا وہ کہنا بیکار ہے اس لیے کہ جب تک مشتری کا قبضہ نہ ہو مشتری کو نقصان سے تعلق نہیں۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۱۰۹: کوئی چیز بیچی جس کا ثمن ابھی وصول نہیں ہوا ہے وہ چیز کسی ثالث [4] کے پاس رکھدی کہ مشتری ثمن دیکر مبیع وصول کرلے گا اور وہاں وہ چیز ضائع ہوگئی تو نقصان بائع کا ہوا اور اگر ثالث نے تھوڑا ثمن وصول کر کے وہ چیز مشتری کو دیدی جس کی بائع کو خبر نہ ہوئی تو بائع وہ چیز مشتری سے واپس لے سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۰: کپڑا خریدا ہے جس کا ثمن [6] ادا نہیں کیا کہ قبضہ کرتا اس نے بائع سے کہا کہ ثالث کے پاس اسے رکھ دو میں دام [7] دے کر لے لونگا بائع نے رکھدیا اور وہاں وہ کپڑا ضائع ہوگیا تو نقصان بائع کا ہوا کہ ثالث کا قبضہ بائع کے لیے ہے لہٰذا نقصان بھی بائع ہی کا ہوگا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۱: مبیع [9] بائع کے ہاتھ میں تھی اور مشتری نے اُسے ہلاک کر دیا یا اُس میں عیب پیدا کر دیا یا بائع نے مشتری کے حکم سے عیب پیدا کر دیا تو مشتری کا قبضہ ہوگیا۔ گیہوں [10] خریدے اور بائع سے کہا کہ انھیں پیس دے اُس نے پیس دیے تو مشتری کا قبضہ ہوگیا اور آٹا مشتری کا ہے۔[11] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص۱۹.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، من مسائل التخلیة، ج۱، ص۳۹۷.

4 ...... یعنی کسی تیسرے آدمی۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص۲۰.

6 ......بیچنے اور خریدنے والا آپس میں جو قیمت مقرر کر دیں اسے ثمن کہتے ہیں۔ 7 ...... قیمت۔

8 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص۲۰.

9 ......یعنی جس چیز کا سودا ہوا۔ 10 ......گندم۔

11 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص۲۰.

مسئلہ ۱۱۲: مشتری نے قبضہ سے پہلے بائع سے کہہ دیا کہ مبیع فلاں شخص کو ہبہ کردے اُس نے ہبہ کردیا اور موہوب لہ (1) کو قبضہ بھی دلادیا تو ہبہ جائز اور مشتری کا قبضہ ہوگیا یوہیں اگر بائع سے کہدیا کہ اسے کرایہ پر دیدے اُس نے دیدیا تو جائز ہے اور مستاجر (2) کا قبضہ پہلے مشتری کے لیے ہوگا پھر اپنے لیے۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۳: مشتری نے بائع سے مبیع میں ایسا کام کرنے کو کہا جس سے مبیع میں کوئی کمی پیدا نہ ہو جیسے کورا کپڑا (4) تھا اُسے دُھلوایا تو مشتری کا قبضہ نہ ہوا پھر اگر اُجرت پر دُھلوایا ہے تو اُجرت مشتری کے ذمہ ہے ورنہ نہیں اور اگر وہ کام ایسا ہے جس سے کمی پیدا ہو جاتی ہے تو مشتری کا قبضہ ہوگیا۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۴: مشتری نے ثمن ادا کرنے سے پہلے بغیر اجازت بائع مبیع پر قبضہ کرلیا تو بائع کو اختیار ہے اُس کا قبضہ باطل کر کے مبیع واپس لے لے اور اس صورت میں مشتری کا تخلیہ (6) کردینا قبضہ بائع کے لیے کافی نہ ہوگا بلکہ حقیقۃً قبضہ کرنا ہوگا اور اگر مشتری نے قبضہ کر کے کوئی ایسا تصرف (7) کردیا جس کو توڑ سکتے ہوں تو بائع اس تصرف کو بھی باطل کرسکتا ہے مثلاً مبیع کو ہبہ کردیا یا بیع کردیا یا رہن رکھ دیا یا اجارہ پر دیدیا یا صدقہ کردیا اور اگر وہ تصرف ایسا ہے جوٹوٹ نہیں سکتا تو مجبوری ہے مثلاً غلام تھا جس کو مشتری آزاد کرچکا ہے۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۵: مبیع پر مشتری کا قبضہ عقد بیع سے پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اگر وہ قبضہ ایسا ہے کہ تلف (9) ہونے کی صورت میں تاوان دینا پڑتا ہے تو بیع کے بعد جدید قبضہ کی ضرورت نہیں مثلاً وہ چیز مشتری نے غصب کر رکھی ہے یا بیع فاسد کے ذریعہ خرید کر قبضہ کرلیا اب اُسے عقد صحیح کے ساتھ خریدا تو وہی پہلا قبضہ کافی ہے کہ عقد کے بعد ابھی گھر پہنچا بھی نہ تھا کہ وہ شے ہلاک ہوگئی تو مشتری کی ہلاک ہوئی اور اگر وہ قبضہ ایسا نہ ہو جس سے ضمان (10) لازم آئے مثلاً مشتری کے پاس وہ چیز امانت کے طور پر تھی تو جدید قبضہ کی ضرورت ہے یہی حکم سب جگہ ہے دونوں قبضے ایک قسم کے ہوں یعنی دونوں قبضۂ ضمان (11) یا دونوں قبضۂ امانت (12) ہوں تو ایک دوسرے کے قائم مقام ہوگا اور اگر مختلف ہوں تو قبضۂ ضمان قبضۂ امانت کے قائم مقام ہوگا مگر قبضۂ امانت قبضۂ ضمان کے قائم مقام نہیں ہوگا۔ (13) (عالمگیری)

---

1 ......جس شخص کو ہبہ (تحفہ) دیا جائے۔ 2 ......اجرت پر لینے والا۔

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص ۲۰.

4 ......نیا، وہ کپڑا جو ابھی استعمال میں نہ لایا گیا ہو۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص ۲۰.

6 ......یعنی مبیع کو اپنے قبضے سے خارج کردینا۔ 7 ......عمل دخل۔

8 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص ۲۱.

9 ......ضائع۔ 10 ......تاوان۔ 11 ......یعنی تاوان کا قبضہ۔ 12 ......امانت کا قبضہ۔

13 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن...إلخ، ج۳، ص ۲۲، ۲۳.

خیار شرط کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بائع و مشتری میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں (یعنی جب تک عقد میں مشغول ہوں عقد تمام نہ ہوا ہو) مگر بیع خیار (کہ اس میں بعد عقد بھی اختیار رہتا ہے)۔''(1)

حدیث ۲: امام بخاری و مسلم حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بائع و مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیب کو ظاہر کر دیں، اُن کے لیے بیع میں برکت ہوگی اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں، بیع کی برکت مٹا دی جائے گی۔''(2)

حدیث ۳: ترمذی و ابوداود و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بائع و مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر جبکہ عقد میں خیار ہو اور اُن میں کسی کو یہ درست نہیں کہ دوسرے کے پاس سے اس خوف سے چلا جائے کہ اقالہ کی درخواست کرے گا۔''(3)

حدیث ۴: ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''بغیر رضا مندی دونوں جدا نہ ہوں۔''(4)

حدیث ۵: بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، ارشاد فرمایا: کہ ''خیار تین دن تک ہے۔''(5)

مسئلہ ۱: بائع و مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور (6) پر بیع نہ کریں بلکہ عقد میں یہ شرط کر دیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں اور اس کی ضرورت طرفین (7) کو ہوا کرتی ہے کیونکہ کبھی بائع اپنی ناواقفی سے

---

(1)...... "صحيح البخاري"، كتاب البيوع، باب البيّعان بالخيار مالم يتفرقا، الحديث: ۲۱۱۱، ج۲، ص۲۲.

(2)...... "صحيح البخاري"، كتاب البيوع، باب اذابيّن البيّعان... إلخ، الحديث: ۲۰۷۹، ج۲، ص۱۳.

(3)...... "جامع الترمذي"، كتاب البيوع، باب ماجاء في البيّعان بالخيار مالم يتفرقا، الحديث: ۱۲۵۱، ج۳، ص۲۵.

(4)...... "سنن أبي داود"، كتاب الإجارة، باب في الخيار المتبايعين، الحديث: ۳۴۵۸، ج۳، ص۳۷۷.

(5)...... "السنن الكبرى"، للبيهقي، كتاب البيوع، باب الدليل على أن لايجوز شرط الخيار... إلخ، الحديث: ۱۰۴۶۱، ج۵، ص۴۵۰.

(6)...... یقینی طور پر۔

(7)...... یعنی خریدنے والا اور بیچنے والا۔

کم داموں میں چیز بیچ دیتا ہے یا مشتری اپنی نادانی سے زیادہ داموں سے خرید لیتا ہے یا چیز کی اسے شناخت نہیں ہے ضرورت ہے کہ دوسرے سے مشورہ کرکے صحیح رائے قائم کرے اور اگر اس وقت نہ خریدے تو چیز جاتی رہے گی یا بائع کو اندیشہ ہے کہ گاہک ہاتھ سے نکل جائے گا ایسی صورت میں شرع مطہر نے دونوں کو یہ موقع دیا ہے کہ غور کرلیں اگر نامنظور ہو تو خیار کی بنا پر بیع کو نامنظور کردیں۔

مسئلہ۲: خیار شرط بائع و مشتری دونوں اپنے اپنے لیے کریں یا صرف ایک کرے یا کسی اور کے لیے اس کی شرط کریں سب صورتیں درست ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عقد میں خیار شرط کا ذکر نہ ہو مگر عقد کے بعد ایک نے دوسرے کو یا ہر ایک نے دوسرے کو یا کسی غیر کو خیار دیدیا۔ عقد سے پہلے خیار شرط نہیں ہوسکتا یعنی اگر پہلے خیار کا ذکر آیا مگر عقد میں ذکر نہ آیا نہ بعد عقد اس کی شرط کی مثلاً بیع سے پہلے یہ کہدیا کہ جو بیع تم سے کروں گا اُس میں میں نے تم کو خیار دیا مگر عقد کے وقت بیع مطلق واقع ہوئی تو خیار حاصل نہ ہوا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳: خیار شرط ان چیزوں میں ہوسکتا ہے، بیع^۱، اجارہ^۲، قسمت^۳، مال سے صلح^۴، کتابت^۵ [2]، خلع^۶ میں جبکہ عورت کے لیے ہو، مال پر غلام آزاد کرنے میں جبکہ غلام کے لیے ہو آقا کے لیے نہیں ہوسکتا، راہن^۸ [3] کے لیے ہوسکتا ہے مرتہن [4] کے لیے نہیں کیونکہ یہ جب چاہے رہن کو چھوڑ سکتا ہے خیار کی کیا ضرورت، کفالت^۹ میں مکفول لہ [5] اور کفیل [6] کے لیے ہوسکتا ہے، ابرا^۱۰ [7] میں ہوسکتا ہے مثلاً یہ کہا کہ میں نے تجھے بری کیا اور مجھے تین دن تک اختیار ہے، شفعہ^۱۱ کی تسلیم میں بعد طلب مواثبت خیار ہوسکتا ہے، حوالہ^۱۲ میں ہوسکتا ہے، مزارعۃ^۱۳ معاملہ^۱۴ میں ہوسکتا ہے۔

---

[1]......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی ھلاك بعض المبیع قبل قبضہ، ج۷، ص۱۰٤.

[2]......غلام یا لونڈی سے مال مقرر پر آزاد کرنے کا عہد کرنا۔

[3]......رہن رکھنے والا۔

[4]......جس کے پاس رہن رکھا جائے۔

[5]......جس کی کفالت کی جائے۔

[6]......ضامن۔

[7]......یعنی کسی کو اپنا حق معاف کردینا۔

اوران چیزوں میں خیار نہیں ہوسکتا: نکاح، طلاق، یمین[1]، نذر، اقرار، عقد بیع صرف، حکم، وکالت۔[2] (بحر)

مسئلہ ۴: پوری مبیع[3] میں خیار شرط ہو یا مبیع کے کسی جز میں ہو مثلاً نصف یا ربع[4] میں اور باقی میں خیار نہ ہو دونوں صورتیں جائز ہیں اور اگر مبیع متعدد چیزیں ہوں اُن میں بعض کے متعلق خیار ہو اور بعض کے متعلق نہ ہو یہ بھی درست ہے مگر اس صورت میں یہ ضرور ہے کہ جس کے متعلق خیار ہو اُس کو متعین کردیا گیا ہو اور ثمن[5] کی تفصیل بھی کردی گئی ہو یعنی یہ ظاہر کردیا گیا ہو کہ اس کے مقابل میں یہ ثمن ہے مثلاً دو بکریاں آٹھ روپے میں خریدیں اور یہ بتادیا گیا کہ اس بکری میں خیار ہے اور اس کا ثمن مثلاً تین روپے ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: اگر بائع و مشتری میں اختلاف ہوا یک کہتا ہے خیار شرط تھا دوسرا کہتا ہے نہیں تھا تو مدعی[7] خیار کو گواہ پیش کرنا ہوگا اگر یہ گواہ نہ پیش کرے تو منکر[8] کا قول معتبر ہوگا۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۶: خیار کی مدت زیادہ سے زیادہ تین دن ہے اس سے کم ہوسکتی ہے زیادہ نہیں۔ اگر کوئی ایسی چیز خریدی ہے جو جلد خراب ہوجانے والی ہے اور مشتری کو تین دن کا خیار تھا تو اُس سے کہا جائے گا کہ بیع کو فسخ کردے یا بیع کو جائز کردے۔ اور اگر خراب ہونے والی چیز کسی نے بلا خیار خریدی اور بغیر قبضہ کیے اور بغیر ثمن ادا کیے چل دیا اور غائب ہوگیا تو بائع اس چیز کو دوسرے کے ہاتھ بیع کرسکتا ہے اس دوسرے خریدار کو یہ معلوم ہوتے ہوئے بھی خریدنا جائز ہے۔[10] (خانیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: اگر خیار کی کوئی مدت ذکر نہیں کی صرف اتنا کہا مجھے خیار ہے یا مدت مجہول ہے[11] مثلاً مجھے چند دن کا خیار

---

[1] ...... قسم۔

[2] ...... "البحر الرائق"، کتاب البیع، باب خیار الشرط، ج۶، ص۵.

[3] ...... جو چیز بیچی گئی۔

[4] ...... چوتھائی یعنی ¼

[5] ...... وہ قیمت جو بائع اور خریدار آپس میں طے کرتے ہیں۔

[6] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی ھلاك بعض المبیع قبل قبضہ، ج۷، ص۱۰۵.

[7] ...... دعویٰ کرنے والا۔

[8] ...... انکار کرنے والا۔

[9] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۷، ص۱۰۶.

[10] ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، باب الخیار، ج۱، ص۳۵۸.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی ھلاك بعض المبیع قبل قبضہ، ج۷، ص۱۰۶.

[11] ...... یعنی مدت معلوم نہیں ہے۔

ہے یا ہمیشہ کے لیے خیار رکھا ان سب صورتوں میں خیار فاسد ہے یہ اُس صورت میں ہے کہ نفس عقد میں خیار مذکور ہوا اور تین دن کے اندر صاحب خیار نے جائز نہ کیا ہو اور اگر تین دن کے اندر جائز کر دیا تو بیع صحیح ہوگئی اور اگر عقد میں خیار نہ تھا بعد عقد ایک نے دوسرے سے کہا تمھیں اختیار ہے تو اُس مجلس تک خیار ہے مجلس ختم ہوگئی اور اس نے کچھ نہ کہا تو خیار جاتا رہا اب کچھ نہیں کرسکتا۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: تین دن سے زیادہ کی مدت مقرر کی مگر ابھی تین دن پورے نہ ہوئے تھے کہ صاحب خیار نے بیع کو جائز کر دیا تو اب یہ بیع درست ہے اور اگر تین دن پورے ہوگئے اور جائز نہ کیا تو بیع فاسد ہوگئی۔[2] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۹: مشتری نے بائع سے کہا اگر تین دن تک ثمن ادا نہ کروں تو میرے اور تیرے درمیان بیع نہیں یہ بھی خیار شرط کے حکم میں ہے یعنی اگر اس مدت تک ثمن ادا کر دیا بیع درست ہوگئی ورنہ جاتی رہی اور اگر تین دن سے زیادہ مدت ذکر کر کے یہی لفظ کہے اور تین دن کے اندر ادا کر دیا تو بیع صحیح ہوگئی اور تین دن پورے ہو چکے تو بیع جاتی رہی۔[3] (درر، غرر)

مسئلہ ۱۰: بیع ہوئی اور ثمن بھی مشتری نے دیدیا اور یہ ٹھہرا کہ اگر تین دن کے اندر بائع[4] نے ثمن پھیر دیا تو بیع نہیں رہے گی یہ بھی خیار شرط کے حکم میں ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: تین دن کی مدت تھی مگر اس میں سے ایک دن یا دو دن بعد میں کم کر دیا تو خیار کی مدت وہ ہے جو کمی کے بعد باقی رہی مثلاً تین دن میں سے ایک دن کم کر دیا تو اب دو ہی دن کی مدت ہے یہ مدت پوری ہونے پر خیار ختم ہوگیا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: بائع نے خیار شرط اپنے لیے رکھا ہے تو مبیع اُس کی ملک سے خارج نہیں ہوئی پھر اگر مشتری نے اُس پر قبضہ کرلیا چاہے یہ قبضہ بائع کی اجازت سے ہو یا بلا اجازت اور مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو مشتری پر مبیع کی واجبی قیمت[7]

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب البيوع، الباب السادس فی خيار الشرط، الفصل الأول، ج۳، ص۳۸۔۴۰.

و "ردالمحتار"، کتاب البيوع، باب خيار الشرط، مطلب: فی هلاك بعض المبيع قبل قبضه، ج۷، ص۱۰۶.

[2] ......"الهداية"، کتاب البيوع، باب خيار الشرط، ج۲، ص۲۹، وغيرها.

[3] ......"الدررالحکام فی شرح غررالأحکام"، کتاب البيوع، باب خيار الشرط والتعيين، الجزء الثانی، ص۱۵۲.

[4] ......بیچنے والا۔

[5] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب البيوع، الباب السادس فی خيار الشرط، الفصل الاول، ج۳، ص۳۹.

[6] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب البيوع، الباب السادس فی خيار الشرط، الفصل الاول، ج۳، ص۴۰.

[7] ......وہ قیمت جو اس چیز کی بازار میں بنتی ہو، رائج قیمت۔

تاوان میں واجب ہے اور اگر مبیع مثلی [1] ہے تو مشتری پر اُس کی مثل واجب ہے اور اگر بائع نے بیع فسخ کردی ہے جب بھی یہی حکم ہے یعنی قیمت یا اُس کی مثل واجب ہے اور اگر بائع نے اپنا خیار ختم کردیا اور بیع کو جائز کردیا یا بعد مدت وہ چیز ہلاک ہوگئی تو مشتری کے ذمہ ثمن واجب ہے یعنی جو دام طے ہوا ہے وہ دینا ہوگا۔ اگر مبیع بائع کے پاس ہلاک ہوگئی تو بیع جاتی رہی کسی پر کچھ لینا دینا نہیں۔ اور مبیع میں کوئی عیب پیدا ہوگیا تو بائع کا خیار بدستور باقی ہے مگر مشتری کو اختیار ہوگا کہ چاہے پوری قیمت پر مبیع کو لے لے یا نہ لے۔ اور اگر بائع نے خود اُس میں کوئی عیب پیدا کردیا ہے تو ثمن میں اس عیب کی قدر کمی ہوجائے گی۔ مشتری پر جس صورت میں قیمت واجب ہے اُس سے مراد اُس دن کی قیمت ہے جس دن اُس نے قبضہ کیا ہے۔ [2] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۳: بائع کو خیار ہو تو ثمن ملکِ مشتری سے خارج ہوجاتا ہے مگر بائع کی ملک میں داخل نہیں ہوتا۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: مشتری نے اپنے لیے خیار رکھا ہے تو مبیع بائع کی ملک سے خارج ہوگئی یعنی اس صورت میں اگر بائع نے مبیع میں کوئی تصرف کیا [4] ہے تو یہ تصرف صحیح نہیں مثلاً غلام ہے جس کو آزاد کردیا تو آزاد نہ ہوا اور اس صورت میں اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو ثمن کے بدلے میں ہلاک ہوئی یعنی ثمن دینا پڑے گا۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: مبیع مشتری کے قبضہ میں ہے اور اُس میں عیب پیدا ہوگیا چاہے وہ عیب مشتری نے کیا ہو یا کسی اجنبی نے یا آفت سماویہ [6] سے یا خود مبیع کے فعل سے عیب پیدا ہوا بہر حال اگر خیار مشتری کو ہے تو مشتری کو ثمن دینا پڑے گا اور بائع کو ہے تو مشتری پر قیمت واجب ہے اور بائع یہ بھی کرسکتا ہے کہ بیع کو فسخ کردے اور جو کچھ عیب کی وجہ سے نقصان ہوا اُس کی قیمت لے لے جبکہ وہ چیز قیمی [7] ہو اور اگر وہ چیز مثلی ہے تو بیع کو فسخ کرکے نقصان نہیں لے سکتا۔ [8] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: عیب کا یہ حکم اُس وقت ہے جب وہ عیب زائل نہ ہوسکتا ہو مثلاً ہاتھ کاٹ ڈالا اور اگر ایسا عیب ہو جو دور

---

[1] ...... وہ چیز جو بیچی گئی ہے ایسی ہے جس کا مثل بازار میں دستیاب ہو جیسے کتاب۔

[2] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: خیار النقد، ج۷، ص ۱۱۱، وغیرهما.

[3] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الاول، ج۳، ص ۴۰.

[4] ...... یعنی مبیع کو اپنے استعمال میں لایا۔

[5] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۷، ص ۱۱۶.

[6] ...... قدرتی آفت جیسے جلنا، ڈوبنا وغیرہ۔

[7] ...... وہ چیز ایسی ہو جس کا مثل بازار میں دستیاب نہ ہو جیسے گائے، بیل وغیرہ۔

[8] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۷، ص ۱۱۷.

ہوسکتا ہومثلاً مبیع میں بیماری پیدا ہوگئی تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ عیب اندرون مدت زائل ہوگیا تو مشتری کا خیار بدستور باقی ہے مدت کے اندر مبیع کو واپس کرسکتا ہے اور مدت کے اندر عیب دور نہ ہوا تو مدت پوری ہوتے ہی مشتری پر بیع لازم ہوگئی کیونکہ عیب کی وجہ سے مشتری پھیر نہیں سکتا اور بعد مدت اگرچہ عیب جاتا رہے پھر بھی مشتری کو حق فسخ نہیں کہ بیع لازم ہوجانے کے بعد اُس کا حق جاتا رہا۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ١٧: خیار مشتری کی صورت میں ثمن ملکِ مشتری سے خارج نہیں ہوتا[2] اور مبیع اگرچہ ملکِ بائع سے خارج ہو جاتی ہے مگر مشتری کی ملک میں نہیں آتی پھر بھی اگر مشتری نے مبیع میں کوئی تصرف کیا مثلاً غلام ہے جس کو آزاد کردیا تو یہ تصرف نافذ ہوگا اور اس تصرف کو اجازت بیع سمجھا جائے گا۔[3] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ١٨: مشتری اور بائع دونوں کو خیار ہے تو نہ مبیع ملکِ بائع سے خارج ہوگی نہ ثمن ملکِ مشتری سے پھر اگر بائع نے مبیع میں تصرف کیا تو بیع فسخ ہوجائے گی اور مشتری نے ثمن میں تصرف کیا اور وہ ثمن عین ہو (یعنی از قبیل نقود نہ ہو[4]) تو مشتری کی جانب سے بیع فسخ ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ١٩: اس صورت میں کہ دونوں کو خیار ہے اندرون مدت ان میں سے کوئی بھی بیع کو فسخ کرے فسخ ہوجائے گی اور جو بیع کو جائز کردے گا اُس کا خیار باطل ہوجائے گا یعنی اُس کی جانب سے بیع قطعی ہوگئی[6] اور دوسرے کا خیار باقی رہے گا اور اگر مدت پوری ہوگئی اور کسی نے نہ فسخ کیا نہ جائز کیا تو اب طرفین سے بیع لازم ہوگئی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ٢٠: جس کے لیے خیار ہے چاہے وہ بائع ہو یا مشتری یا اجنبی جب اُس نے بیع کو جائز کردیا تو بیع مکمل ہوگئی دوسرے کو اس کا علم ہو یا نہ ہو البتہ اگر دونوں کو خیار تھا تو تنہا اس کے جائز کردینے سے بیع کی تمامیت[8] نہ ہوگی کیونکہ دوسرے کو

---

[1]......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج٧، ص١١٧، وغیرہ.

[2]......یعنی روپے وغیرہ یا جو چیز قیمت مقرر ہوئی خریدار ابھی اس کا مالک ہے۔

[3]......"الهداية"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج١، ص٣٠، وغیرھا.

[4]......مثلاً روپے، سونا، چاندی وغیرہ نہ ہو۔

[5]......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی الفرق بین القیمة والثمن، ج٧، ص١١٩.

[6]......یعنی بیع مکمل ہوگئی۔

[7]......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی الفرق بین القیمة والثمن، ج٧، ص١١٩.

[8]......تکمیل۔

حق فسخ حاصل ہے اگر یہ فسخ کردے گا تو اُس کا جائز کرنا مفید نہ ہوگا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: بائع کو خیار تھا اور اندرون مدت بیع فسخ کردی پھر جائز کردی اور مشتری نے اسکو قبول کرلیا تو بیع صحیح ہوگئی مگر یہ ایک جدید بیع ہوئی کیونکہ فسخ کرنے سے پہلی بیع جاتی رہی اور اگر مشتری کو خیار تھا اور جائز کردی پھر فسخ کی اور بائع نے منظور کرلیا تو فسخ ہوگئی اور یہ حقیقۃً اقالہ ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: صاحب خیار نے بیع کو فسخ کیا اس کی دو۲ صورتیں ہیں: قول سے فسخ کرے تو اندرون مدت دوسرے کو اس کا علم ہوجانا ضروری ہے اگر دوسرے کو علم ہی نہ ہو یا مدّت گزرنے کے بعد اُسے معلوم ہوا تو فسخ صحیح نہیں اور بیع لازم ہوگئی اور اگر صاحب خیار نے اپنے کسی فعل سے بیع کو فسخ کیا تو اگرچہ دوسرے کو علم نہ ہو فسخ ہوجائے گی مثلاً مبیع میں اس قسم کا تصرف کیا جو مالک کیا کرتے ہیں مثلاً مبیع غلام ہے اُسے آزاد کردیا یا بیچ ڈالا یا کنیز ہے اُس سے وطی کی یا اُس کا بوسہ لیا یا مبیع کو ہبہ کرکے یا رہن رکھ کر قبضہ دیدیا یا اجارہ پر دیا یا مشتری سے ثمن معاف کردیا یا مکان کسی کو رہنے کے لیے دے دیا اگرچہ بلا کرایہ یا اُس میں نئی تعمیر کی یا کہگل[3] کی یا مرمت کرائی یا ڈھادیا[4] یا ثمن میں (جبکہ عین ہو) تصرف کرڈالا ان صورتوں میں بیع فسخ ہوگئی اگرچہ اندرون مدت دوسرے کو علم نہ ہوا۔[5] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: جس کے لیے خیار ہے اُس نے کہا میں نے بیع کو جائز کردیا یا بیع پر راضی ہوں یا اپنا خیار میں نے ساقط کردیا یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ کہے تو خیار جاتا رہا اور بیع لازم ہوگئی اور اگر یہ الفاظ کہے کہ میرا قصد[6] لینے کا ہے یا مجھے یہ چیز پسند ہے یا مجھے اس کی خواہش ہے تو خیار باطل نہ ہوگا۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۷، ص ۱۲٤.

[2] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی الفرق بین القیمۃ والثمن، ج۷، ص ۱۲۵.

[3] ......بھوسا میں ملی ہوئی مٹی جس سے دیوار پر پلستر کرتے ہیں۔

[4] ......گرادیا۔

[5] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج۳، ص ٤۲.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی الفرق بین القیمۃ والثمن، ج۷، ص ۱۲۵.

[6] ......ارادہ۔

[7] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج۳، ص ٤۲.
و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی الفرق بین القیمۃ والثمن، ج۷، ص ۱۲٤.

مسئلہ ۲۴: جس کے لیے خیار تھا وہ اندرون مدت مرگیا خیار باطل ہوگیا یہ نہیں ہوسکتا کہ اُس کے مرنے کے بعد وارث کی طرف خیار منتقل ہو کہ خیار میں میراث نہیں جاری ہوتی۔ یوہیں اگر بیہوش ہوگیا یا مجنون ہوگیا یا سوتا رہ گیا اور مدت گزر گئی خیار باطل ہوگیا۔ مشتری کو بطور تملیک [1] قبضہ دیا بائع کا خیار باطل ہوگیا اور اگر بطور تملیک قبضہ نہ دیا بلکہ اپنا اختیار رکھتے ہوئے قبضہ دیا خیار باطل نہ ہوا۔ [2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۵: مبیع متعدد چیزیں ہیں اور صاحب خیار یہ چاہتا ہے کہ بعض میں عقد کو جائز کرے اور بعض میں نہیں یہ نہیں کرسکتا بلکہ کل کی بیع جائز کرے یا فسخ۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: مشتری کو خیار ہے تو جب تک مدت پوری نہ ہولے بائع ثمن کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور بائع کو بھی تسلیم مبیع پر مجبور نہیں کیا جاسکتا البتہ اگر مشتری نے ثمن دے دیا ہے تو بائع کو مبیع دینا پڑے گا۔ یوہیں اگر بائع نے تسلیم مبیع کردی ہے تو مشتری کو ثمن دینا پڑیگا، مگر بیع فسخ کرنے کا حق رہے گا۔ اور اگر بائع کو خیار ہے اور مشتری نے ثمن ادا کردیا ہے اور مبیع پر قبضہ چاہتا ہے تو بائع قبضہ سے روک سکتا ہے، مگر ایسا کرے گا تو ثمن پھیرنا پڑے گا۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: ایک مکان بشرط خیار خریدا تھا، اُس کے پڑوس میں ایک دوسرا مکان فروخت ہوا، مشتری نے شفعہ کیا خیار باطل ہوگیا اور بیع لازم ہوگئی۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: بائع یا مشتری نے کسی اجنبی کو خیار دیدیا تو ان دونوں میں سے جس ایک نے جائز کردیا خیار جاتا رہا اور بیع کو فسخ کردیا فسخ ہوگئی اور ایک نے جائز کی دوسرے نے فسخ کی تو جو پہلے ہے اُس کا ہی اعتبار ہے اور دونوں ایک ساتھ ہوں تو فسخ کو ترجیح ہے یعنی بیع جاتی رہی۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۲۹: دو چیزوں کو ایک ساتھ بیچا، مثلاً دو غلام یا دو کپڑے یا دو جانور، ان میں ایک میں بائع یا مشتری نے خیار شرط کیا اس کی چار صورتیں ہیں، جس ایک میں خیار ہے، وہ متعین ہے یا نہیں اور ہر ایک کا ثمن علیٰحدہ علیٰحدہ بیان کردیا گیا ہے یا

---

1 ...... خریدار کو مالک بنانے کے طور پر۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السادس في خيار الشرط، الفصل الثالث، ج٣، ص٤٢.
و"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب خيار الشرط، ج٧، ص١٢٦.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السادس في خيار الشرط، الفصل الثاني، ج٣، ص٤٢.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب خيار الشرط، مطلب: في الفرق بين القيمةو الثمن، ج٧، ص١٣٠.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب خيار الشرط، ج٧، ص١٣٠.

نہیں اگر محل خیار متعین ہے اور ہر ایک کا ثمن ظاہر کر دیا گیا تو بیع صحیح ہے باقی تین صورتوں میں بیع فاسد اور اگر کیلی [1] یا وزنی [2] چیز خریدی اور اس کے نصف میں خیار شرط رکھا یا ایک غلام خریدا اور نصف میں خیار رکھا تو بیع صحیح ہے ثمن کی تفصیل کرے یا نہ کرے۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: کسی کو وکیل بنایا کہ یہ چیز بشرط الخیار [4] بیع کرے اُس نے بلاشرط بیچ ڈالی یہ بیع جائز و نافذ نہ ہوئی اور اگر بشرط الخیار خریدنے کے لیے وکیل کیا تھا وکیل نے بلاشرط خریدی تو بیع صحیح ہوگئی مگر وکیل پر نافذ ہوگی مؤکل پر نافذ نہ ہوئی۔[5] (فتح وغیرہ)

مسئلہ ۳۱: دو شخصوں نے ایک چیز خریدی اور ان دونوں نے اپنے لیے خیار شرط کیا پھر ایک نے صراحۃً یا دلالۃً بیع پر رضامندی ظاہر کی تو دوسرے کا خیار جاتا رہا۔ یوہیں اگر دو شخصوں نے کسی چیز کو ایک عقد میں بیع کیا اور دونوں نے اپنے لیے خیار رکھا پھر ایک بائع نے بیع کو جائز کر دیا تو دوسرے کا خیار باطل ہوگیا اُسے رد کرنے کا حق نہ رہا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: ایک عقد میں دو چیزیں بیچی تھیں اور اپنے لیے خیار رکھا تھا پھر ایک میں بیع کو فسخ کر دیا تو فسخ نہ ہوئی بلکہ بدستور خیار باقی ہے۔ یوہیں ایک چیز بیچی تھی اور اُس کے نصف میں فسخ کیا تو بیع فسخ نہ ہوئی اور خیار باقی ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: صاحب خیار نے یہ کہا اگر فلاں کام آج نہ کروں تو خیار باطل ہے تو خیار باطل نہ ہوگا اور اگر یہ کہا کل آئندہ میں مَیں نے خیار باطل کیا یا یہ کہ جب کل آئے گا تو میرا خیار باطل ہو جائے گا تو دوسرا دن آنے پر خیار باطل ہو جائے گا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: بائع کو تین دن کا خیار تھا اور مبیع پر مشتری کو قبضہ دیدیا پھر مبیع کو غصب کر لیا تو اس فعل سے نہ بیع فسخ ہوئی نہ خیار باطل ہوا۔[9] (عالمگیری)

---

[1] ......ناپ کے ذریعے فروخت ہونے والی چیز۔ [2] ......وزن کے ذریعے فروخت ہونے والی چیز۔

[3] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۷، ص۱۳۲۔

و"الفتاوی الهندية" کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الخامس، ج۳، ص۵۲۔

[4] ......خیار کی شرط کے ساتھ۔

[5] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۵، ص۵۱۴، وغیرہ۔

[6] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۷، ص۱۳۵۔

[7] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الخامس، ج۳، ص۵۳۔

[8] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج۳، ص۴۶۔

[9] ......المرجع السابق۔

مسئلہ ۳۵: شرط خیار کے ساتھ کوئی چیز بیع کی اور تقابض بدلین [1] ہوگیا پھر بائع نے اندرون مدت بیع فسخ کر دی تو مشتری مبیع کو تا واپسی ثمن روک سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: ایک شخص نے شرط خیار کے ساتھ مکان بیع کیا مشتری نے بائع کو کچھ روپیہ یا کوئی چیز دی کہ بائع اپنا خیار ساقط کر دے اور بیع کو نافذ کر دے اُس نے ایسا کر دیا یہ جائز ہے اور یہ جو کچھ دیا ہے ثمن میں شمار ہوگا۔ یوہیں اگر مشتری کے لیے خیار تھا اور بائع نے کہا کہ اگر خیار ساقط کر دے تو میں ثمن میں اتنی کمی کرتا ہوں یا مبیع میں یہ چیز اور اضافہ کرتا ہوں یہ بھی جائز ہے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۳۷: ایک چیز ہزار روپے کو بیچی تھی مشتری نے بائع کو اشرفیاں دیں پھر بائع نے اندرون مدت بیع کو فسخ کر دیا تو مشتری کو اشرفیاں واپس کرنی ہوں گی اشرفیوں کی جگہ روپیہ نہیں دے سکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: مشتری کے لیے خیار ہے اور اُس نے مبیع میں بغرض امتحان کوئی تصرف کیا اور جو فعل کیا ہو وہ غیر مملوک [5] میں بھی کر سکتا ہو تو ایسے فعل سے خیار باطل نہیں ہوگا اور اگر وہ فعل ایسا ہو کہ امتحان کے لیے اُس کی حاجت نہ ہو یا وہ فعل غیر مملوک میں کسی صورت میں جائز ہی نہ ہو تو اس سے خیار باطل ہو جائے گا۔ مثلاً گھوڑے پر ایک دفعہ سوار ہوا یا کپڑے کو اس لیے پہنا کہ بدن پر ٹھیک آتا ہے یا نہیں یا لونڈی سے کام کرایا تاکہ معلوم ہو کہ کام کرنا جانتی ہے یا نہیں تو ان سے خیار باطل نہ ہوا اور دوبارہ سواری لی یا دوبارہ کپڑا پہنا یا دوبارہ کام لیا تو خیار ساقط ہوگیا اور اگر گھوڑے پر ایک مرتبہ سوار ہو کر ایک قسم کی رفتار کا امتحان لیا دوبارہ دوسری رفتار کے لیے سوار ہوا یا لونڈی سے دوبارہ دوسرا کام لیا تو اختیار باقی ہے[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: گھوڑے پر سوار ہو کر پانی پلانے لے گیا یا چارہ کے لیے گیا یا بائع کے پاس واپس کرنے گیا اگر یہ کام بغیر سوار ہوئے ممکن نہ تھے تو اجازت بیع نہیں خیار باقی ہے ورنہ یہ سوار ہونا اجازت سمجھا جائے گا۔[7] (عالمگیری)

---

[1] ...... بدلین پر قبضہ کرنا یعنی بائع نے ثمن پر قبضہ کیا اور مشتری نے مبیع پر قبضہ کیا۔

[2] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج۳، ص٤٤.

[3] ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، باب الخیار، ج١، ص٣٦١.

[4] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج۳، ص٤٥.

[5] ......یعنی ایسی چیز جس کا کوئی مالک نہ ہو۔

[6] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج۳، ص٤٨، ٤٩.

[7] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج۳، ص٤٩.

مسئلہ ۴۰: زمین خریدی اُس میں مشتری نے کاشت کی تو اس کا خیار باطل ہوگیا اور بائع نے کاشت کی تو بیع فسخ ہوگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: بشرط خیار مکان خریدا اور اُس میں پہلے سے رہتا تھا تو بعد کی سکونت[2] سے خیار باطل نہ ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: مبیع میں مشتری کے پاس زیادتی ہوئی[4] اس کی دو۲ صورتیں ہیں زیادت متصلہ ہے یا منفصلہ اور ہر ایک متولدہ ہے یا غیر متولدہ۔ اگر زیادت متصلہ متولدہ[5] ہے مثلاً جانور فربہ[6] ہوگیا یا مریض تھا مرض جاتا رہا۔ یا زیادت متصلہ غیر متولدہ[7] ہے مثلاً کپڑے کو رنگ دیا یا سی دیا ستو میں گھی ملا دیا۔ یا زیادت منفصلہ متولدہ[8] ہو مثلاً جانور کے بچہ پیدا ہوا، دودھ دوہا، اُون کاٹی ان سب صورتوں میں مبیع کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اور زیادت منفصلہ غیر متولدہ[9] ہے مثلاً غلام تھا اُس نے کچھ کسب کیا اس سے خیار باطل نہیں ہوتا پھر اگر بیع کو اختیار کیا تو زیادت بھی اسی کو ملے گی اور بیع کو فسخ کریگا تو اصل و زیادت دونوں کو واپس کرنا ہوگا۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: مشتری کو خیار تھا اور مبیع پر قبضہ کر چکا تھا پھر اُس کو واپس کر دیا بائع کہتا ہے یہ وہ نہیں ہے مشتری کہتا ہے کہ وہی ہے تو قسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہے اور اگر بائع کو یقین ہے کہ یہ وہ چیز نہیں جب بھی بائع ہی اس کا مالک ہوگیا اور یہ بائع کے طور پر بیع تعاطی ہوئی۔[11] (عالمگیری، درمختار)

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السادس في خيار الشرط، الفصل الثالث، ج٣، ص٤٩.

[2] ......رہائش۔

[3] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السادس في خيار الشرط، الفصل الثالث، ج٣، ص٤٩.

[4] ......یعنی اضافہ ہوا۔

[5] ......یعنی ایسا اضافہ جو مبیع میں خود بخود پیدا ہو جائے اور اس کے ساتھ متصل بھی ہو۔

[6] ......یعنی موٹا۔

[7] ......یعنی ایسا اضافہ جو مبیع میں خود بخود پیدا نہ ہو بلکہ کسی اور چیز کے ملنے سے پیدا ہوا اور اس کے ساتھ متصل بھی ہو۔

[8] ......یعنی ایسا اضافہ جو مبیع میں خود بخود پیدا ہو جائے اور اس کے ساتھ متصل نہ ہو بلکہ جدا ہو۔

[9] ......یعنی ایسا اضافہ جو مبیع میں خود بخود پیدا نہ ہو بلکہ کسی اور چیز سے ملکر پیدا ہوا اور وہ اضافہ اس کے ساتھ متصل نہ ہو بلکہ جدا ہو۔

[10] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السادس في خيار الشرط، الفصل الثالث، ج٣، ص٤٨.

[11] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السادس في خيار الشرط، الفصل السابع، ج٣، ص٥٧.
و"الدر المختار"، كتاب البيوع، باب خيار الشرط، ج٧، ص١٣٨.

(مبیع میں جس وصف کی شرط تھی وہ نہیں ہے)

مسئلہ ۴۴: غلام کو اس شرط کے ساتھ خریدا کہ باورچی یا مُنشی ہے مگر معلوم ہوا کہ وہ ایسا نہیں تو مشتری کو اختیار ہے کہ اُسے پورے داموں میں لے لے یا چھوڑ دے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۵: بکری خریدی اس شرط کے ساتھ کہ گابھن ہے[2] یا اتنا دودھ دیتی ہے تو بیع فاسد ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ زیادہ دودھ دیتی ہے تو بیع فاسد نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: ایک مکان خریدا اس شرط پر کہ پختہ اینٹوں سے بنا ہوا ہے وہ نکلا خام، یا باغ خریدا اس شرط پر کہ اُس کے کل درخت پھل دار ہیں اُن میں ایک درخت پھل دار نہیں ہے یا کپڑا خریدا اس شرط پر کہ کسم[4] کا رنگا ہوا ہے وہ زعفران کا رنگا ہوا نکلا ان سب صورتوں میں بیع فاسد ہے۔ یا خچر خریدا اس شرط پر کہ مادہ ہے وہ نر تھا تو بیع جائز ہے مگر مشتری کو اختیار ہے کہ لے یا نہ لے اور اگر نر کہہ کر خریدا اور مادہ نکلا یا گدھا یا اونٹ کہہ کر خریدا اور نکلی گدھی یا اونٹنی تو ان صورتوں میں بیع جائز ہے اور مشتری کو خیار فسخ بھی نہیں کہ جنس مختلف نہیں ہے اور جو شرط تھی مبیع اس سے بہتر ہے۔[5] (درمختار، فتح القدیر)

(خیار تعیین)

مسئلہ ۴۷: چند چیزوں میں سے ایک غیر معین کو خریدا یوں کہا کہ ان میں سے ایک کو خریدتا ہوں تو مشتری اُن میں سے جس ایک کو چاہے متعین کرلے اس کو خیارِ تعیین کہتے ہیں اس کے لیے چند شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ اُن چیزوں میں ایک کو خریدے یہ نہیں کہ میں نے ان سب کو خریدا۔ دوم یہ کہ دو چیزوں میں سے ایک یا تین چیزوں میں سے ایک کو خریدے، چار میں سے ایک خریدی تو صحیح نہیں۔ سوم یہ کہ یہ تصریح ہو کہ ان میں سے جو تو چاہے لے لے۔ چہارم یہ کہ اس کی مدت بھی تین دن تک ہونی چاہیے۔ پنجم یہ کہ قیمی چیزوں میں ہو مثلی چیزوں میں نہ ہو۔ رہا یہ امر کہ خیار تعیین کے ساتھ خیار شرط کی بھی ضرورت ہے یا نہیں

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۷، ص۱۳۶.

2 ......یعنی اس کے پیٹ میں بچہ ہے۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۷، ص۱۳۷.

4 ......ایک قسم کا پھول جس سے شہاب (بھگونے سے جو رنگ) نکلتا ہے اور اس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۷، ص۱۴۰.

و"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۵، ص۵۳۰.

اس میں علما کا اختلاف ہے، بہرحال اگر خیار تعیین کے ساتھ خیار شرط بھی مذکور ہو اور مشتری نے بمقتضائے تعیین[1] ایک کو معین کرلیا تو خیار شرط کا حکم باقی ہے کہ اندرون مدت اُس ایک میں بھی بیع فسخ کرسکتا ہے[2] اور اگر مدت ختم ہوگئی اور خیار شرط کی رو سے بیع کو فسخ نہ کیا تو بیع لازم ہوگئی اور مشتری[3] پر لازم ہوگا کہ اب تک متعین نہیں کیا ہے تو اب معین کرلے۔[4] (درمختار، ردالمحتار، فتح)

مسئلہ ۴۸: خیار تعیین بائع کے لیے بھی ہوسکتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ مشتری نے دو یا تین چیزوں میں سے ایک کو خریدا اور بائع سے کہہ دیا کہ ان میں سے تو جو چاہے دیدے، بائع نے جس ایک کو دیدیا مشتری کو اُس کا لینا لازم ہو جائے گا، ہاں بائع وہ دے رہا ہے جو عیب دار ہے اور مشتری لینے پر راضی ہے تو خیر، ورنہ بائع مجبور نہیں کرسکتا اور اگر مشتری عیب دار کے لینے پر طیار نہ ہوا تو اُن میں سے دوسری چیز لینے پر بھی بائع اب اُس کو مجبور نہیں کرسکتا اور اگر دونوں چیزوں میں سے ایک بائع کے پاس ہلاک ہوگئی تو جو باقی ہے وہ مشتری پر لازم کرسکتا ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: خیار تعیین کے ساتھ بیع ہوئی اور مشتری نے دونوں چیزوں پر قبضہ کیا تو ان میں ایک مشتری کی ہے اور ایک بائع کی جو اس کے پاس بطور امانت ہے یعنی اگر مشتری کے پاس دونوں ہلاک ہوگئیں تو ایک کا جو ثمن طے پایا ہے وہی دینا پڑے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: خیار تعیین کے ساتھ ایک چیز خریدی تھی اور مشتری مرگیا تو یہ خیار وارث کی طرف منتقل ہوگا یعنی وارث دونوں کو رد کرکے بیع فسخ کرنا چاہے ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ جس ایک کو چاہے پسند کرلے اور قبضہ دونوں پر ہو چکا ہے تو دوسری اس کے پاس امانت ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: بائع کے پاس دونوں چیزیں ہلاک ہوگئیں تو بیع باطل ہوگئی اور ایک باقی ہے ایک ہلاک ہوگئی تو جو باقی ہے وہ بیع کے لیے متعین ہوگئی۔[8] (عالمگیری)

---

[1] ......مقرر کرنے کے تقاضے کے مطابق۔

[2] ......یعنی سودے کو ختم کرسکتا ہے۔

[3] ......خریدار۔

[4] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی خیار التعیین، ج۷، ص۱۳۳.
و"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۵، ص۵۲۲.

[5] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی خیار التعیین، ج۷، ص۱۳۳.

[6] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل السادس فی خیار التعیین، ج۳، ص۵٤.

[7] ......المرجع السابق، ص۵۵.

[8] ......المرجع السابق، ص۵۵.

مسئلہ ۵۲: مشتری نے دونوں پر قبضہ کرلیا ہے ایک ہلاک ہوگئی ایک باقی ہے تو جو ہلاک ہوئی وہ بیع کے لیے متعین ہوگئی اور جو باقی ہے وہ امانت ہے۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: خیار تعیین کے ساتھ بیع ہوئی اور ابھی تک دونوں چیزیں بائع ہی کے قبضہ میں تھیں کہ اُن میں سے ایک میں عیب پیدا ہوگیا اب مشتری کو اختیار ہے کہ عیب والی پورے داموں سے لے یا دوسری لے لے یا کسی کو نہ لے۔ دونوں میں عیب پیدا ہوگیا جب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر مشتری قبضہ کرچکا ہے اور ایک عیب دار ہوگئی تو یہ بیع کے لیے متعین ہے اور دوسری امانت اور دونوں عیب دار ہوگئیں اگر آگے پیچھے عیب پیدا ہوا تو جس میں پہلے عیب پیدا ہوا وہ بیع کے لیے متعین ہے اور ایک ساتھ دونوں میں عیب پیدا ہوا تو بیع کے لیے ابھی کوئی متعین نہیں جس ایک کو چاہے معین کرلے اور دونوں کو رد کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: دو کپڑے تھے اور قبل تعیین مشتری نے ایک کو رنگ دیا تو یہی بیع کے لیے متعین ہوگیا۔ [3] (عالمگیری)

(خریدار نے دام طے کرکے بغیر بیع کیے چیز پر قبضہ کیا)

مسئلہ ۵۵: خریدار نے کسی چیز کا نرخ اور ثمن طے کرلیا، مگر ابھی خرید و فروخت نہیں ہوئی اور چیز پر قبضہ کرلیا، یہ چیز اس کی ضمان میں ہے ہلاک و ضائع ہوجائے تو اس کا تاوان دینا ہوگا اور یہ تاوان اُس شے کی واجبی قیمت ہوگا۔ خواہ یہ قیمت اُتنی ہی ہو جتنا ثمن قرار پایا ہے یا اُس سے زیادہ یا کم ہو۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۵۶: گاہک نے بائع سے یہ ٹھہرالیا ہے کہ چیز ہلاک ہوجائے گی تو میں ضامن نہیں یعنی تاوان نہیں دونگا اس صورت میں بھی تاوان دینا پڑے گا اور وہ شرط کرنا بیکار ہے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۵۷: مشتری نے کسی کو چیز خریدنے کے لیے وکیل کیا، وکیل دام طے کرکے بغیر بیع کیے مؤکل [6] کو دکھانے

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السادس فی خيار الشرط، الفصل السادس فی خيار التعيين، ج٣، ص٥٥.

[2] ......المرجع السابق.

[3] ......المرجع السابق.

[4] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب خيار الشرط، ج٧، ص١١١.

[5] ......المرجع السابق، ص١١٦.

[6] ......وکیل کرنے والا۔

کے لیے لایا، مؤکل کو دکھائی اُس نے ناپسند کی اور واپس کردی، وہ چیز وکیل کے پاس ہلاک ہوگئی وکیل پر تاوان ہوگا اور مؤکل سے رجوع نہیں کرسکتا، ہاں اگر مؤکل نے کہدیا تھا کہ دام طے کرکے پسند کرانے کے لیے میرے پاس لانا تو جو کچھ وکیل نے تاوان دیا ہے مؤکل سے وصول کرے گا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۵۸: خریدار نے دُکان دار سے تھان طلب کیا اُس نے تین تھان دیے اور ہر ایک کا دام بتادیا یہ تھان دس [۱] کا ہے، یہ بیس [۲] کا اور یہ تیس [۳] کا انھیں لے جاؤ، جو اِن میں پسند کرو گے تمھارے ہاتھ بیع ہے، وہ تینوں مشتری کے پاس ہلاک ہوگئے اگر وہ سب ایک دم ہلاک ہوئے یا آگے پیچھے ضائع ہوئے مگر یہ معلوم نہیں کہ پہلے کونسا ہلاک ہوا تو ہر ایک تھان کی تہائی قیمت تاوان دیگا اور اگر معلوم ہے کہ پہلے فلاں تھان ضائع ہوا تو اُسی کا تاوان دیگا باقی دو تھان امانت تھے، اُن کا تاوان نہیں اور اگر دو ہلاک ہوئے اور معلوم نہیں کہ پہلے کون ہلاک ہوا تو دونوں میں ہر ایک کی نصف قیمت تاوان دے اور تیسرا تھان امانت ہے، اُسے واپس کردے اور اگر ایک ہلاک ہوا تو اُس کا تاوان دے، باقی دو تھان واپس کردے۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۵۹: دام طے کرکے چیز کو لے جانے سے تاوان اُس وقت لازم آتا ہے جب اُس کو خریدنے کے ارادہ سے لے گیا اور ہلاک ہوگئی ورنہ نہیں مثلاً دُکاندار نے گاہک سے کہا یہ لے جاؤ تمھارے لیے دس کو ہے خریدار نے کہا لاؤ اس کو دیکھوں گا یا فلاں شخص کو دکھاؤں گا یہ کہہ کر لے گیا اور ہلاک ہوگئی تو تاوان نہیں یہ امانت ہے اور اگر یہ کہہ کر لے گیا کہ لاؤ پسند ہوگا تو لے لونگا اور ضائع ہوگئی تو تاوان دینا ہوگا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰: دُکاندار سے تھان مانگ کر لے گیا کہ اگر پسند ہوا تو خریدلوں گا اور اُس کے پاس ہلاک ہوگیا تو تاوان نہیں اور اگر یہ کہہ کر لے گیا کہ پسند ہوگا تو دس روپے میں خریدلوں گا وہ ہلاک ہوگیا تو تاوان دینا ہوگا دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں چونکہ ثمن کا ذکر نہیں یہ قبضہ بروجہ خریداری نہیں ہوا اور دوسری میں ثمن مذکور ہے لہٰذا خریداری کے طور پر قبضہ ہے۔[4] (فتح القدیر)

---

[1] ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع،فصل فی المقبوض علی سوم الشراء، ج۱،ص۳۹۹.

[2] ......

[3] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع،باب خیار الشرط،مطلب:فی المقبوض علی سوم الشراء، ج۷،ص۱۱٤.

[4] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع،باب خیار الشرط، ج۵،ص٥٠٤.

مسئلہ ۶۱: دام ٹھہرا کر بغیر بیع کیے جس چیز کو لے گیا وہ ہلاک نہیں ہوئی بلکہ اُس نے خود ہلاک کی مثلاً کھانے کی چیز تھی اُس نے کھالی کپڑا تھا اُس نے قطع کرا کے سلوالیا تو ثمن دینا ہوگا یعنی جو ٹھہرا ہے وہ دینا ہوگا ہاں اگر بائع نے مشتری کی رضامندی ظاہر کرنے سے پہلے یہ کہہ دیا کہ میں نے اپنی بات واپس لی اب میں نہیں بیچوں گا اس کے بعد مشتری نے صرف کرڈالا تو قیمت واجب ہے یا رضامندی ظاہر کرنے سے پہلے مشتری مرگیا اُس کے وارث نے صرف کیا جب بھی قیمت واجب ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: دیکھنے یا دکھانے کے لیے لایا ہے اور یہ نہیں کہا ہے کہ پسند ہوگا تو لے لونگا اور خرچ کرڈالا تو قیمت دینی ہوگی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً ہزار روپے قرض مانگے اور کوئی چیز رہن کے لیے اُس کو دیدی اور ابھی قرض اُس نے نہیں دیا ہے کہ چیز ہلاک ہوگئی یہاں دیکھا جائے گا کہ قرض اور اُس چیز کی قیمت میں کون کم ہے جو کم ہے اُسی کے بدلے میں وہ چیز ہلاک ہوئی یعنی وہ چیز اگر گیارہ سو کی تھی تو ایک ہزار مرتہن کو اُس کے معاوضہ میں دینے ہوں گے اور نو سو کی تھی تو نو سو۔ اور اگر راہن[3] نے یہ کہا کہ یہ چیز رکھ لو اور مجھے قرض دیدو مگر قرض کی کوئی رقم بیان نہیں کی تھی اور چیز ہلاک ہوگئی تو کچھ تاوان نہیں۔[4] (ردالمحتار)

خیار رویت کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چیز کو بغیر دیکھے بھالے خرید لیتے ہیں اور دیکھنے کے بعد وہ چیز ناپسند ہوتی ہے، ایسی حالت میں شرع مطہر[5] نے مشتری کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر دیکھنے کے بعد چیز کو نہ لینا چاہے تو بیع کو فسخ کردے، اس کو خیار رویت کہتے ہیں۔

دار قطنی و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ''جس نے ایسی چیز خریدی جس کو دیکھا نہ ہو تو دیکھنے کے بعد

1...."ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی المقبوض علی سوم الشراء، ج۷، ص۱۱٤.

2...."ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: المقبوض علی سوم النظر، ج۷، ص۱۱٥.

3....رہن رکھوانے والے۔

4...."ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی المقبوض علی سوم الشراء، ج۷، ص۱۱٥۔۱۱٦.

5....یعنی شریعتِ اسلامیہ۔

اُسے اختیار ہے لے یا چھوڑ دے۔"[1] اس حدیث کی سند ضعیف ہے مگر اس حدیث کو خود امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ نیز یہ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اپنی زمین جو بصرہ میں تھی بیع کی تھی، کسی نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، آپ کو اس بیع میں نقصان ہے۔ اُنھوں نے کہا، مجھے اس بیع میں خیار ہے کہ بغیر دیکھے میں نے خریدی ہے اور حضرت عثمان سے بھی کسی نے کہا، آپ کو اس بیع میں ٹوٹا[2] ہے۔ اُنھوں نے بھی فرمایا: مجھے خیار ہے کیونکہ میں نے بغیر دیکھے بیع کردی ہے۔ اس معاملہ میں دونوں صاحبوں نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم بنایا، اُنھوں نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موافق فیصلہ کیا۔ یہ واقعہ گروہ صحابہ کے سامنے ہوا کسی نے اس پر انکار نہ کیا، لہٰذا بمنزلہ اجماع کے اس کو تصور کرنا چاہیے۔[3] (ہدایہ، تبیین، درر، غرر)

مسئلہ ۱: بائع نے ایسی چیز بیچی جس کو اُس نے دیکھا نہیں مثلاً اُس کو میراث میں کوئی شے ملی ہے اور بے دیکھے بیچ ڈالی بیع صحیح ہے اور اس کو یہ اختیار نہیں کہ دیکھنے کے بعد بیع کو فسخ کردے۔[4] (درر، غرر)

مسئلہ ۲: جس مجلس میں بیع ہوئی اُس میں مبیع موجود ہے مگر مشتری نے دیکھی نہیں مثلاً پیپے[5] میں گھی یا تیل تھا یا بوریوں میں غلہ تھا یا گٹھری میں کپڑا تھا اور کھول کر دیکھنے کی نوبت نہیں آئی یا وہاں مبیع موجود نہ ہو اس وجہ سے نہیں دیکھی بہرحال دیکھنے کے بعد خریدار کو خیار حاصل ہے چاہے بیع کو جائز کرے یا فسخ کردے۔ مبیع کو بائع نے جیسا بتایا تھا ویسی ہی ہے یا اُس کے خلاف دونوں صورتوں میں دیکھنے کے بعد بیع کو فسخ کرسکتا ہے۔[6] (درر وغیرہ)

مسئلہ ۳: اگر مشتری نے دیکھنے سے پہلے اپنی رضامندی کا اظہار کیا یا کہہ دیا کہ میں نے اپنا خیار باطل کردیا جب بھی دیکھنے کے بعد فسخ کرنے کا حق حاصل ہے کہ یہ خیار ہی دیکھنے کے وقت ملتا ہے دیکھنے سے پہلے خیار تھا ہی نہیں لہٰذا اُس کو باطل کرنے کے کوئی معنے نہیں۔[7] (ہدایہ وغیرہا)

---

[1] ...... "سنن الدارقطني"، كتاب البيوع، الحديث: ٢٧٧٧، ج ٣، ص ٥.

[2] ...... نقصان، گھاٹا۔

[3] ...... "الدرر الحكام في شرح غرر الأحكام"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، الجزء الثاني، ص ١٥٦.
و "الهداية"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج ٢، ص ٣٤.

[4] ...... "الدرر الحكام في شرح غرر الأحكام"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، الجزء الثاني، ص ١٥٦.

[5] ...... کنستر۔

[6] ...... "الدرر الحكام في شرح غرر الأحكام"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، الجزء الثاني، ص ١٥٧، وغيره.

[7] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج ٢، ص ٣٤، وغيرها.

مسئلہ ۴: خیارِ رویت کے لیے کسی وقت کی تحدید[1] نہیں ہے کہ اُس کے گزرنے کے بعد خیار باقی نہ رہے، بلکہ یہ خیار دیکھنے پر ہے جب دیکھے۔[2] (درر) اور دیکھنے کے بعد فسخ کا حق اُس وقت تک باقی رہتا ہے، جب تک صراحۃً یا دلالۃً[3] رضامندی نہ پائی جائے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵: خیارِ رویت چار مواقع میں ثابت ہوتا ہے: ① کسی شے معین کی خریداری۔ ② اجارہ۔ ③ تقسیم۔ ④ مال کا دعویٰ تھا اور شے معین پر مصالحت ہوگئی۔[5]

① اگر قصاص کا دعویٰ ہوا اور کسی شے پر مصالحت ہوئی[6] تو خیارِ رویت نہیں۔ ② دین میں خیارِ رویت نہیں، لہٰذا مسلم فیہ چونکہ عین نہیں بلکہ دین یعنی واجب فی الذمہ ہے (جس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا) اس میں خیارِ رویت نہیں۔ ③ روپے اور اشرفیوں میں بھی کہ یہ از قبیل دین ہیں خیارِ رویت نہیں ہاں اگر سونے چاندی کے برتن ہوں تو خیارِ رویت ہے۔ بیع سلم کا راس المال اگر عین ہو تو مسلم الیہ کے لیے خیارِ رویت ثابت ہوگا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶: اجناس مختلفہ کی تقسیم اگر شرکا میں ہوئی تو اس میں خیارِ رویت، خیارِ شرط، خیارِ عیب تینوں ہو سکتے ہیں۔ اور ذوات الامثال[8] کی تقسیم میں صرف خیارِ عیب ہوگا باقی دونوں نہیں ہوں گے۔ اور غیر ذوات الامثال جب ایک جنس کے ہوں مثلاً ایک قسم کے کپڑے یا گائیں یا بکریاں ان میں بھی تینوں خیار ثابت ہوں گے۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جو عقد فسخ کرنے سے فسخ نہ ہو جیسے مہر اور قصاص کا بدل صلح اور بدل خلع یہ چیزیں اگرچہ عین ہوں ان میں خیارِ رویت ثابت نہیں[10] (فتح)

---

[1] ...... حد، مقررہ مدت۔

[2] ...... "الدررالحکام فی شرح غررالأحکام"، کتاب البیوع، باب خیارالرؤیۃ، الجزء الثانی، ص۱۵۷.

[3] ...... اشارۃً یعنی ایسا فعل جو رضامندی یا عدمِ رضامندی پر دلالت کرے۔

[4] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیارالرؤیۃ، ج۷، ص۱۴۹.

[5] ...... المرجع السابق، ص۱۴۵.

[6] ...... یعنی آپس میں صلح ہوئی۔

[7] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیارالرؤیۃ، ج۷، ص۱۴۵.

[8] ...... یعنی ایسی چیزیں جن کی مثل دستیاب ہو۔

[9] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیارالرؤیۃ، ج۷، ص۱۴۵.

[10] ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج۵، ص۵۳۳.

مسئلہ ۸: بے دیکھی ہوئی چیز خریدی ہے دیکھنے سے پہلے بھی اس کی بیع فسخ کرسکتا ہے کیونکہ یہ بیع مشتری کے ذمہ لازم نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۹: اگر مشتری نے مبیع پر قبضہ کرلیا اور دیکھنے کے بعد صراحۃً یا دلالۃً اپنی رضامندی ظاہر کی یا اُس میں کوئی عیب پیدا ہوگیا یا ایسا تصرف کردیا جو قابل فسخ نہیں ہے مثلاً آزاد کردیا یا اُس میں دوسرے کا حق پیدا ہوگیا مثلاً دوسرے کے ہاتھ بلاشرط خیار بیع کردیا یا رہن رکھدیا یا اجارہ پر دیدیا ان سب صورتوں میں خیار رویت جاتا رہا اب بیع کو فسخ نہیں کرسکتا اور اگر اُس کو بیع کیا مگر اپنے لیے خیار شرط کرلیا یا بیچنے کے لیے اُس کا نرخ کیا[2] یا ہبہ کیا مگر قبضہ نہیں دیا اور یہ باتیں دیکھنے کے بعد ہوئیں تو دلالۃً رضامندی پائی گئی اب بیع کو فسخ نہیں کرسکتا اور دیکھنے سے پہلے ہوئیں تو خیار باقی ہے دیکھنے کے بعد مبیع پر قبضہ کرلینا بھی دلیل رضامندی ہے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: مبیع[4] پر قبضہ کرکے دیکھنے سے پہلے بیع کردی پھر عیب کی وجہ سے مشتری ثانی نے واپس کردی اگرچہ یہ واپسی قضائے قاضی سے ہو یا رہن رکھنے کے بعد اُسے چھوڑالیا یا اجارہ کیا تھا اُسے توڑ دیا تو خیار رویت جوان تصرفات کی وجہ سے جاچکا تھا واپس نہ ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: مبیع کا کوئی جز اس کے ہاتھ سے نکل گیا یا اُس میں کمی یا زیادتی ہوئی چاہے زیادت متصلہ[6] ہو یا منفصلہ[7] خیار باطل ہوگیا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: بے دیکھے ہوئے کھیت خریدا اور اُس کو عاریت دے دیا، مستعیر[9] نے اُسے بویا خیار رویت باطل ہوگیا اور اگر مستعیر نے اب تک بویا نہیں تو خیار ساقط نہیں اور اگر اُس کھیت کا کوئی کاشتکار اجیر ہے جس نے مشتری کی رضامندی سے

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج۷، ص۱۴۹.

2 ...... قیمت لگائی۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیارالرؤیۃ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۰.

و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیارالرؤیۃ، ج۷، ص۱۴۹.

4 ...... جو چیز بیچی جاتی ہے اسے مبیع کہتے ہیں۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیارالرؤیۃ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۰.

6 ...... ایسی زیادتی (اضافہ) جو مبیع کے ساتھ متصل ہو مثلاً کپڑا خرید کر رنگ دیا۔

7 ...... ایسی زیادتی (اضافہ) جو مبیع سے جدا ہو یعنی متصل نہ ہو مثلاً گائے خریدی اس نے بچہ جن دیا۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیارالرؤیۃ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۰.

9 ...... کسی سے کوئی چیز عاریتاً لینے والا۔

کاشت کی یعنی مشتری نے اُسے پہلی حالت پر چھوڑ دیا منع نہ کیا جب بھی خیار ساقط ہو گیا۔[1] کپڑوں کی ایک گٹھری خریدی اُن میں سے ایک کو پہن لیا خیار رویت باطل ہو گیا۔[2] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: ایک مکان خریدا جس کو دیکھا نہیں اُس کے پڑوس میں ایک مکان فروخت ہوا اُس نے شفعہ میں اُسے لے لیا اس کے بعد بھی پہلے مکان کے متعلق خیار رویت باقی ہے دیکھنے کے بعد چاہے تو بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: مشتری نے جب تک خیار رویت ساقط نہ کیا ہو بائع ثمن کا اُس سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔[4] (فتح)

مسئلہ ۱۵: مشتری خریدنے کے بعد مر گیا تو ورثہ کو میراث میں خیار رویت حاصل نہیں ہوگا یعنی ورثہ کو یہ حق نہ ہوگا کہ بیع کو فسخ کردیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: جس چیز کو پہلے دیکھ چکا ہے اگر اُس میں کچھ تغیر[6] پیدا ہو گیا ہے تو خیار رویت حاصل ہے اور اگر ویسی ہی ہے تو خیار حاصل نہیں ہاں اگر وقت عقد اُسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہی چیز ہے جسے میں خریدتا ہوں تو خیار حاصل ہوگا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: بائع کہتا ہے کہ یہ چیز ویسی ہی ہے جیسی تو نے دیکھی تھی اس میں تغیر نہیں آیا ہے اور مشتری کہتا ہے تغیر آ گیا تو مشتری کو گواہ سے ثابت کرنا پڑے گا کہ تغیر آ گیا ہے گواہ نہ پیش کرے تو قسم کے ساتھ بائع کا قول معتبر ہوگا۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ مشتری کے دیکھنے کو زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو اور معلوم ہو کہ اتنے زمانہ میں عموماً ایسی چیز میں تغیر نہیں ہوتا اور اگر اتنا زیادہ زمانہ گزر گیا ہے کہ عادۃً تغیر ایسی چیز میں ہو ہی جاتا ہے۔ مثلاً لونڈی ہے جس کو دیکھے ہوئے بیس برس کا زمانہ گزر چکا ہے اور وہ اُس وقت جوان تھی تو مشتری کی بات مانی جائے گی۔ بائع کہتا ہے خریدنے کے وقت تو نے دیکھ لیا تھا مشتری کہتا ہے نہیں دیکھا تھا تو قسم کے ساتھ مشتری کی بات مانی جائے گی۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... اختیار ختم ہو گیا۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السابع فی خيار الرؤية، الفصل الاول، ج۳، ص ٦١.

و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج۷، ص ۱۵۰.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج ۷، ص ۱٤۹.

4 ...... "فتح القدير" كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج٥، ص ٥٣٣.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السابع فی خيار الرؤية، الفصل الاول، ج۳، ص ٥٨.

6 ...... تبدیلی۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السابع فی خيار الرؤية، الفصل الاول، ج۳، ص ٥٨.

8 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۸: ذبح کی ہوئی بکری کی کلیجی خریدی مگر ابھی اُس کی کھال نہیں نکالی گئی ہے تو بیع صحیح ہے اور بائع پر لازم ہے کہ کلیجی نکال کردے اور مشتری کو خیار رویت حاصل ہوگا اور اگر بکری ابھی ذبح نہیں ہوئی ہے تو کلیجی کی بیع درست نہیں اگرچہ بائع کہتا ہو کہ میں ذبح کرکے نکال دیتا ہوں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: بائع دو تھان علحدہ علحدہ دو کپڑوں میں لپیٹ کر لایا اور مشتری سے کہتا ہے یہ وہی دونوں تھان ہیں جن کو تم نے کل دیکھا تھا مشتری نے کہا اس تھان کو دس روپے میں خریدا اور اس کو دس روپے میں خریدا اور خریدتے وقت نہیں دیکھا تو خیار رویت حاصل نہیں اور اگر دونوں مختلف داموں سے خریدے تو خیار حاصل ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: دو کپڑے خریدے اور دونوں کو دیکھ کر ایک کی نسبت کہتا ہے یہ مجھے پسند ہے اس سے خیار باطل نہیں ہوا اور ابھی خیار بدستور باقی ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: دو شخصوں نے ایک چیز خریدی دونوں نے اُسے دیکھا نہیں تھا اب دیکھ کر ایک نے رضامندی ظاہر کی دوسرا واپس کرنا چاہتا ہے وہ تنہا واپس نہیں کرسکتا دونوں متفق ہوکر واپس کرنا چاہیں واپس کرسکتے ہیں اور اگر ایک نے دیکھا تھا ایک نے نہیں جس نے نہیں دیکھا تھا دیکھ کر واپس کرنا چاہتا ہے جب بھی دونوں متفق ہوکر واپس کرسکتے ہیں اور اگر اس کے دیکھنے سے پہلے ہی دیکھنے والے نے کہہ دیا کہ میں راضی ہوں میں نے بیع کو نافذ کردیا تو دوسرے کا خیار باطل نہیں ہوگا مگر پوری مبیع واپس کرنی ہوگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: ایک تھان دیکھا تھا باقی نہیں دیکھے تھے اور سب خرید لیے تو خیار ہے، مگر واپس کرنا چاہے تو سب واپس کرے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: خیار رویت کی وجہ سے بیع فسخ کرنے[6] میں نہ قاضی کی قضا درکار ہے[7] نہ بائع کی رضامندی کی حاجت۔[8] (عالمگیری)

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع،الباب السابع فی خيار الرؤية،الفصل الاول، ج۳،ص ۵۹.

[2] ......المرجع السابق.

[3] ......المرجع السابق.

[4] ......المرجع السابق.

[5] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع،الباب السابع فی خيار الرؤية،الفصل الاول، ج۳،ص ۵۹.

[6] ......سودا ختم کرنے۔

[7] ......یعنی قاضی کے فیصلہ کی ضرورت نہیں۔

[8] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع،الباب السابع فی خيار الرؤية،الفصل الاول، ج۳،ص ۶۰.

مسئلہ ۲۴: مشتری نے عین[1] میں کوئی ایسا تصرف کیا جس سے اُس میں نقصان پیدا ہو جائے اور اُس کو علم نہ تھا کہ یہی وہ چیز ہے جو میں نے خریدی ہے مثلاً بھیڑ کی اُون تراش لی[2] یا کپڑے کو پہنا جس سے اُس میں نقصان آگیا تو خیار جاتا رہا۔ مشتری نے بے دیکھے چیز خریدی بائع نے وہی چیز مشتری کے پاس امانت رکھدی اور مشتری کو یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ وہی چیز ہے پھر وہ چیز مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو مشتری کا قبضہ ہوگیا اور ثمن دینا پڑیگا۔ اور اگر مشتری نے اپنا قبضہ کرکے بائع کے پاس امانت رکھ دی اور ابھی تک اپنی رضامندی ظاہر نہیں کی ہے اور ہلاک ہوگئی جب بھی مشتری کو ثمن دینا پڑے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: موزے یا جوتے خریدے تھے مشتری سو رہا تھا، بائع نے اُسے سوتے میں پہنا دیا، وہ اُٹھا اور پہنے ہوئے چلا، اگر اس چلنے سے کچھ نقصان آگیا خیار باطل ہوگیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: مرغی نے موتی نگل لیا اُسے موتی کے ساتھ بیچنا چاہے تو بیع درست نہیں اگرچہ مشتری نے موتی دیکھا ہو اور مرغی مرگئی اور موتی کو بیچا تو بیع صحیح ہے اور مشتری نے موتی نہ دیکھا ہو تو خیار رویت حاصل ہے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۲۷: خیار کی وجہ سے بیع فسخ کرنے میں یہ شرط ہے کہ بائع کو فسخ کا علم ہو جائے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ یہی سمجھتا رہا کہ بیع ہوگئی اور دوسرا گاہک نہیں تلاش کرے گا اور اس میں اُس کے نقصان کا احتمال ہے۔[6] (درمختار)

(مبیع میں کیا چیز دیکھی جائے گی)

مسئلہ ۲۸: مبیع کے دیکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ پوری پوری دیکھ لی جائے اُس کا کوئی جز دیکھنے سے رہ نہ جائے بلکہ یہ مراد ہے کہ وہ حصہ دیکھ لیا جائے جس کا مقصود کے لیے دیکھنا ضروری تھا مثلاً مبیع بہت سی چیزیں ہے اور اُن کے افراد میں تفاوت[7] نہ ہو سب ایک سی ہوں جیسی کیلی[8] اور وزنی[9] چیزیں یعنی جس کا نمونہ پیش کیا جاتا ہو یہاں بعض کا دیکھنا کافی ہے مثلاً غلہ کی ڈھیری ہے اُس کا ظاہری حصہ دیکھ لیا کافی ہے ہاں اگر اندرونی حصہ ویسا نہ ہو بلکہ عیب دار ہو تو خیار رویت اور خیار عیب دونوں مشتری کو حاصل ہیں اور اگر عیب دار نہ ہو کم درجہ کا ہو جب بھی خیار رویت حاصل ہے اگرچہ خیار عیب نہیں۔ یوہیں چند بوریوں

---

[1]...... وہ چیز جو مشتری نے خریدی اسے عین کہتے ہیں۔ [2]...... کاٹ لی۔

[3]...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السابع في خيار الرؤية، الفصل الاول، ج٣، ص ٦٠.

[4]...... المرجع السابق.

[5]...... "الفتاوی الخانية"، كتاب البيع، باب الخيار، فصل في خيار الرؤية، ج١، ص ٣٦٤.

[6]...... و "الدر المختار"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج٧، ص ١٥١.

[7]...... فرق۔ [8]...... وہ اشیاء جو ماپ کر بیچی جاتی ہیں۔

[9]...... وہ اشیاء جو تول کر بیچی جاتی ہیں۔

میں غلہ بھرا ہوا ہے۔ ایک میں سے دیکھ لینا کافی ہے جبکہ باقیوں میں اس سے کم درجہ کا نہ ہو۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: مشتری کہتا ہے باقی ویسا نہیں جیسا میں نے دیکھا تھا اور بائع کہتا ہے ویسا ہی ہے اگر نمونہ موجود ہو اہل بصیرت[2] کو دکھایا جائے وہ جو کہیں وہی معتبر ہے اور نمونہ موجود نہ ہو تو مشتری کو گواہ لانا پڑیگا ورنہ بائع کا قول معتبر ہے۔ یہ اُس وقت ہے کہ غلہ وہیں موجود ہو بوریوں میں بھرا ہوا ہو اور اگر غلہ وہاں نہ ہو بائع نے نمونہ پیش کیا اور بیع ہوگئی اور نمونہ ضائع ہوگیا پھر بائع باقی غلہ لایا اور یہ اختلاف پیدا ہوا تو مشتری کا قول معتبر ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: لونڈی غلام میں چہرہ کا دیکھنا کافی ہے اور اگر باقی اعضا دیکھے چہرہ نہیں دیکھا تو کافی نہیں۔ ان میں ہاتھ زبان دانت بالوں کا دیکھنا شرط نہیں۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱: سواری کے جانور میں چہرہ اور پُٹھے[5] دیکھنا کافی ہے صرف چہرہ دیکھنا کافی نہیں پاؤں اور سُم[6] اور دُم اور ایال[7] دیکھنا ضرور نہیں۔[8] (عالمگیری، ردالمحتار، درمختار)

مسئلہ ۳۲: پالنے کے لیے بکری خریدتا ہے اُس کا تمام بدن اور تھن کا دیکھنا ضروری ہے۔ یوہیں گائے بھینس دودھ کے لیے خریدتا ہے تو تھن کا دیکھنا ضروری ہے اور گوشت کے لیے بکری خریدتا ہے تو اُسے ٹٹولنا ضروری ہے دور سے دیکھ لی ہے جب بھی خیار رویت حاصل ہوگا۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: کپڑا اگر اس قسم کا ہو کہ اندر باہر سب یکساں ہو، جیسے ململ،[10] لٹھا، مارکین،[11] سرج،[12] کشمیرہ[13]

---

[1] ..."الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج۷، ص۱۵۱.

[2] ... زیادہ آگاہی رکھنے والے لوگ۔

[3] ..."ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج۷، ص۱۵۲.

[4] ..."الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج۷، ص۱۵۲، وغیرہ.

[5] ...جانور کے چوتڑ (سرین) کا بالائی حصہ۔

[6] ...کُھر یعنی گھوڑے یا گدھے کا پاؤں۔

[7] ...گھوڑے (یا جانور) کی گردن کے لمبے بال۔

[8] ..."الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الثانی، ج۳، ص۶۲.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، ج۷، ص۱۵۳.

[9] ..."الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۲.

[10] ...ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔

[11] ...امریکہ کا بنا ہوا ایسا موٹا کپڑا جس کا عرض بڑا ہو۔

[12] ...باریک روئی کے سوت کا بنا ہوا ایک کپڑا جس سے عموماً شیروانی وغیرہ بناتے ہیں۔

[13] ...وادی کشمیر کا تیار کردہ گرم کپڑا۔

وغیرہ جن کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے تو تھان کو اوپر سے دیکھ لینا کافی ہے کھول کر اندر سے دیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ ایسے کپڑوں میں ایک تھان کا دیکھ لینا کافی ہے سب تھانوں کے دیکھنے کی ضرورت نہیں البتہ اگر اندر خراب نکلے یا عیب ہو تو خیار رویت یا خیار عیب حاصل ہوگا۔ اگر مبیع مختلف قسم کے تھان ہوں تو ہر ایک قسم کا ایک ایک تھان دیکھ لینا ضرور ہے اور اگر اُس قسم کا ہو کہ سب حصہ ایک طرح کا نہ ہو جیسے چکن [1] اور گلبدن [2] کے تھان کہ اوپر کے پرت [3] میں بوٹیاں زیادہ ہوتی ہیں اور اندر کم تو کھول کر سب تہیں دیکھی جائیں گی، صرف اوپر کا پرت دیکھنا کافی نہیں۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: قالین کے اوپر کا رُخ دیکھ لینا ضرور ہے نیچے کا رُخ دیکھنے سے خیار رویت باطل نہ ہوگا اور دری اور دیگر فروش میں کل دیکھنا ضروری ہے۔ رضائی لحاف اور جبہ یا کوٹ جس میں اَستر [5] ہے ابرا [6] دیکھنا ضروری ہے اَستر دیکھنا کافی نہیں۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: مکان میں اندر باہر نیچے اوپر پاخانہ [8] باورچی خانہ سب کا دیکھنا ضروری ہے کیونکہ ان کے مختلف ہونے میں قیمت مختلف ہو جایا کرتی ہے باغ میں بھی باہر سے دیکھ لینا کافی نہیں اندرونی حصہ بھی دیکھنا ضروری ہے اور مختلف قسم کے درخت ہوں تو ہر ایک قسم کے درخت دیکھنا اور پھلوں کا شیریں وترش [9] معلوم کر لینا بھی ضروری ہے۔ [10] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: کھانے کی چیز ہو تو چکھنا کافی ہے اور سونگھنے کی ہو تو سونگھنا چاہیے جیسے عطر، خوشبودار تیل۔ [11] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: عددیات متقاربہ [12] مثلاً انڈے اخروٹ ان میں بعض کا دیکھ لینا کافی ہے جبکہ باقی اس سے خراب اور کم درجہ کے نہ ہوں۔ جو چیزیں زمین کے اندر ہوں جیسے لہسن، پیاز، گاجر، آلو، جو چیزیں تول کر بیچی جاتی ہیں ان میں کھود کر

---

[1] ...... کشیدہ کاری یعنی بیل بوٹے کا کام کیا ہوا کپڑا۔

[2] ...... مختلف ڈیزائن کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا جو کسی زمانے میں وسط ایشیا سے براستہ کابل برصغیر پاک و ہند آتا تھا۔

[3] ...... اوپر کا حصہ۔

[4] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج۷، ص۱۵۳.

[5] ...... دوہرے کپڑے کے نیچے کی تہ۔

[6] ...... دوہرے کپڑے کے اوپر کی تہ۔

[7] ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الثانی، ج۳، ص۶۳.

[8] ...... قضائے حاجت کی جگہ یعنی بیت الخلاء۔

[9] ...... میٹھا اور کھٹا، ذائقہ۔

[10] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج۷، ص۱۵٤.

[11] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج۷، ۱۵۵.

[12] ...... ایسی چیزیں جو گن کر بیچی جاتی ہیں اور ان کے افراد کی قیمتوں میں فرق نہیں ہوتا۔

تھوڑے سے دیکھنا کافی ہے جبکہ باقی اس سے کم درجہ کے نہ ہوں یہ جب کہ بائع نے کھود کر دکھائے یا مشتری نے بائع کی اجازت سے کھودے اور اگر مشتری نے بلا اجازت بائع خود کھود لیے اور اتنے کھودے جن کا کچھ ثمن ہو تو خیار رویت ساقط ہوگیا اور اگر وہ چیز گنتی سے بکتی ہو جیسے مولی تو بعض کا دیکھنا کافی نہیں جبکہ بائع نے اُکھاڑی ہو یا مشتری نے بائع کی اجازت سے۔ اور اگر مشتری نے بلا اجازت بائع اُکھاڑیں اور وہ اتنی ہیں جن کا کچھ ثمن ہے تو خیار ساقط ہوگیا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۳۸: ایسی چیز جو زمین میں ہے بیع کی بائع کہتا ہے اگر میں کھود کر نکالتا ہوں اور تم ناپسند کردو تو میرا نقصان ہوگا اور مشتری کہتا ہے اگر بغیر تمھاری اجازت میں خود کھودتا ہوں اور میرے کام کی نہ ہوئی تو پھیر نہ سکوں گا اور بیع لازم ہوجائے گی ایسی صورت میں اگر دونوں میں کوئی اپنا نقصان گوارا کرنے کے لیے طیار ہوجائے فبہا ورنہ قاضی بیع کو فسخ کردے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: شیشی میں تیل تھا اور شیشی کو دیکھا تو یہ حقیقۃً تیل کا دیکھنا نہیں کہ شیشہ حائل ہے۔ یوہیں آئینہ دیکھ رہا ہے اور مبیع کی صورت اُس میں دکھائی دی تو مبیع کا دیکھنا نہیں ہے اور اگر مچھلی پانی میں ہے جو بلا تکلف[3] پکڑی جاسکتی ہے اُس کو خریدا اور پانی ہی میں اُسے دیکھ بھی لیا بعضوں کے نزدیک خیار رویت باقی نہ رہیگا کہ مبیع دیکھ لی اور بعض فقہاء کہتے ہیں کہ خیار باقی ہے کیونکہ پانی میں اصلی حالت معلوم نہیں ہوگی جتنی ہے اُس سے بڑی معلوم ہوگی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: مشتری نے کسی کو قبضہ کے لیے وکیل کیا تو وکیل کا دیکھنا کافی ہے وکیل نے دیکھ کر پسند کرلیا تو نہ وکیل کو فسخ کا اختیار رہا نہ مؤکل[5] کو، یہ اُس وقت ہے کہ قبضہ کرتے وقت وکیل نے مبیع کو دیکھا اور اگر قبضہ کرتے وقت وہ چیز چھپی ہوئی تھی بعد میں اُسے کھول کر دیکھا تاکہ مشتری کا خیار باطل ہوجائے تو یہ دیکھنا اور پسند کرنا مشتری کے خیار کو باطل نہیں کرے گا کہ قبضہ کرنے سے اُس کی وکالت ختم ہوگئی دیکھنے کا حق باقی نہ رہا۔ اور اگر خریدنے کے لیے وکیل کیا ہے تو وکیل کا دیکھنا کافی ہے کہ وکیل نے دیکھ کر پسند کرلیا یا خریدنے سے پہلے وکیل نے دیکھ لیا تو اب نہ وکیل فسخ کرسکتا ہے نہ مؤکل یہ اُس صورت میں ہے کہ غیر معین چیز کے خریدنے کا وکیل ہو۔ اور اگر مؤکل نے خریدنے کے لیے چیز کو معین کردیا ہو کہ فلاں چیز مثلاً فلاں غلام یا فلاں گائے

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع،فصل فی خیار الرؤیة،ج۲،ص۳٦۳.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع،الباب السابع فی خیار الرؤیة،الفصل الثانی،ج۳،ص٦٤.

3 ......مشقت کے بغیر۔

4 ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع،باب خیار الرؤیة،ج۷،ص۱٥٥.

5 ......وکیل کرنے والا۔

یا بکری تو وکیل کو خیار رویت حاصل نہیں۔[1] (ہدایہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: ایک شخص نے ایک چیز خریدی مگر دیکھی نہیں دوسرے شخص کو اُس کے دیکھنے کا وکیل کیا کہ دیکھ کر پسند کرے یا ناپسند کرے وکیل نے دیکھ کر پسند کرلی بیع لازم ہوگئی اور ناپسند کی تو فسخ کرسکتا ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: کسی شخص کو مشتری نے قبضہ کے لیے قاصد بنا کر بھیجا یعنی اُس سے کہا کہ بائع کے پاس جا کر کہہ کہ مشتری نے مجھے بھیجا ہے کہ مبیع مجھے دیدے اس کا دیکھنا کافی نہیں یعنی مشتری اگر دیکھ کر ناپسند کرے تو بیع کو فسخ کرسکتا ہے۔[3] (درمختار)

وکیل نے مبیع کو وکالت سے پہلے دیکھا اُس کے بعد وکیل ہو کر خریدا تو اُسے خیار رویت حاصل ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: اندھے کی بیع وشرا[5] دونوں جائز ہیں اگر کسی چیز کو بیچے گا تو خیار حاصل نہ ہوگا اور خریدے گا تو خیار حاصل ہوگا اور مبیع کو اُلٹ پلٹ کر ٹٹولنا دیکھنے کے حکم میں ہے کہ ٹٹول لیا اور پسند کرلیا تو خیار ساقط ہوگیا اور کھانے کی چیز کا چکھنا اور سونگھنے کی چیز کا سونگھنا کافی ہے اور جو چیز نہ ٹٹولنے سے معلوم ہو نہ چکھنے سونگھنے سے جیسے زمین، مکان، درخت، لونڈی غلام وہاں اُس چیز کے اوصاف بیان کرنے ہوں گے جو اوصاف بیان کردیے گئے مبیع اُن کے مطابق ہے تو فسخ نہیں کرسکتا ورنہ فسخ کرسکتا ہے۔ اندھا مشتری یہ بھی کرسکتا ہے کہ کسی کو قبضہ یا خریدنے کے لیے وکیل کردے وکیل کا دیکھ لینا اُس کے قائم مقام ہوجائے گا۔ اندھا کسی چیز کو اپنے لیے خریدے یا دوسرے کے لیے مثلاً کسی نے اندھے کو وکیل کردیا دونوں صورتوں میں خیار حاصل ہوگا۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۴: اندھے کے لیے مبیع کے اوصاف بیان کردیے گئے یا اُس نے ٹٹول کر معلوم کرلیا اور چیز پسند کرلی پھر وہ بینا ہوگیا تو اب اُسے خیار رویت حاصل نہیں ہوگا جو خیار اُسے حاصل تھا ختم کرچکا۔ انکھیارے[7] نے خریدی تھی اور مبیع کو دیکھنے

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السابع في خيار الرؤية، الفصل الثالث، ج٣، ص٦٦.
و"الهداية"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج٢، ص٣٥.
و"ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج٧، ص١٥٦.

[2] ......"ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج٧، ص١٥٦.

[3] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج٧، ص١٥٦.

[4] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السابع في خيار الرؤية، الفصل الثالث، ج٣، ص٦٦.

[5] ......خرید وفروخت۔

[6] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب السابع في خيار الرؤية، الفصل الثالث، ج٣، ص٦٥.
و"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج٧، ص١٥٧.

[7] ......آنکھوں والے۔

سے پہلے نابینا ہوگیا تو اب اُس کے لیے وہی حکم ہے جو اُس مشتری کا ہے کہ خریدتے وقت نابینا تھا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: شے معین کی شے معین سے بیع ہوئی مثلاً کتاب کو کپڑے کے بدلے میں بیع کیا تو ایسی صورت میں بائع و مشتری دونوں کو خیار رویت حاصل ہے کیونکہ یہاں دونوں مشتری بھی ہیں۔[2] (درمختار)

خیار عیب کا بیان

حدیث (۱): ابن ماجہ نے واثلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس نے عیب والی چیز بیع کی اور اُس کو ظاہر نہ کیا، وہ ہمیشہ اللہ تعالٰی کی ناراضی میں ہے یا فرمایا: کہ ہمیشہ فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔''[3]

حدیث (۲): امام احمد و ابن ماجہ و حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور جب مسلمان اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے جس میں عیب ہو تو جب تک بیان نہ کرے، اسے بیچنا حلال نہیں۔''[4]

حدیث (۳): صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غلہ کی ڈھیری کے پاس گزرے اُس میں ہاتھ ڈال دیا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو اُنگلیوں میں تری محسوس ہوئی، ارشاد فرمایا: ''اے غلہ والے! یہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اس پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا۔ ارشاد فرمایا کہ: ''تو نے بھیگے ہوئے کو اوپر کیوں نہیں کر دیا کہ لوگ دیکھتے جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔''[5]

حدیث (۴): شرح سنہ میں مخلد بن خفاف سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے ایک غلام خریدا تھا اور اُس کو کسی کام میں لگا دیا تھا پھر مجھے اُس کے عیب پر اطلاع ہوئی، اس کا مقدمہ میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس پیش کیا، اُنھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ غلام کو میں واپس کر دوں اور جو کچھ آمدنی ہوئی ہے، وہ بھی واپس کر دوں پھر میں عروہ سے ملا اور اُنکو واقعہ سُنایا اُنھوں نے کہا، شام کو میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس جاؤں گا اُن سے جا کر یہ کہا کہ مجھ کو عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے یہ خبر دی ہے

---

1 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیة، الفصل الثالث، ج۳، ص۶۵.

2 ......''الدرالمختار''، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیة، ج۷، ص۱۶۲.

3 ......''سنن ابن ماجه''، کتاب التجارات، باب من باع عیبًا فلیبینه، الحدیث:۲۲۴۷، ج۳، ص۲۶۱۱.

4 ......''سنن ابن ماجه''، کتاب التجارات، باب من باع عیبًا فلیبینه، الحدیث:۲۲۴۶، ج۳، ص۵۸.

5 ......''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب قول النبی صلی اللّٰه علیه و سلم من غشنا فلیس منا، الحدیث:۱۰۱، ۱۰۲، ص۶۵.

کہ ایسے معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے: کہ ''آمدنی ضمان کے ساتھ ہے یعنی جس کے ضمان میں چیز ہو وہی آمدنی کا مستحق ہے۔'' یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ کیا کہ آمدنی مجھے واپس ملے۔[1]

حدیث (۵): دار قطنی و حاکم و بیہقی ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ خود کو ضرر پہنچے دے، نہ دوسرے کو ضرر پہنچائے، جو دوسرے کو ضرر پہنچائے گا اللہ تعالٰی اُس کو ضرر دے گا اور جو دوسرے پر مشقت ڈالے گا اللہ تعالٰی اُس پر مشقت ڈالے گا۔''[2]

حدیث (۶): بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ارشاد فرمایا: ''بیچنے کے لیے جو دودھ ہو اُس میں پانی نہ ملاؤ۔'' ایک شخص (امم سابقہ[3] میں سے جبکہ شراب حرام نہ تھی) ایک بستی میں شراب لے گیا، پانی ملا کر اُسے دوچند کر دیا پھر اُس نے ایک بندر خریدا اور دریا کا سفر کیا، جب پانی کی گہرائی میں پہنچا بندر اشرفیوں کی تھیلی اُٹھا کر مستول[4] پر چڑھ گیا اور تھیلی کھول کر ایک اشرفی پانی میں پھینکتا اور ایک کشتی میں، اس طرح اُس نے اشرفیوں کی نصف نصف تقسیم کر دی۔[5]

مسائل فقہیّہ

عرف شرع میں عیب جس کی وجہ سے مبیع کو واپس کر سکتے ہیں وہ ہے جس سے تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہو جائے۔[6]

مسئلہ ا: مبیع میں عیب ہو تو اُس کا ظاہر کر دینا بائع پر واجب ہے چھپانا حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ یوہیں ثمن کا عیب مشتری پر ظاہر کر دینا واجب ہے اگر بغیر عیب ظاہر کیے چیز بیع کر دی تو معلوم ہونے کے بعد واپس کر سکتے ہیں اس کو خیار عیب کہتے ہیں خیار عیب کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وقت عقد یہ کہہ دے کہ عیب ہوگا تو پھیر دینگے[7] کہا ہو یا نہ کہا ہو بہر حال عیب معلوم ہونے پر مشتری کو واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا لہٰذا اگر مشتری کو نہ خریدنے سے پہلے عیب پر اطلاع تھی نہ وقت خریداری اُس کے علم میں یہ بات آئی بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں عیب ہے تھوڑا عیب ہو یا زیادہ خیار عیب حاصل ہے کہ مبیع کو لینا چاہے تو پورے دام

---

1 ...... ''شرح السنة''، کتاب البیوع، باب فیمن اشتری عبدًا... إلخ، ج٤، ص٣٢١.

2 ...... ''المستدرك'' للحاکم، کتاب البیوع، باب النهی عن المحاقلة... إلخ، الحدیث: ٢٣٩٢، ج٢، ص٣٦٩.

3 ...... گزشتہ اُمتوں۔

4 ...... جہاز یا کشتی کا ستون۔

5 ...... ''شعب الإیمان'' للبیهقی، الباب الخامس والثلاثون... إلخ، الحدیث: ٥٣٠٨، ج٤، ص٣٣٣.

6 ...... ''تنویر الأبصار''، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج٧، ص١٦٤.

7 ...... واپس کر دینگے۔

پرلے لے واپس کرنا چاہے واپس کردے یہ نہیں ہوسکتا کہ واپس نہ کرے بلکہ دام[1] کم کردے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۲: عیب پر مشتری کو اطلاع قبضہ سے پہلے ہی ہوگئی تو مشتری بطور خود عقد کو فسخ کرسکتا ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ قاضی فسخ کا حکم دے تو فسخ ہوسکے بائع کے سامنے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے عقد کو فسخ کردیا یا رد کردیا یا باطل کر دیا بائع راضی ہو یا نہ ہو عقد فسخ ہوجائے گا اور اگر مبیع پر قبضہ کرچکا ہے تو بائع کی رضا مندی یا قضائے قاضی[3] کے بغیر عقد فسخ نہیں ہوسکتا۔[4] (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ۳: مشتری نے مبیع پر قبضہ کرلیا تھا پھر عیب معلوم ہوا اور بائع کی رضا مندی سے عقد فسخ ہوا تو ان دونوں کے حق میں فسخ ہے مگر تیسرے کے حق میں یہ فسخ نہیں بلکہ بیع جدید ہے کہ اس فسخ کے بعد اگر مبیع مکان یا زمین ہے تو شفعہ کرنے والا شفعہ کرسکتا ہے اور اگر قضائے قاضی سے فسخ ہوا تو سب کے حق میں فسخ ہی ہے شفعہ کا حق نہیں پہنچے گا۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ۴: خیار عیب کی صورت میں مشتری مبیع کا مالک ہوجاتا ہے مگر ملک لازم نہیں ہوتی اور اس میں وراثت بھی جاری ہوتی ہے یعنی اگر مشتری کو عیب کا علم نہ ہوا اور مرگیا اور وارث کو عیب پر اطلاع ہوئی تو اُسے عیب کی وجہ سے فسخ کا حق حاصل ہوگا۔ خیار عیب کے لیے کسی وقت کی تحدید نہیں[6] جب تک موانع رد[7] نہ پائے جائیں (جن کا بیان آئے گا) یہ حق باقی رہتا ہے۔[8] (عالمگیری)

(خیارِ عیب کے شرائط)

مسئلہ۵: خیار عیب کے لیے یہ شرط ہے: کہ (۱) مبیع میں وہ عیب عقد بیع کے وقت موجود ہو یا بعد عقد، مشتری کے قبضہ سے پہلے پیدا ہو، لہٰذا مشتری کے قبضہ کرنے کے بعد جو عیب پیدا ہوا اُس کی وجہ سے خیار حاصل نہ ہوگا۔ (۲) مشتری نے قبضہ کرلیا ہو تو اس کے پاس بھی وہ عیب باقی رہے اگر یہاں وہ عیب نہ رہا تو خیار بھی نہیں۔ (۳) مشتری کو عقد یا قبضہ کے وقت عیب پر اطلاع نہ ہو عیب دار جانکر لیا یا قبضہ کیا خیار نہ رہا۔ (۴) بائع نے عیب سے براءت نہ کی ہو اگر اُس نے کہہ دیا کہ میں اس کے کسی

---

[1] ...... قیمت۔

[2] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...إلخ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۶، ۶۷.

[3] ...... قاضی کا فیصلہ۔

[4] ......"الهدایة"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج۲، ص۳۶-۳۷.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...إلخ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۶.

[5] ......"الهدایة"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج۲، ص۳۹.

[6] ...... مدت مقرر نہیں۔

[7] ...... یعنی رد کرنے کے اسباب۔

[8] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...إلخ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۶.

عیب کا ذمہ دار نہیں خیار ثابت نہیں۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

(عیب کی صورتیں)

مسئلہ ۶: لونڈی غلام کا مالک کے پاس سے بھاگنا عیب ہے اور اگر بھاگنا اس وجہ سے ہے کہ مالک اُس پر ظلم کرتا ہے تو عیب نہیں۔ مالک نے اُسے امانت رکھ دیا ہے یا عاریت دیدیا ہے یا اُجرت پر دیا ہے امین یا مستعیر[2] یا متاجر[3] کے پاس سے بھاگنا بھی عیب ہے مگر جبکہ یہ ظلم کرتے ہوں۔ بھاگنے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ شہر سے نکل جائے بلکہ اُسی شہر میں رہے جب بھی عیب ہے اور بھاگنا اسی وقت عیب ہے جب مشتری کے یہاں سے بھی بھاگا ہو۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷: مشتری کے یہاں سے بھاگ کر بائع کے یہاں آیا اور چھپا نہیں جب کہ بائع اُسی شہر میں ہو تو عیب نہیں اور یہاں آکر پوشیدہ ہوگیا تو عیب ہے۔ غاصب[5] کے یہاں سے بھاگ کر مالک کے پاس آیا یہ عیب نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: بیل وغیرہ جانور دو تین دفعہ بھاگیں تو عیب نہیں اس سے زیادہ بھاگنا عیب ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: بچھونے پر پیشاب کرنا عیب ہے چوری کرنا عیب ہے چاہے اتنا چُرایا جس سے ہاتھ کاٹا جائے یا اس سے کم۔ یوہیں کفن چُرانا جیب کاٹنا بھی عیب ہے بلکہ نقب لگانا[8] بھی عیب ہے۔ کھانے کی چیز کھانے کے لیے مالک کی چُرائی تو عیب نہیں اور بیچنے کے لیے چُرائی یا دوسرے کی چیز چُرائی تو عیب ہے۔ بعض فقہا نے فرمایا کہ مالک کا پیسہ دو پیسے چُرانا عیب نہیں۔[9] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: بھاگنا، چوری کرنا، بچھونے پر پیشاب کرنا ان تینوں کے اسباب بچپن میں اور بڑے ہونے پر مختلف ہیں۔ بچپن سے مراد پانچ سال کی عمر ہے اس سے کم عمر میں یہ چیزیں پائی جائیں تو عیب نہیں۔ بچپن میں ان کا سبب کم عقلی اور

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع،الباب الثامن في خيار العيب...إلخ،الفصل الاول،ج۳،ص۶۶،۶۷،وغيره.

[2] ......عاریۃً لینے والا۔

[3] ......اجرت پر کام لینے والا۔

[4] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع،باب خيار العيب،ج۷،ص۱۷۰،وغيره.

[5] ......ناجائز قبضہ کرنے والا۔

[6] ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب البيوع،باب خيار العيب،ج۷،ص۱۷۰.

[7] ......"ردالمحتار"، كتاب البيوع،باب خيار العيب،ج۷،ص۱۷۰.

[8] ......دیوار میں چوری کرنے کے لیے سوراخ کرنا۔

[9] ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب البيوع،باب خيار العيب،ج۷،ص۱۷۰.
و"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع،الباب الثامن في خيار العيب...إلخ،الفصل الاول،ج۳،ص۶۹.

ضعف مثانہ[1] ہے اور بڑے ہونے کے بعد ان کا سبب سوء اختیار اور باطنی بیماری ہے لہٰذا اگر یہ عیوب مشتری وبائع دونوں کے یہاں بچپن میں پائے گئے یا دونوں کے یہاں جوانی کے بعد پائے گئے تو مشتری رد کرسکتا ہے کہ یہ وہی عیب ہے جو بائع کے یہاں تھا اور اگر بائع کے یہاں یہ عیب بچپن میں تھا اور مشتری کے یہاں بلوغ کے بعد تو رد نہیں کرسکتا کہ یہ وہ عیب نہیں بلکہ دوسرا عیب ہے جو مشتری کے یہاں پیدا ہوا جس طرح بائع کے یہاں اُسے بخار آتا تھا اگر مشتری کے یہاں بھی وہی بخار اُسی وقت آیا تو واپس کرسکتا ہے اور مشتری کے یہاں دوسری قسم کا بخار آیا تو واپس نہیں کرسکتا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: نابالغ غلام کو خریدا جو بچھونے پر پیشاب کرتا تھا مشتری[3] کے یہاں بھی یہ عیب موجود تھا مگر کوئی دوسرا عیب اس کے علاوہ بھی پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے واپس نہ کرسکا اور بائع سے اس عیب کا نقصان لے لیا بالغ ہونے پر پیشاب کرنا جاتا رہا تو جو معاوضۂ عیب بائع نے ادا کیا ہے چونکہ وہ عیب جاتا رہا وہ رقم واپس لے سکتا ہے۔[4] (فتح)

مسئلہ ۱۲: جنون بھی عیب ہے اور بچپن اور جوانی دونوں میں اس کا سبب ایک ہی ہے یعنی اگر بائع کے یہاں بچپن میں پاگل ہوا تھا اور مشتری کے یہاں جوانی میں تو واپس کرنے کا حق ہے کیونکہ یہ وہی عیب ہے دوسرا نہیں۔ جنون کی مقدار یہ ہے کہ ایک دن رات سے زیادہ پاگل رہے اس سے کم میں عیب نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کنیز کا ولد الزنا[6] ہونا عیب ہے۔ یوہیں اُس کا زنا کرنا بھی عیب ہے، لونڈی سے بچہ پیدا ہوجانا بھی عیب ہے، جبکہ وہ بچہ مولےٰ[7] کے علاوہ دوسرے سے ہو اور اگر اُس کا بچہ مولیٰ سے ہو تو وہ ام ولد ہے اُس کا بیچنا ہی جائز نہیں۔ زنا اور ولادت میں مشتری کے یہاں اس عیب کا پایا جانا ضرور نہیں۔ ولد الزنا ہونا، زنا کرنا، غلام میں عیب نہیں اگرچہ زنا کرنا گناہ کبیرہ ہے اُس پر توبہ واستغفار واجب ہے اور شرعاً سخت عیب ہے اور اگر زنا کرنا اُس کی عادت ہو یعنی دو مرتبہ سے زیادہ ایسا کیا تو یہ بیع میں عیب شمار کیا جائے گا۔ لونڈی اور غلام میں فرق اس وجہ سے ہے کہ لونڈی سے اکثر یہ مقصود ہوتا ہے کہ اُس سے وطی کرے اگر وہ ایسی ہے تو طبیعت کو کراہت آئے گی نیز اگر اولاد پیدا ہوئی تو زانیہ کی اولاد کہلائے گی اور یہ سخت عار ہے اور غلام سے مقصود

---

[1] ......جسم کے اندر پیشاب کی تھیلی کا کمزور ہونا۔

[2] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج۷، ص۱۷۶.

[3] ......خریدار۔

[4] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج۶، ص۵۰٤.

[5] ......"الفتاوی الهندية" كتاب البيوع، الباب الثامن في خيار العيب... إلخ، الفصل الاول، ج۳، ص۷۰.

[6] ......زنا سے پیدا ہونے والی اولاد۔

[7] ......آقا، مالک۔

خدمت لینا ہوتا ہے اوران باتوں سے خدمت میں کوئی فرق نہیں آتا، جب تک زنا کی عادت نہ ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: غلام اگر ایسا ہو کہ مفت اغلام کراتا ہو، یہ اُس میں عیب ہے۔ غلام مخنث[2] ہے بایں معنے کہ آواز میں نرمی ہے اور رفتار میں لچک، اگر یہ بات کمی کے ساتھ ہے تو عیب نہیں اور زیادتی کے ساتھ ہے تو عیب ہے، واپس کر دیا جائے گا اور اگر مخنث بایں معنٰی ہو کہ برے افعال کرتا ہے تو عیب ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۵: لونڈی کا حاملہ ہونا یا شوہر والی ہونا عیب ہے کیونکہ اُس کو فراش نہیں بنایا جا سکتا۔[4] یوہیں غلام کا شادی شدہ ہونا بھی عیب ہے، مگر غلام نے واپسی سے پہلے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تو واپس نہیں کیا جا سکتا اور لونڈی کو اُس کے شوہر نے طلاق دیدی اگر رجعی طلاق ہے واپس کی جا سکتی ہے اور بائن ہے تو نہیں اور شوہر والی لونڈی اگر مشتری کے محرمات میں سے ہو مثلاً اس کی رضاعی بہن یا ماں ہے یا اس کی عورت کی ماں ہے تو شوہر والی ہونا عیب نہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: جذام[6]، برص[7]، اندھا ہونا، کانا ہونا، بھینگا ہونا[8]، گونگا ہونا، بہرا ہونا، اُنگلی زیادہ یا کم ہونا، کُبڑا[9] ہونا، پھوڑے، بیماری، خصیہ کا بڑا ہونا، نامردی، خصی ہونا، یہ سب چیزیں عیب ہیں اگر خصی کہکر خریدا اور خصی نہ تھا تو واپس کرنے کا حق نہیں ہے۔[10] (عالمگیری، درمختار) جو غلام دارالاسلام میں پیدا ہوا ہے اور بالغ ہو گیا مگر اُس کا ختنہ نہیں ہوا ہے یہ

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۷.

2 ...... ہیجڑہ۔

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، الفصل الاول، ج۳، ص۶۸.

و "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج۷، ص۱۷۵.

4 ...... یعنی اس سے جماع، ہمبستری نہیں کی جا سکتی۔

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۷، ۶۸.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج۷، ص۱۷۵.

6 ...... کوڑھ، ایک موذی بیماری۔

7 ...... سفید کوڑھ، ایک بیماری جس کی وجہ سے جسم پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں۔

8 ...... آنکھ کا ٹیڑھا پن۔ 9 ...... وہ شخص جس کی پیٹھ جھک گئی ہو۔

10 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۸.

و "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج۷، ص۱۷۴.

عیب ہے اور ابھی نابالغ ہے یا دارالحرب سے اُسے لائے اس میں یہ عیب نہیں۔[1] (فتح)

مسئلہ ۱۷: غلام امرد[2] خریدا پھر معلوم ہوا کہ اس نے داڑھی مُنڈائی تھی یا داڑھی کے بال نوچ ڈالے تھے یہ عیب ہے واپس کردیا جائے گا۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۱۸: گندہ دہنی[4] یا بغل میں بو ہونا لونڈی میں عیب ہے غلام میں نہیں، مگر جبکہ بہت زیادہ ہو تو غلام میں بھی عیب ہے اور اگر دانت مانجھے نہیں[5] اس وجہ سے مونھ سے بو آتی ہے، منجن[6] مسواک سے بو زائل ہو جائے گی، یہ عیب نہیں۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: ناف کے نیچے پیڑو[8] کا پھولا ہونا، لونڈی غلام دونوں میں عیب ہے[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: لونڈی کی شرمگاہ میں گوشت یا ہڈی کا پیدا ہو جانا جس کی وجہ سے وطی نہ ہو سکے، عیب ہے۔ یوہیں آگے کا مقام بند ہونا بھی عیب ہے۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: کافر ہونا لونڈی غلام دونوں میں عیب ہے۔ یوہیں بدمذہب ہونا بھی عیب ہے۔[11] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: لونڈی کی عمر پندرہ سال کی ہو اور حیض نہ آئے یہ عیب ہے اور اگر صغرسنی یا کبرسنی کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو عیب نہیں۔ یہ بات کہ حیض نہیں آتا یہ خود اُسی لونڈی کے کہنے سے معلوم ہوگی اور اگر بائع کہتا ہے کہ اسے حیض آتا ہے تو اُسے قسم دیں گے، اگر قسم کھالے بائع کا قول معتبر ہے اور قسم سے انکار کرے تو عیب ثابت ہے۔ استحاضہ بھی عیب ہے۔[12] (درمختار)

---

[1] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج٦، ص٨.

[2] ......یعنی خوبصورت لڑکا۔

[3] ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، فصل فی العیوب، ج١، ص٣٦٧.

[4] ......یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری۔ [5] ......دانت صاف نہیں کیے۔ [6] ......دانت صاف کرنے والا پوڈر۔

[7] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الاول، ج٣، ص٦٧.

و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج٧، ص١٧٤.

[8] ......ناف کے نیچے کا حصہ۔

[9] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الاول، ج٣، ص٦٩.

[10] ......المرجع السابق.

[11] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج٧، ص١٧٥.

[12] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج٧، ص١٧٦.

مسئلہ ۲۳: پرانی کھانسی عیب ہے، معمولی کھانسی عیب نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مدیون ہونا بھی عیب ہے جبکہ اُس دین کا مطالبہ فی الحال ہو سکتا ہو اور اگر ایسا دین ہے جو آزاد ہونے کے بعد واجب الادا ہو گا تو عیب نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: شراب خواری کی عادت، جوا کھیلنا، جھوٹ بولنا، چغلی کھانا، نماز چھوڑ دینا، بائیں ہاتھ سے کام کرنا، آنکھ میں پربال ہونا[3]، پانی بہنا، رتوند ہونا،[4] یہ سب عیوب ہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار)

(جانوروں کے بعض عیوب)

مسئلہ ۲۶: گائے، بھینس، بکری دودھ نہیں دیتی یا اپنا دودھ خود پی جاتی ہے یہ عیب ہے۔ اور جانور کا کم کھانا بھی عیب ہے بیل کام کے وقت سو جاتا ہے یہ عیب ہے۔ گدھا خریدا، وہ سُست چلتا ہے واپس نہیں کر سکتا مگر جبکہ تیز رفتاری کی شرط کر لی ہو۔ گدھے کا نہ بولنا عیب ہے۔ مُرغ خریدا جو ناوقت بولتا ہے، واپس کر سکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: بکری خریدی، دیکھا تو اُس کے کان کٹے ہوئے ہیں، یہ عیب ہے۔ یوہیں قربانی کے لیے کوئی جانور خریدا جس کے کان کٹے ہوئے ہیں یا اُس میں کوئی عیب ایسا ہے جس کی وجہ سے قربانی نہیں ہو سکتی اُسے واپس کر سکتا ہے اور اگر قربانی کے لیے نہ ہو تو واپس نہیں کر سکتا مگر جبکہ عرف میں وہ عیب قرار دیا جائے۔ اگر بائع و مشتری میں اختلاف ہوا مشتری کہتا ہے میں نے قربانی کے لیے خریدا ہے بائع انکار کرتا ہے اگر وہ زمانہ قربانی کا ہو اور مشتری اہل قربانی سے ہو تو مشتری کا قول معتبر ہے۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۲۸: گائے یا بکری نجاست خور ہے اگر یہ اُس کی عادت ہے عیب ہے اور اگر ہفتہ میں ایک دو بار ایسا ہوا تو

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن في خيار العيب...إلخ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۸.

[2] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، ج۷، ص۱۷۹.

[3] ......آنکھ کی ایک بیماری جس میں پلکوں کے اندر سے مڑے ہوئے بال نکل آتے ہیں اور آنکھ کے ڈھیلے میں چبھتے رہتے ہیں۔

[4] ......شب کوری، آنکھ کی ایک بیماری جس کے سبب رات کو دکھائی نہیں دیتا۔

[5] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن في خيار العيب...إلخ، الفصل الاول، ج۳، ص۶۹.
و"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، ج۷، ص۱۷۹.

[6] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن في خيار العيب...إلخ، الفصل الثاني، ج۳، ص۷۱، ۷۲.

[7] ......"الفتاوی الخانية"، كتاب البيع، فصل في العيوب، ج۳، ص۳۶۹.

عیب نہیں۔ کوئی جانور مکھی کھاتا ہے اگر احیاناً[1] ایسا ہو تو عیب نہیں اور اکثر کھاتا ہو تو عیب ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: جانور کے دونوں پاؤں قریب قریب ہیں مگر رانوں میں زیادہ فاصلہ ہے یہ عیب ہے۔ رسی توڑانا یا کسی ترکیب سے گلے سے پگھا[3] نکال لینا عیب ہے۔ گھوڑا سرکش ہے کھڑا ہو جاتا ہے اَڑ جاتا ہے لگام لگاتے وقت شوخی[4] کرتا ہے لگانے نہیں دیتا چلنے میں دونوں پنڈلیاں یا پاؤں رگڑ کھاتے ہوں یہ سب عیب ہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: گھوڑا خریدا، دیکھا کہ اُس کی عمر زیادہ ہے خیارِ عیب کی وجہ سے اُسے واپس نہیں کرسکتا ہاں اگر کم عمر کی شرط کرلی ہے تو واپس کرسکتا ہے۔ گائے خریدی وہ مشتری کے یہاں سے بھاگ کر بائع کے یہاں چلی جاتی ہے یہ عیب نہیں۔[6] (عالمگیری) یعنی جب کہ زیادہ نہ بھاگتی ہو۔

(دوسری چیزوں کے عیوب)

مسئلہ ۳۱: موزے یا جوتے خریدے وہ اس کے پاؤں میں نہیں آتے واپس کرسکتا ہے اگرچہ خریدتے وقت یہ نہ کہا ہو کہ پہننے کے لیے خریدتا ہوں کیونکہ عادۃً[7] ایک جوڑا جوتا یا موزہ پہننے ہی کے لیے خریدا جاتا ہے۔ جوتا خریدا جو تنگ تھا بائع نے کہہ دیا پہنو ٹھیک ہو جائے گا ایک دن پہنا مگر ٹھیک نہ ہوا اب واپس نہیں کرسکتا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: نجس کپڑا خریدا مگر مشتری کو ناپاک ہونا معلوم نہ تھا اب معلوم ہوا اگر اُس قسم کا کپڑا ہے کہ دھونے سے خراب نہیں ہوگا تو واپس نہیں کرسکتا اور خراب ہو جائے گا تو واپس کرسکتا ہے۔ اُس میں تیل کی چکنائی لگی ہے تو بہرحال واپس کرسکتا ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: مکان خریدا اُس کے دروازہ پر لکھا ہوا پایا یہ فلاں مسجد پر وقف ہے محض اتنی بات سے واپس نہیں

---

[1]...... کبھی کبھی۔

[2]...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الثانی، ج۳، ص۷۲.

[3]...... وہ لمبی رسی جو جانور کے گلے میں باندھ کر پچھلے پاؤں میں باندھ دیتے ہیں، لگام۔

[4]...... لگام لگاتے وقت کھڑا نہیں ہوتا اچھلتا کودتا ہے۔

[5]...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الثانی، ج۳، ص۷۲.

[6]...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الثانی، ج۳، ص۷۲.

[7]...... عادت کے مطابق۔

[8]...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الثانی، ج۳، ص۷۳.

[9]...... المرجع السابق.

کرسکتا جب تک وقف کا ثبوت نہ ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: مکان یا زمین خریدی لوگ اُسے منحوس کہتے ہیں واپس کرسکتا ہے کیونکہ اگرچہ اس قسم کے خیالات کا اعتبار نہیں مگر بیچنا چاہے گا تو اس کے لینے والے نہیں ملیں گے اور یہ ایک عیب ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۵: گیہوں[3] خریدے بائع نے اشارہ کرکے بتادیا تھا کہ یہ ہیں اُس کے دانے پتلے یا چھوٹے ہیں تو خیار عیب سے واپس نہیں کرسکتا اور اگر گھنے ہوئے ہیں[4] یا بودار[5] ہیں تو واپس کرسکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: پھل یا ترکاری کی ٹوکری خریدی اُس میں نیچے گھاس بھری ہوئی نکلی واپس کرسکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: مکان خریدا جس کا پرنالہ دوسرے کے مکان میں گرتا ہے یا اس کی نالی دوسرے کے مکان میں جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ اس کا حق نہیں ہے مگر خریداری کے وقت اس کا علم نہیں تھا تو واپس کرسکتا ہے یا اس کی وجہ سے جو کچھ قیمت میں کمی پیدا ہو وہ بائع سے واپس لے سکتا ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: قرآن مجید یا کتاب خریدی اور اُس کے اندر بعض بعض جگہ الفاظ لکھنے سے رہ گئے ہیں واپس کرسکتا ہے۔[9] (عالمگیری)

(موانع رد کیا ہیں اور کس صورت میں نقصان لے سکتا ہے)

مسئلہ ۳۹: عیب پر اطلاع پانے کے بعد مشتری نے اگر مبیع میں مالکانہ تصرف کیا تو واپس کرنے کا حق جاتا رہا۔ جانور خریدا تھا وہ بیمار تھا اُس کا علاج کیا یا اپنے کام کے لیے اُس پر سوار ہوا واپس نہیں کرسکتا اور اگر ایک بیماری تھی جس کی بائع نے ذمہ داری نہیں کی تھی اُس کا علاج کیا اور دوسری بیماری جس کا ذکر نہیں آیا تھا وہ ظاہر ہوئی تو اس کی وجہ سے واپس کرسکتا

---

[1] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن في خيار العيب... إلخ، الفصل الثاني، ج٣، ص٧٣.

[2] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن في خيار العيب... إلخ، الفصل الثاني، ج٣، ص٧٣.
و"الدر المختار"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، ج٧، ص١٨١.

[3] ...... گندم۔

[4] ...... گھن (ایک کیڑا جو غلے کو کھاتا ہے) لگے ہوئے ہوں۔

[5] ...... بدبودار۔

[6] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن في خيار العيب... إلخ، الفصل الثاني، ج٣، ص٧٣.

[7] ...... المرجع السابق.

[8] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن في خيار العيب... إلخ، الفصل الثاني، ج٣، ص٧٤.

[9] ...... المرجع السابق.

ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: جانور پر اُس کو واپس کرنے کی غرض سے سوار ہوا یا سوار ہو کر اُسے پانی پلانے لے گیا یا چارہ خریدنے گیا اگر مجبور تھا تو عیب پر رضامندی نہیں ورنہ ہے۔ عیب پر مطلع ہونے کے بعد مکان خرید کردہ میں[2] سکونت کی[3] یا اُس کی مرمت کی یا اُس کو ڈھا دیا اب واپس نہیں کرسکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: مبیع کو مشتری نے بیچ کردیا یا آزاد کردیا یا ہبہ کر کے قبضہ دیدیا اس کے بعد عیب پر مطلع ہوا تو نہ واپس کرسکتا ہے نہ نقصان لے سکتا ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: بکری یا گائے خریدی اُسکا دودھ دوہ کر استعمال کیا پھر عیب پر اطلاع ہوئی واپس نہیں کرسکتا نقصان لے سکتا ہے۔ اور گائے بکری کو مع بچہ کے خریدا ہے اور عیب پر مطلع ہوا اس کے بعد بچہ نے دودھ پی لیا واپس کرسکتا ہے چاہے بچہ نے خود ہی پی لیا ہو یا اس نے اُسے چھوڑا تھا کہ پی لے۔ اور اگر مشتری نے دودھ دوہا تو واپس نہیں کرسکتا چاہے خود پی لے یا اُس کے بچہ کو پلا دے کہ عیب پر مطلع ہو کر دوہنا[6] دلیل رضامندی ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: کنیز[8] خرید کر اُس سے وطی کی اس کے بعد عیب پر مطلع ہوا واپس نہیں کرسکتا عیب کا نقصان لے سکتا ہے۔ اور اگر بائع نقصان دینا نہیں چاہتا کنیز واپس لینے کے لیے راضی ہے تو واپسی ہوسکتی ہے۔ یوہیں شہوت کے ساتھ چھونا یا بوسہ دینا بھی مانع رد ہے۔ اور عیب پر مطلع ہونے کے بعد یہ افعال کیے تو نقصان بھی نہیں لے سکتا۔ اور اگر اُس کے ساتھ کسی نے زنا کیا جب بھی واپس نہیں کرسکتا نقصان لے سکتا ہے مگر جبکہ بائع واپس لینے پر طیار ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: غلہ خریدا اُس میں سے کچھ کھالیا یا بیچ دیا پھر عیب پر مطلع ہوا جو کھا چکا ہے اُس کا نقصان لے لے اور باقی کو واپس کرسکتا ہے جو بیچ چکا ہے اُس کا نقصان نہیں لے سکتا۔ آٹا خریدا اُس میں سے کچھ گوندھ کر روٹی پکائی معلوم ہوا کہ کڑوا ہے جو پکا چکا ہے اُس کا نقصان لے سکتا ہے اور باقی کو واپس کرسکتا ہے۔[10] (خانیہ وغیرہ)

---

[1] "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۷۵.

[2] خریدے ہوئے مکان میں۔

[3] رہائش اختیار کی۔

[4] "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۷۵.

[5] "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب: فی أنواع زیادۃ المبیع، ج۷، ص۱۸۷.

[6] دودھ نکالنا۔

[7] "الفتاوی الھندیہ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۷۵.

[8] لونڈی۔

[9] "الفتاوی الھندیہ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۷۵-۷۶.

[10] "الفتاوی الخانیۃ"، کتاب البیع، فصل فیما یرجع بنقصان العیب، ج۱، ص۳۷۱، وغیرہ.

مسئلہ ۴۵: کپڑا خریدا اُسے قطع کرایا اور ابھی سلا نہیں اُس میں عیب معلوم ہوا اُسے واپس نہیں کرسکتا بلکہ نقصان لے سکتا ہے ہاں اگر بائع قطع کیے ہوئے کو واپس لینے پر راضی ہے تو اب نقصان نہیں لے سکتا اور خرید کر بیع کر دیا ہے تو کچھ نہیں کرسکتا۔ اور اگر قطع کے بعد سِل بھی گیا اور عیب معلوم ہوا تو نقصان لے سکتا ہے بائع بجائے نقصان دینے کے واپس لینا چاہے تو واپس نہیں لے سکتا۔[1] (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۴۶: کپڑا خرید کر اپنے نابالغ بچہ کے لیے قطع کرایا[2] اور عیب معلوم ہوا تو نہ واپس کرسکتا ہے نہ نقصان لے سکتا ہے۔ اور اگر بالغ لڑکے کے لیے قطع کرایا تو نقصان لے سکتا ہے۔[3] (ہدایہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: مبیع میں مشتری کے یہاں کوئی جدید عیب[4] پیدا ہوگیا مشتری[5] کے فعل سے وہ عیب پیدا ہوا یا آفت سماوی[6] سے ہوا واپس نہیں کرسکتا نقصان کا معاوضہ لے سکتا ہے۔ اور اگر بائع کے فعل سے وہ عیب پیدا ہوا ہے جب بھی واپس نہیں کرسکتا بلکہ دونوں عیبوں سے جو نقصان ہے اُن کا معاوضہ لے سکتا ہے۔ اور اگر اجنبی کے فعل سے دوسرا عیب پیدا ہوا تو عیب اول کا نقصان بائع سے لے اور دوسرے عیب کا اُس اجنبی سے۔ اور اگر بیع کے بعد[7] مگر قبضہ سے پہلے بائع کے فعل سے یا خود مبیع کے فعل سے[8] یا آفت سماوی سے عیب جدید پیدا ہوا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع کو رد کردے یعنی نہ لے یا لے لے اور جو نقصان ہوا ہے اُس کے عوض میں ثمن سے کم کردے۔ اور اگر اجنبی کے فعل سے وہ عیب پیدا ہوا ہے جب بھی اختیار ہے کہ مبیع کو لے یا نہ لے، اگر مبیع کو لیتا ہے تو نقصان کا معاوضہ اُس اجنبی سے لے سکتا ہے۔ اور اگر خود مشتری کے فعل سے عیب پیدا ہوا ہے تو پورے ثمن کے ساتھ لینا پڑے گا اور نقصان کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: جو چیز ایسی ہو کہ اُس کی واپسی میں مزدوری صرف کرنی پڑے تو جہاں عقد بیع ہوا ہے وہاں پہنچانا مشتری کے ذمہ ہے یعنی مزدوری وغیرہ مشتری کو دینی پڑے گی۔[10] (درمختار)

مسئلہ ۴۹: جانور خریدا اُسے ذبح کر دیا اب معلوم ہوا کہ اسکی آنتیں خراب ہوگئی تھیں تو نقصان نہیں لے سکتا اور اگر ذبح سے

---

[1]...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، ج ٢، ص ٣٨، وغيره.

[2]...... کٹوایا۔

[3]...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، ج ٢، ص ٣٨.
و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، ج ٧، ص ١٨٤.

[4]...... نیا عیب۔

[5]...... خریدنے والے۔

[6]...... قدرتی آفت جیسے جلنا، ڈوبنا وغیرہ۔

[7]...... سودا طے ہونے کے بعد۔

[8]...... خریدی ہوئی چیز کے اپنے فعل سے مثلاً گائے خریدی اس نے اونچی جگہ سے چھلانگ لگائی تو ٹانگ ٹوٹ گئی۔

[9]...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، ج ٧، ص ١٨١.

[10]...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، ج ٧، ص ١٨١ و ١٤٨.

پہلے عیب پر مطلع ہو چکا تھا پھر ذبح کر دیا جب بھی نقصان نہیں لے سکتا مگر جبکہ یہ معلوم ہو کہ ذبح نہ کیا جائے گا تو مر جائے گا اس صورت میں نقصان لے سکتا ہے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: مبیع میں کچھ زیادتی کر دی مثلاً کپڑے کو سی دیا یا رنگ دیا یا ستو میں گھی شکر وغیرہ ملا دیا یا زمین میں پیڑ نصب کر دیے[2] یا تعمیر کرائی یا اُس کو بیع کر دیا اگرچہ بیچنا عیب پر مطلع ہونے کے بعد ہو یا مبیع ہلاک ہوگئی ان سب صورتوں میں نقصان لے سکتا ہے واپس نہیں کر سکتا ہے اگر وہ دونوں واپسی پر رضامند بھی ہو جائیں جب بھی قاضی حکم واپسی کا نہیں دے سکتا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۱: انڈا خریدا، توڑا تو گندہ نکلا، کل دام واپس ہونگے کہ وہ بیکار چیز ہے بیع[4] کے قابل نہیں ہاں شترمرغ کا انڈا جس میں چھلکا مقصود ہوتا ہے اکثر لوگ اُسے زینت کی غرض سے رکھتے ہیں اُس کی بیع باطل نہیں عیب کا نقصان لے سکتا ہے۔ خربزہ۔ تربز۔ کھیرا خریدا اور کاٹا تو خراب نکلا یا بادام، اخروٹ خریدا توڑنے پر معلوم ہوا کہ خراب ہے مگر باوجود خرابی کام کے لائق ہے کم سے کم یہ کہ جانور ہی کے کھلانے میں کام آسکتا ہے تو واپس نہیں کر سکتا نقصان لے سکتا ہے اور اگر بائع کٹے ہوئے یا ٹوٹے ہوئے کو واپس لینے پر طیار ہے تو واپس کر دے نقصان نہیں لے سکتا۔ اور اگر عیب معلوم ہو جانے کے بعد کچھ بھی کھا لیا تو نقصان بھی نہیں لے سکتا۔ اور اگر چکھا اور عیب معلوم ہونے کے بعد چھوڑ دیا کچھ نہ کھایا تو نقصان لے سکتا ہے۔ اور اگر کاٹنے توڑنے سے پہلے ہی مشتری کو عیب معلوم ہوگیا تو اُسی حالت میں واپس کر دے کاٹے توڑے گا تو نہ واپس کر سکتا ہے نہ نقصان لے سکتا ہے۔ اور اگر کاٹنے توڑنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ چیزیں بالکل بیکار ہیں مثلاً کھیرا کڑوا ہے یا بادام۔ اخروٹ میں گری نہیں ہے۔ تربز یا خربزہ سڑا ہوا ہے تو پورے دام[5] واپس لے بیع باطل ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: گیہوں[7] وغیرہ غلہ خریدا اُس میں خاک ملی ہوئی نکلی اگر خاک اُتنی ہی ہے جتنی عادۃً ہوا کرتی ہے واپس نہیں کر سکتا اور عادت سے زیادہ ہے تو کل واپس کر دے اور اگر گیہوں رکھنا چاہتا ہے خاک کو الگ کر کے واپس کرنا چاہتا ہے یہ نہیں کر سکتا۔[8] (عالمگیری، ردالمحتار)

...... "الدر المختار"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، ج۷، ص۱۸۷، وغيره۔ ...... درخت لگا دے۔

...... "الدر المختار"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، ج۷، ص۱۸۸۔

...... یعنی خرید و فروخت۔ ...... پوری قیمت۔

...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، مطلب: يرجع القياس، ج۷، ص۱۹۵۔

...... گندم۔

...... "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب خيار العيب، مطلب: وجد في الحنطة ترابا، ج۷، ص۱۹۷۔

و "الفتاوى الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن في خيار العيب...إلخ، الفصل الثاني، ج۳، ص۷۴۔

مسئلہ ۵۳: گیہوں میں کچھ خاک ملی تھی اُڑ گئی اور وزن کم ہو گیا یا گیہوؤں میں نمی تھی خشک ہو کر وزن کم ہو گیا واپس نہیں کرسکتا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۵۴: مشتری[2] نے مبیع کو بیع کر دیا اور اُسے عیب کی خبر نہ تھی مشتری ثانی[3] نے عیب کی وجہ سے حکم قاضی سے واپس کیا تو مشتری اول بائع اول کو وہ چیز واپس کرسکتا ہے۔ یہ اُس وقت ہے جب مشتری ثانی نے گواہوں سے یہ ثابت کیا ہو کہ اس چیز میں اُس وقت سے عیب ہے جب بائع اول کے پاس تھی اور اگر گواہوں سے مشتری کے پاس عیب ثابت کیا ہو تو بائع اول پر رد نہیں کرسکتا اور اگر واپس کرنے کے بعد مشتری اول نے یہ کہدیا کہ اس میں کوئی عیب نہیں ہے تو واپس نہیں کرسکتا۔ یہ تمام باتیں اُس وقت ہیں جب مبیع پر قبضہ ہو چکا ہو اور قبضہ نہ ہوا ہو تو مطلقاً واپس کرسکتا ہے چاہے قضائے قاضی سے واپسی ہو یا اس کے بغیر کیونکہ بیع ثانی اس صورت میں صحیح ہی نہیں مگر جائداد غیر منقولہ[4] میں بغیر قبضہ بھی بیع ہوسکتی ہے، اس میں قبضہ اور غیر قبضہ کا فرق نہیں۔[5] (درمختا، ردالمختار)

مسئلہ ۵۵: مشتری ثانی نے مشتری اول کو اس کی رضامندی سے چیز واپس کر دی تو یہ بائع اول کو واپس نہیں کرسکتا اگرچہ وہ عیب ایسا نہ ہو جو مشتری اول کے یہاں پیدا ہوسکتا ہو مثلاً غلام کے پانچ کی جگہ چھ اُنگلیاں ہیں کہ یہ واپسی حق ثالث میں بیع جدید قرار پائے گی۔ یوہیں بائع کے وکیل نے اگر مبیع کی واپسی اپنی رضامندی سے کرلی تو مؤکل کو واپس نہیں کرسکتا کہ مؤکل کے لحاظ سے یہ فسخ نہیں بلکہ بیع جدید ہے اور اگر قضائے قاضی[6] سے واپسی ہوئی تو مؤکل پر بھی واپسی ہوگئی کہ جب بیع فسخ ہوگئی وہ چیز مؤکل کی ہوگئی۔[7] (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۵۶: مشتری نے مبیع پر قبضہ کرنے کے بعد عیب کا دعویٰ کیا تو ثمن دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا بلکہ مشتری سے اثبات عیب کے گواہ طلب کیے جائیں گے اور گواہ نہ ہوں تو بائع پر حلف دیا جائے گا اور بائع قسم کھا جائے کہ عیب نہیں تھا تو ثمن دینے کا حکم ہوگا اور اگر مشتری نے پہلے یہ کہا کہ میرے گواہ نہیں ہیں پھر کہتا ہے گواہ پیش کروں گا تو گواہ قبول کرلیے جائیں گے۔

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة" کتاب البیع، فصل فیمایرجع بنقصان العیب، ج۱، ص۳۷۳.

2 ...... خریدار۔

3 ...... دوسرا خریدار۔

4 ...... وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہو۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، مطلب: وجدفی الحنطة ترابًا، ج۷، ص۱۹۷.

6 ...... قاضی کا فیصلہ۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، مطلب وجد فی العنطة ترابًا، ج۷، ص۱۹۷.

اور اگر مشتری کے پاس گواہ نہیں ہیں اور بائع قسم سے انکار کرتا ہے تو عیب کا حکم ہوگا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۷: گواہ مشتری یا حلف بائع کی اُس وقت ضرورت ہے جب وہ عیب مخفی ہو[2] مثلاً بھاگنا چوری کرنا اور اگر عیب ظاہر ہو مثلاً کانا، بہرا، گونگا ہے یا اُس کی اُنگلیاں زائد یا کم ہیں تو نہ گواہ کی حاجت نہ قسم کی ضرورت ہاں اگر بائع یہ کہے کہ مشتری کو خریدنے کے وقت عیب کا علم تھا یا بعد خریدنے کے عیب پر راضی ہوگیا یا میں عیب سے بری الذمہ ہو چکا تھا تو بائع کو ان امور پر[3] گواہ پیش کرنے پڑیں گے گواہ نہ لا سکے تو مشتری پر حلف دیا جائے گا قسم کھالے گا واپس کر دیا جائے گا ورنہ واپس نہیں کرسکتا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: وہ عیوب جن میں طبیب کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً ورم جگر،[5] ورم طحال[6] یا کوئی دوسری پوشیدہ بیماری ان میں ایک طبیب عادل نے اس بیماری کا ہونا بیان کر دیا تو دعوے قابل سماعت ہے رہا یہ امر کہ یہ بیماری بائع کے یہاں موجود تھی اس کے لیے دو۲ عادل طبیب کی شہادت درکار ہوگی۔ اور جو عیوب ایسے ہیں جن پر عورتوں ہی کو اطلاع ہوتی ہے ان میں ایک عورت کے قول سے عیب کا ثبوت ہوگا مگر بیع فسخ کرنے کے لیے یہ ضرور ہے کہ بائع کو حلف دیں اگر وہ قسم کھالے کہ میرے یہاں یہ عیب نہ تھا تو واپس نہیں کرسکتا قسم سے انکار کرے تو واپس کر دیگا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۵۹: جو عیب ظاہر ہے اور اتنی مدت میں پیدا نہیں ہوسکتا جب سے بیع ہوئی ہے تو یہاں بھی گواہ یا حلف کی حاجت نہیں ہاں اگر اس مدت میں پیدا ہوسکتا ہے اور بائع یہ کہتا ہے کہ میرے یہاں یہ عیب نہ تھا تو گواہ یا حلف کی حاجت ہوگی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: مبیع کے کسی جز کے متعلق کسی نے دعوے کر کے اپنا حق ثابت کر دیا اگر مشتری نے قبضہ نہیں کیا ہے تو اختیار ہے کہ باقی کو لے یا نہ لے اور قبضہ کر چکا ہے اور وہ چیز قیمی ہے جب بھی اختیار ہے کہ لے یا واپس کر دے اور وہ چیز مثلی ہے تو باقی کو واپس نہیں کرسکتا بلکہ جو کچھ اسکا حصہ ہے یہ لے لے اور جو دوسرے حقدار کا ہے وہ لے لے گا۔ اور دو چیزیں خریدی ہیں

---

[1] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب: قبض من غریمه دراهم... إلخ، ج۷، ص۲۰۱.

[2] ......چھپا ہوا ہو۔

[3] ......یعنی ان باتوں پر۔

[4] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب: قبض من غریمه دراهم... إلخ، ج۷، ص۲۰٤.

[5] ......جگر کی سوجن، جگر کی بیماری وغیرہ۔

[6] ......تلی کی سوجن، تلی کی بیماری وغیرہ۔

[7] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج۷، ص۲۰٤.

[8] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الرابع، ج۳، ص۸٦.

اور ایک پر قبضہ کرلیا یا اب تک کسی پر قبضہ نہیں کیا ہے اور ایک میں کسی نے اپنا حق ثابت کر دیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ دوسری کو لے لے یا چھوڑ دے اور دونوں پر قبضہ کر چکا ہے تو اختیار نہیں یعنی دوسری کو لینا ضروری ہے واپس نہیں کر سکتا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۱: قبضہ کے بعد مبیع میں اختلاف ہوا کہ ایک ہے یا زیادہ تا کہ عیب کی صورت میں واپسی ہو تو یہ معلوم ہو سکے ثمن کتنا واپس کیا جائے گا یا مبیع میں اختلاف نہیں مگر کتنے پر قبضہ ہوا اس میں اختلاف ہے ان دونوں صورتوں میں مشتری کا قول معتبر ہے اور اگر خیار عیب میں مبیع کی واپسی کے وقت بائع کہتا ہے یہ وہ چیز نہیں ہے مشتری کہتا ہے وہی ہے تو بائع کا قول معتبر ہے اور خیار شرط یا خیار رویت میں مشتری کا قول معتبر ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۲: مشتری جانور کو پھیرنے[3] لایا کہ اس کے زخم ہے میں نہیں لوں گا بائع کہتا ہے کہ یہ وہ زخم نہیں ہے' جو میرے یہاں تھا وہ اچھا ہو گیا یہ دوسرا ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: دو چیزیں ایک عقد میں خریدیں اگر ہر ایک تنہا کام میں آتی ہو جیسے دو غلام دو کپڑے اور ابھی دونوں پر قبضہ نہیں کیا ہے کہ ایک کے عیب پر مطلع ہوا تو اختیار ہے لینا ہو تو دونوں لے، پھیرنا ہو تو دونوں پھیرے مگر جبکہ بائع ایک کے پھیرنے پر راضی ہو تو فقط ایک کو بھی واپس کر سکتا ہے اور اگر دونوں پر قبضہ کر لیا ہے تو جس میں عیب ہے اُسے واپس کر دے دونوں کو واپس کرنا چاہے تو بائع کی رضا مندی درکار ہے اور اگر قبضہ سے پہلے ایک کا عیب دار ہونا معلوم ہو گیا اور اسی پر قبضہ کر لیا تو دوسری کو لینا بھی ضروری ہے اور دوسری پر قبضہ کیا تو اختیار ہے دونوں کو لے یا دونوں کو پھیر دے اور اگر دونوں ایک ساتھ کام میں لائی جاتی ہوں تنہا ایک کام کی نہ ہو جیسے موزے اور جوتے کے جوڑے۔ چوکھٹ بازو[5] یا بیلوں کی جوڑی جبکہ وہ آپس میں ایسا اتحاد رکھتے ہوں کہ ایک کے بغیر دوسرا کام ہی نہ کرے تو دونوں پر قبضہ کیا ہو یا ایک پر قبضہ کیا ہو دونوں حال میں ایک ہی حکم ہے کہ لینا چاہے تو دونوں لے اور پھیرے[6] تو دونوں پھیرے۔[7] (درمختار، فتح، خانیہ)

مسئلہ ۶۴: مبیع میں نیا عیب پیدا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے بائع کو واپس نہیں کر سکا تھا اب یہ عیب جاتا رہا تو اُس

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، مطلب: فی تغییر المشتری... إلخ، ج۷، ص۲۰۶-۲۰۷.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، ج۷، ص۲۱۳.

3 ...... واپس کرنے۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، مطلب: مهم فی اختلاف البائع و المشتری... إلخ، ج۷، ص۲۱٤.

5 ...... چوکھٹ کے دونوں پہلو، چوکھٹ کی لمبی لکڑیاں۔

6 ...... واپس کرے۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، ج۷، ص۲۰۷.

و "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، ج٦، ص۲۹.

و "الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، فصل فیما یرجع بنقصان العیب، ج۱، ص۳۷۲.

پُرانے عیب کی وجہ سے واپس کرسکتا ہے اور جو نقصان لیا ہے اُسے بھی واپس کرنا ہوگا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۵: غلام خریدا تھا اور اُس پر قبضہ بھی کرلیا وہ کسی ایسے جُرم کی وجہ سے قتل کیا گیا جو بائع کے یہاں اُس نے کیا تھا تو پورا ثمن بائع سے واپس لے گا اور اگر اُس کا ہاتھ کاٹا گیا اور جرم بائع کے یہاں کیا تھا تو مشتری کو اختیار ہے کہ اُس کو واپس کردے یا رکھ لے اور آدھا ثمن واپس لے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۶: کوئی چیز بیع کی اور بائع نے کہہ دیا کہ میں ہر عیب سے بری الذمہ ہوں[3] یہ بیع صحیح ہے اور اس مبیع کے واپس کرنے کا حق باقی نہیں رہتا۔ یوہیں اگر بائع نے کہہ دیا کہ لینا ہو تو لو اس میں سو طرح کے عیب ہیں یا یہ مٹی ہے یا اسے خوب دیکھ لو کیسی بھی ہو میں واپس نہیں کروں گا یہ عیب سے براءت ہے۔[4] جب ہر عیب سے براءت کرلے تو جو عیب وقت عقد موجود ہے یا عقد کے بعد قبضہ سے پہلے پیدا ہوا سب سے براءت ہوگئی۔[5] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۶۷: کوئی چیز خریدی اس کا کوئی خریدار آیا اُس سے کہا اسے لے لو اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور اتفاق سے اُس نے نہیں خریدی پھر مشتری نے اُس میں کوئی عیب دیکھا تو واپس کرسکتا ہے اور اُس کا پہلے یہ کہنا کہ اس میں کوئی عیب نہیں ہے مضر[6] نہیں کہ اس سے مقصود ترغیب ہے اور اگر اُس نے کسی عیب کا نام لے کر کہا کہ یہ عیب اس میں نہیں ہے اور بعد میں وہی عیب اُس میں موجود ملا تو واپس نہیں کرسکتا ہاں اگر ایسے عیب کا نام لیا جو اس دوران میں پیدا نہیں ہوسکتا جیسے اُنگلی کا زائد ہونا تو واپس کرسکتا ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶۸: بکری یا گائے یا بھینس کا دودھ بائع نے دو ایک وقت نہیں دوہا اور اُسے یہ کہہ کر بیچا کہ اس کے دودھ زیادہ ہے اور دودھ دوہ کر دکھا بھی دیا مشتری نے دھوکا کھا کر خرید لیا اب دوہتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اُتنا دودھ نہیں ہے اس کو واپس نہیں کرسکتا ہاں جو نقصان ہے بائع سے لے سکتا ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۶۹: مشتری نے واپس کرنا چاہا بائع نے کہا واپس نہ کرو مجھ سے اتنا روپیہ لے لو اور اس پر مصالحت ہوگئی یہ جائز ہے اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ بائع نے ثمن میں سے اتنا کم کردیا۔ اور بائع اگر واپس کرنے سے انکار کرتا ہے مشتری نے یہ کہا

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، ج۷، ص۲۱۹.

[2] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، ج۷، ص۲۲۰.

[3] ......یعنی میں ہر عیب کی ذمہ داری سے بری ہوں۔ [4] ......یعنی اگر اب عیب نکلا تو بیچنے والے پر لازم نہیں کہ وہ چیز واپس لے۔

[5] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، مطلب: فی البیع بشرط البراءۃ...إلخ، ج۷، ص۲۲۱ وغیرھما.

[6] ......نقصان دہ۔

[7] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، ج۷، ص۲۲۲.

[8] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، ج۷، ص۲۲۳.

کہ اتنے روپے مجھ سے لے لو اور مبیع کو واپس کرلو، یوں مصالحت[1] ناجائز ہے اور یہ روپے جو بائع لے گا سود اور رشوت ہے مگر جب کہ مشتری کے یہاں کوئی جدید عیب پیدا ہو گیا ہو یا بائع اس سے منکر ہے کہ وہ عیب اُس کے یہاں مبیع میں تھا تو یہ مصالحت بھی جائز ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۰: ایک شخص نے دوسرے کو کسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا تھا وکیل نے مبیع میں عیب دیکھ کر رضامندی ظاہر کردی اگر ثمن اتنا ہے کہ اُس عیب والی چیز کا اُتنا ہی ہونا چاہیے تو مؤکل کو لینا پڑیگا اور اگر ثمن زیادہ ہے تو موکل پر یہ بیع لازم نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۷۱: کوئی چیز خریدی پھر اُس کی بیع کے لیے دوسرے کو وکیل کردیا اس کے بعد اُس کے عیب پر اطلاع ہوئی اگر مؤکل کے سامنے وکیل نے بیچنا چاہا یا اُس کو خبر دی گئی کہ وکیل اُسکا دام کررہا ہے اور مؤکل نے منع نہ کیا تو عیب پر رضامندی ہوگئی فرض کیا جائے کہ نہ بکی تو واپس نہیں کرسکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: یہ جابجا کہا گیا ہے کہ عیب سے جو نقصان ہے وہ لے گا اس کی صورت یہ ہے کہ اُس چیز کو جانچنے والوں کے پاس پیش کیا جائے اُس کی قیمت کا وہ اندازہ کریں کہ اگر عیب نہ ہوتا تو یہ قیمت تھی اور عیب کے ہوتے ہوئے یہ قیمت ہے دونوں میں جو فرق ہے وہ مشتری[5] بائع[6] سے لے گا مثلاً عیب ہے تو آٹھ روپے قیمت ہے نہ ہوتا تو دس روپے تھی دو روپے بائع سے لے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: جانور خریدا تھا قبضہ کے بعد عیب پر مطلع ہوا اُسے واپس کرنے بائع کے پاس لے جارہا تھا راستہ میں مرگیا تو مشتری کا جانور مرا البتہ اگر گواہوں سے عیب ثابت کردے گا تو عیب کا نقصان لے سکتا ہے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......آپس میں صلح کرنا۔

2 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، مطلب: فی الصلح عن العیب، ج۷، ص۲۲۸.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب خیارالعیب، ج۷، ص۲۲۹.

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۸٤.

5 ......خریدار۔

6 ......فروخت کرنے والا۔

7 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۸٤.

8 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۸٤.

مسئلہ ۷۴: ایک شخص نے گابھن گائے[1] کے بدلے میں بیل خریدا اور ہر ایک نے قبضہ بھی کرلیا گائے کے بچہ پیدا ہوا اور دوسرے نے دیکھا کہ بیل میں عیب ہے بیل کو اُس نے واپس کردیا تو گائے میں چونکہ بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے زیادتی ہوچکی ہے وہ واپس نہیں کی جاسکتی گائے کی قیمت جو ہو وہ واپس دلائی جائے گی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۵: زمین خرید کر اُس کو مسجد کردیا پھر عیب پر مطلع ہوا تو واپس نہیں کرسکتا نقصان جو کچھ ہے لے لے۔ زمین کو وقف کیا ہے جب بھی یہی حکم ہے کہ واپس نہیں کرسکتا ہے نقصان لے لے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۷۶: کپڑا خرید کر مُردہ کا کفن کیا اس کے بعد عیب پر مطلع ہوا اگر وارث نے ترکہ سے کفن خریدا ہے تو نقصان لے سکتا ہے اور اگر کسی اجنبی نے اپنی طرف سے خرید کردیا تو نہیں لے سکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۷: درخت خریدا تھا کہ اُس کی لکڑی کی چیزیں بنائے گا مثلاً چوکھٹ[5]، کیواڑ[6]، تخت وغیرہ مگر کاٹنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ ایندھن ہی کے کام آسکتا ہے تو نقصان لے سکتا ہے اور اگر ایندھن ہی کے لیے خریدا تھا تو نقصان نہیں لے سکتا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۸: روٹی خریدی اور جو نرخ اُس کا معروف و مشہور ہے اُس سے کم دی ہے تو جو کمی[8] ہے بائع سے وصول کرے اسی طرح ہر وہ چیز جس کا نرخ مشہور ہے اُس سے کم ہو تو بائع سے کمی پوری کرائے۔[9] (عالمگیری)

---

[1]...... وہ گائے جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔

[2]...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، الفصل الثالث، ج۳، ص ۸۵ .

[3]...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، فصل فیما یرجع بنقصان العیب، ج ۱، ص ۳۷۱ .

[4]...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، الفصل الثالث، ج۳، ص ۸۵.

[5]...... دروازے کی چار لکڑیاں جن میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

[6]...... دروازہ، کھڑکی یا روشندان وغیرہ کو بند کرنے یا کھولنے کا پٹ۔

[7]...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، الفصل الثالث، ج۳، ص ۸۵.

[8]...... یہ حکم اُس وقت ہے کہ بائع نے مشتری پر یہ ظاہر نہ کیا ہو کہ مثلاً ایک آنے کی اتنی روٹیاں دوں گا بلکہ اس نے کہا، اتنے کی روٹی دو اس نے دیدی اور اگر بائع نے ظاہر کردیا کہ اتنی دوں گا اور مشتری راضی ہوگیا تو اب کمی پوری کرنے کا حق نہیں ہے۔ ۱۲منہ

[9]...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، الفصل الثالث، ج۳، ص ۸٤.

(غبن فاحش میں رد کے احکام)

مسئلہ ۷۹: کوئی چیز غبن فاحش کے ساتھ خریدی ہے اس کی دو صورتیں ہیں دھوکا دیکر نقصان پہنچایا ہے یا نہیں اگر غبن فاحش کے ساتھ دھوکا بھی ہے تو واپس کرسکتا ہے ورنہ نہیں۔ غبن فاحش کا یہ مطلب ہے کہ اتنا ٹوٹا[1] ہے جو مقومین[2] کے اندازہ سے باہر ہو مثلاً ایک چیز دس روپے میں خریدی کوئی اس کی قیمت پانچ بتاتا ہے کوئی چھ کوئی سات تو یہ غبن فاحش ہے اور اگر اس کی قیمت کوئی آٹھ بتاتا کوئی نو کوئی دس تو غبن یسیر ہوتا۔ دھوکے کی تین صورتیں ہیں کبھی بائع مشتری[3] کو دھوکا دیتا ہے پانچ کی چیز دس میں بیچ دیتا ہے اور کبھی مشتری بائع کو کہ دس کی چیز پانچ میں خرید لیتا ہے کبھی دلال[4] دھوکا دیتا ہے ان تینوں صورتوں میں جس کو غبن فاحش کے ساتھ نقصان پہنچا ہے واپس کرسکتا ہے اور اگر اجنبی شخص نے دھوکا دیا ہو تو واپس نہیں کرسکتا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۰: ایک شخص نے زمین یا مکان خریدا اور بائع کو دھوکا دیکر نقصان پہنچا دیا مثلاً ہزار روپے کی چیز کو پانسو میں خریدا اگر شفیع[6] نے شفعہ کرکے وہ چیز مشتری سے لے لی تو بائع شفیع سے واپس نہیں لے سکتا کیونکہ شفیع نے اس کو دھوکا نہیں دیا ہے دھوکا دینے والا مشتری ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۱: جس چیز کو غبن فاحش کے ساتھ خریدا ہے اور اُسے دھوکا دیا گیا ہے اُس چیز کو کچھ صرف کر ڈالنے کے بعد اس کا علم ہوا تو اب بھی واپس کرسکتا ہے یعنی جو کچھ وہ چیز بچی وہ اور جو خرچ کرلی ہے اُس کی مثل واپس کرے اور پورا ثمن[8] واپس لے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۸۲: ایک شخص نے لوگوں سے کہہ دیا کہ یہ میرا غلام یا لڑکا ہے اس سے خرید فروخت کرو میں نے اس کو اجازت

---

[1] ...... گھاٹا، نقصان۔

[2] ...... مقوم کی جمع، قیمت لگانے والے۔

[3] ...... خریدار۔

[4] ...... سودا کرانے والا۔

[5] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة مطلب: فی الکلام علی الرد بالغبن الفاحش، ج۷، ص۳۷۶۔۳۷۷.

[6] ...... حق شفعہ کا دعویٰ کرنے والے۔

[7] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة مطلب: فی الکلام علی الرد بالغبن الفاحش، ج۷، ص ۳۷۷.

[8] ...... وہ قیمت جو بائع اور مشتری آپس میں طے کریں۔

[9] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، ج۷، ص ۳۷۷۔۳۷۸.

دیدی ہے اُس کی نسبت بعد میں معلوم ہوا کہ غلام نہیں بلکہ حُر[1] ہے یا اُس کا لڑکا نہیں ہے دوسرے شخص کا ہے تو جو کچھ لوگوں کے مطالبے ہیں اُس کہنے والے سے وصول کر سکتے ہیں کہ اُس نے دھوکا دیا ہے۔[2] (درمختار)

بیع فاسد کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتے کا ثمن خبیث ہے اور زانیہ کی اُجرت خبیث ہے اور پچھنا لگانے والے کی کمائی خبیث ہے[3]۔'' (یعنی مکروہ ہے کیونکہ اُس کو نجاسب میں آلودہ ہونا پڑتا ہے۔ اس کو حرام نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور اُجرت عطا فرمائی ہے)۔

حدیث ۲: صحیحین میں ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کتے کے ثمن اور زانیہ کی اُجرت اور کاہن کی اُجرت سے منع فرمایا۔[4]

حدیث ۳: صحیح بخاری میں ابو جحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خون کے ثمن اور کتے کے ثمن اور زانیہ کی اُجرت سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی سود دینے والے) اور گودنے والی[5] اور گودوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔[6]

حدیث ۴: صحیحین میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سال فتح مکہ میں جبکہ مکہ معظمہ میں تشریف فرما تھے یہ فرماتے ہوئے سُنا: کہ ''اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے شراب و مُردار و خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا۔'' کسی نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مُردہ کی چربی کی نسبت کیا ارشاد ہے، کیونکہ کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھال میں لگاتے ہیں اور لوگ چراغ میں جلاتے ہیں (یعنی کھانے کے علاوہ دوسرے طریق پر اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں)؟ فرمایا: ''نہیں۔ وہ حرام ہے۔'' پھر فرمایا: ''اللہ تعالٰی یہودیوں کو قتل کرے، اللہ تعالٰی نے جب چربیوں کو اُن پر

---

[1] ......آزاد۔

[2] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، ج۷، ص۳۷۹۔ ۳۸۰.

[3] ......"صحیح مسلم"، کتاب المساقاۃ والمزارعة، باب تحریم ثمن الکلب... إلخ، الحدیث: ۴۱۔(۱۵۶۸)، ص۸۴۷.

[4] ......"صحیح البخاري"، کتاب البیوع، باب ثمن الکلب، الحدیث: ۲۲۳۷، ج۲، ص۵۵.

[5] ......بدن میں سوئی سے سرمہ یا نیل بھر کر نقش بنانے والی۔

[6] ......"صحیح البخاري"، کتاب اللباس، باب من لعن المصوّر، الحدیث: ۵۹۶۲، ج۴، ص۹۰.

حرام فرمادیا تو اُنھوں نے پگھلا کر بیچ ڈالی اور ثمن کھالیا۔''[1] حدیث کا پچھلا حصہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۵: ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت فرمائی: (۱) نچوڑنے والے اور (۲) نچوڑوانے والے، اور (۳) پینے والے، اور (۴) اُٹھانے والے پر، اور (۵) جس کے پاس اُٹھا کر لائی گئی اُس پر، اور (۶) پلانے والے اور (۷) بیچنے والے اور (۸) اُس کا ثمن کھانے والے، اور (۹) خریدنے والے پر، اور (۱۰) اُس پر جس کے لیے خریدی گئی۔[2]

حدیث ۶: ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اُس کے ثمن کو حرام کیا اور مُردہ کو حرام کیا اور اس کے ثمن کو اور خنزیر کو حرام کیا اور اس کے ثمن کو۔''[3]

حدیث ۷: بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کوئی شخص بچے ہوئے پانی کو منع نہ کرے تاکہ اس کے ذریعے سے گھاس کو منع کرے۔''[4] اسی کے مثل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی۔

حدیث ۸: ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں، پانی اور گھاس اور آگ اور اس کا ثمن حرام ہے۔''[5]

حدیث ۹: صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا باغ ہو تو جو کھجوریں درخت میں ہیں اُن کو خشک کھجوروں کے بدلے میں بیع کرے اور انگور کا باغ ہو تو درخت کے انگور منقے کے بدلے میں ماپ سے بیع کرے اور کھیت میں جو غلہ ہے اُسے غلہ کے بدلے میں ماپ سے بیچے، ان سب سے منع فرمایا۔[6]

---

[1] ......''صحیح مسلم''، کتاب المساقاة و المزارعة،باب تحریم بیع الخمر... إلخ،الحدیث:۷۱۔(۱۵۸۱)،ص۸۵۲.

[2] ......''سنن الترمذي''، کتاب البیوع،باب النهی ان یتخذ الخمر خلاً، الحدیث:۱۲۹۹، ج ۳،ص ۴۷ .

[3] ...... ''سنن أبي داود''، کتاب البیوع،باب في ثمن الخمر... إلخ،الحدیث:۳۴۸۵،ج۳،ص۳۸۶.

یہ حدیث ''سنن ابن ماجہ'' میں نہیں ملی بہرحال ''سنن ابی داؤد'' میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی مروی ہے، لیکن ''کنزالعمال''، کتاب البیوع،الحدیث:۹۶۱۴، ج ۴،ص ۳۴ میں یہ حدیث ''سنن ابن ماجہ'' کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔۔۔۔ **علمیہ**

[4] ......''صحیح مسلم''، کتاب المساقاة... إلخ،باب تحریم بیع فضل الماء... إلخ،الحدیث:۳۔(۱۵۶۵)،ص۸۴۶.

[5] ......''سنن ابن ماجہ''، کتاب الرهون،باب المسلمون شرکاء في ثلاث،الحدیث:۲۴۷۲،ج۳،ص۱۷۶ .

[6] ......''صحیح مسلم''، کتاب البیوع،باب تحریم بیع الرطب بالتمر... إلخ،الحدیث:۷۳۔(۲۰۴۲)، ص ۸۲۷.

حدیث ۱۰: بخاری و مسلم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کام کے قابل نہ ہوں، بائع و مشتری دونوں کو منع فرمایا[1] اور مسلم کی ایک روایت میں ہے، کہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا جب تک سُرخ یا زرد نہ ہوجائیں اور کھیت میں بالوں کے اندر جو غلہ ہے اُس کی بیع سے منع کیا، جب تک سپید[2] نہ ہوجائے اور آفت پہنچنے سے امن نہ ہوجائے۔[3]

حدیث ۱۱: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تُو نے اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچ دیے اور آفت پہنچ گئی تجھے اُس سے کچھ لینا حلال نہیں، اپنے بھائی کا مال ناحق کس چیز کے بدلے میں تُو لے گا۔''[4]

حدیث ۱۲: بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا۔ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا کپڑا چھو دیا اور اُولٹ پلٹ کے دیکھا بھی نہیں اور منابذہ یہ ہے کہ ایک نے اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیا اور دوسرے نے اس کی طرف پھینک دیا یہی بیع ہوگئی، نہ دیکھا بھالا، نہ دونوں کی رضامندی ہوئی۔[5]

حدیث ۱۳: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بیع الحصاۃ (کنکری پھینک دینے سے جاہلیت میں بیع ہوجاتی تھی) اور بیع غرر سے منع فرمایا (جس میں دھوکا ہو)۔[6]

حدیث ۱۴: ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استثنا سے منع فرمایا، مگر جب کہ معلوم شے کا استثنا ہو۔''[7]

حدیث ۱۵: امام مالک و ابوداود و ابن ماجہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1]...... "صحیح البخاري"، کتاب البیوع، باب بیع المزابنۃ.... إلخ، الحدیث: ۲۱۸۳، ج۲، ص۴۰.
و "صحیح مسلم"، کتاب البیوع، باب النھي عن بیع الثمار قبل بدو صلاحھا... إلخ، الحدیث: ۴۹۔(۱۵۳۴)، ص۸۲۲.

[2]...... سفید۔

[3]...... "صحیح مسلم"، کتاب البیوع، باب النھي عن بیع الثمار قبل بدو صلاحھا... إلخ، الحدیث ۵۰۔(۱۵۳۵)، ص۸۲۳.

[4]...... "صحیح مسلم"، کتاب المساقاۃ، باب وضع الجوائح، الحدیث: ۱۴۔(۱۵۵۴)، ص۸۴۰.

[5]...... "صحیح مسلم"، کتاب البیوع، باب ابطال بیع الملامسۃ والمزابنۃ، الحدیث: ۲۔(۱۵۱۱)، ص۸۱۳.

[6]...... "صحیح مسلم"، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصاۃ، الحدیث: ۴۔(۱۵۱۳)، ص۸۱۴.

[7]...... "جامع الترمذي"، ابواب البیوع، باب ماجاء في النھي عن الثُّنیا، الحدیث: ۱۲۹۴، ج۳، ص۴۵.

نے بیعانہ[1] سے منع فرمایا۔[2]

حدیث ۱۶: ابوداود نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُضطَر (مُکْرَہ) کی بیع سے منع فرمایا۔[3] یعنی جبریہ[4] کسی کی چیز نہ خریدی جائے اور خریدنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

حدیث ۱۷: ترمذی نے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایسی چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔[5] اور ترمذی کی دوسری روایت اور ابوداود ونسائی کی روایت میں یہ ہے، کہ کہتے ہیں یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے پاس کوئی شخص آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے، وہ چیز میرے پاس نہیں ہوتی (میں بیع کردیتا ہوں) پھر بازار سے خرید کر اُسے دیتا ہوں۔ فرمایا: ''جو چیز تمھارے پاس نہ ہو اُسے بیع نہ کرو۔''[6]

حدیث ۱۸: امام مالک وترمذی ونسائی وابوداود ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ یہ چیز نقد اتنے کو اور ادھار اتنے کو یا یہ کہ میں نے یہ چیز تمھارے ہاتھ اتنے میں بیع کی، اس شرط پر کہ تم اپنی فلاں چیز میرے ہاتھ اتنے میں بیچو۔[7]

حدیث ۱۹: ترمذی وابوداود ونسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرض وبیع حلال نہیں (یعنی یہ چیز تمھارے ہاتھ بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے قرض دو یا یہ کہ کسی کو قرض دے پھر اُس کے ہاتھ زیادہ داموں میں چیز بیع کرے) اور بیع میں دو شرطیں حلال نہیں اور اُس چیز کا نفع حلال نہیں جو ضمان میں نہ ہو اور جو چیز تیرے پاس نہ ہو، اُس کا بیچنا حلال نہیں۔''[8]

حدیث ۲۰: امام احمد وابوداود وابن ماجہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعانہ سے منع

---

[1] ...... بیعانہ یہ ہے کہ خریدار قیمت کا کچھ حصہ ادا کردے اور وعدہ کرے کہ وہ ادانہ کرسکے تو اس کی یہ رقم ضبط ہوجائے گی۔

[2] ...... "سنن أبي داود"، كتاب الاجارة، باب في العربان، الحديث: ٣٥٠٢، ج٣، ص٣٩٢.

[3] ......"سنن أبي داود"، كتاب البيوع، باب في بيع المضطر، الحديث: ٣٣٨٢، ج٣، ص٣٤٩.

[4] ...... مجبور کرکے۔

[5] ......"جامع الترمذي"، كتاب البيوع، باب ماجاء في كراهية بيع ماليس عنده، الحديث: ١٢٣٦، ج٣، ص١٥.

[6] ......"سنن أبي داود"، كتاب الاجارة، باب في الرجل يبيع ماليس عنده، الحديث: ٣٥٠٣، ج٣، ص٣٩٢.

[7] ......"جامع الترمذي"، كتاب البيوع، باب ماجاء في النهي عن بيعتين... إلخ، الحديث: ١٢٣٥، ج٣، ص١٥.

[8] ......"جامع الترمذي"، كتاب البيوع، باب ماجاء في كراهية بيع ما ليس عندك، الحديث: ١٢٣٨، ج٣، ص١٦.

فرمایا ہے۔[1]

تنبیہ: اس باب میں بیع فاسد و باطل دونوں کے مسائل ذکر کیے جائیں گے۔

مسئلہ ۱: جس صورت میں بیع کا کوئی رُکن مفقود ہو[2] یا وہ چیز بیع کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ پہلی کی مثال یہ ہے کہ مجنون یا لایعقل[3] بچہ نے ایجاب یا قبول کیا کہ ان کا قول شرعاً معتبر ہی نہیں، لہٰذا ایجاب یا قبول پایا ہی نہ گیا۔ دوسری کی مثال یہ ہے کہ مبیع مُردار یا خون یا شراب یا آزاد ہو کہ یہ چیزیں بیع کے قابل نہیں ہیں اور اگر رکنِ بیع یا محلِ بیع میں[4] خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً ثمن خمر[5] ہو یا مبیع کی تسلیم پر قدرت نہ ہو[6] یا بیع میں کوئی شرط خلاف مقتضائے عقد[7] ہو۔[8] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: مبیع یا ثمن دونوں میں سے ایک بھی ایسی چیز ہو جو کسی دِینِ آسمانی[9] میں مال نہ ہو، جیسے مُردار، خون، آزاد، ان کو چاہے مبیع کیا جائے یا ثمن، بہر حال بیع باطل ہے اور اگر بعض دِین میں مال ہوں بعض میں نہیں جیسے شراب کہ اگرچہ اسلام میں یہ مال نہیں مگر دین موسوی وعیسوی[10] میں مال تھی، اس کو مبیع قرار دیں گے تو بیع باطل ہے اور ثمن قرار دیں تو فاسد مثلاً شراب کے بدلے میں کوئی چیز خریدی تو بیع فاسد ہے اور اگر روپیہ پیسہ سے شراب خریدی تو باطل۔[11] (ہدایہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مال وہ چیز ہے جس کی طرف طبیعت کا میلان ہو جس کو دیا لیا جاتا ہو جس سے دوسروں کو روکتے ہوں جسے وقت ضرورت کے لیے جمع رکھتے ہوں لہٰذا تھوڑی سی مٹی جب تک وہ اپنی جگہ پر ہے مال نہیں اور اس کی بیع باطل ہے البتہ اگر اُسے دوسری جگہ منتقل کرکے لے جائیں تو اب مال ہے اور بیع جائز گیہوں کا ایک دانہ اس کی بھی بیع باطل ہے۔ انسان کے پاخانہ

---

[1] ..."سنن أبي داود"، کتاب الإجارة، باب في العربان، الحدیث: ۳۵۰۲، ج۳، ص۳۹۲.
یہ حدیث "مسند امام احمد"، "سنن ابی داود"، "سنن ابن ماجه" میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہٖ سے مروی ہے جبکہ "کنز العمال"، کتاب البیوع، الحدیث: ۹۶۱۱، ج٤، ص۳۳ میں انہی کتابوں کے حوالے سے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔... **علمیہ**

[2] ...یعنی پایا نہ جائے۔

[3] ...... ناسمجھ۔

[4] ...یعنی ایجاب وقبول میں یا مبیع میں۔

[5] ...شراب کی قیمت۔

[6] ...یعنی جو چیز بیچی ہے اس کو کسی وجہ سے خریدار کے حوالے نہ کر سکتا ہو۔

[7] ...عقد کے تقاضے کے خلاف۔

[8] ..."الدر المختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۳۲، وغیرہ.

[9] ... وہ دین جس کی تعلیمات وحی الٰہی پر مشتمل ہو۔

[10] ...یعنی موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے دین۔

[11] ..."ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: البیع الموقوف...إلخ، ج۷، ص۲۳٤.
و"الهدایة"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۲، ص٤۳.

پیشاب کی بیع باطل ہے جب تک مٹی اس پر غالب نہ آجائے اور کھاد نہ ہو جائے گوبر، مینگنی، لید کی بیع باطل نہیں اگرچہ دوسری چیز کی اُن میں آمیزش نہ ہو لہٰذا اُپلے[1] کا بیچنا خریدنا یا استعمال کرنا ممنوع نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: مُردار سے مراد غیر مذبوح[3] ہے چاہے وہ خود مر گیا ہو یا کسی نے اُس کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو یا کسی جانور نے اُسے مار ڈالا ہو۔ مچھلی اور ٹڈی مُردار میں داخل نہیں کہ یہ ذبح کرنے کی چیز ہی نہیں۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵: معدوم[5] کی بیع باطل ہے مثلاً دو منزلہ مکان دو شخصوں میں مشترک تھا ایک کا نیچے والا تھا دوسرے کا اوپر والا، وہ گر گیا یا صرف بالا خانہ گرا بالا خانہ والے نے گرنے کے بعد بالا خانہ بیع کیا یہ بیع باطل ہے کہ جب وہ چیز ہی نہیں بیع کسی چیز کی ہوگی اور اگر بیع سے مراد اُس حق کو بیچنا ہے کہ مکان کے اوپر اُس کو مکان بنانے کا حق تھا یہ بھی باطل ہے کہ بیع مال کی ہوتی ہے اور یہ محض ایک حق ہے مال نہیں اور اگر بالا خانہ موجود ہے تو اُس کی بیع ہو سکتی ہے۔[6] (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: جو چیز زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے، جیسے مولی، گاجر وغیرہ اگر اب تک پیدا نہ ہوئی ہو یا پیدا ہونا معلوم نہ ہو اس کی بیع باطل ہے اور اگر معلوم ہو کہ موجود ہو چکی ہے تو بیع صحیح ہے اور مشتری کو خیار رویت حاصل ہوگا۔[7] (درمختار)

(چھپی ہوئی چیز کی بیع)

مسئلہ ۷: باقلا[8] کے بیج اور چاول اور تل کی بیع، اگر یہ سب چھلکے کے اندر ہوں جب بھی جائز ہے۔ یوہیں اخروٹ، بادام، پستہ اگر پہلے چھلکے میں ہوں (یعنی ان چیزوں میں دو۲ چھلکے ہوتے ہیں ہمارے ملک میں یہ سب چیزیں اوپر کا چھلکا اوتارنے کے بعد آتی ہیں اگر اوپر کے چھلکے نہ اُترے ہوں جب بھی بیع جائز ہے)۔ یوہیں گیہوں کے دانے بال[9] میں

---

1 ...... ایندھن (آگ جلانے) کے لئے گوبر کی سکھائی ہوئی ٹکیاں۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی تعریف المال، ج۷، ص۲۳۴.

3 ...... وہ جانور جسے ذبح نہ کیا گیا ہو۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی تعریف المال، ج۷، ص۲۳۵ وغیرہ.

5 ...... یعنی وہ چیز جو ابھی پائی ہی نہ جاتی ہو۔

6 ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۶، ص۶۳.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۳۶.

8 ...... لوبیا۔

9 ...... گندم وغیرہ کا خوشہ، بالی جس میں دانے ہوتے ہیں۔

ہوں جب بھی بیع جائز ہے اوران سب صورتوں میں یہ بائع کے ذمہ ہے کہ پھلی سے باقلا کے بیج یا دھان کی بھوسی[1] سے چاول یا چھلکوں سے تل اور بادام وغیرہ اور بال سے گیہوں نکال کر مشتری کے سُپرد کرے اور اگر چھلکوں سمیت بیع کی ہے مثلاً باقلا کی پھلیاں یا اوپر کے چھلکے سمیت بادام بیچا یا دھان بیچا ہے تو نکال کر دینا بائع کے ذمہ نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸: گٹھلیاں جو کھجور میں ہوں یا بنولے[3] جو روئی کے اندر ہوں یا دودھ جو تھن کے اندر ہو ان سب کی بیع ناجائز ہے کہ یہ سب چیزیں عرفاً معدوم ہیں[4] اور کھجور سے گٹھلیاں یا روئی سے بنولے یا تھن سے دودھ نکالنے کے بعد بیع جائز ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹: پانی جب تک کوئیں یا نہر میں ہے اُس کی بیع جائز نہیں اور جب اُس کو گھڑے وغیرہ میں بھر لیا مالک ہو گیا بیع کرسکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مینھ[7] کا پانی جمع کر لینے سے مالک ہو جاتا ہے بیع کرسکتا ہے پختہ حوض میں جو پانی جمع کر لیا ہے بیع کرسکتا ہے بشرطیکہ پانی کی آمد کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہو۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: بھشتی[9] سے پانی کی مشکیں مول لیں[10] یعنی ابھی اُس نے بھری بھی نہیں ہیں اُن کو خرید لینا درست ہے کہ مسلمانوں کا اس پر عملدرآمد ہے۔ اگر کسی سے کہا پانی بھر کر میرے جانوروں کو پلایا کرو ایک روپیہ ماہوار دونگا یہ ناجائز ہے اور اگر یہ کہہ دیا کہ مہینے میں اتنی مشکیں پلاؤ اور مشک معلوم ہے تو جائز ہے۔[11] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مبیع میں کچھ موجود ہے اور کچھ معدوم جب بھی بیع باطل ہے جیسے گلاب اور بیلے[12] چمیلی کے پھول[13] جب کہ ان کی پوری فصل بیچی جائے اور جتنے موجود ہیں اُن کو بیع کیا تو بیع جائز ہے۔[14] (درمختار)

---

1 ...... چاول کا بھوسہ، چاول کی فصل کا بھوسہ۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۵۳.

3 ...... کپاس کے بیج۔

4 ...... یعنی لوگوں کے نزدیک ان کا وجود ہی نہیں ہے۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۵۲.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوز بیعه و مالایجوز، الفصل السابع، ج۳، ص۱۲۱.

7 ...... مینہ یعنی بارش۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوز بیعه و مالایجوز، الفصل السابع، ج۳، ص۱۲۱.

9 ...... پانی بھرنے والا۔

10 ...... خرید لیں۔

11 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوز بیعه و مالایجوز، الفصل السابع، ج۳، ص۱۲۲.

12 ...... ایک قسم کے پھول جو چنبیلی سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔

13 ...... چنبیلی ایک مشہور خوشبودار پھول، یہ سفید اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

14 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۳۶.

مسئلہ ۱۳: جانور کی پشت میں یا مادہ کے پیٹ میں جو نطفہ ہے کہ آئندہ وہ پیدا ہوگا اُس کی بیع باطل ہے۔[1] (درمختار)

(اشارہ اور نام دونوں ہوں تو کس کا اعتبار ہے)

مسئلہ ۱۴: مبیع کی طرف اشارہ کیا اور نام بھی لے دیا مگر جس کی طرف اشارہ ہے اُس کا وہ نام نہیں مثلاً کہا کہ اس گائے کو اتنے میں بیچا اور وہ گائے نہیں بلکہ بیل ہے یا اس لونڈی کو بیچا اور وہ لونڈی نہیں غلام ہے اس کا حکم یہ ہے کہ جو نام ذکر کیا ہے اور جس کی طرف اشارہ ہے دونوں کی ایک جنس ہے تو بیع صحیح ہے کہ عقد کا تعلق اُس کے ساتھ ہے جس کی طرف اشارہ ہے اور وہ موجود ہے مگر جو چیز سمجھ کر مشتری لینا چاہتا ہے چونکہ وہ نہیں ہے لہذا اُس کو اختیار ہے کہ لے یا نہ لے اور جنس مختلف ہو تو بیع باطل ہے کہ عقد کا تعلق اس صورت میں اُس کے ساتھ ہے جس کا نام لیا گیا اور وہ موجود نہیں لہذا عقد باطل۔ انسان میں مرد و عورت دو جنس مختلف ہیں لہذا لونڈی کہہ کر بیع کی اور نکلا غلام یا بالعکس[2] یہ بیع باطل ہے اور جانوروں میں نر و مادہ ایک جنس ہے گائے کہہ کر بیع کی اور نکلا بیل یا بالعکس تو بیع صحیح ہے اور مشتری کو خیار حاصل ہے۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۵: یاقوت کہہ کر بیچا اور ہے شیشہ، بیع باطل ہے کہ مبیع معدوم[4] ہے اور یاقوت سُرخ کہہ کر رات میں بیچا اور تھا یاقوت زرد، تو بیع صحیح ہے اور مشتری کو اختیار ہے۔[5] (فتح)

(دو چیزوں کو بیع میں جمع کیا اُن میں ایک قابل بیع نہ ہو)

مسئلہ ۱۶: آزاد و غلام کو جمع کر کے ایک ساتھ دونوں کو بیچا یا ذبیحہ اور مُردار کو ایک عقد میں بیع کیا غلام اور ذبیحہ کی بھی بیع باطل ہے اگرچہ ان صورتوں میں ثمن کی تفصیل کر دی گئی ہو کہ اتنا اس کا ثمن ہے اور اتنا اس کا۔ اور اگر عقد دو ہوں تو غلام اور ذبیحہ کی صحیح ہے آزاد اور مُردار کی باطل۔ مدبر یا ام ولد[6] کے ساتھ ملا کر غلام کی بیع کی غلام کی بیع صحیح ہے اُن کی نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: غیر وقف کو وقف کے ساتھ ملا کر بیع کیا غیر وقف کی صحیح ہے اور وقف کی باطل اور مسجد کے ساتھ دوسری چیز

---

[1] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع ،باب البيع الفاسد، ج۷، ص۲۳۷.

[2] ......یعنی غلام کہا تھا اور لونڈی نکلی۔

[3] ......"الهداية"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۲، ص۴۷.

[4] ......بکنے والی چیز موجود نہیں ہے۔

[5] ......"فتح القدير"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۶، ص۶۸.

[6] ......وہ لونڈی جس کے پیدا ہونے والے بچے کو مالک اپنی طرف منسوب کرے۔

[7] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۷، ص۲۴۱.

ملا کر بیع کی تو دونوں کی باطل۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: دو شخص ایک مکان میں شریک ہیں ان میں ایک نے دوسرے کے ہاتھ پورا مکان بیچ دیا تو اس کے حصے کی بیع صحیح ہے اور جتنا مکان میں اس کا حصہ ہے اُسی کی بیع ہوئی اور اُس کے مقابل ثمن کا جو حصہ ہوگا وہ ملے گا کُل نہیں ملے گا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: دو شخص مکان یا زمین میں شریک ہیں ایک نے اُس میں سے ایک معین ٹکڑا بیع کر دیا یہ بیع صحیح نہیں اور اگر اپنا حصہ بیچ دیا تو بیع صحیح ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: مسلّم گاؤں[4] بیچا جس میں قبرستان اور مسجدیں بھی ہیں اوران کا استثنا نہیں کیا تو علاوہ مساجد و مقابر کے گاؤں کی بیع صحیح ہے اور مساجد و مقابر کا عادۃً استثنا قرار دیا جائے گا اگرچہ استثنا مذکور نہ ہو۔[5] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۱: انسان کے بال کی بیع درست نہیں اور اُنھیں کام میں لانا بھی جائز نہیں، مثلاً ان کی چوٹیاں بنا کر عورتیں استعمال کریں حرام ہے، حدیث میں اس پر لعنت فرمائی۔

فائدہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک[6] جس کے پاس ہوں، اُس سے دوسرے نے لیے اور ہدیہ میں کوئی چیز پیش کی یہ درست ہے جب کہ بطور بیع نہ ہو اور موئے مبارک سے برکت حاصل کرنا اور اس کا غسالہ[7] پینا، آنکھوں پر ملنا، بغرض شفا مریض کو پلانا درست ہے، جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

مسئلہ ۲۲: جو چیز اس کی ملک میں نہ ہو اُس کی بیع جائز نہیں یعنی اس امید پر کہ میں اس کو خریدلوں گا یا ہبہ یا میراث کے ذریعہ یا کسی اور طریق سے مجھے مل جائے گی اُس کی ابھی سے بیع کر دے جیسا کہ آجکل اکثر تاجر کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے جب کہ بیع سلم کے طور پر نہ ہو (جس کا ذکر آئے گا) پھر اگر اس طرح بیع کی اور خرید کر مشتری کو دیدی جب بھی باطل ہی رہے گی۔

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۴۲.

[2] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فیما اذا اشتری احد الشریکین...إلخ، ج۷، ص۲۴۲.

[3] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوز بیعه و مالا یجوز، الفصل التاسع، ج۳، ص۱۳۰.

[4] ......سارا گاؤں۔

[5] ......"البحرالرائق"، کتاب البیع، باب بیع الفاسد، ج۶، ص۱۴۹.

[6] ......مقدس بال۔

[7] ......دھوون یعنی وہ پانی جس میں موئے مبارک بھگو کر برکت والا کر دیا گیا ہو۔

یو ہیں وہ چیز جو ابھی طیار نہیں ہے بلکہ آئندہ ہوگی مثلاً کپڑا، گڑ، شکر، جو ابھی موجود نہیں ہے اس امید پر بیچی کہ آئندہ ہو جائے گی یہ بیع بھی باطل ہے کہ معدوم کی بیع ہے اور اگر دوسرے کی چیز بطور وکالت [1] یا فضولی بن کر بیچ دی [2] تو ناجائز نہیں اگر وکالت کے طور پر ہو تو نافذ بھی ہے [3] اور فضولی کی بیع ہو تو مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔[4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: بیع باطل کا حکم یہ ہے کہ مبیع پر اگر مشتری کا قبضہ بھی ہو جائے جب بھی مشتری اُس کا مالک نہیں ہوگا اور مشتری کا وہ قبضہ قبضۂ امانت قرار پائے گا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: سرکہ کے دو۲ مٹکے خریدے پھر معلوم ہوا کہ ایک میں شراب ہے اور دوسرے میں سرکہ دونوں کی بیع ناجائز ہے اگرچہ ہر ایک کا ثمن علحدہ علحدہ بیان کر دیا گیا ہو۔[6] (عالمگیری)

(بیع میں شرط)

مسئلہ ۲۵: بیع میں ایسی شرط ذکر کرنا کہ خود عقد اُس کا مقتضی ہے مضر نہیں مثلاً بائع پر مبیع کے قبضہ دلانے کی شرط اور مشتری پر ثمن ادا کرنے کی شرط اور اگر وہ شرط مقتضائے عقد نہیں [7] مگر عقد کے مناسب ہو اس شرط میں بھی حرج نہیں مثلاً یہ کہ مشتری ثمن کے لیے کوئی ضامن پیش کرے یا ثمن کے مقابل میں فلاں چیز رہن رکھے اور جس کو ضامن بتایا ہے اُس نے اُسی مجلس میں ضمانت کر بھی لی اور اگر اُس نے ضمانت قبول نہ کی تو بیع فاسد ہے اور اگر مشتری نے ضمانت یا رہن سے گریز کی تو بائع بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔ یو ہیں مشتری نے بائع سے ضامن طلب کیا کہ میں اس شرط سے خریدتا ہوں کہ فلاں شخص ضامن ہو جائے کہ مبیع پر قبضہ دلا دے یا مبیع میں کسی کا حق نکلے گا تو ثمن واپس ملے گا یہ شرط بھی جائز ہے۔ اور اگر وہ شرط نہ اس قسم کی ہو نہ اُس قسم کی مگر شرع [8] نے اُس کو جائز رکھا ہے جیسے خیار شرط یا وہ شرط ایسی ہے جس پر مسلمانوں کا عام طور پر عمل درآمد ہے جیسے آج کل گھڑیوں میں گارنٹی سال دو سال کی ہوا کرتی ہے کہ اس مدت میں خراب ہوگی تو درستی کا ذمہ دار بائع ہے ایسی شرط بھی جائز ہے۔ اور یہ بھی نہ

---

[1] ...... یعنی کسی کی طرف سے وکیل بن کر۔

[2] ...... یعنی مالک کی اجازت کے بغیر اپنے طور پر دبیچ دی۔

[3] ...... یعنی بیع ہو جائے گی۔

[4] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الأول فی تعریف البیع... إلخ، ج۳، ص۳۰۲.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: الآدمی مکرّم... إلخ، ج۷، ص۲٤٥.

[5] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲٤٦.

[6] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع، فیمایجوز بیعه و مالا یجوز، الفصل العاشر، ج۳، ص۱۳۱.

[7] ...... یعنی عقد کے تقاضے کے مطابق نہیں۔

[8] ...... شریعت۔

ہو یعنی شریعت میں بھی اُس کا جواز نہیں وارد ہوا اور مسلمانوں کا تعامل[1] بھی نہ ہو وہ شرط فاسد ہے اور بیع کو بھی فاسد کر دیتی ہے مثلاً کپڑا خریدا اور یہ شرط کرلی کہ بائع اس کو قطع کر کے سی دے گا۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۶: غلام کو اس شرط پر بیع کیا کہ مشتری اُسے آزاد کردے یا مدبر یا مکاتب کرے یا لونڈی کو اس شرط پر کہ اسے اُم ولد بنائے یہ بیع فاسد ہے کہ جو شرط مقتضائے عقد[3] کے خلاف ہو اور اُس میں بائع یا مشتری یا خود مبیع کا فائدہ ہو (جب کہ مبیع اہل استحقاق سے ہو) وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے اور اگر جانور کو اس شرط پر بیچا کہ مشتری اُسے بیع نہ کرے تو بیع فاسد نہیں کہ یہاں وہ تینوں باتیں نہیں اور اگر اس شرط پر سے غلام بیچا تھا کہ مشتری اُسے آزاد کر دے گا اور مشتری نے اس شرط پر خرید کر آزاد کر دیا بیع صحیح ہوگئی اور غلام آزاد ہو گیا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۷: غلام کو ایسے کے ہاتھ بیچا کہ معلوم ہے وہ آزاد کر دے گا مگر بیع میں آزادی کی شرط مذکور نہ ہوئی بیع جائز ہے۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۸: غلام بیچا اور یہ شرط کی کہ وہ غلام بائع کی ایک مہینہ خدمت کرے گا یا مکان بیچا اور شرط کی کہ بائع ایک ماہ تک اُس میں سکونت[6] رکھے گا یا یہ شرط کی کہ مشتری اتنا روپیہ مجھے قرض دے یا فلاں چیز ہدیہ کرے یا معین چیز کو بیچا اور شرط کی کہ ایک ماہ تک مبیع پر قبضہ نہ دے گا ان سب صورتوں میں بیع فاسد ہے۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹: بیع میں ثمن کا ذکر نہ ہوا یعنی یہ کہا کہ جو بازار میں اس کا نرخ[8] ہے دیدینا یہ بیع فاسد ہے اور اگر یہ کہا کہ ثمن کچھ نہیں تو بیع باطل ہے کہ بغیر ثمن بیع نہیں ہو سکتی۔[9] (درمختار)

...... بلا تردد لوگوں کا اس چیز کو لے لینا۔

...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب العاشر فی الشروط التی تفسد البیع والتی لا تفسده، ج۳، ص۱۳۳ وغیره.

...... یعنی عقد کے تقاضے کے۔

...... "الهدایة"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۲، ص۴۸ .

...... "الهدایة"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۲، ص۴۹ .

...... رہائش۔

...... "الهدایة"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۲، ص۴۹ .

...... قیمت۔

...... "الدر المختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۴۷ .

(جوشکار ابھی قبضہ میں نہیں آیا ہے اس کی بیع)

مسئلہ ۳۰: جو مچھلی کہ دریا یا تالاب میں ہے ابھی اُس کا شکار کیا ہی نہیں اُس کو اگر نقو دیعنی روپے پیسے سے بیع کیا تو باطل ہے کہ وہ ملک میں نہیں اور مال متقوم نہیں [1] اور اگر اُس کو غیر نقو د مثلاً کپڑا یا کسی اور چیز کے بدلے میں بیع کیا ہے تو بیع فاسد ہے۔ یوہیں اگر شکار کر کے اُسے دریا یا تالاب میں چھوڑ دیا جب بھی اُس کی بیع فاسد ہے کہ اُس کی تسلیم پر [2] قدرت نہیں۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: مچھلی کو شکار کرنے کے بعد کسی گڑھے میں ڈالدیا یا وہ گڑھا ایسا ہے کہ بے کسی ترکیب [4] کے اُس میں سے پکڑ سکتا ہے تو بیع کرنا بھی جائز ہے کہ اب وہ مقدور التسلیم بھی ہے [5] وہ ایسی ہی ہے جیسے پانی کے گھڑے میں رکھی ہے اور اگر اُسے پکڑنے کے لیے شکار کرنے کی ضرورت ہوگی کانٹے یا جال وغیرہ سے پکڑنا پڑے گا تو جب تک پکڑ نہ لے اُس کی بیع صحیح نہیں اور اگر مچھلی خود بخود گڑھے میں آگئی اور وہ گڑھا اسی لیے مقرر کر رکھا ہے تو یہ شخص اُسکا مالک ہو گیا دوسرے کو اس کا لینا جائز نہیں پھر اگر بے جال وغیرہ کے اُسے پکڑ سکتے ہیں تو اُس کی بیع بھی جائز ہے کہ وہ مقدور التسلیم بھی ہے ورنہ بیع ناجائز اور اگر وہ اس لیے نہیں طیار کر رکھا ہے تو مالک نہیں مگر جبکہ دریا یا تالاب کی طرف جو راستہ تھا اُسے مچھلی کے آنے کے بعد بند کر دیا تو مالک ہو گیا اور بغیر جال وغیرہ کے پکڑ سکتا ہے تو بیع جائز ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر اپنی زمین میں گڑھا کھودا تھا اُس میں ہرن وغیرہ کوئی شکار گر پڑا اگر اس نے اسی غرض سے کھودا تھا تو یہی مالک ہے دوسرے کو اسکا لینا جائز نہیں اور اس لیے نہیں کھودا تو جو پکڑ لے جائے اُس کا ہے مگر مالک زمین اگر شکار کے قریب ہو کہ ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ سکتا ہے تو اسی کا ہے دوسرے کو پکڑنا جائز نہیں دوسرا پکڑے بھی تو وہ مالک نہیں ہوگا یہ ہوگا۔ یوہیں سکھانے کے لیے جال تانا تھا کوئی شکار اُس میں پھنسا تو جو پکڑ لے اس کا ہے اور اگر شکار ہی کے لیے تانا تھا تو شکار کا مالک یہ ہے۔ جال میں شکار پھنسا مگر تڑپا اُس سے چھوٹ گیا دوسرے نے پکڑ لیا تو یہ مالک ہے اور جال والا پکڑنے کے لیے قریب آگیا کہ ہاتھ بڑھا کر جانور پکڑ سکتا ہے اس وقت توڑا کر نکل گیا اور دوسرے نے پکڑ لیا تو جال والا مالک ہے پکڑنے والا مالک نہیں۔ باز اور کُتے کے شکار کا بھی یہی حکم ہے۔ [6] (فتح القدیر، ردالمحتار)

1...... یعنی اس مال سے شرعاً فائدہ نہ اٹھایا جاسکتا ہو۔

2...... یعنی حوالے کرنے پر۔

3...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۴۸.

4...... یعنی بغیر کسی تدبیر سے۔

5...... یعنی حوالہ بھی کیا جاسکتا ہو۔

6...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۶، ص۴۹.

و "رد المحتار"، کتاب البیوع، باب الفاسد، مطلب: فی البیع الفاسد، ج۷، ص۳۴۸.

مسئلہ ۳۲: شکاری جانور کے انڈے اور بچے کا بھی وہی حکم ہے جو شکار کا ہے یعنی اگر ایسی جگہ میں انڈا یا بچہ کیا کہ اس نے اسی کام کے لیے مقرر کررکھی ہے تو یہ مالک ہے ورنہ جو لے جائے اُس کا ہے۔[1] (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۳: کسی کے مکان کے اندر شکار چلا آیا اور اس نے دروازہ اُس کے پکڑنے کے لیے بند کرلیا تو یہ مالک ہے دوسرے کو پکڑنا جائز نہیں اور لاعلمی میں اس نے دروازہ بند کیا تو یہ مالک نہیں۔ اور شکار اس کے مکان کی محاذات[2] میں ہوا میں اُڑ رہا تھا تو جو شکار کرے، وہ مالک ہے۔ یوہیں اس کے درخت پر شکار بیٹھا تھا جس نے اُسے پکڑا وہ مالک ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: روپے پیسے لُٹاتے ہیں اگر کسی نے اپنے دامن اس لیے پھیلا رکھے تھے کہ اس میں گریں تو میں لوں گا تو جتنے اس کے دامن میں آئے اس کے ہیں اور اگر دامن اس لیے نہیں پھیلائے تھے مگر گرنے کے بعد اس نے دامن سمیٹ لیے جب بھی مالک ہے اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو دامن میں گرنے سے اس کی ملک نہیں دوسرا لے سکتا ہے۔ شادی میں چھوہارے اور شکر لُٹاتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: اسکی زمین میں شہد کی مکھیوں نے مہار لگائی[5] تو بہرحال شہد کا مالک یہی ہے چاہے اس نے زمین کو اسی لیے چھوڑ رکھا ہو یا نہیں کہ ان کی مثال خودرو درخت[6] کی ہے کہ مالکِ زمین اسکا مالک ہوتا ہے یہ اُس کی زمین کی پیداوار ہے۔[7] (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۶: تالابوں جھیلوں کا مچھلیوں کے شکار کے لیے ٹھیکہ دینا جیسا کہ ہندوستان کے بہت سے زمیندار کرتے ہیں یہ ناجائز ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: پرند جو ہوا میں اُڑ رہا ہے اگر اُس کو ابھی تک شکار نہ کیا ہو تو بیع باطل ہے اور اگر شکار کر کے چھوڑ دیا ہے تو بیع فاسد ہے کہ تسلیم پر قدرت نہیں اور اگر وہ پرند ایسا ہے کہ اس وقت ہوا میں اُڑ رہا ہے مگر خود بخود واپس آجائے گا جیسے پلاؤ کبوتر[9]

---

[1] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۶، ص۴۹.

[2] ......حدود، گردونواح، مکان کے برابر اوپر۔

[3] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی البیع الفاسد، ج۷، ص۲۴۸.

[4] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۱۶.

[5] ......شہد کا چھتا بنایا۔

[6] ......یعنی قدرتی طور پر اُگنے والا درخت۔

[7] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۶، ص۴۹.

[8] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۴۸.

[9] ......پالتو کبوتر۔

تو اگر چہ اس وقت اس کے پاس نہیں ہے بیع جائز ہے اور حقیقۃً نہیں تو حکماً اس کی تسلیم پر قدرت ضرور ہے۔[1] (درمختار)

(بیع فاسد کی دیگر صورتیں)

مسئلہ ۳۸: جو دودھ تھن میں ہے اُسکی بیع ناجائز ہے۔ یوہیں زندہ جانور کا گوشت، چربی، چمڑا، سری پائے، زندہ دُنبہ کی چکی[2] کی بیع ناجائز ہے اسی طرح اُس اون کی بیع جو دُنبہ یا بھیڑ کے جسم میں ہے ابھی کاٹی نہ ہوا اور اُس موتی کی جو سیپ[3] میں ہو یا گھی کہ جو ابھی دودھ سے نکالا نہ ہو یا کڑیوں کی جو چھت میں ہیں یا جو تھان ایسا ہو کہ پھاڑ کر نہ بیچا جاتا ہو اُس میں سے ایک گز آدھ گز کی بیع جیسے مشروع[4] اور گلبدن[5] کے تھان یہ سب ناجائز ہیں اور اگر مشتری نے ابھی بیع کو فسخ نہیں کیا تھا کہ بائع نے چھت میں سے کڑیاں نکال دیں یا تھان میں سے وہ ٹکڑا پھاڑ دیا تو اب یہ بیع صحیح ہوگئی۔[6] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۳۹: اس مرتبہ جال ڈالنے میں جو مچھلیاں نکلیں گی اُن کو بیع کیا یا غوطہ خور نے[7] یہ کہا کہ اس غوطہ میں جو موتی نکلیں گے اُن کو بیچا یہ بیع باطل ہے۔[8] (فتح القدیر)

مسئلہ ۴۰: دو کپڑوں میں سے ایک یا دو غلاموں میں سے ایک کی بیع ناجائز ہے جبکہ خیار تعیین[9] شرط نہ ہوا اور اگر مشتری نے دونوں پر قبضہ کر لیا تو اُن میں ایک کا قبضہ قبضۂ امانت ہے اور دوسرے کا قبضہ ضمان۔[10] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۴۱: چراگاہ میں جو گھاس ہے اُس کی بیع فاسد ہے ہاں اگر گھاس کو کاٹ کر اس نے جمع کر لیا تو بیع درست ہے جس طرح پانی کو گھڑے، مٹکے، مشک میں بھر لینے کے بعد بیچنا جائز ہے اور چراگاہ کا ٹھیکہ پر دینا بھی جائز نہیں یہ اُس وقت ہے کہ گھاس خود اُگی ہو اس کو کچھ نہ کرنا پڑا ہو اور اگر اس نے زمین کو اسی لیے چھوڑ رکھا ہو کہ اُس میں گھاس پیدا ہو اور ضرورت کے وقت پانی بھی دیتا ہو تو اُس کا مالک ہے اور اب بیچنا جائز ہے مگر ٹھیکہ اب بھی ناجائز ہے کہ اتلاف عین[11] پر اجارہ درست

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج٧، ص٢٥٠.

2 ...... دنبے کی چوڑی دُم۔

3 ...... صدف، ایک قسم کی دریائی مخلوق جس کے اندر سے موتی نکلتے ہیں۔

4 ...... ایک قسم کا کپڑا جو ریشم اور روئی کے سوت کو ملا کر بنایا جاتا ہے۔

5 ...... ایک قسم کا دھاری دار ریشمی کپڑا۔

6 ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج٢، ص٤٤.
و "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج٧، ص٢٥٢.

7 ...... تیراک نے۔

8 ...... "فتح القدير"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج٦، ص٥٣.

9 ...... منتخب کرنے کا اختیار۔

10 ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج٧، ص٢٥٢.
و "البحرالرائق"، كتاب البيع، باب البيع الفاسد، ج٦، ص١٢٦.

11 ...... اصل چیز کو ضائع کرنا۔

نہیں۔ ٹھیکہ کے لیے یہ حیلہ ہوسکتا ہے کہ اُس زمین کو جانوروں کے ٹھہرانے کے لیے ٹھیکہ پر دے پھر مستاجر[1] اُس کی گھاس بھی چرائے۔[2] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۴۲: کچی کھیتی جس میں ابھی غلہ طیار نہیں ہوا ہے، اس کی بیع کی تین صورتیں ہیں: ① ابھی کاٹ لے گا یا ② اپنے جانوروں سے چرالے گا یا ③ اس شرط پر لیتا ہے کہ اُسے طیار ہونے تک چھوڑ رکھے گا۔ پہلی دوصورتوں میں بیع جائز ہے اور تیسری صورت میں چونکہ اس شرط میں مشتری کا نفع ہے، بیع فاسد ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: پھل اُس وقت بیچ ڈالے کہ ابھی نمایاں بھی نہیں ہوئے ہیں یہ بیع باطل ہے اور اگر ظاہر ہو چکے مگر قابل انتفاع نہیں ہوئے[4] یہ بیع صحیح ہے مگر مشتری پر فوراً توڑ لینا ضروری ہے اور اگر یہ شرط کرلی ہے کہ جب تک طیار نہیں ہونگے درخت پر رہیں گے تو بیع فاسد ہے اور اگر بلاشرط خریدے ہیں مگر بائع نے بعد بیع اجازت دی کہ طیار ہونے تک درخت پر رہنے دو تو اب کوئی حرج نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: ریشم کے کیڑے اور ان کے انڈوں کی بیع جائز ہے۔[6] (تنویر)

دو شخص اگر ریشم کے کیڑوں میں شرکت کریں یہ جب ہوسکتی ہے کہ انڈے دونوں کے ہوں اور کام بھی دونوں کریں اور جتنے جتنے انڈے ہوں اُنھیں کے حساب سے شرکت کے حصے ہوں یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک کے انڈے ہوں اور ایک کام کرے اور دونوں نصف نصف یا کم وبیش کے شریک ہوں بلکہ اگر ایسا کیا ہے تو کیڑے اُس کے ہوں گے جس کے انڈے ہیں اور کام کرنے والے کے لیے اُجرتِ مثل[7] ملے گی۔ یوہیں اگر گائے بکری مرغی کسی کو آدھے آدھ پر دے دی کہ وہ کھلائے گا چرائے گا اور جو بچے ہوں گے دونوں آدھے آدھے بانٹ لیں گے جیسا کہ اکثر دیہاتوں میں کرتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے بچوں میں شرکت نہیں ہوگی بلکہ بچے اسی کے ہونگے جس کے جانور ہیں اس دوسرے کو چارہ کی قیمت جب کہ اپنا کھلایا ہو اور چرائی اور رکھوالی کی اُجرتِ مثل ملے گی۔ یوہیں اگر ایک شخص نے اپنی زمین دوسرے کو پیڑ[8] لگانے کے لیے ایک مدت معین تک کے لیے

---

1 ......اجرت پر لینے والا۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع ،باب البیع الفاسد، ج۷ ،ص ۲۵۷ .
و"البحرالرائق"، کتاب البیع، باب البیع الفاسد، ج۶، ص ۱۲۷ .

3 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص ۲۵۸ .

4 ......یعنی فائدہ اُٹھانے کے قابل نہیں ہوئے۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوزبیعه وما لایجوز، الفصل الثانی، ج۳، ص ۱۰۶ .

6 ......"تنویرالأبصار"، کتاب البیوع، ج۷، ص ۲۵۹ .

7 ......کسی عمل کی وہ اجرت جو اس عمل کے مثل (مساوی) ہو۔

8 ......درخت۔

دیدی کہ درخت اور پھل دونوں نصف نصف لے لیں گے یہ بھی صحیح نہیں وہ درخت اور پھل کُل مالک زمین کے ہونگے اور دوسرے کے لیے درخت کی وہ قیمت ملے گی جو نصب کرنے کے دن تھی اور جو کچھ کام کیا ہے اُس کی اُجرتِ مثل ملے گی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵: بھاگے ہوئے غلام کی بیع ناجائز ہے اور اگر جس کے ہاتھ بیچتا ہے، وہ غلام بھاگ کر اُسی کے یہاں چھپا ہو تو بیع صحیح ہے پھر اگر مشتری نے اُس غلام پر قبضہ کرتے وقت کسی کو گواہ نہیں بنایا ہے تو بیع کے لیے جدید قبضہ کی ضرورت نہیں، یعنی فرض کرو بیع کے بعد ہی مرگیا تو مشتری کو ثمن دینا پڑے گا اور قبضہ کرتے وقت گواہ کرلیا ہے تو یہ قبضہ بیع کے قبضہ کے قائم مقام نہیں بلکہ یہ قبضہ قبضۂ امانت ہے اس کے بعد پھر قبضہ کرنا ہوگا اور اس قبضۂ جدید سے پہلے مرا تو بائع کا مرا مشتری کو کچھ ثمن دینا نہیں پڑے گا اور اگر مشتری کے یہاں نہیں چھپا ہے مگر جس کے یہاں ہے اُس سے مشتری آسانی کے ساتھ بغیر مقدمہ بازی کے لے سکتا ہے جب بھی صحیح ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: ایک شخص نے کسی کی کوئی چیز غصب کرلی ہے مالک نے اُس کو غاصب کے ہاتھ بیچ ڈالا بیع صحیح ہے۔[3]

مسئلہ ۴۷: عورت کے دودھ کو بیچنا ناجائز ہے اگرچہ اُسے نکال کر کسی برتن میں رکھ لیا ہو اگرچہ جس کا دودھ ہو وہ باندی ہو۔[4] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۸: خنزیر کے بال یا اور کسی جز کی بیع باطل ہے اور مُردار کے چمڑے کی بھی بیع باطل ہے، جبکہ پکایا نہ ہو اور دباغت[5] کرلی ہو تو بیع جائز ہے اور اس کو کام میں لانا بھی جائز ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۹: تیل ناپاک ہوگیا اس کی بیع جائز ہے اور کھانے کے علاوہ اُس کو دوسرے کام میں لانا بھی جائز ہے۔[7] (درمختار) مگر یہ ضرور ہے کہ مشتری کو اُس کے نجس ہونے کی اطلاع دیدے تا کہ وہ کھانے کے کام میں نہ لائے اور یہ بھی وجہ ہے

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی بیع دودۃ القرمز، ج۷، ص۲٦۱.

2 ...... المرجع السابق، ص۲٦۳.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعہ ومالا یجوز، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۱۱.

4 ...... "الھدایۃ"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۲، ص٤٦ وغیرھا.

5 ...... چمڑا پکانا اور صاف کرکے اسے رنگنا۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲٦۵.

7 ...... المرجع السابق، ص۲٦۷.

کہ نجاست عیب ہے اور عیب پر مطلع کرنا ضرور ہے۔ ناپاک تیل مسجد میں جلانا منع ہے گھر میں جلاسکتا ہے۔ اس کا استعمال اگرچہ جائز ہے مگر بدن یا کپڑے میں جہاں لگ جائے گا ناپاک ہو جائے گا پاک کرنا پڑیگا۔ بعض دوائیں اس قسم کی بنائی جاتی ہیں جس میں کوئی ناپاک چیز شامل کرتے ہیں مثلاً کسی جانور کا پتہ اُس کو اگر بدن پر لگایا تو پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵۰: مُردار کی چربی کو بیچنا یا اُس سے کسی قسم کا نفع اُٹھانا ناجائز ہے نہ اُسے چراغ میں جلاسکتے ہیں نہ چمڑا پکانے کے کام میں لاسکتے ہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: مُردار کا پٹھا[2]، بال، ہڈی، پر، چونچ، کھر[3]، ناخن، ان سب کو بیچ بھی سکتے ہیں اور کام میں بھی لاسکتے ہیں۔ ہاتھی کے دانت اور ہڈی کو بیچ سکتے ہیں اور اسکی چیزیں بنی ہوئی استعمال کر سکتے ہیں۔[4] (ردالمحتار)

(جتنے میں چیز بیچی اُسکو اُس سے کم دام میں خریدنا)

مسئلہ ۵۲: جس چیز کو بیع کر دیا ہے اور ابھی پورا ثمن وصول نہیں ہوا ہے اُس کو مشتری سے کم دام میں خریدنا جائز نہیں اگرچہ اس وقت اُس کا نرخ کم ہو گیا ہو۔ یوہیں اگر مشتری مر گیا اُس کے وارث سے خریدی جب بھی جائز نہیں۔ مالک نے خود نہیں بیع کی ہے بلکہ اس کے وکیل نے بیع کی جب بھی یہی حکم ہے کہ کم میں خریدنا ناجائز اور اگر اُتنے ہی میں خریدی مگر پہلے ادائے ثمن کی میعاد نہ تھی اور اب میعاد مقرر ہوئی یا پہلے ایک ماہ کی میعاد تھی اور اب دو ماہ کی میعاد مقرر کی یہ بھی ناجائز ہے۔ اور اگر بائع مر گیا اس کے وارث نے اُسی مشتری سے کم دام میں خریدی تو جائز ہے۔ یوہیں بائع نے اُس سے خریدی جس کے ہاتھ مشتری نے بیع کر دی ہے یا ہبہ کر دی ہے یا مشتری نے جس کے لیے اُس چیز کی وصیت کی اُس سے خریدی یا خود مشتری سے اُسی دام میں یا زائد میں خریدی یا ثمن پر قبضہ کرنے کے بعد خریدی یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ اور بائع کے باپ یا بیٹے یا غلام یا مکاتب نے کم دام میں خریدی تو ناجائز ہے۔ کم داموں میں خریدنا اُس وقت ناجائز ہے جب کہ ثمن اُسی جنس کا ہو اور مبیع میں کوئی نقصان نہ پیدا ہوا ہو اور اگر ثمن دوسری جنس کا ہو یا مبیع میں نقصان ہوا ہو تو مطلقاً بیع جائز ہے۔ روپیہ اور اشرفی اس بارہ میں ایک جنس قرار پائیں گے لہٰذا اگر بیس روپیہ میں بیچی تھی اور اب ایک اشرفی میں خریدی جس کی قیمت اس وقت پندرہ روپے ہے ناجائز ہے اور

---

[1] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی التداوی بلبن البنت فلزمه قولا ن، ج۷، ص۲۶۷.

[2] ......بدن سے ملے ہوئے وہ زردی مائل ریشے جن سے اعضاء سکڑتے اور پھیلتے ہیں۔

[3] ......گائے، بکری اور ہرن وغیرہ کے چرے ہوئے پاؤں۔

[4] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی التداوی بلبن البنت فلزمه قولا ن، ج۷، ص۲۶۷.

اگر کپڑے یا سامان کے بدلے میں خریدی جس کی قیمت پندرہ روپے ہے جائز ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۳: ایک شخص نے دوسرے سے من بھر گیہوں[2] قرض لیے اس کے بعد قرضدار نے قرضخواہ[3] سے پانچ روپیہ میں وہ من بھر گیہوں جو اُس کے ہیں خرید لیے یہ بیع جائز ہے اور وہ روپے اگر اُسی مجلس میں ادا کردیے تو بیع نافذ ہے، ورنہ باطل ہو جائیگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: ایک شخص نے دوسرے سے دس روپے قرض لیے اور قبضہ کر لینے کے بعد مدیون[5] نے دائن[6] سے ایک اشرفی میں خرید لیے یہ بیع جائز ہے پھر اگر اشرفی مجلس میں دیدی بیع صحیح رہی ورنہ باطل ہوگئی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: مشتری نے دوسرے کے ہاتھ چیز بیچ ڈالی مگر یہ بیع فسخ ہوگئی اگر یہ فسخ سب کے حق میں فسخ قرار پائے تو بائع اول کو کم داموں میں خریدنا جائز نہیں اور اگر اسطرح کا فسخ ہو کہ محض ان دونوں کے حق میں فسخ دوسروں کے حق میں بیع جدید ہو جیسے اقالہ[8] تو کم میں خریدنا جائز۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: مشتری نے مبیع کو ہبہ کر دیا اور قبضہ بھی دے دیا مگر پھر واپس لے لی اور بائع کے ہاتھ کم دام میں بیچ ڈالی یہ ناجائز ہے۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: ایک چیز خریدی اور ابھی اُس پر قبضہ نہیں کیا ہے یہ اور ایک دوسری چیز جو اس کی ملک میں ہے دونوں کو ایک ساتھ ملا کر بیع کیا اُس کی بیع درست ہے جو اس کے پاس کی ہے۔[11] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸: ایک چیز ہزار روپے میں خریدی اور قبضہ بھی کر لیا مگر ابھی ثمن ادا نہیں کیا ہے کہ یہ اور ایک دوسری چیز اُسی

---

[1] ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: الدراھم والدنانیر...إلخ، ج۷، ص۲٦۸.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعه ومالا یجوز، الفصل العاشر، ج۳، ص۱۳۲.

[2] ......گندم۔ [3] ......قرض دینے والے سے۔

[4] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوزبیعه ومالا یجوز، الفصل الاول، ج۳، ص۱۰۲.

[5] ......مقروض۔ [6] ......قرض دینے والا۔

[7] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوزبیعه ومالا یجوز، الفصل الاول، ج۳، ص۱۰۲.

[8] ......بیع کو فسخ کرنا یعنی ختم کرنا۔

[9] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوزبیعه ومالا یجوز، الفصل العا شر، ج۳، ص۱۳۲.

[10] ......المرجع السابق.

[11] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوز بیعه ومالا یجوز، الفصل العاشر، ج۳، ص۱۳۳.

بائع کے ہاتھ ہزار روپے میں بیچی ہر ایک پانسو میں دوسری چیز کی بیع صحیح ہے اور اُس کی صحیح نہیں جو اُسی سے خریدی ہے اور اگر ثمن ادا کر دیا ہے تو دونوں کی بیع صحیح ہے اور دوسرے کے ہاتھ بیع کی تو دونوں کی دونوں صورتوں میں صحیح ہے۔[1] (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۵۹: تیل بیچا اور یہ ٹھہرا کہ برتن سمیت تولا جائے گا اور برتن کا اتنا وزن کاٹ دیا جائے مثلاً ایک سیر یہ ناجائز ہے اور اگر یہ ٹھہرا کہ برتن کا جو وزن ہے وہ کاٹ دیا جائے گا مثلاً ایک سیر ہے تو ایک سیر اور ڈیڑھ سیر ہے تو ڈیڑھ سیر یہ جائز ہے۔ یوہیں اگر دونوں کو معلوم ہے کہ برتن کا وزن ایک سیر ہے اور یہ ٹھہرا کہ برتن کا وزن ایک سیر مجرا کیا جائے گا یہ بھی جائز ہے۔[3] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۶۰: تیل یا گھی خریدا اور برتن سمیت تولا گیا اور ٹھہرا یہ کہ برتن کا جو وزن ہوگا مجرا دیا جائے گا مشتری برتن خالی کر کے لایا اور کہتا ہے اس کا وزن مثلاً دو سیر ہے بائع کہتا ہے یہ وہ برتن نہیں میرا برتن ایک سیر وزن کا تھا تو قسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہوگا کیونکہ اس اختلاف سے اگر مقصود برتن ہے تو مشتری قابض ہے اور قابض کا قول معتبر ہوتا ہے اور اگر مقصود ثمن میں اختلاف ہے کہ ایک سیر کی قیمت بائع طلب کرتا ہے اور مشتری منکر ہے[4] تو منکر کا قول معتبر ہوتا ہے۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۶۱: راستہ یعنی اُس کی زمین کی بیع و ہبہ جائز ہے، جب کہ وہ زمین بائع کی ملک ہو نہ یہ کہ فقط حق مرور[6] (حق آسائش) ہو، مثلاً اس کے گھر کا راستہ دوسرے کے گھر میں سے ہو اور راستہ کی زمین اس کی ہو۔ اگر اس زمین راستہ کے طول و عرض[7] مذکور ہیں جب تو ظاہر ہے ورنہ اُس مکان کا جو بڑا دروازہ ہے اُتنی چوڑائی اور کوچہ نافذہ[8] تک لنبائی لی جائے گی اور جو راستہ کوچۂ نافذہ یا کوچۂ سربستہ[9] میں نکلا ہے جو خاص بائع کی ملک میں نہیں ہے، بلکہ اُس میں سب کے لیے حق آسائش ہے مکان خریدنے میں وہ تبعاً[10] داخل ہو جاتا ہے خاص کر اُسے خریدنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔[11] (درمختار، ردالمحتار)

......"الهداية"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۲، ص۴۷.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب البيوع، الباب التاسع فيما يجوز بيعه....إلخ، الفصل العاشر، ج۳، ص۱۳۳.

......"الهداية"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۲، ص۴۸.

و"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۷، ص۲۷۲.

......انکار کر رہا ہے۔

......"الهداية"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۲، ص۴۸.

......راستہ پر چلنے کا حق۔ ......لمبائی چوڑائی۔

......وہ گلی جسے اس کے اہل راستہ بنانے سے نہ روک سکیں یعنی وہ راستہ عام ہو۔

......بند گلی۔ ......ضمناً۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب: في بيع الطريق، ج۷، ص۲۷۳.

مسئلہ ۶۲: زمین یا مکان کی بیع ہوئی اور راستہ کا حق مرور تبعاً بیع کیا گیا مثلاً جمیع حقوق[1] یا تمام مرافق[2] کے ساتھ بیع کی تو بیع درست ہے اور تنہا راستہ کا حق مرور بیچا گیا تو درست نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶۳: مکان سے پانی بہنے کا راستہ یا کھیت میں پانی آنے کا راستہ بیچنا درست نہیں یعنی محض حق بیچنا بھی ناجائز ہے اور زمین جس پر پانی گزرے گا وہ بھی بیع نہیں کی جاسکتی جبکہ اُس کا طول و عرض بیان نہ کیا گیا ہو اور اگر بیان کردیا ہو تو جائز ہے۔[4] (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۶۴: ایک شخص نے دوسرے سے کہا جو میرا حصہ اس مکان میں ہے اُسے میں نے تیرے ہاتھ بیع کیا اور بائع کو معلوم نہیں کہ کتنا حصہ ہے مگر مشتری کو معلوم ہے تو بیع جائز ہے اور اگر مشتری کو معلوم نہ ہو تو جائز نہیں اگرچہ بائع کو معلوم ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۵: ایک شخص کے ہاتھ بیع کرکے پھر اُس کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا حرام و باطل ہے کہ پہلی بیع اگر فسخ بھی کردی جائے جب بھی دوسری نہیں ہوسکتی۔ ہاں اگر مشتری اول نے قبضہ کرلیا ہے تو دوسری بیع اُسکی اجازت پر موقوف ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: جس بیع میں مبیع یا ثمن مجہول[7] ہے وہ بیع فاسد ہے جبکہ ایسی جہالت[8] ہو کہ تسلیم میں نزاع[9] ہوسکے اور اگر تسلیم میں کوئی دشواری نہ ہو تو فاسد نہیں مثلاً گیہوں کی پوری بوری پانچ روپیہ میں خریدلی اور معلوم نہیں کہ اس میں کتنے گیہوں ہیں یا کپڑے کی گانٹھ[10] خریدلی اور معلوم نہیں کہ اس میں کتنے تھان ہیں۔[11] (عالمگیری)

---

[1] ...... تمام حقوق۔

[2] ...... اس سے مراد وہ اشیاء جو مبیع کے تابع ہوتی ہیں جیسے راستہ، زمین کے لئے پانی کی نالی وغیرہ۔

[3] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۷۷.

[4] ...... "الهداية"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۲، ص۴۷.

و "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۶، ص۶۵.

[5] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب الثانی عشر فی احکام البیع الموقوف وبیع احد الشریکین، ج۳ ص۱۵۵.

[6] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، فصل فی الفضولی، مطلب: فی بیع المرهون المستأجر، ج۷، ص۳۲۵.

[7] ...... یعنی قیمت معلوم نہ ہو۔

[8] ...... لاعلمی۔

[9] ...... جھگڑا، لڑائی۔

[10] ...... گٹھڑی۔

[11] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوز بیعه ومالایجوز، الفصل الثامن، ج۳، ص۱۲۲.

مسئلہ ۶۷: بیع میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ادائے ثمن[1] کے لیے کوئی مدت مقرر ہوتی ہے اور کبھی نہیں اگر مدت مقرر نہ ہو تو ثمن کا مطالبہ بائع جب چاہے کرے اور جب تک مشتری ثمن نہ ادا کرے مبیع[2] کو روک سکتا ہے اور دعویٰ کر کے وصول کر سکتا ہے اور اگر مدت مقرر ہے تو قبل مدت مطالبہ نہیں کر سکتا مگر مدت ایسی مقرر ہو جس میں جہالت نہ رہے کہ جھگڑا ہو اگر مدت ایسی مقرر کی جو فریقین نہ جانتے ہوں یا ایک کو اُس کا علم نہ ہو تو بیع فاسد ہے مثلاً نوروز[3] اور مہرگان یا ہولی[4] دیوالی[5] کہ اکثر مسلمان یہ نہیں جانتے کہ کب ہوگی اور جانتے ہوں تو بیع ہو جائے گی (مگر مسلمانوں کو اپنے کاموں میں کفار کے تہواروں کی تاریخ مقرر کرنا بہت قبیح[6] ہے) حجاج کی آمد کا دن مقرر کرنا کھیت کٹنے اور پَیر[7] میں سے غلہ اُٹھنے کی تاریخ مقرر کرنا بیع کو فاسد کر دے گا کہ یہ چیزیں آگے پیچھے ہوا کرتی ہیں اگر ادائے ثمن کے لیے یہ اوقات مقرر کیے تھے مگر ان اوقات کے آنے سے پہلے مشتری نے یہ میعاد ساقط کر دی تو بیع صحیح ہو جائے گی جب کہ دونوں میں سے کسی نے اب تک بیع کو فسخ نہ کیا ہو۔[8] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۶۸: بیع میں ایسے نامعلوم اوقات مذکور نہیں ہوئے، عقدِ بیع ہو جانے کے بعد ادائے ثمن کے لیے اس قسم کی میعادیں مقرر کیں، یہ مضر[9] نہیں۔[10] (درمختار)

مسئلہ ۶۹: آندھی چلنے بارش ہونے کو ادائے ثمن[11] کا وقت مقرر کیا تو بیع فاسد ہے اور اگر ان چیزوں کو میعاد مقرر کیا پھر اُس میعاد کو ساقط کر دیا تو یہ بیع اب بھی صحیح نہ ہوگی۔[12] (درمختار، ردالمحتار)

---

[1] ...... قیمت ادا کرنے کے لئے۔ [2] ...... سامان۔

[3] ...... ایرانی شمسی سال کا پہلا دن، یہ ایرانیوں کی خوشی کا سب سے بڑا غیر مذہبی دن ہے۔

[4] ...... ہندوؤں کا ایک تہوار جو موسم بہار میں منایا جاتا ہے۔

[5] ...... ہندوؤں کا ایک تہوار۔ [6] ...... بہت بُرا۔

[7] ...... کھلیان، اناج صاف کرنے کی جگہ۔

[8] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۲، ص ۵۰.

و"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۷، ص۲۷۸.

[9] ...... نقصان دہ، مضائقہ۔

[10] ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۷، ص۲۷۹.

[11] ...... یعنی رقم کی ادائیگی۔

[12] ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب: في بيع الشرب، ج۷، ص۲۸۱.

(بیع فاسد کے احکام)

مسئلہ ۷۰: بیع فاسد کا حکم یہ ہے کہ اگر مشتری[1] نے بائع[2] کی اجازت سے مبیع پر قبضہ کرلیا تو مبیع کا مالک ہوگیا اور جب تک قبضہ نہ کیا ہو مالک نہیں بائع کی اجازت صراحۃً[3] ہو یا دلالۃً[4]۔ صراحۃً اجازت ہو تو مجلس عقد میں قبضہ کرے یا بعد میں بہر حال مالک ہو جائے گا اور دلالۃً یہ کہ مثلاً مجلس عقد میں مشتری نے بائع کے سامنے قبضہ کیا اور اُس نے منع نہ کیا اور مجلس عقد کے بعد صراحۃً اجازت کی ضرورت ہے، دلالۃً کافی نہیں مگر جبکہ بائع ثمن پر قبضہ کر کے مالک ہوگیا تو اب مجلسِ عقد[5] کے بعد اُس کے سامنے قبضہ کرنا اور اُس کا منع نہ کرنا، اجازت ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۱: یہ جو کہا گیا کہ قبضہ سے مالک ہو جاتا ہے اس سے مراد ملکِ خبیث[7] ہے کیونکہ جو چیز بیع فاسد سے حاصل ہوگی اسے واپس کرنا واجب ہے اور مشتری کو اُس میں تصرف کرنا منع ہے[8]۔ بیع فاسد میں قبضہ سے چونکہ ملک حاصل ہوتی ہے اگرچہ ملک خبیث ہے لہٰذا ملک کے کچھ احکام ثابت ہوں گے مثلاً ① اُس پر دعویٰ ہوسکتا ہے۔ ② اُس کو بیع کرے گا تو ثمن اسے ملے گا۔ ③ آزاد کرے گا تو آزاد ہو جائے گا۔ ④ اور ولا کا حق بھی اسی کو ملے گا۔ ⑤ اور بائع آزاد کرے گا تو آزاد نہ ہوگا۔ ⑥ اور اگر اس کے پڑوس میں کوئی مکان فروخت ہوگا تو شفعہ مشتری کا ہوگا بائع کا نہیں ہوگا اور چونکہ یہ ملک خبیث ہے، لہٰذا ملک کے بعض احکام ثابت نہیں ہوں گے۔ ① اگر کھانے کی چیز ہے تو اُس کا کھانا۔ ② پہننے کی چیز ہے تو پہننا حلال نہیں۔ ③ کنیز[11] ہے تو وطی کرنا[12] حلال نہیں۔ ④ اور بائع کا اُس سے نکاح ناجائز۔ ⑤ اور اگر مکان ہے تو اُس کی پڑوس والے کو یا خلیط[13] کو شفعہ[14] کا حق نہیں، ہاں اگر مشتری نے اس میں کوئی تعمیر کی تو اب اس کا پڑوسی شفعہ کرسکتا ہے۔[15] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... خریدار۔ 2 ...... بیچنے والا۔ 3 ...... واضح طور پر۔

4 ...... اشارۃً یعنی ایسا فعل جس سے قبضہ کرنا سمجھا جائے۔ 5 ...... لین دین کی مجلس۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی الشرط الفاسد...إلخ، ج۷، ص۲۸۹۔۲۹۰.

7 ...... ناجائز قبضہ۔ 8 ...... یعنی نہ بیچ سکتا ہے نہ استعمال کرسکتا ہے۔

11 ...... لونڈی۔ 12 ...... ہمبستری کرنا۔

13 ...... وہ شخص جو حقِ بیع میں شریک ہو۔

14 ...... ہمسایہ کی جائیداد کو خریدنے کا حق۔

15 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی الشرط الفاسد...إلخ، ج۷، ص۲۹۰۔۲۹۲.

مسئلہ ۷۲: بیع فاسد میں مشتری پر اولاً[1] یہی لازم ہے کہ قبضہ نہ کرے اور بائع پر بھی لازم ہے کہ منع کردے بلکہ ہر ایک پر بیع فسخ کردینا واجب اور قبضہ کر ہی لیا تو واجب ہے کہ بیع کو فسخ کرکے مبیع کو واپس کرلے یا کردے فسخ نہ کرنا گناہ ہے اور اگر واپسی نہ ہوسکے مثلاً مبیع ہلاک ہوگئی یا ایسی صورت پیدا ہوگئی کہ واپسی نہیں ہوسکتی (جس کا بیان آتا ہے) تو مشتری مبیع کی مثل واپس کرے اگر مثلی ہو اور قیمی ہو تو قیمت ادا کرے (یعنی اُس چیز کی واجبی قیمت[2]، نہ کہ ثمن جو ٹھہرا ہے) اور قیمت میں قبضہ کے دن کا اعتبار ہے یعنی بروز قبض جو اُس کی قیمت تھی وہ دے ہاں اگر غلام کو بیع فاسد سے خریدا ہے اور آزاد کردیا تو ثمن واجب ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۳: اگر قیمت میں بائع و مشتری کا اختلاف ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۴: اکراہ وجبر کے ساتھ بیع ہوئی تو یہ بیع فاسد ہے مگر جس پر جبر کیا گیا اُس کو فسخ کرنا واجب نہیں بلکہ اختیار ہے کہ فسخ کرے یا نافذ کردے مگر جس نے جبر کیا ہے اُس پر فسخ کرنا واجب ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵: بیع فاسد میں اگر مشتری نے مبیع پر بغیر اجازت بائع قبضہ کیا تو نہ قبضہ ہوا نہ مالک ہوا نہ اس کے تصرفات[6] جاری ہوں گے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۶: بیع فاسد کو فسخ کرنے کے لیے قضائے قاضی[8] کی بھی ضرورت نہیں کہ اس کا فسخ[9] کرنا خود ان دونوں پر شرعاً[10] واجب ہے اور اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرا راضی ہو اور اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے کے سامنے ہو ہاں یہ ضرور ہے کہ دوسرے کو فسخ کا علم ہوجائے اور وہ دونوں خود فسخ نہ کریں بیع پر قائم رہنا چاہیں اور قاضی کو اس کا علم ہوجائے تو قاضی جبراً فسخ کردے۔[11] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۷: مشتری نے مبیع کو واپس دے دیا یعنی بائع کے پاس رکھ دیا کہ بائع لینا چاہے تو لے سکتا ہے۔ بائع نے

---

[1]...... پہلے۔ [2]...... رائج قیمت۔

[3]......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی الشرط الفاسد... إلخ، ج۷، ص۲۹۳.

[4]......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۹۳.

و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الحادی عشر فی أحکام البیع الغیرالجائز، ج۳، ص۱۵۱.

[5]......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی الشرط الفاسد اذا ذکر العقدہ، ج۷، ص۲۹۳.

[6]...... اختیارات۔

[7]......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الحادی عشر فی أحکام البیع الغیرالجائز، ج۳، ص۱۴۷.

[8]...... قاضی کا فیصلہ۔ [9]...... ختم، باطل۔ [10]...... شرعی طور پر۔

[11]......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: رد المشتری فاسدًا... إلخ، ج۷، ص۲۹۴.

اُسے لینے سے انکار کردیا مگر مشتری اُسکے پاس چھوڑ کر چلا گیا بری الذمہ[1] ہوگیا وہ چیز اگر ضائع ہوگئی تو مشتری تاوان نہیں دے گا اور اگر بائع کے انکار پر مشتری چیز کو واپس لے گیا تو بری الذمہ نہیں کہ اس صورت میں اُسکا لے جانا ہی جائز نہیں کہ بیع فسخ ہوچکی اور پھیر لے جانا[2] غصب ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۸: بیع فاسد میں مبیع کو اگر مشتری نے بائع کے لیے ہبہ کردیا یا صدقہ کردیا یا بائع کے ہاتھ بیچ ڈالا یا عاریت، اجارہ، غصب، ودیعت کے ذریعے غرض کسی طرح وہ چیز بائع کے ہاتھ میں پہنچ گئی بیع کا متارکہ ہوگیا[4] اور مشتری بری الذمہ ہوگیا کہ ثمن یا قیمت اُس کے ذمہ لازم نہیں۔ یہاں ایک قاعدہ کلیہ یاد رکھنے کا ہے کہ جب ایک چیز کا کوئی شخص کسی وجہ سے مستحق ہے اور وہ چیز اُس کو دوسرے طریقہ پر حاصل ہو تو اُسی وجہ سے ملنا قرار پائے گا جس وجہ سے ملنے کا حقدار تھا اور جس وجہ سے حاصل ہوئی اس کا اعتبار نہیں بشرطیکہ اُسی شخص سے ملے جس پر اس کا حق تھا مثلاً یوں سمجھو کہ کسی نے اس کی چیز غصب کرلی ہے پھر غاصب سے اس نے وہ چیز خریدی تو یہ بیع نہیں مانی جائے گی بلکہ اس کی چیز تھی جو اسے مل گئی اور اگر وہ چیز اُس سے نہیں ملی جس پر اس کا حق تھا دوسرے سے ملی تو جس وجہ سے حاصل ہوئی اُس کا اعتبار ہوگا مثلاً بیع فاسد میں مشتری نے وہ چیز بیع کردی یا کسی کو ہبہ کردی اُس سے بائع اول کو حاصل ہوئی تو مشتری بری الذمہ نہیں اُسے ضمان دینا پڑے گا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

(موانع فسخ یہ ہیں)

مسئلہ ۷۹: بیع فاسد میں مشتری نے قبضہ کرنے کے بعد اُس چیز کو بائع کے علاوہ دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا اور یہ بیع صحیح بات[6] ہو۔ یا ہبہ کرکے قبضہ دلادیا۔ یا آزاد کردیا۔ یا مکاتب کیا یا کنیز تھی مشتری کے اُس سے بچہ پیدا ہوا۔ یا غلہ تھا اُسے پسوایا۔ یا اُس کو دوسرے غلہ میں خلط کردیا[7]۔ یا جانور تھا ذبح کرڈالا۔ یا مبیع کو وقف صحیح کردیا۔ یا رہن رکھ دیا اور قبضہ دے دیا۔ یا وصیت کرکے مرگیا۔ یا صدقہ دے ڈالا غرض یہ کہ کسی طرح مشتری کی ملک سے نکل گئی تو اب وہ بیع فاسد نافذ ہوجائے گی اور اب فسخ نہیں ہوسکتی۔ اور اگر مشتری نے بیع فاسد کے ساتھ بیچا یا بیع میں خیار شرط تھا تو فسخ کا حکم باقی ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

[1] ......ذمہ سے بری۔ [2] ......واپس لے جانا۔

[3] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: رد المشتری فاسداً....إلخ، ج۷، ص۲۹٤.

[4] ......یعنی سودا ختم ہوگیا۔

[5] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسع، مطلب: رد المشتری فاسداً....إلخ، ج۷، ص۲۹٤.

[6] ......قطعی۔ [7] ......ملادیا۔

[8] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: رد المشتری فا سداً....إلخ، ج۷، ص۲۹۵۔۲۹۷.

مسئلہ ۸۰: اکراہ کے ساتھ اگر بیع ہوئی اور مشتری نے قبضہ کرکے مبیع میں تصرفات [1] کیے تو سارے تصرفات بے کار قرار دیے جائیں گے اور بائع کو اب بھی یہ حق حاصل ہے کہ بیع کو فسخ کردے مگر مشتری نے آزاد کردیا تو عتق [2] نافذ ہوگا اور مشتری کو غلام کی قیمت دینی پڑے گی۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۱: مشتری نے قبضہ نہیں کیا ہے اور بائع کو اُس نے حکم دیدیا کہ اس کو آزاد کردے یا حکم دیا کہ غلہ کو پسوادے یا دوسرے غلہ میں اسے ملادے یا جانور کو ذبح کردے، بائع نے اُس کے حکم سے یہ کام کیے تو مشتری پر ضمان واجب ہوگیا اور بائع کا یہ افعال [4] کرنا ہی مشتری کا قبضہ مانا جائے گا۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۸۲: مبیع کو مشتری نے کرایہ پر دیدیا یا لونڈی تھی اُس کا نکاح کردیا تو اب بھی بیع کو فسخ کرسکتے ہیں۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۸۳: جس وجہ سے فسخ ممتنع ہوگیا [7] اگر وہ جاتی رہی مثلاً ہبہ کردیا تھا اُسے واپس لے لیا رہن [8] کو چھوڑالیا مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوگیا تو فسخ کا حکم پھر لوٹ آیا ہاں اگر قاضی نے ان تصرفات کے بعد قیمت ادا کرنے کا مشتری پر حکم دیدیا تو اب بعد رجوع و زوال عذر [9] بھی فسخ نہ ہوگی۔ [10] (فتح القدیر)

مسئلہ ۸۴: بائع و مشتری میں سے کوئی مرگیا جب بھی فسخ کا حکم بدستور باقی ہے اُس کا وارث اُس کے قائم مقام ہے وہ فسخ کرے۔ [11] (درمختار)

مسئلہ ۸۵: بیع فاسد کو فسخ کردیا تو بائع مبیع کو واپس نہیں لے سکتا جب تک ثمن یا قیمت واپس نہ کرے پھر اگر بائع کے پاس وہی روپے موجود ہیں تو بعینہٖ اُنھیں کو واپس کرنا ضروری ہے اور خرچ ہوگئے تو اُتنے ہی روپے واپس کرے۔ [12] (ہدایہ)

---

[1] ...... تصرف کی جمع یعنی عمل دخل۔

[2] ...... غلام کا آزاد ہونا۔

[3] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: رد المشتری فاسداً... إلخ، ج۷، ص۲۹۶.

[4] ...... یہ کام بجالانا۔

[5] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۲۹۶.

[6] ...... المرجع السابق، ص۲۹۹.

[7] ...... یعنی بیع ختم نہ کرسکتا ہو۔ [8] ...... گروی رکھی ہوئی چیز۔

[9] ...... یعنی عذر کے ختم ہونے کے بعد۔

[10] ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی أحکامه، ج۶، ص۹۹-۱۰۰.

[11] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۳۰۰.

[12] ...... "الهدایة"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۲، ص۵۲.

مسئلہ ۸۶: بیع فسخ ہوچکی ہے اور بائع نے ابھی ثمن واپس نہیں کیا ہے اور مر گیا تو مشتری اُس مبیع کا حقدار ہے یعنی اگر بائع پر لوگوں کے دیون [1] تھے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ اس مبیع سے دوسرے قرض خواہ اپنے مطالبات وصول کریں بلکہ اس کا حق تجہیز و تکفین [2] پر بھی مقدم ہے۔ مثلاً فرض کرو مبیع کپڑا ہے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اسی کا کفن دیدیا جائے یہ کہہ سکتا ہے جب تک ثمن واپس نہیں ملے گا میں نہیں دونگا۔ یوہیں اگر بائع کے مرنے کے بعد اُس کے وارث یا مشتری نے بیع کو فسخ [3] کیا تو مشتری مبیع کو اپنا حق وصول کرنے کے لیے روک سکتا ہے۔ [4] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۸۷: زمین بطور بیع فاسد خریدی تھی اُس میں درخت نصب کر دیے یا مکان خریدا تھا اُس میں تعمیر کی تو مشتری پر قیمت دینی واجب ہے اور اب بیع فسخ نہیں ہوسکتی۔ یوہیں مبیع میں زیادت متصلہ غیر متولدہ [5] مانع فسخ ہے مثلاً کپڑے کو رنگ دیا، سی دیا، ستو میں گھی مل دیا، گیہوں کا آٹا پسوالیا، روئی کا سوت کات لیا اور زیادت متصلہ متولدہ [6] جیسے موٹا پا یا زیادت منفصلہ متولدہ [7] مثلاً جانور کے بچہ پیدا ہوا یہ مانع فسخ نہیں، مبیع اور زیادت دونوں کو واپس کرے۔ [8] (درمختار)

مسئلہ ۸۸: زیادت منفصلہ متولدہ اگر مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو اُس کا تاوان نہیں اور اُس نے خود ہلاک کر دی تو تاوان دیگا اور اگر زیادت باقی ہے اور مبیع ہلاک ہوگئی تو زیادت کو واپس کرے اور مبیع کی قیمت وہ دے جو قبضہ کے دن تھی اور اگر زیادت منفصلہ غیر متولدہ جیسے غلام تھا اُس نے کچھ کمایا اس کا بھی حکم یہی ہے کہ مبیع اور زیادت دونوں کو واپس کرے مگر اس زیادت کو بائع صدقہ کر دے اُس کے لیے یہ طیب نہیں [9] اور یہ زیادت ہلاک ہوگئی یا مشتری نے خود ہلاک کر دی دونوں صورتوں میں مشتری پر اس کا تاوان نہیں۔ [10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۹: مبیع میں اگر نقصان پیدا ہوگیا اور یہ نقصان مشتری کے فعل سے ہوا یا خود مبیع کے فعل سے ہوا یا آفت سماویہ [11] سے ہوا بائع مشتری سے مبیع کو واپس لے گا اور اس نقصان کا معاوضہ بھی لے گا مثلاً کپڑے کو مشتری نے قطع کرالیا [12] ہے

---

1 ...... دَین کی جمع، قرضے۔
2 ...... کفن دفن کے اخراجات۔
3 ...... ختم۔
4 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۳۰۰.
و"الهداية"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۲، ص۵۰.
5 ...... مبیع میں اضافہ مبیع کے ساتھ ملا ہوا ہو اور اس کی وجہ سے نہ ہو۔
6 ...... مبیع میں اضافہ مبیع کے ساتھ ملا ہوا ہو اور اسی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔
7 ...... مبیع میں اضافہ مبیع کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو لیکن اس کی وجہ سے پیدا ہو۔
8 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۳۰۷.
9 ...... یعنی حلال نہیں۔
10 ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی أحکام زیادۃ المبیع، ج۷، ص۳۰۸.
11 ...... آسمانی آفت مثلاً جلنا، ڈوبنا وغیرہ۔
12 ...... کٹوا دیا۔

مگرابھی سلوایانہیں تو بائع مشتری سے وہ کپڑا لے گا اور قطع ہو جانے سے جو قیمت میں کمی ہوگئی وہ لے گا اور اگر وہ نقصان دفع ہو گیا تو جو کچھ اس کا معاوضہ لے چکا ہے بائع واپس کرے مثلاً کنیز تھی اُس کی آنکھ خراب ہوگئی جس کا نقصان لیا پھر اچھی ہوگئی تو واپس کر دے یا لونڈی کا نکاح کر دیا تھا پھر بیع فسخ ہوگئی اور نکاح کرنے سے جو نقصان ہوا بائع نے مشتری سے وصول کیا پھر اُس کے شوہر نے قبلِ دخول [1] طلاق دیدی تو یہ معاوضہ واپس کر دے۔ اور اگر مبیع میں نقصان کسی اجنبی شخص کے فعل سے ہوا تو بائع کو اختیار ہے کہ اس کا معاوضہ اُس اجنبی سے لے یا مشتری سے اگر مشتری سے لے گا تو مشتری وہ رقم اُس اجنبی سے وصول کرے گا۔ مبیع میں نقصان خود بائع نے کیا تو یہ نقصان پہنچانا ہی واپس کرنا ہے یعنی فرض کرو اگر وہ مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی اور مشتری نے اُس کو بائع سے روکا نہ ہو تو بائع کی ہلاک ہوئی مشتری اُس کا تاوان نہیں دے گا اور ثمن دے چکا ہے تو واپس لے گا اور اگر مشتری کی طرف سے مبیع کی واپسی میں رُکاوٹ ہوئی اس کے بعد ہلاک ہوئی تو دو صورتیں ہیں: یہ ہلاک ہونا اُسی نقصان پہنچانے سے ہوا یعنی یہاں تک اُس کا اثر ہوا کہ ہلاک ہوگئی جب بھی بائع کی ہلاک ہوئی مشتری پر تاوان نہیں اور اگر اُس کے اثر سے نہ ہو تو مشتری کو تاوان دینا ہوگا مگر وہ نقصان جو بائع نے کیا ہے اُس کا معاوضہ اُس میں سے کم کر دیا جائے۔ [2] (عالمگیری، درمختار)

(بیع فاسد میں مبیع یا ثمن سے نفع حاصل کیا وہ کیسا ھے)

مسئلہ ۹۰: کوئی چیز معین مثلاً کپڑا یا کنیز سو۱۰۰ روپے میں بیع فاسد کے طور پر خریدی اور تقابض بدلین بھی ہو گیا [3] مشتری نے مبیع سے نفع اُٹھایا مثلاً اسے سوا سو میں بیچ دیا اور بائع نے ثمن سے نفع اُٹھایا کہ اُس سے کوئی چیز خرید کر سوا سو میں بیچی تو مشتری کے لیے وہ نفع خبیث ہے صدقہ کر دے اور بائع نے ثمن سے جو نفع حاصل کیا ہے اُس کے لیے حلال ہے اور اگر بیع فاسد میں دونوں جانب غیر نقود ہوں (جسے بیع مقایضہ [4] کہتے ہیں) مثلاً غلام کو گھوڑے کے بدلے میں بیچا اور دونوں نے قبضہ کر کے نفع اُٹھایا تو دونوں کے لیے نفع خبیث ہے دونوں نفع کو صدقہ کر دیں۔ [5] (ہدایہ، ردالمحتار)

---

[1] ...... بیوی سے ہمبستری کرنے سے پہلے۔

[2] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الحادی عشر فی أحکام البیع الغیر الجائز، ج۳، ص۱۴۸.

و"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۳۰۹.

[3] ...... یعنی بیچنے والے نے قیمت لے لی اور خریدار نے چیز۔

[4] ...... سامان کو سامان کے بدلے میں بیچنا۔

[5] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی تعین الدراهم فی العقد الفاسد، ج۷، ص۳۰۵.

و"الهدایة"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۲، ص۵۳.

مسئلہ ۹۱: ایک شخص نے دوسرے پر ایک مال کا دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ[1] نے دیدیا اُس مال سے مدعی[2] نے کچھ نفع حاصل کیا پھر دونوں نے اس پر اتفاق کیا کہ وہ مال نہیں چاہیے تھا تو جو کچھ نفع اُٹھایا ہے مدعی کے لیے حلال ہے۔[3] (ہدایہ) مگر یہ اُس وقت ہے کہ مدعی کے خیال میں یہی تھا کہ یہ مال میرا ہے اور اگر قصداً غلط طور پر مطالبہ کیا اور لیا تو یہ لینا حرام ہے اور اسکا نفع بھی ناجائز وخبیث۔ غاصب[4] نے مغصوب[5] سے جو کچھ نفع اُٹھایا ہے حرام ہے۔[6] (فتح، درمختار)

(حرام مال کو کیا کرے)

مسئلہ ۹۲: مورث[7] نے حرام طریقہ پر مال حاصل کیا تھا اب وارث کو ملا اگر وارث کو معلوم ہے کہ یہ مال فلاں کا ہے تو دے دینا واجب ہے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے تو مالک کی طرف سے صدقہ کردے اور اگر مورث کا مال حرام اور مال حلال خلط ہوگیا ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ کون حرام ہے کون حلال مثلاً اُس نے رشوت لی ہے یا سود لیا ہے اور یہ مال حرام ممتاز نہیں ہے[8] تو فتویٰ کا حکم یہ ہوگا کہ وارث کے لیے حلال ہے اور دیانت اس کو چاہتی ہے کہ اس سے بچنا چاہیے۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: مشتری پر لازم نہیں کہ بائع سے یہ دریافت کرے کہ یہ مال حلال ہے یا حرام ہاں اگر بائع ایسا شخص ہے کہ حلال وحرام یعنی چوری غصب وغیرہ سب ہی طرح کی چیزیں بیچتا ہے تو احتیاط یہ ہے کہ دریافت کرلے حلال ہو تو خریدے ورنہ خریدنا جائز نہیں۔[10] (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۹۴: مکان خریدا جس کی کڑیوں[11] میں روپے ملے تو بائع کو واپس کردے اور بائع لینے سے انکار کرے تو صدقہ کردے۔[12] (خانیہ)

---

[1] ...... جس پر دعویٰ کیا گیا ہو۔
[2] ...... دعویٰ کرنے والے۔
[3] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج ۲، ص ۵۳.
[4] ...... زبردستی چیز لینے والا۔
[5] ...... زبردستی قبضہ کی ہوئی چیز۔
[6] ...... "فتح القدير"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، فصل في أحكامه، ج ۶، ص ۱۰۵۔۱۰۶.
و "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج ۷، ص ۳۰۵.
[7] ...... یعنی میت۔
[8] ...... یعنی الگ نہیں ہے۔
[9] ...... "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب: فيمن ورث مالاً حراماً، ج ۷، ص ۳۰۶.
[10] ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب البيع، باب في بيع مال الربا بعضها ببعض، فصل فيما يكون فراراً عن الربا، ج ۱، ص ۴۰۷، ۴۰۸.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب البيوع، الباب العشرون في البياعات المكروهة والارباح الفاسدة، ج ۳، ص ۲۱۰.
[11] ...... وہ لکڑیاں جو شہتیر کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔
[12] ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب البيع، باب مايدخل في البيع من غير ذكره... إلخ، ج ۱، ص ۳۸۳.

بیع مکروہ کا بیان
احادیث

حدیث ۱: بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلہ لانے والے قافلہ کا بیع کے لیے بازار میں پہنچنے سے پہلے استقبال نہ کرو[1] اور ایک شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نجش[2] نہ کرو اور شہری آدمی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔''[3]

حدیث ۲: صحیح مسلم میں اُنھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلہ والے قافلہ کا استقبال نہ کرو اور اگر کسی نے استقبال کرکے اُس سے خرید لیا پھر وہ مالک (بائع) بازار میں آیا تو اُسے اختیار ہے''[4] یعنی اگر خریدنے والے نے بازار کا غلط نرخ بتا کر اُس سے خرید لیا ہے تو مالک بیع کو فسخ کرسکتا ہے۔

حدیث ۳: صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اُس کے پیغام پر پیغام نہ دے، مگر اُس صورت میں کہ اُس نے اجازت دیدی ہو۔''[5]

حدیث ۴: صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے''[6] یعنی ایک نے دام چکا لیا ہو تو دوسرا اُس کا دام نہ لگائے۔

حدیث ۵: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہری آدمی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے، لوگوں کو چھوڑو، ایک سے دوسرے کو اللہ تعالیٰ روزی پہنچاتا ہے۔''[7]

حدیث ۶: ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

---

[1]...... یعنی راستے میں ان سے نہ ملو۔

[2]...... نجش یہ ہے کہ مبیع کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

[3]...... "صحیح مسلم"، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع أخیه... إلخ، الحدیث: ۱۱۔(۱۵۱۵)، ص۸۱۵.

[4]...... "صحیح مسلم"، کتاب البیوع، باب تحریم تلقی الحلب، الحدیث: ۱۷۔(۱۵۱۹)، ص۸۱۶.

[5]...... "صحیح مسلم"، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه... إلخ، الحدیث: ۸۔(۱۴۱۲)، ص۸۱۴.

[6]...... "صحیح مسلم"، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه... إلخ، الحدیث: ۹۔(۱۵۱۵)، ص۸۱۴.

[7]...... "صحیح مسلم"، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الحاضر للبادی، الحدیث: ۲۰۔(۱۵۲۲)، ص۸۱۶.

(ایک شخص کا) ٹاٹ اور پیالہ بیچ کیا، ارشاد فرمایا: کہ ''ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟'' ایک صاحب بولے، میں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: ''ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟'' دوسرے صاحب بولے، میں دو درہم میں لینا چاہتا ہوں، ان کے ہاتھ دونوں کو بیچ کر دیا۔[1]

حدیث ۷: صحیح مسلم شریف میں معمر سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احتکار کرنے والا خاطی ہے۔''[2]

حدیث ۸: ابن ماجہ و دارمی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باہر سے غلہ لانے والا مرزوق ہے اور احتکار کرنے والا (غلہ روکنے والا) ملعون ہے۔''[3]

حدیث ۹: رزین نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چالیس دن غلہ روکا، گراں کرنے کا اُس کا ارادہ ہے وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ (عزوجل) اُس سے بری۔''[4]

حدیث ۱۰: بیہقی و رزین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مسلمان پر غلّہ روک دیا، اللہ تعالیٰ اُسے جذام (کوڑھ) و افلاس میں مبتلا فرمائے گا۔''[5]

حدیث ۱۱: بیہقی و طبرانی و رزین معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: ''غلہ روکنے والا بُرا بندہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نرخ سستا کرتا ہے، وہ غمگین ہوتا ہے اور اگر گراں[6] کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔''[7]

حدیث ۱۲: رزین ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے چالیس روز

---

(1)...... ''سنن ابن ماجه''، كتاب التجارات، باب بيع المزايدة، الحديث: ۲۱۹۸، ج۳، ص ۳۵.

(2)...... ''صحيح مسلم''، كتاب المساقاة... إلخ، باب تحريم الاحتكار في الأقوات، الحديث: ۱۲۹۔(۱۶۰۵)، ص ۸۶۷.

(3)...... ''سنن ابن ماجه''، كتاب التجارات، باب الحكرة والجلب، الحديث: ۲۱۵۳، ج۳، ص ۱۳.

(4)...... ''مشكاة المصابيح''، كتاب البيوع، باب الاحتكار، الحديث: ۲۸۹۶، ج۲، ص ۱۵۷.

(5)...... ''شعب الإيمان''، باب في ان يحب المسلم... إلخ، فصل في ترك الإحتكار، الحديث: ۱۱۲۱۸، ج۷، ص ۵۲۶.

(6)...... یعنی مہنگا۔

(7)...... ''شعب الإيمان''، باب في ان يحب المسلم... إلخ، فصل في ترك الإحتكار، الحديث: ۱۱۲۱۵، ج۷، ص ۵۲۵.

غلہ روکا پھر وہ سب خیرات کر دیا تو بھی کفارہ ادا نہ ہوا۔"(1)

حدیث ۱۳: ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ و دارمی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلہ گراں ہوگیا۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نرخ مقرر فرما دیجئے۔ ارشاد فرمایا: کہ "نرخ مقرر کرنے والا، تنگی کرنے والا، کشادگی کرنے والا، اللہ (عزوجل) ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھ سے کسی حق کا مطالبہ نہ کرے، نہ خون کے متعلق، نہ مال کے متعلق۔"(2)

حدیث ۱۴: حاکم و بیہقی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اُنھوں نے رونے والی کی آواز سنی، اپنے غلام یرفا سے فرمایا: "دیکھو یہ کیسی آواز ہے؟" وہ دیکھ کر آئے اور یہ کہا کہ ایک لڑکی ہے، جس کی ماں بیچی جارہی ہے۔ فرمایا: "مہاجرین وانصار کو بُلا لاؤ۔" ایک گھڑی گزری تھی کہ تمام مکان وحجرہ لوگوں سے بھر گیا پھر حضرت عمر نے حمد وثنا کے بعد فرمایا: کیا تم کو معلوم ہے کہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لائے ہیں، اُس میں قطع رحم بھی ہے۔ سب نے عرض کی، کہ نہیں۔ فرمایا: اس سے بڑھ کر کیا قطع رحم ہوگا کہ کسی کی ماں بیع کی جائے۔"(3)

حدیث ۱۵: بیہقی نے روایت کی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کے پاس لکھ بھیجا، کہ دو بھائیوں کو بیچا جائے تو تفریق نہ کی جائے۔"(4)

مسائل فقہیّہ

بیع مکروہ بھی شرعاً ممنوع ہے اور اس کا کرنے والا گنہگار ہے مگر چونکہ وجہ ممانعت نہ نفس عقد میں ہے نہ شرائط صحت میں اس لیے اس کا مرتبہ فقہا نے بیع فاسد سے کم رکھا ہے اس بیع کے فسخ کرنے کا بھی بعض فقہا حکم دیتے ہیں فرق اتنا ہے کہ ① بیع فاسد کو اگر عاقدین فسخ نہ کریں تو قاضی جبراً فسخ کر دے گا اور بیع مکروہ کو قاضی فسخ نہ کرے گا بلکہ عاقدین (5) کے ذمہ دیانۃً فسخ کرنا ہے۔ ② بیع فاسد میں قیمت واجب ہوتی ہے اس میں ثمن واجب ہوتا ہے۔ ③ بیع فاسد میں بغیر قبضہ ملک نہیں ہوتی اس

---

(1)...... "مشكاة المصابيح"، كتاب البيوع، باب الإحتكار، الحديث: ٢٨٩٨، ج٢، ص١٥٨.

(2)...... "جامع الترمذي"، ابواب البيوع، باب ماجاء في التسعير، الحديث: ١٣١٨، ج٣، ص٥٦.

(3)...... "المستدرك" للحاكم، كتاب التفسير، باب لاتباع ام حر فانها قطيعة، الحديث: ٣٧٦٠، ج٣، ٢٥٧.

(4)...... "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب السير، باب من قال لايفرق بين الخوين فى البيع، الحديث: ١٨٣٢، ج٩، ص٢١٦.

(5)...... یعنی بیچنے والا اور خریدار۔

میں مشتری قبل قبضہ مالک ہو جاتا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱: اذان جمعہ کے شروع سے ختم نماز تک بیع مکروہ تحریمی ہے اور اذان سے مراد پہلی اذان ہے کہ اُسی وقت سعی واجب ہو جاتی ہے مگر وہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا مریض اُن کی بیع میں کراہت نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲: نجش مکروہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا نجش یہ ہے کہ مبیع کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خرید لے اور یہ حقیقۃً خریدار کو دھوکا دینا ہے جیسا کہ بعض دُکانداروں کے یہاں اس قسم کے آدمی لگے رہتے ہیں گاہک کو دیکھ کر چیز کے خریدار بن کر دام بڑھا دیا کرتے ہیں اور ان کی اس حرکت سے گاہک دھوکا کھا جاتے ہیں۔ گاہک کے سامنے مبیع کی تعریف کرنا اور اُس کے ایسے اوصاف بیان کرنا جو نہ ہوں تاکہ خریدار دھوکا کھا جائے یہ بھی نجش ہے۔ جس طرح ایسا کرنا بیع میں ممنوع ہے نکاح اجارہ وغیرہ میں بھی ممنوع ہے۔ اس کی ممانعت اُس وقت ہے جب خریدار واجبی قیمت دینے کے لیے طیار ہے اور یہ دھوکا دے کر زیادہ کرنا چاہے۔ اور اگر خریدار واجبی قیمت سے کم دیکر لینا چاہتا ہے اور ایک شخص غیر خریدار اس لیے دام بڑھا رہا ہے کہ اصلی قیمت تک خریدار پہنچ جائے یہ ممنوع نہیں کہ ایک مسلمان کو نفع پہنچاتا ہے بغیر اس کے کہ دوسرے کو نقصان پہنچائے۔[3] (ہدایہ، فتح القدیر، درمختار)

مسئلہ ۳: ایک شخص کے دام چکا لینے کے بعد دوسرے کو دام چکانا ممنوع ہے اس کی صورت یہ ہے کہ بائع و مشتری ایک ثمن پر راضی ہو گئے صرف ایجاب و قبول ہی یا مبیع کو اُٹھا کر دام دیدینا ہی باقی رہ گیا ہے دوسرا شخص دام بڑھا کر لینا چاہتا ہے یا دام اُتنا ہی دیگا مگر دُکاندار سے اسکا میل ہے یا یہ ذی وجاہت[4] شخص ہے دُکاندار اسے چھوڑ کر پہلے شخص کو نہیں دے گا۔ اور اگر اب تک دام طے نہیں ہوا ایک ثمن پر دونوں کی رضامندی نہیں ہوئی ہے تو دوسرے کو دام چُکانا منع نہیں جیسا کہ نیلام میں ہوتا ہے اسکو بیع من یزید کہتے ہیں یعنی بیچنے والا کہتا ہے جو زیادہ دے لے لے اس قسم کی بیع حدیث سے ثابت ہے۔ جس طرح بیع میں

---

[1] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: احکام نقصان المبیع فاسداً، ج۷، ص۳۰۹.

[2] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۳۰۹.

[3] ...... المرجع السابق، ص۳۱۰.

و "الھدایة"، کتاب البیوع، فصل فیما یکرہ، ج۲، ص۵۳.

و "فتح القدیر"، کتاب البیع، باب بیع الفاسد، ج۶، ص۱۰۶.

[4] ...... صاحب مرتبہ۔

اس کی ممانعت ہے اجارہ میں بھی ممنوع ہے مثلاً کسی مزدور سے مزدوری طے ہونے کے بعد یا ملازم سے تنخواہ طے ہونے کے بعد دوسرے شخص کا مزدوری یا تنخواہ بڑھا کر یا اُتنی ہی دیکر مقرر کرنا۔ یوہیں نکاح میں ایک شخص کی منگنی ہوجانے کے بعد دوسرے کو پیغام دینا منع ہے خواہ مہر بڑھا کر نکاح کرنا چاہتا ہو یا اس کی عزت ووجاہت کے سامنے پہلے کو جواب دیدیا جائے گا، بہرصورت پیغام دینا ممنوع ہے۔ جس طرح خریدار کے لیے یہ صورت ممنوع ہے بائع کے لیے بھی ممانعت ہے مثلاً ایک دُکاندار سے دام طے ہوگئے دوسرا کہتا ہے میں اس سے کم میں دونگا یا وہ اس کا ملاقاتی ہے کہتا ہے میرے یہاں سے لو میں بھی اتنے ہی میں دونگا یا اجارہ میں ایک مزدور سے اُجرت طے ہونے کے بعد دوسرا کہتا ہے میں کم مزدوری لونگا یا میں بھی اتنی ہی لونگا، یہ سب ممنوع ہیں۔[1] (ہدایہ، فتح، درمختار)

مسئلہ۴: حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تلقی جلب سے ممانعت فرمائی۔ یعنی باہر سے تاجر جو غلہ لارہے ہیں اُن کے شہر میں پہنچنے سے قبل باہر جا کر خرید لینا اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اہل شہر کو غلہ کی ضرورت ہے اور یہ اس لیے ایسا کرتا ہے کہ غلہ ہمارے قبضہ میں ہوگا نرخ زیادہ کرکے بیچیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ غلہ لانے والے تجار کو شہر کا نرخ غلط بتا کر خریدے، مثلاً شہر میں پندرہ سیر کے گیہوں بکتے ہیں، اس نے کہہ دیا اٹھارہ سیر کے ہیں دھوکا دیکر خریدنا چاہتا ہے اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو ممانعت نہیں۔[2] (ہدایہ، فتح)

مسئلہ۵: حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا: کہ شہری آدمی دیہاتی کے لیے بیع کرے[3] یعنی دیہاتی کوئی چیز فروخت کرنے کے لیے بازار میں آتا ہے مگر وہ ناواقف ہے سستی بیچ ڈالے گا شہری کہتا ہے تو مت بیچ، میں اچھے داموں بیچ دونگا، یہ دلال بن کر بیچتا ہے اور حدیث کا مطلب بعض فقہا نے یہ بیان کیا ہے کہ جب اہل شہر قحط میں مبتلا ہوں ان کو خود غلہ کی حاجت ہو ایسی صورت میں شہر کا غلہ باہر والوں کے ہاتھ گراں کرکے بیع کرنا ممنوع ہے کہ اس سے اہل شہر کو ضرر پہنچے گا اور اگر یہاں والوں کو احتیاج نہ ہو تو بیچنے میں مضایقہ[4] نہیں[5] ہدایہ میں اسی تفسیر کو ذکر فرمایا۔

مسئلہ۶: احتکار یعنی غلہ روکنا منع ہے اور سخت گناہ ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانہ میں غلہ خرید لے اور

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۷، ص۳۱۱.
و"الهداية"، كتاب البيوع، فصل فيما يكره، ج۲، ص۵۳.
و"فتح القدير"، كتاب البيع، باب بيع الفاسد، ج۶، ص۱۰۷.

2 ...... "الهداية"، كتاب البيوع، فصل فيما يكره، ج۲، ص۵۳.
و"فتح القدير"، كتاب البيع، باب بيع الفاسد، ج۶، ص۱۰۷.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الحاضر للبادى، الحديث:۱۹ـ(۱۵۲۱)، ص۸۱۶.

4 ...... حرج۔

5 ...... "الهداية"، كتاب البيوع، فصل فيما يكره، ج۲، ص۵٤.
و"فتح القدير"، كتاب البيع، باب بيع الفاسد، ج۶، ص۱۰۷.

اُسے بیع نہ کرے بلکہ روک رکھے کہ لوگ جب خوب پریشان ہوں گے تو خوب گراں کرکے بیع کروں گا اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ فصل میں غلہ خریدتا ہے اور رکھ چھوڑتا ہے کچھ دنوں کے بعد جب گراں ہو جاتا ہے بیچتا ہے یہ نہ احتکار ہے نہ اس کی ممانعت۔

مسئلہ ۷: غلہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں احتکار نہیں۔

مسئلہ ۸: امام یعنی بادشاہ کو غلہ وغیرہ کا نرخ مقرر کر دینا کہ جو نرخ مقرر کر دیا ہے اُس سے کم وبیش کرکے بیع نہ ہو یہ درست نہیں۔

مسئلہ ۹: دو مملوک جو آپس میں ذی رحم محرم ہوں مثلاً دونوں بھائی یا چچا بھتیجے یا باپ بیٹے یا ماں بیٹے ہوں خواہ دونوں نابالغ ہوں یا ان میں کا ایک نابالغ ہو ان میں تفریق کرنا منع ہے مثلاً ایک کو بیع کر دے دوسرے کو اپنے پاس رکھے یا ایک کو ایک شخص کے ہاتھ بیچے دوسرے کو دوسرے کے ہاتھ یا ہبہ میں تفریق ہو کہ ایک کو ہبہ کر دے دوسرے کو باقی رکھے یا دونوں کو دو شخصوں کے لیے ہبہ کر دے یا وصیت میں تفریق ہو بہر حال انکی تفریق ممنوع ہے۔[1] (درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ۱۰: اگر دونوں بالغ ہوں یا رشتہ دار غیر محرم ہوں مثلاً دونوں چچا زاد بھائی ہوں یا محرم ہوں مگر رضاعت کی وجہ سے حرمت ہو یا دونوں زن وشو[2] ہوں تو تفریق ممنوع نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: ایسے دو غلاموں کو جن میں تفریق منع ہے اگر ایک کو آزاد کر دیا دوسرے کو نہیں تو ممانعت نہیں اگرچہ آزاد کرنا مال کے بدلے میں ہو بلکہ ایسے کے ہاتھ بیع کرنا بھی منع نہیں جس نے اُس کی آزادی کا حلف[4] کیا ہو یعنی یہ کہا ہو کہ اگر میں اسکا مالک ہو جاؤں تو آزاد ہے۔ یوہیں ایک کو مدبر مکاتب ام ولد بنانے میں تفریق بھی ممنوع نہیں۔ یوہیں اگر ایک غلام اس کا ہے دوسرا اس کے بیٹے یا مکاتب یا مضارب کا جب بھی تفریق ممنوع نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: ایسے دو مملوکوں میں سے ایک کے متعلق کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے اور ثابت کر دیا اُسے حقدار لے لے گا مگر یہ تفریق اس کی جانب سے نہیں لہٰذا ممنوع نہیں یا وہ غلام ماذون[6] تھا اُس پر دین ہو گیا اور اس میں بک گیا یا کسی جنایت[7]

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۳۱۳.
و"الھدایة"، کتاب البیوع، فصل فیما یکرہ، ج۲، ص۵٤.

[2] ......بیوی، خاوند۔

[3] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۳۱۳، وغیرہ.

[4] ......قسم۔

[5] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص۳۱٤.

[6] ......ایسا غلام جس کو مالک نے خرید وفروخت، تجارت کی اجازت دی ہو۔

[7] ......ایسا جرم جس کے بدلے دنیاوی سزا واجب ہوتی ہے۔

میں دیدیا گیا یا کسی کا مال تلف کیا اُس میں فروخت ہوگیا یا ایک میں عیب ظاہر ہوا اُسے واپس کیا گیا ان صورتوں میں تفریق ممنوع نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: جو شخص راستہ پر خرید و فروخت کرتا ہے اگر راستہ کشادہ ہے کہ اس کے بیٹھنے سے راہ گیروں پر تنگی نہیں ہوتی تو حرج نہیں اور اگر گزرنے والوں کو اس کی وجہ سے تکلیف ہو جائے تو اُس سے سودا خریدنا نہ چاہیے کہ گناہ پر مدد دینا ہے کیونکہ جب کوئی خریدے گا نہیں تو وہ بیٹھے گا کیوں۔[2] (عالمگیری)

بیع فضولی کا بیان

صحیح بخاری شریف میں عروہ بن ابی الجعد بارقی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیا تھا کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے لیے بکری خرید لائیں۔ انھوں نے ایک دینار کی دو بکریاں خرید کر ایک کو ایک دینار میں بیچ ڈالا اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں ایک بکری اور ایک دینار لاکر پیش کیا، ان کے لیے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے دُعا کی، کہ ان کی بیع میں برکت ہو۔ اس دعا کا یہ اثر تھا کہ مٹی بھی خریدتے تو اُس میں نفع ہوتا۔[3] ترمذی و ابوداود نے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیکر بھیجا کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے لیے قربانی کا جانور خرید لائیں۔ انھوں نے ایک دینار میں مینڈھا خرید کر دو دینار میں بیچ ڈالا پھر ایک دینار میں ایک جانور خرید کر یہ جانور اور ایک دینار لاکر پیش کیا۔ دینار کو حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے صدقہ کرنے کا حکم دیا (کیونکہ یہ قربانی کے جانور کی قیمت تھی) اور ان کی تجارت میں برکت کی دُعا کی۔[4]

فضولی اُس کو کہتے ہیں، جو دوسرے کے حق میں بغیر اجازت تصرف کرے۔

مسئلہ ۱: فضولی نے جو کچھ تصرف[5] کیا اگر بوقت عقد اس کا مجیز ہو یعنی ایسا شخص ہو جو جائز کر دینے پر قادر ہو تو عقد منعقد ہو جاتا ہے مگر مجیز کی اجازت پر موقوف رہتا ہے اور اگر بوقت عقد مجیز نہ ہو تو عقد منعقد ہی نہیں ہوتا۔ فضولی کا تصرف کبھی از قسم تملیک[6] ہوتا ہے جیسے بیع نکاح اور کبھی اسقاط[7] ہوتا ہے جیسے طلاق عتاق مثلاً اُس نے کسی کی عورت کو طلاق دیدی غلام کو

---

[1] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۷، ص۳۱۵.

[2] ......"الفتاوى الهندية"، كتاب البيوع، الباب العشرون فى البياعات المكروهة...إلخ، ج۳، ص۲۱۰.

[3] ......"صحيح البخاري"، كتاب المناقب، ۲۸۔ باب، الحديث: ۳۶۴۲، ج۲، ص۵۱۳.

[4] ......"سنن أبي داود"، كتاب البيوع، باب في المضارب يخالف، الحديث: ۳۳۸۶، ج۳، ص۳۵۰.

[5] ......عمل دخل۔

[6] ......مالک بنانے کی قسم سے۔

[7] ......ساقط کرنا یعنی کسی عقد کو ختم کرنے کے لیے۔

آزاد کردیا دین کو معاف کردیا اُس نے اس کے تصرفات جائز کردیے نافذ ہو جائیں گے۔[1] (درمختار)

مسئلہ۲: نابالغہ سمجھ وال لڑکی نے اپنا نکاح کفو سے کیا اور اس کا کوئی ولی نہیں ہے وہاں کے قاضی کی اجازت پر موقوف ہوگا[2] یا وہ خود بالغ ہوکر اپنے نکاح کو جائز کردے تو جائز ہے رد کردے تو باطل۔ اور اگر وہ جگہ ایسی ہو جو قاضی کے تحت میں نہ ہو تو نکاح منعقد ہی نہ ہوا کہ بروقت نکاح کوئی مجیز نہیں نابالغ عاقل غیر ماذون[3] نے کسی چیز کو خریدا یا بیچا اور ولی موجود ہے تو اجازت ولی پر موقوف ہے اور ولی نے اب تک نہ اجازت دی نہ رد کیا اور وہ خود بالغ ہوگیا تو اب خود اُس کی اجازت پر موقوف ہے اُس کو اختیار ہے کہ جائز کردے یا رد کردے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳: نابالغ نے اپنی عورت کو طلاق دی یا غلام کو آزاد کردیا یا اپنا مال ہبہ یا صدقہ کردیا یا اپنے غلام کا کسی عورت سے نکاح کیا یا بہت زیادہ نقصان کے ساتھ اپنا مال بیچا یا کوئی چیز خریدی یہ سب تصرفات باطل ہیں بالغ ہونے کے بعد ان کو وہ خود بھی جائز کرنا چاہے تو جائز نہیں ہوں گے کہ بروقت عقد ان تصرفات کا کوئی مجیز نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۴: فضولی نے دوسرے کی چیز بغیر اجازت مالک بیع کردی تو یہ بیع مالک کی اجازت پر موقوف ہے اور اگر خود اُس نے اپنے ہی ہاتھ بیع کی تو بیع منعقد ہی نہ ہوئی۔[6] (درمختار)

مسئلہ۵: بیع فضولی کو جائز کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ مبیع موجود ہو اگر جاتی رہی تو بیع ہی نہ رہی جائز کس چیز کو کرے گا نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عاقدین یعنی فضولی و مشتری دونوں اپنے حال پر ہوں اگر ان دونوں نے خود ہی عقد کو فسخ کردیا ہو یا ان میں کوئی مرگیا تو اب اس عقد کو مالک جائز نہیں کرسکتا اور اگر ثمن غیر نقود ہو تو اُس کا بھی باقی رہنا ضروری ہے کہ اب وہ بھی مبیع و معقود علیہ[7] ہے۔[8] (ہدایہ)

مسئلہ۶: بیع فضولی میں اگر کسی جانب نقد نہ ہو بلکہ دونوں طرف غیر نقود ہوں مثلاً زید کی بکری کو عمرو نے بکر کے ہاتھ

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۱۷.

[2] ......یعنی اگر قاضی اجازت دے تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔

[3] ......ایسا غلام جس کو مالک نے خرید و فروخت، تجارت کی اجازت نہ دی ہو۔

[4] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۱۸.

[5] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۱۹.

[6] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۱۹.

[7] ......یعنی اب یہ بھی بیچی اور خریدی ہوئی چیز ہے۔

[8] ......"الهداية"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۲، ص۶۸.

ایک کپڑے کے عوض میں بیع کیا اور زید نے اجازت دیدی تو بکری دیگا کپڑا لے گا اور اگر اجازت نہ دے جب بھی کپڑے کی بیع ہو جائے گی اور عمرو کو بکری کی قیمت دے کر کپڑا لینا ہوگا اس مثال میں مبیع قیمی ہے اور اگر مثلی ہو مثلاً گیہوں، جَو وغیرہ تو اُس مبیع کی مثل عمرو کو دے کر کپڑا لینا ہوگا کہ عمرو اس صورت میں بائع بھی ہے اور مشتری بھی۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۷: مالک نے فضولی کی بیع کو جائز کر دیا تو ثمن جو فضولی لے چکا ہے مالک کا ہوگیا اور فضولی کے ہاتھ میں بطور امانت ہے اور اب وہ فضولی بمنزلہ وکیل [2] کے ہوگیا۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۸: مشتری نے فضولی کو ثمن دیا اور اُس کے ہاتھ میں مالک کے جائز کرنے سے پہلے ہلاک ہوگیا اگر مشتری کو ثمن دیتے وقت اُس کا فضولی ہونا معلوم تھا تو تاوان نہیں لے سکتا ورنہ لے سکتا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۹: فضولی کو یہ بھی اختیار ہے کہ جب تک مالک نے بیع کو جائز نہ کیا بیع کو فسخ کر دے اور اگر فضولی نے نکاح کر دیا ہے تو اس کو فسخ کا حق نہیں۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۰: فضولی نے بیع کی اور جائز کرنے سے پہلے مالک مر گیا تو ورثہ کو اُس بیع کے جائز کرنے کا حق نہیں مالک کے مرنے سے بیع ختم ہوگئی۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۱: ایک شخص نے دوسرے کے لیے کوئی چیز خریدی تو اُس دوسرے کی اجازت پر موقوف نہیں بلکہ بیع اسی پر نافذ ہو جائے گی اسی کو ثمن دینا ہوگا اور مبیع لینا ہوگا پھر اگر اس نے اُس کو مبیع دیدی اور اُس نے اس کو ثمن دیدیا تو بطور بیع تعاطی ان دونوں کے درمیان ایک جدید بیع ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص فضولی نے کوئی چیز دوسرے کے لیے خریدی اور عقد میں دوسرے کا نام لیا یہ کہا کہ فلاں کے لیے میں نے خریدی اور بائع نے بھی کہا میں نے اُس کے لیے بیچی اس صورت میں فضولی پر نافذ نہیں بلکہ جس کا نام لیا ہے اُسکی

---

[1] ......"الهداية"، كتاب البيوع، باب الإستحقاق، ج٢، ص٦٨.

[2] ......یعنی وکیل کی طرح، وکیل کے قائم مقام۔

[3] ......"الهداية"، كتاب البيوع، باب الإستحقاق، ج٢، ص٦٨.

[4] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، فصل في الفضولي، ج٧، ص٣٣٠.

[5] ......"الهداية"، كتاب البيوع، باب الإستحقاق، ج٢، ص٦٨.

[6] ......المرجع السابق، ص٦٨.

[7] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، فصل في الفضولي، ج٧، ص٣٢٢.

اجازت پر موقوف ہے۔ بائع و مشتری دونوں میں سے ایک کے کلام میں نام آجانا کافی ہے جب کہ دوسرے کے کلام میں اُس کے خلاف کی تصریح نہ ہو۔ مثلاً مشتری نے کہا میں نے فلاں کے لیے خریدی اور بائع نے کہا میں نے تیرے ہاتھ بیچی، اس صورت میں بیع ہی نہ ہوئی کہ اُس ایجاب کا قبول نہیں پایا گیا اور اگر فقط اتنا ہی کہتا کہ میں نے بیچی یا میں نے قبول کیا تو بیع ہو جاتی اور اُس فلاں کی اجازت پر موقوف ہوتی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: فضولی نے کسی کی چیز بیع کردی مشتری نے یا کسی نے آکر خبر دی کہ اتنے میں تمھاری چیز بیع کردی مالک نے کہا اگر سو روپے میں بیچی ہے تو اجازت ہے اس صورت میں اگر سو روپے یا زیادہ میں بیچی ہے اجازت ہوگئی کم میں بیچی ہے تو نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: دوسرے کا کپڑا بیچ ڈالا مشتری نے اُسے رنگ دیا اس کے بعد مالک نے بیع کو جائز کیا جائز ہوگئی اور اگر مشتری نے قطع کر کے سی لیا اب اجازت دی تو نہیں ہوئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: ایک فضولی نے ایک شخص کے ہاتھ بیع کی دوسرے فضولی نے دوسرے کے ہاتھ یہ دونوں عقد اجازت پر موقوف ہیں اگر مالک نے دونوں کو جائز کیا تو اُس چیز کے نصف نصف میں دونوں عقد جائز ہوگئے اور مشتری کو اختیار ہے کہ لے یا نہ لے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: غاصب نے مغصوب[5] کو بیع کیا یہ بیع اجازت مالک پر موقوف ہے اور اگر خود مالک نے بیع کی اور غاصب غصب سے انکار کرتا ہے تو اس پر موقوف ہے کہ غاصب غصب کا اقرار کرلے یا گواہ سے مالک اپنی ملک ثابت کردے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: غاصب نے شے مغصوب کو بیع کردیا اس کے بعد اُس شی مغصوب کا تاوان دیدیا تو بیع جائز ہوگئی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: ایک چیز غصب کر کے مساکین کو خیرات کردی اور ابھی وہ چیز مساکین کے پاس موجود ہے کہ غاصب نے

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۲۲.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب الثانی عشر فی احکام البیع الموقوف...إلخ، ج۳، ص۱۵۳.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......زبردستی قبضہ کی ہوئی چیز۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۲۷.

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعه...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۱۱.

مالک سے خریدلی یہ بیع جائز ہے اور مساکین سے واپس لے سکتا ہے اس کے خریدنے کے بعد اگر مساکین نے خرچ کرڈالی تو ان کو تاوان دینا پڑے گا اور اگر مساکین کو کفارہ میں دی تھی تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر غاصب نے خریدی نہیں بلکہ مالک کو تاوان دیدیا تو صدقہ جائز ہے اور مساکین سے واپس نہیں لے سکتا اور کفارہ میں دی تھی تو ادا ہوگیا۔ مالک سے اُس وقت خریدی کہ مساکین صرف[1] میں لاچکے تو بیع باطل ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: فضولی نے بیع کی مالک کے پاس ثمن پیش کیا گیا اُس نے لے لیا یا مشتری سے اُس نے خود ثمن طلب کیا یہ بیع کی اجازت ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: مالک کا یہ کہنا تو نے بُرا کیا یا اچھا کیا۔ ٹھیک کیا۔ مجھے بیع کی دقتوں[4] سے بچادیا۔ مشتری کو ثمن ہبہ کردینا۔ صدقہ کردینا۔ یہ سب الفاظ اجازت کے ہیں۔ یہ کہہ دیا مجھے منظور نہیں میں اجازت نہیں دیتا تو رد ہوگئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: ایک چیز کے دو مالک ہیں اور فضولی نے بیع کردی ان میں سے صرف ایک نے جائز کی تو مشتری کو اختیار ہے کہ قبول کرے یا نہ کرے کیونکہ اُس نے وہ چیز پوری سمجھ کرلی تھی اور پوری ملی نہیں لہٰذا اختیار ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: مالک کو خبر ہوئی کہ فضولی نے اس کی فلاں چیز بیع کردی اس نے جائز کردی اور ابھی ثمن کی مقدار معلوم نہیں ہوئی پھر بعد میں ثمن کی مقدار معلوم ہوئی اور اب بیع کو رد کرتا ہے رد نہیں ہوسکتی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: زید نے عمرو کے ہاتھ کسی کا غلام بیچ ڈالا عمرو نے اُسے آزاد کردیا یا بیع کردیا اس کے بعد مالک نے زید کی بیع کو جائز کردیا یا زید سے اُس نے ضمان لیا یا عمرو سے ضمان لیا بہر حال عمرو نے آزاد کردیا ہے تو عتق نافذ ہے[8] اور بیع کیا ہے تو نافذ نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: دوسرے کا مکان بیع کردیا اور مشتری کو قبضہ دیدیا اُس کے بعد اس فضولی نے غصب کا اقرار کیا اور مشتری

---

[1] ...... خرچ، استعمال۔

[2] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب التاسع فيما يجوز بيعه...إلخ، الفصل الثالث، ج٣، ص ١١١.

[3] ...... "الدر المختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، فصل في الفضولي، ج٧، ص ٣٢٨.

[4] ...... مشکلات۔

[5] ...... "الدر المختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، فصل في الفضولي، ج٧، ص ٣٣١.

[6] ...... "الدر المختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، فصل في الفضولي، ج٧، ص ٣٣٢.

[7] ...... المرجع السابق.

[8] ...... یعنی آزاد ہوجائے گا۔

[9] ...... "الدر المختار"، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، فصل في الفضولي، ج٧، ص ٣٣٣.

انکار کرتا ہے تو مشتری سے مکان واپس نہیں لیا جاسکتا جب تک مالک گواہوں سے یہ نہ ثابت کردے کہ مکان میرا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: فضولی نے مالک کے سامنے بیع کی اور مالک نے سکوت کیا انکار نہ کیا تو یہ سکوت اجازت نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۶: دوسرے کی چیز اپنے نابالغ لڑکے یا اپنے غلام کے ہاتھ بیع کی پھر اُس نے مالک کو خبر دی کہ میں نے بیع کردی مگر یہ نہیں بتایا کہ کس کے ہاتھ بیچی تو یہ بیع جائز نہیں مگر غلام مدیون ہو تو جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: ایک مکان میں دو شخص شریک ہیں اُن میں ایک نے نصف مکان بیچ دیا اس سے مراد اس کا حصہ ہوگا اگرچہ بیع میں مطلقاً نصف کہا اور اگر فضولی نے نصف مکان بیع کیا تو مطلقاً نصف کی بیع ہے دونوں شریکوں میں جو کوئی اجازت دے گا اُس کے حصہ میں بیع صحیح ہو جائے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: گیہوں[5] وغیرہ کیلی[6] اور وزنی[7] چیزوں میں دو شخص شریک ہوں اگر وہ شرکت اس طرح ہو کہ دونوں کی چیزیں ایک میں مل گئیں یا ان دونوں نے خود ملائی ہیں اگر ان میں سے ایک نے اپنا حصہ شریک کے ہاتھ بیچا تو جائز ہے اور اگر اجنبی کے ہاتھ بیچا تو جب تک شریک اجازت نہ دے جائز نہیں اور اگر میراث یا ہبہ یا بیع کے ذریعہ سے شرکت ہے تو ہر ایک کو اپنا حصہ شریک کے ہاتھ بیچنا بھی جائز ہے اور اجنبی کے ہاتھ بھی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: صبی محجور یا غلام محجور (جو خرید و فروخت سے روک دیے گئے ہیں) اور بوہرے کی بیع موقوف ہے ولی یا مولیٰ جائز کرے گا تو جائز ہوگی رد کریگا باطل ہوگی۔[9] (درمختار)

(مرہون یا مستاجر کی بیع)

مسئلہ ۳۰: جو چیز رہن رکھی ہے یا کسی کو اُجرت پر دی ہے اُس کی بیع مرتہن[10] یا مستاجر[11] کی اجازت پر موقوف

---

[1] ......"الدرالمختار" وردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، اذا طرأملك...إلخ، ج۷، ص۳۳۷.

[2] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۳۸.

[3] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثانی عشر فی احکام البیع الموقوف...إلخ، ج۳، ص۱۵۳۔۱۵۴.

[4] ......المرجع السابق، ص۱۵۴.

[5] ......گندم۔ [6] ......وہ چیز جو ماپ کر بیچی جائے۔ [7] ......وہ چیز جو تول کر بیچی جائے۔

[8] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثانی عشر فی احکام البیع الموقوف...إلخ، ج۳، ص۱۵۵.

[9] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۲۳.

[10] ......جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے۔ [11] ......اُجرت پر چیز لینے والا۔

ہے یعنی اگر جائز کردیں گے جائز ہوگی مگر بیع فسخ کرنے کا ان کو اختیار نہیں اور راہن [1] وموجر [2] بھی بیع کو فسخ نہیں کر سکتے اور مشتری [3] چاہے تو بیع کو فسخ کرسکتا ہے یعنی جب تک مرتہن ومستاجر نے اجازت نہ دی ہو۔ مرتہن یا مستاجر نے پہلے رد کردی پھر جائز کردی تو بیع صحیح ہوگئی۔ مرتہن ومستاجر نے اجازت نہیں دی اور اب اجارہ ختم ہوگیا یا فسخ کردیا گیا اور مرتہن کا دین ادا ہوگیا یا اُس نے معاف کردیا اور چیز چھوڑا لی گئی تو وہی پہلی بیع خود بخود نافذ ہوگئی۔ مستاجر نے بیع کو جائز کردیا تو بیع صحیح ہوگئی مگر اُس کے قبضہ سے نہیں نکال سکتے جب تک اُس کا مال وصول نہ ہولے۔ [4] (عالمگیری، فتح، درمختار)

مسئلہ ۳۱: جو چیز کرایہ پر ہے اُس کو خود کرایہ دار کے ہاتھ بیع کیا تو یہ اجازت پر موقوف نہیں بلکہ ابھی نافذ ہوگئی۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: کرایہ والی چیز بیچی اور مشتری کو معلوم ہے کہ یہ چیز کرایہ پر اُٹھی ہوئی ہے اس بات پر راضی ہوگیا کہ جب تک اجارہ کی مدت پوری نہ ہو کرایہ پر رہے مدت پوری ہونے پر بائع مجھے قبضہ دلائے اس صورت میں اندرون مدت مبیع کے دلا پانے کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور بائع بھی مشتری سے ثمن کا مطالبہ نہیں کرسکتا جب تک قبضہ دینے کا وقت نہ آجائے۔ [6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: کاشتکار کو ایک مدت مقررہ تک کے لیے کھیت اجارہ پر دیا، چاہے کاشتکار نے اب تک کھیت بویا ہو یا نہ بویا ہو اُس کی بیع کاشتکار کی اجازت پر موقوف ہے۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۳۴: کرایہ پر مکان ہے مالک مکان نے کرایہ دار کی بغیر اجازت اُس کو بیع کیا کرایہ دار بیع پر طیار نہیں مگر اُس نے کرایہ بڑھا کر نیا اجارہ کیا تو بیع موقوف جائز ہوگئی کیونکہ پہلا اجارہ ہی باقی نہ رہا جو بیع کو روکے

---

[1] ...... جو اپنی چیز کسی کے پاس گروی رکھتا ہے۔

[2] ...... کرائے پر دینے والا۔

[3] ...... خریدار۔

[4] ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعه... إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۱۰.
و"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۶، ص۴۱، ۴۲.
و"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۲۴.

[5] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، مطلب: فی بیع المرھون والمستاجر، ج۷، ص۳۲۵.

[6] ...... المرجع السابق.

[7] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۲۴.

ہوئے تھا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: کرایہ کی چیز پہلے ایک کے ہاتھ بیچی پھر خود کرایہ دار کے ہاتھ بیع کر ڈالی پہلی بیع ٹوٹ گئی اور مستاجر کے ہاتھ بیع درست ہوگئی اور اگر پہلے ایک شخص کے ہاتھ بیع کی پھر دوسرے کے ہاتھ اور مستاجر نے دونوں بیعوں کو جائز کیا پہلی جائز ہوگئی دوسری باطل۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: مستاجر کو خبر ہوئی کہ کرایہ کی چیز مالک نے فروخت کردی اُس نے مشتری سے کہا میرے اجارہ میں تم نے خریدا تمھاری مہربانی ہوگی کہ جو کرایہ دے چکا ہوں جب تک وصول نہ کرلوں اُس وقت تک مجھے چھوڑ دو اس گفتگو سے اجازت ہوگئی اور بیع نافذ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: راہن نے بغیر اجازت مرتہن رہن کو بیع کردیا اس کے بعد پھر دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا مرتہن جس بیع کو جائز کردے جائز ہے اور ثمن سے مرتہن اپنا مطالبہ وصول کرے اگر کچھ بچے تو راہن کو دیدے اور اگر راہن نے بیع اول کے بعد رہن کو اُجرت پر دے دیا یا دوسری جگہ رہن رکھا اور مرتہن نے اجارہ یا رہن کو جائز کردیا تو بیع نافذ ہوگئی اور اجارہ یا رہن جو کچھ تھا باطل ہوگیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مبیع پر دام لکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں جو رقم اس پر لکھی ہے اُتنے میں بیچی مشتری نے کہا خریدی یہ بیع بھی موقوف ہے اگر اُسی مجلس میں مشتری کو رقم کا علم ہوجائے اور بیع کو اختیار کرلے تو بیع نافذ ہے، ورنہ باطل۔[5] (درمختار) بیجک[6] پر بیع کا بھی یہی حکم ہے کہ مجلس عقد[7] میں ثمن معلوم ہوجانا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۹: جتنے میں یہ چیز فلاں نے بیع کی یا خریدی ہے میں بھی بیع کرتا ہوں، اگر بائع و مشتری دونوں کو معلوم ہے کہ فلاں نے اتنے میں بیع کی یا خریدی ہے، یہ جائز ہے اور اگر مشتری کو معلوم نہیں اگرچہ بائع جانتا ہو تو یہ بیع موقوف ہے اگر اُسی

---

[1] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعه...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۱۰.

[2] ...... المرجع السابق.

[3] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعه...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۱۰.

[4] ...... المرجع السابق.

[5] ......"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج۷، ص۳۲۵.

[6] ......مال کی فہرست جس میں ہر چیز کا نرخ، قیمت اور میزان درج ہو۔

[7] ......جہاں خرید و فروخت ہو رہی ہے، لین دین کی جگہ۔

مجلس میں علم ہو جائے اور اختیار کر لے درست ہے ورنہ درست نہیں۔[1] (ردالمحتار)

اقالہ کا بیان

ابوداود و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسکی لغزش دفع کر دے گا۔''[2]

مسئلہ ۱: دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا ہے اس کے اُٹھا دینے کو اقالہ کہتے ہیں یہ لفظ کہ میں نے اقالہ کیا، چھوڑ دیا، فسخ کیا یا دوسرے کے کہنے پر مبیع یا ثمن کا پھیر دینا اور دوسرے کا لے لینا اقالہ ہے۔ نکاح، طلاق، عتاق، ابراء کا اقالہ نہیں ہوسکتا۔ دونوں میں سے ایک اقالہ چاہتا ہے تو دوسرے کو منظور کر لینا، اقالہ کر دینا مستحب ہے اور یہ مستحق ثواب ہے۔[3]

مسئلہ ۲: اقالہ میں دوسرے کا قبول کرنا ضروری ہے یعنی تنہا ایک شخص اقالہ نہیں کرسکتا اور یہ بھی ضرور ہے کہ قبول اُسی مجلس میں ہو لہٰذا اگر ایک نے اقالہ کے الفاظ کہے مگر دوسرے نے قبول نہیں کیا یا مجلس کے بعد کیا اقالہ نہ ہوا۔ مثلاً مشتری مبیع کو بائع کے پاس واپس کرنے کے لیے لایا اُس نے انکار کر دیا اقالہ نہ ہوا پھر اگر مشتری نے مبیع کو یہیں چھوڑ دیا اور بائع نے اُس چیز کو استعمال بھی کر لیا اب بھی اقالہ نہ ہوا یعنی اگر مشتری ثمن واپس مانگتا ہے یہ ثمن واپس کرنے سے انکار کرسکتا ہے کیونکہ جب صاف طور پر انکار کر چکا ہے تو اقالہ نہیں ہوا۔ یوہیں اگر ایک نے اقالہ کی درخواست کی دوسرے نے کچھ نہ کہا اور مجلس کے بعد اقالہ کو قبول کرتا ہے یا پہلے کوئی ایسا فعل کر چکا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے منظور نہیں اس کے بعد قبول کرتا ہے تو قبول صحیح نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: دلال[5] سے کسی نے کہا تھا کہ میری یہ چیز بیع کر دو اور ثمن کی کوئی تعیین نہیں کی تھی دلال نے وہ چیز بیع کر دی اور مالک کو آ کر خبر دی کہ اتنے میں میں نے بیچ دی مالک نے کہا اتنے میں نہیں دونگا دلال مشتری کے پاس جاتا ہے اور واقعہ کہتا ہے مشتری نے کہا میں بھی اُس کو نہیں چاہتا اس سے اقالہ نہیں ہوا کہ اولاً تو لفظ ہی اقالہ کے لیے نہیں ہے پھر یہ کہ ایجاب وقبول کی

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، مطلب: فی بیع المرهون والمستاجر، ج۷، ص۳۲٦.

2 ......"سنن ابن ماجه"، کتاب التجارات، باب الإقالة، الحدیث: ۲۱۹۹، ج۳، ص۳٦.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج۷، ص۳٤٥.

4 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج۷، ص۳٤۰.

5 ......آڑھتی، وہ شخص جو خریدار اور بیچنے والے کا سودا طے کرائے۔

ایک مجلس نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: ایک شخص نے گھوڑا خرید ا پھر واپس کرنے کے لیے بائع کے پاس آیا بائع موجود نہ تھا، اُس کے اصطبل[2] میں گھوڑا چھوڑ کر چلا گیا پھر بائع نے اُس کا علاج وغیرہ کرایا اقالہ نہیں ہوا، اگرچہ ایسے افعال جن سے رضامندی ثابت ہوتی ہے، قبول کے قائم مقام ہوتے ہیں مگر مجلس کا ایک ہونا بھی ضروری ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: اقالہ کے شرائط یہ ہیں: ① دونوں کا راضی ہونا۔ ② مجلس ایک ہونا۔ ③ اگر بیع صرف کا اقالہ ہو تو اُسی مجلس میں تقابض بدلین[4] ہو۔ ④ مبیع[5] کا موجود ہونا شرط ہے ثمن کا باقی رہنا شرط نہیں۔ ⑤ مبیع ایسی چیز ہو جس میں خیار شرط خیار رویت خیار عیب کی وجہ سے بیع فسخ ہو سکتی ہو، اگر مبیع میں ایسی زیادتی ہوگئی ہو جس کی وجہ سے فسخ نہ ہو سکے تو اقالہ بھی نہیں ہو سکتا۔ ⑥ بائع نے ثمنِ مشتری کو قبضہ سے پہلے ہبہ نہ کیا ہو۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶: اقالہ کے وقت مبیع موجود تھی مگر واپس دینے سے پہلے ہلاک ہوگئی اقالہ باطل ہوگیا۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جو ثمن بیع میں تھا اُسی پر یا اُس کی مثل پر اقالہ ہو سکتا ہے اگر کم یا زیادہ پر اقالہ ہوا تو شرط باطل ہے اور اقالہ صحیح یعنی اُتنا ہی دینا ہوگا جو بیع میں ثمن تھا۔[8] (ہدایہ) مثلاً ہزار روپے میں ایک چیز خریدی اُس کا اقالہ ہزار میں کیا یہ صحیح ہے اور اگر ڈیڑھ ہزار میں کیا جب بھی ہزار دینا ہوگا اور پانسو کا ذکر لغو ہے اور پانسو میں کیا اور مبیع میں کوئی نقصان نہیں آیا ہے جب بھی ہزار دینا ہوگا اور اگر مبیع میں نقصان آگیا ہے تو کمی کے ساتھ اقالہ ہو سکتا ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: اقالہ میں دوسری جنس کا ثمن ذکر کیا گیا مثلاً بیع ہوئی ہے روپے سے اور اقالہ میں اشرفی یا نوٹ واپس کرنا قرار پایا تو اقالہ صحیح ہے اور وہی ثمن واپس دینا ہوگا جو بیع میں تھا دوسرے ثمن کا ذکر لغو ہے۔[10] (عالمگیری)

---

[1] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، ج۷، ص۳۴۱.

[2] ......گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

[3] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، ج۷، ص۳۴۱.

[4] ......یعنی دو متبادل چیزوں پر قبضہ کرنا۔

[5] ......بیچی ہوئی چیز یعنی سامان وغیرہ۔

[6] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، ج۷، ص۳۴۲.

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثالث عشر فی الإقالۃ، ج۳، ص۱۵۷.

[7] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، مطلب: تحریر مھم فی إقالۃ...إلخ، ج۷، ص۳۵۴.

[8] ......"الھدایۃ"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، ج۲، ص۵۵.

[9] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثالث عشر فی الإقالۃ، ج۳، ص۱۵۶.

[10] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثالث عشر فی الإقالۃ، ج۳، ص۱۵۶.

مسئلہ ۹: مبیع میں نقصان آگیا تھا اس وجہ سے ثمن سے کم پر اقالہ ہوا مگر وہ عیب جاتا رہا تو مشتری بائع سے وہ کمی واپس لیگا جو ثمن میں ہوئی ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: تازہ صابون بیچا تھا خشک ہونے کے بعد اقالہ ہوا مشتری کو صرف صابون ہی دینا ہوگا۔[2] (بحر)

مسئلہ ۱۱: کھیت مع زراعت[3] کے جو طیار ہے بیع کیا[4] مشتری نے زراعت کاٹ لی پھر اقالہ ہوا زمین کے مقابل میں جو ثمن ہے اُسکے ساتھ اقالہ ہوگا اور وقت بیع زراعت کچی تھی اور اب طیار ہوگئی تو اقالہ جائز نہیں۔[5] (بحر)

مسئلہ ۱۲: اقالہ میں مبیع باقی رہے یا کم ہوجائے اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی بیع قصداً ہوا اور جو چیز تبعاً[6] بیع میں داخل ہوجاتی ہے اُس کی کمی سے مبیع کا کم ہونا نہیں تصور کیا جائے گا لہٰذا گاؤں خریدا تھا جس میں درخت تھے درخت مشتری نے کاٹ لیے پھر اقالہ ہوا پورا ثمن واپس کرنا ہوگا درختوں کی قیمت بائع کو نہیں ملے گی ہاں اگر بائع کو اس کا علم نہ ہو کہ درخت کاٹ لیے ہیں تو اختیار ہے کہ پورے ثمن کے بدلہ میں زمین واپس لے یا بالکل چھوڑ دے یعنی زمین بھی نہ لے۔[7] (بحر)

مسئلہ ۱۳: عاقدین[8] کے حق میں اقالہ فسخ بیع ہے اور دوسرے کے حق میں یہ ایک بیع جدید ہے لہٰذا اگر اقالہ کو فسخ نہ قرار دے سکتے ہوں تو اقالہ باطل ہے مثلاً مبیع لونڈی یا جانور ہے جس کے قبضہ کے بعد بچہ پیدا ہوا تو اس کا اقالہ نہیں ہوسکتا۔[9] (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۱۴: کپڑا خریدا اور اُس کو واپس کرنے گیا اس نے لفظ اقالہ زبان سے نکالا ہی تھا کہ بائع نے فوراً کپڑے کو قطع کرڈالا اقالہ صحیح ہے یہ فعل قبول کے قائم مقام ہے۔[10] (فتح)

مسئلہ ۱۵: مبیع کا کوئی جز ہلاک ہوگیا اور کچھ باقی ہے تو جو کچھ باقی ہے اُس میں اقالہ ہوسکتا ہے اور اگر بیع مقایضہ ہو یعنی دونوں طرف غیر نقود ہوں اور ایک ہلاک ہوگئی تو اقالہ ہوسکتا ہے دونوں جاتی رہیں تو نہیں ہوسکتا۔[11] (ہدایہ)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الإقالة، مطلب: تحریر مھم في إقالة... إلخ، ج۷، ص۳۵۰.

2 ...... "البحر الرائق"، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج٦، ص١٧٥.

3 ...... فصل۔

4 ...... بیچا۔

5 ...... "البحر الرائق"، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج٦، ص١٧٥.

6 ...... یعنی ضمناً مثلاً جوتا بیچا تو تسمہ اسی کے ساتھ ہی بک جائے گا۔

7 ...... "البحر الرائق"، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج٦، ص١٧٥۔١٧٦.

8 ...... یعنی خریدنے والا اور بیچنے والا۔

9 ...... "الھدایة"، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج٢، ص٥٥.

و "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج٦، ص١١٤.

10 ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج٦، ص١١٥.

11 ...... "الھدایة"، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج٢، ص٥٦.

مسئلہ ۱۶: غلام ماذون (جس کو خرید و فروخت کی اجازت ہے) یا بچہ کے وصی [1] یا وقف کے متولی نے کوئی چیز گراں [2] بیع کی ہے یا ارزاں [3] خریدی ہے تو ان کو اقالہ کرنے کی اجازت نہیں یعنی کریں بھی تو اقالہ نہ ہوگا اور اقالہ میں اگر مولیٰ یا بچہ یا وقف کے لیے بہتری ہو تو صحیح ہے۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: وکیل بالشراء (جس کو وکیل کیا تھا کہ فلاں چیز خرید لائے) خرید لینے کے بعد اقالہ نہیں کرسکتا اور وکیل بالبیع اقالہ کرسکتا ہے۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: بائع نے اگر مشتری سے کچھ زیادہ دام لے لیے اور مشتری اقالہ کرانا چاہتا ہے تو اقالہ کردینا چاہیے اور اگر بہت زیادہ دھوکا دیا ہے تو اقالہ کی ضرورت نہیں تنہا مشتری بیع کو فسخ کرسکتا ہے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: مبیع میں اگر زیادت متصلہ غیر متولدہ ہو جیسے کپڑے میں رنگ، مکان میں جدید تعمیر تو اقالہ نہیں ہوسکتا۔ [7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: اقالہ کو شرط پر معلق کرنا صحیح نہیں مثلاً بائع نے مشتری سے کہا یہ چیز تمھیں بہت سستی میں نے دیدی مشتری نے کہا اگر تم کو زیادہ کا گاہک مل جائے تو بیچ ڈالنا اُس نے دوسرے کے ہاتھ زیادہ دام میں بیچ ڈالی یہ دوسری بیع صحیح نہیں ہوئی۔ [8] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۱: شرطِ فاسد سے اقالہ فاسد نہیں ہوتا۔ اقالہ کرلیا مگر ابھی بائع نے مبیع پر قبضہ نہیں کیا پھر اُسی مشتری کے ہاتھ بیع کردی یہ بیع درست ہے اور اس مشتری کے علاوہ دوسرے کے ہاتھ بیع کرے گا تو بیع فاسد ہوگی کہ ثالث کے حق میں بیع جدید [9] ہے اور مبیع کو قبل قبضہ [10] کے بیچنا ناجائز ہے۔ مبیع اگر کیلی [11] یا وزنی [12] ہے تو اقالہ کے بعد پھر ماپنے اور تولنے کی ضرورت نہیں۔ [13] (درمختار)

---

[1] ...... وصی وہ ہے جس کو وصیت کی جائے کہ تم ایسا کرنا۔

[2] ...... مہنگی۔

[3] ...... سستی۔

[4] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، ج۷، ص۳۴۳.

[5] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، مطلب: تحریر مھم فی إقالۃ...إلخ، ج۷، ص۳۴۳.

[6] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، ج۷، ص۳۴۶.

[7] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، مطلب: تحریر مھم فی إقالۃ...إلخ، ج۷، ص۳۴۸.

[8] ......"البحرالرائق"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، ج۶، ص۱۷۱.

[9] ...... نیا سودا۔

[10] ...... قبضہ سے پہلے۔

[11] ...... جو چیز ماپ کر بیچی جاتی ہے۔

[12] ...... جو چیز تول کر بیچی جاتی ہے۔

[13] ......"الدرالمختار" کتاب البیوع، باب الإقالۃ، ج۷، ص۳۵۰.

مسئلہ ۲۲: اقالہ حق ثالث میں بیع جدید ہے لہٰذا مکان کی بیع ہوئی تھی اور شفیع[1] نے شفعہ سے انکار کردیا تھا پھر اقالہ ہوا تو اب شفیع پھر شفعہ کرسکتا ہے اور یہ جدید حق حاصل ہوگا۔ مشتری نے مبیع کو بیچ ڈالا پھر اقالہ کیا اس کے بعد معلوم ہوا کہ مبیع میں کوئی ایسا عیب ہے جو بائع اول کے یہاں تھا تو عیب کی وجہ سے بائع اول کو واپس نہیں کرسکتا۔ ایک چیز خریدی اور قبضہ کرلیا مگر ابھی ثمن ادا نہیں کیا مشتری نے وہ چیز دوسرے کے ہاتھ بیع کی پھر اقالہ کیا پھر بائع اول نے ثمن وصول کرنے سے پہلے ثمن اول سے کم میں خریدی یہ جائز ہے۔ کوئی چیز ہبہ کی، موہوب لہ[2] نے اُس کو بیع کردیا پھر اقالہ ہوا تو ہبہ کرنے والا اُس کو واپس نہیں کرسکتا۔[3] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۳: کنیز خریدی تھی اور مشتری نے قبضہ کرلیا تھا پھر اقالہ ہوا تو بائع پر استبرا[4] واجب ہے بغیر استبرا وطی نہیں کرسکتا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: جس طرح بیع کا اقالہ ہوسکتا ہے، خود اقالہ کا بھی اقالہ ہوسکتا ہے۔ اقالہ کا اقالہ کرنے سے اقالہ جاتا رہا اور بیع لوٹ آئی، ہاں بیع سلم میں اگر مسلم فیہ پر قبضہ نہیں ہوا اور اقالہ ہوگیا تو اس اقالہ کا اقالہ نہیں ہوسکتا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مرابحہ اور تولیہ کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مشتری میں اتنی ہوشیاری نہیں کہ خود واجبی قیمت[7] پر چیز خریدے لامحالہ اُسے دوسرے پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے کہ اُس نے جن داموں میں چیز خریدی ہے اُتنے ہی دام دے کر اُس سے لے لے یا وہ کچھ نفع لے کر اس کو چیز دینا چاہتا ہے اور یہ اُس کا اعتبار کرکے خرید لیتا ہے کیونکہ مشتری جانتا ہے کہ بغیر نفع کے بائع نہیں دے گا اور اگر اتنا نفع دیکر نہ لوں گا تو بہت ممکن ہے کہ دوسری جگہ مجھ کو زیادہ دام دینے پڑیں یا اس سے کم میں چیز نہ ملے گی لہٰذا اس نفع دینے کو غنیمت سمجھتا ہے۔ اور بیع مطلق اور اس میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ یہاں اپنی خرید کے دام بتا کر اُتنا ہی لینا چاہتا ہے یا اُس پر نفع کی ایک معین مقدار زیادہ کرتا ہے لہٰذا بیع مطلق کا جواز اسکا جواز ہے اور چونکہ مشتری نے یہاں بائع[8] پر اعتماد کیا ہے لہٰذا یہاں بائع کو پورے طور پر

---

[1] ...... شفعہ کا حق رکھنے والے۔

[2] ...... وہ شخص جسے تحفہ (ہبہ) دیا جائے۔

[3] ...... "البحر الرائق"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، ج٦، ص١٧٢.

[4] ...... یعنی اُس وقت تک وطی نہ کرے جب تک اس کا غیر حاملہ ہونا معلوم نہ ہوجائے۔

[5] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، ج٧، ص٣٥٢، ٣٥٣.

[6] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الإقالۃ، مطلب: تحریر مھم فی إقالۃ... إلخ، ج٧، ص٣٥٥.

[7] ...... رائج قیمت۔ [8] ...... فروخت کرنے والا۔

سچائی اور امانت سے کام لینا ضروری ہے۔ خیانت بلکہ اس کے شبہہ سے بھی احتراز لازم ہے خیانت یا شبہۂ خیانت[1] کا بھی عقد پر اثر پڑے گا جیسا کہ اس باب کے مسائل سے واضح ہوگا۔ اس بیع کا جواز اس حدیث سے بھی ہے، کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کا ارادہ فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو اونٹ خریدے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''ایک کا میرے ہاتھ تولیہ کردو۔'' اُنھوں نے عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے بغیر دام کے حاضر ہیں۔ ارشاد فرمایا: ''بغیر دام کے نہیں۔''[2] (ہدایہ) نیز عبدالرزاق نے سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تولیہ واقالہ وشرکت سب برابر ہیں، ان میں حرج نہیں۔''[3] (کنزالعمال)

مسئلہ۱: جو چیز جس قیمت پر خریدی جاتی ہے اور جو کچھ مصارف[4] اُس کے متعلق کیے جاتے ہیں ان کو ظاہر کر کے اس پر نفع کی ایک مقدار بڑھا کر کبھی فروخت کرتے ہیں اس کو مرابحہ کہتے ہیں اور اگر نفع کچھ نہیں لیا تو اس کو تولیہ کہتے ہیں۔ جو چیز علاوہ بیع کے کسی اور طریقہ سے ملک میں آئی مثلاً اس کو کسی نے ہبہ کی[5] یا میراث میں حاصل ہوئی یا وصیت کے ذریعہ سے ملی اُس کی قیمت لگا کر مرابحہ وتولیہ کر سکتے ہیں۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۲: روپے اور اشرفی میں مرابحہ نہیں ہوسکتا مثلاً ایک اشرفی پندرہ روپے کو خریدی اور اس کو ایک روپیہ یا کم وبیش نفع لگا کر مرابحۃً بیع کرنا چاہتا ہے یہ جائز نہیں۔[7] (درمختار، فتح)

مسئلہ۳: مرابحہ یا تولیہ صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ جس چیز کے بدلے میں مشتری اول نے خریدی ہے وہ مثلی ہو تا کہ مشتری ثانی وہ ثمن قرار دیکر خرید سکتا ہو اور اگر مثلی نہ ہو بلکہ قیمی ہو تو یہ ضرور ہے کہ مشتری ثانی اُس چیز کا مالک ہو مثلاً زید نے عمرو سے کپڑے کے بدلے میں غلام خریدا پھر اس غلام کا بکر سے مرابحہ یا تولیہ کرنا چاہتا ہے اگر بکر نے وہی کپڑا عمرو سے خرید لیا ہے یا کسی طرح بکر کی ملک میں آچکا ہے تو مرابحہ ہوسکتا ہے یا بکر نے اُسی کپڑے کے عوض میں مرابحہ کیا اور ابھی وہ کپڑا عمرو ہی کی ملک ہے مگر بعد عقد عمرو نے عقد کو جائز کر دیا تو وہ مرابحہ بھی درست ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

[1] ...... خیانت کا شبہہ، دھوکہ کرنے کا شک۔

[2] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج۲، ص۵۶.

[3] ...... "المصنف" لعبدالرزاق، كتاب البيوع، باب التولية في البيع والإقالة، الحديث: ۱۴۳۳۵، ج۸، ص۳۸.
و"كنز العمال" الحديث: ۹۹۶۴، ج۲، الجزء الرابع، ص۶۴.

[4] ...... اخراجات۔ [5] ...... تحفہ میں دی۔

[6] ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج۷، ص۳۶۰، وغيره.

[7] ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج۷، ص۳۶۰.
و"فتح القدير"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج۶، ص۱۲۲.

[8] ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج۷، ص۳۶۲.

مسئلہ ۴: مرابحہ میں جو نفع قرار پایا ہے اُس کا معلوم ہونا ضروری ہے اور اگر وہ نفع قیمی ہو تو اشارہ کر کے اُسے معین کر دیا گیا ہو مثلاً فلاں چیز جو تم نے دس روپے کو خریدی ہے میرے ہاتھ دس روپے اور اس کپڑے کے عوض میں بیع کر دو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵: ثمن سے مراد وہ ہے جس پر عقد واقع ہوا ہو فرض کرو مثلاً دس روپے میں عقد ہوا مگر مشتری نے اُن کے عوض میں کوئی دوسری چیز بائع کو دی چاہے یہ اُسی قیمت کی ہو یا کم وبیش کی بہر حال مرابحہ وتولیہ میں دس روپے کا لحاظ ہوگا نہ اُس کا جو مشتری نے دیا۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: دَہ یازدَہ کے نفع پر مرابحہ ہوا (یعنی ہر دس پر ایک روپیہ نفع دس کی چیز ہے تو گیارہ، بیس کی ہے تو بائیس وعلیٰ ہٰذا القیاس) اگر ثمن اول قیمی ہے مثلاً کوئی چیز ایک گھوڑے کے بدلے میں خریدی ہے اور وہ گھوڑا اس مشتری ثانی کو مل گیا جو مرابحۃً خریدنا چاہتا ہے اور دہ یازدہ کے طور پر خریدا اور مطلب یہ ہوا کہ گھوڑا دے گا اور گھوڑے کی جو قیمت ہے اُس میں فی دہائی ایک روپیہ دیگا یہ بیع درست نہیں کہ گھوڑے کی قیمت مجہول ہے[3] لہٰذا نفع کی مقدار مجہول اور اگر بیع اول کا ثمن مثلی ہو مثلاً پہلے مشتری نے سو روپے کے عوض میں خریدی اور دَہ یازدَہ کے نفع سے بیچی اس کا محصل[4] ایک سو دس روپے ہوا اگر یہ پوری مقدار مشتری کو معلوم ہو جب تو صحیح ہے اور معلوم نہ ہو اور اُسی مجلس میں اُسے ظاہر کر دیا گیا ہو تو اُسے اختیار ہے کہ لے یا نہ لے اور اگر مجلس میں بھی معلوم نہ ہوا تو بیع فاسد ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار) آج کل عام طور پر تاجروں میں آنہ روپیہ، دوآنے روپیہ نفع کے حساب سے بیع ہوتی ہے اس کا حکم وہی دہ یازدہ کا ہے کہ وقت عقد معلوم ہو یا مجلس عقد میں معلوم ہو جائے تو بیع صحیح ہے ورنہ فاسد۔

مسئلہ ۷: ایک چیز کی قیمت دس روپے دوسرے شہر کے سکّوں سے قرار پائی (مثلاً حیدر آباد میں انگریزی دس روپے کو ثمن قرار دیا) اور اُس کو ایک روپیہ کے نفع سے لیا اس روپیہ سے مراد اس شہر کا سکّہ ہے یعنی دس روپے دوسرے سکے کے اور ایک روپیہ یہاں کا دینا ہوگا اور اگر اس کو بھی دہ یازدہ کے طور پر خریدا ہے تو کل ثمن ونفع اُسی دوسرے سکہ سے دینا ہوگا۔[6] (فتح القدیر)

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۷، ص۳۶۳.

[2] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۶، ص۱۲۵.

[3] ......معلوم نہیں ہے۔

[4] ......حاصل شدہ۔

[5] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۷، ص۳۶۳.

[6] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۶، ص۱۲۵.

(کون سے مصارف کا راس المال پر اضافہ ہوگا)

مسئلہ ۸: راس المال جس پر مرابحہ وتولیہ کی بنا ہے (کہ اس پر نفع کی مقدار بڑھائی جائے تو مرابحہ اور کچھ نہ بڑھے وہی ثمن رہے تو تولیہ) اس میں دھوبی کی اُجرت مثلاً تھان خرید کر دُھلوایا ہے۔ اور نقش ونگار ہوا ہے جیسے چکن کڑھوائی ہے، حاشیہ کے پھُندنے بٹے گئے ہیں، کپڑا رنگا گیا ہے، بار برداری دی گئی ہے، یہ سب مصارف راس المال پر اضافہ کیے جاسکتے ہیں۔[1] (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۹: جانور کو کھلایا ہے اُس کو بھی راس المال پر اضافہ کیا جائے گا مگر جب کہ اُس کا دودھ گھی وغیرہ حاصل کیا ہے تو اس کو اُس میں سے کم کریں اگر چارہ کے مصارف کچھ بچ رہے تو اس باقی کو اضافہ کریں۔ یوہیں مرغی پر کچھ خرچ کیا اور اُس نے انڈے دیے ہیں تو ان کو مُجرا دیکر[2] باقی کو اضافہ کریں۔ جانور یا غلام یا مکان کو اُجرت پر دیا ہے کرایہ کی آمدنی کو مصارف سے منہا نہیں کریں گے[3] بلکہ پورے مصارف کھانے وغیرہ کے اضافہ کریں گے۔[4] (فتح)

مسئلہ ۱۰: گھوڑے کا علاج کرایا سلوتری[5] کو اُجرت دی یا جانور بھاگ گیا کوئی پکڑ کر لایا اُسے مزدوری دی، اس کو راس المال پر اضافہ نہیں کریں گے۔[6] (فتح) کھیت یا باغ کو پانی دیا ہے اُس کو صاف کرایا ہے پانی کی نالیاں درست کرائی ہیں اُس میں پیڑ[7] لگائے ہیں یہ صرفہ[8] بھی شامل کیا جائے گا۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: مکان کی مرمت کرائی ہے، صفائی کرائی ہے، پلاستر کرایا ہے، کوآں کھدوایا ہے، ان سب کے مصارف شامل ہوں گے۔ دلال[10] کو جو کچھ دیا گیا ہے، وہ بھی شامل ہوگا۔[11] (درمختار)

---

[1] ......"الهداية"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج٢، ص٥٦.
و"فتح القدير"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج٦، ص١٢٥.

[2] ......یعنی جتنا خرچ کیا ہے اس کے بدلے میں انڈے دے کر۔

[3] ......اخراجات سے کٹوتی نہیں کریں گے۔

[4] ......"فتح القدير"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج٦، ص١٢٥.

[5] ......گھوڑوں کا علاج کرنے والا۔

[6] ......"فتح القدير"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج٦، ص١٢٦.

[7] ......درخت۔

[8] ......خرچہ۔

[9] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج٧، ص٣٦٥.

[10] ......آڑھتی، وہ شخص جو خریدار اور بیچنے والے کا سودا طے کرائے۔

[11] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج٧، ص٣٦٥.

مسئلہ ۱۲: چرواہے کی اُجرت یا خود اپنے مصارف مثلاً جانے آنے کا کرایہ اور اپنی خوراک اور جو کام خود کیا ہے یا کسی نے مفت کر دیا ہے اس کام کی اُجرت جس مکان میں چیز کو رکھا ہے اُس کا کرایہ ان سب کو اضافہ نہیں کریں گے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: کیا چیز اضافہ کریں گے اور کیا نہیں کریں گے اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اس باب میں تاجروں کا عرف دیکھا جائے گا جس کے متعلق عرف ہے اُسے شامل کریں اور عرف نہ ہو تو شامل نہ کریں۔[2] (فتح، درمختار)

مسئلہ ۱۴: جو مصارف ناجائز طور پر جبراً وصول کیے جاتے ہیں جیسے چونگی، اگر تجار کا عرف اس کے اضافہ کرنے کا ہو تو اضافہ کریں، ورنہ نہیں۔[3] (درمختار) غالباً چونگی کو آج کل کے تجار تولیہ و مرابحہ میں راس المال پر اضافہ کرتے ہیں۔

مسئلہ ۱۵: جو مصارف اضافہ کرنے کے ہیں اُنھیں اضافہ کرنے کے بعد بائع یہ نہ کہے میں نے اتنے کو خریدی ہے کیونکہ یہ جھوٹ ہے بلکہ یہ کہے مجھے اتنے میں پڑی ہے۔[4] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۶: بیع مرابحہ میں اگر مشتری کو معلوم ہوا کہ بائع نے کچھ خیانت کی ہے مثلاً اصلی ثمن پر ایسے مصارف اضافہ کیے جن کو اضافہ کرنا ناجائز ہے یا اُس ثمن کو بڑھا کر بتایا دس میں خریدی تھی بتائے گیارہ تو مشتری کو اختیار ہے کہ پورے ثمن پر لے یا نہ لے یہ نہیں کر سکتا کہ جتنا غلط بتایا ہے اُسے کم کر کے ثمن ادا کرے۔ اُس نے خیانت کی ہے اسے معلوم کرنے کی تین صورتیں ہیں خود اُس نے اقرار کیا ہو یا مشتری نے اس کو گواہوں سے ثابت کیا یا اُس پر حلف دیا گیا اُس نے قسم سے انکار کیا۔ تولیہ میں اگر بائع کی خیانت ثابت ہو تو جو کچھ خیانت کی ہے اُسے کم کر کے مشتری ثمن ادا کرے مثلاً اُس نے کہا میں نے دس روپے میں خریدی ہے اور ثابت ہوا کہ آٹھ میں خریدی ہے تو آٹھ دیکر مبیع لے لے گا۔[5] (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۱۷: مرابحہ میں خیانت ظاہر ہوئی اور پھیرنا چاہتا ہے پھیرنے سے پہلے مبیع ہلاک ہوگئی یا اُس میں کوئی ایسی بات پیدا ہوگئی جس سے بیع کو فسخ کرنا نادرست ہو جاتا ہے تو پورے ثمن پر مبیع کو رکھ لینا ضروری ہوگا اب واپس نہیں کر سکتا نہ

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۷، ص۳۶۶.

[2] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۷، ص۳۶۵.
و"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۶، ص۱۲۵.

[3] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۷، ص۳۶۷.

[4] ......"الهدایة"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، ج۲، ص۵۶، وغیرها.

[5] ......"الهدایة"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، ج۲، ص۵۶.
و"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، ج۶، ص۱۲۶.

نقصان کا معاوضہ مل سکتا ہے۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۸: ایک چیز خرید کر مرابحۃً بیع کی پھر اُس کو خریدا اگر پھر مرابحہ کرنا چاہے تو پہلے مرابحہ میں جو کچھ نفع ملا ہے دوسرے ثمن سے کم کرے اور اگر نفع اتنا ہوا کہ دوسرے ثمن کو مستغرق ہوگیا تو اب مرابحۃً بیع ہی نہیں ہوسکتی اس کی مثال یہ ہے کہ ایک کپڑا دس میں خریدا تھا اور پندرہ میں مرابحہ کیا پھر اسی کپڑے کو دس میں خریدا تو اس میں سے پانچ روپے پہلے کے نفع والے ساقط کر کے پانچ روپے پر مرابحہ کرسکتا ہے اور یہ کہنا ہوگا کہ پانچ روپے میں پڑا ہے اور اگر پہلے بیس روپے میں بیچا تھا پھر اُسی کو دس میں خریدا تو گویا کپڑا مفت ہے کہ نفع نکالنے کے بعد ثمن کچھ نہیں بچتا اس صورت میں پھر مرابحہ نہیں ہوسکتا یہ اس صورت میں ہے کہ جس کے ہاتھ مرابحۃً بیچا ہے اب تک وہ چیز اُسی کے پاس رہی اس نے اُسی سے خریدی اور اگر اُس نے کسی دوسرے کے ہاتھ بیچ دی اس نے اُس سے خریدی غرض یہ کہ درمیان میں کوئی بیع آجائے تو اب جس ثمن سے خریدا ہے اُسی پر مرابحہ کرے نفع کم کرنے کی ضرورت نہیں۔[2] (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۱۹: جس چیز کو جس ثمن سے خریدا اُسے دوسری جنس سے بیچا مثلاً دس روپے میں خریدی پھر کسی جانور کے بدلے میں بیع کی پھر دس روپے میں خریدی تو دس روپے پر مرابحہ ہوسکتا ہے اگرچہ وہ جانور جس کے بدلے میں پہلے بیچی تھی دس روپے سے زیادہ کا ہو۔ ایک تیسری صورت ثمن ثانی پر مرابحہ جائز ہونے کی یہ ہے کہ اس امر کو ظاہر کردے کہ میں نے دس روپے میں خرید کر پندرہ میں بیچی پھر اُسی مشتری سے دس میں خریدی ہے اور اس دس روپے پر مرابحہ کرتا ہوں[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: صلح کے طور پر جو چیز حاصل ہو اُس کا مرابحہ نہیں ہوسکتا مثلاً زید کے عمرو پر دس روپے چاہیے تھے اُس نے مطالبہ کیا عمرو نے کوئی چیز دے کر صلح کرلی یہ چیز زید کو اگرچہ دس روپے کے معاوضہ میں ملی ہے مگر اس کا مرابحہ دس روپے پر نہیں ہوسکتا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۱: چند چیزیں ایک عقد میں ایک ثمن کے ساتھ خریدی گئیں اُن میں سے ایک کے مقابل میں ثمن کا ایک حصہ

---

[1] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج ٢، ص ٥٧.
و "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج ٧، ص ٣٦٨.

[2] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج ٢، ص ٥٧.
و "فتح القدير"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج ٦، ص ١٢٧.

[3] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، مطلب: خيارالخيانة... إلخ، ج ٧، ص ٣٦٩.

[4] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج ٢، ص ٥٧.

فرض کرکے مرابحہ کریں یہ ناجائز ہے جب کہ یہ قیمی چیزیں ہوں اور ثمن کی تفصیل نہ ہو اور اگر مثلی ہوں مثلاً دو من غلہ پانچ روپے میں خریدا تھا ایک من کا مرابحہ کرسکتا ہے۔ یوہیں کپڑے کے چند تھان اس طرح خریدے کہ ہر تھان دس روپے کا ہے تو ایک تھان کا مرابحہ کرسکتا ہے۔[1] (فتح القدیر، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: مکاتب یا غلام ماذون نے ایک چیز دس روپے میں خریدی تھی اُس کے مولیٰ نے اُس سے پندرہ میں خرید لی یا مولیٰ نے دس میں خرید کر غلام کے ہاتھ پندرہ میں بیچی تو اس کا مرابحہ اُسی بیع اول کے ثمن پر یعنی دس پر ہوسکتا ہے، پندرہ پر نہیں ہوسکتا۔ یوہیں جس کی گواہی اس کے حق میں مقبول نہ ہو جیسے اس کے اصول ماں، باپ، دادا، دادی یا اس کی فروع بیٹا، بیٹی وغیرہ اور میاں بی بی اور دو شخص جن میں شرکت مفاوضہ ہے ان میں ایک نے ایک چیز خریدی پھر دوسرے نے نفع دیکر اُس سے خرید لی تو مرابحہ دوسرے ثمن پر نہیں ہوسکتا ہاں اگر یہ لوگ ظاہر کردیں کہ یہ خریداری اس طرح ہوئی ہے تو جس ثمن سے خود خریدی ہے اُس پر مرابحہ ہوسکتا ہے۔[2] (ہدایہ، فتح، درمختار)

مسئلہ ۲۳: اپنے شریک سے کوئی چیز خریدی مگر یہ چیز شرکت کی نہیں ہے تو جس قیمت پر اس نے خریدی ہے مرابحہ کرسکتا ہے اور یہ ظاہر کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ شریک سے خریدی ہے اور اگر وہ چیز شرکت کی ہو تو اُس میں جتنا اُس کا حصہ ہے، اُس میں وہ ثمن لیا جائے گا جس سے شرکت میں خریداری ہوئی اور جتنا شریک کا حصہ ہے، اُس میں اُس ثمن کا اعتبار ہوگا جس سے اس نے اب خریدی ہے، مثلاً ایک ہزار میں وہ چیز خریدی گئی تھی اور بارہ سو میں اس نے شریک سے خریدی تو گیارہ سو پر مرابحہ ہوسکتا ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: مضارب[4] نے ایک چیز دس روپے میں خریدی اور مال والے کے ہاتھ پندرہ روپے میں بیچ دی اگر مضاربت نصف نفع کے ساتھ ہے تو رب المال اس چیز کو ساڑھے بارہ روپے پر مرابحہ کرسکتا ہے کیونکہ نفع کے پانچ میں ڈھائی

---

[1] ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۶، ص۱۲۹.
و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، مطلب: خیار الخیانۃ... إلخ، ج۷، ص۳۶۹.

[2] ...... "الھدایۃ"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۲، ص۵۷.
و "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۶، ص۱۲۹، ۱۳۰.
و "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۷، ص۳۷۰.

[3] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، مطلب: اشتری من شریکہ سلعۃ، ج۷، ص۳۷۱.

[4] ...... وہ شخص جو کسی کے مال سے تجارت کر رہا ہو اس شرط پر کہ نفع دونوں آپس میں تقسیم کرلیں گے۔

روپے اس کے ہیں، لہٰذا مبیع اس کو ساڑھے بارہ میں پڑی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: مبیع میں کوئی عیب بعد میں معلوم ہوا اور یہ راضی ہوگیا تو اس کا مرابحہ کرسکتا ہے یعنی عیب کی وجہ سے ثمن میں کمی کرنے کی ضرورت نہیں۔ یوہیں اگر اس نے مرابحۃً یہ چیز خریدی تھی اور بعد میں بائع کی خیانت پر مطلع ہوا مگر مبیع کو واپس نہیں کیا بلکہ اُسی بیع پر راضی رہا تو جس ثمن پر خریدی ہے اُسی پر مرابحہ کرے گا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: مبیع میں اگر عیب پیدا ہوگیا مگر وہ عیب کسی کے فعل سے پیدا نہ ہوا چاہے آفت سماویہ[3] سے ہو یا خود مبیع کے فعل سے ہو، ایسے عیب کو مرابحہ میں بیان کرنا ضروری نہیں یعنی بائع کو یہ کہنا ضروری نہیں کہ میں نے جب خریدی تھی اُس وقت عیب نہ تھا میرے یہاں عیب پیدا ہوگیا ہے اور بعض فقہا اس کو بیان کرنا ضروری بتاتے ہیں۔ کپڑے کو چوہے نے کتر لیا یا آگ سے کچھ جل گیا اس کا بھی وہی حکم ہے رہا عیب کو بیان کرنا اسکو ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ مبیع کے عیب پر مطلع ہو تو اُس کا ظاہر کردینا ضروری ہے چھپانا حرام ہے۔ لونڈی ثیب تھی اُس سے وطی کی اور اس سے نقصان پیدا نہ ہوا تو اس کا بیان کرنا بھی ضرور نہیں اور نقصان پیدا ہوا تو بیان کرنا ضروری ہے اور اگر مبیع میں اس کے فعل سے عیب پیدا ہوگیا یا دوسرے کے فعل سے، چاہے اُس نے اس کے حکم سے فعل کیا یا بغیر حکم کے، چاہے اس نے اُس نقصان کا معاوضہ لے لیا ہو یا نہ لیا ہو، یا کنیز بکر تھی اُس سے وطی کی ان باتوں کا ظاہر کردینا ضرور ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: جس وقت اس نے خریدی تھی اُس وقت نرخ گراں تھا[5] اور اب بازار کا حال بدل گیا اس کو ظاہر کرنا بھی ضرور نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: جانور یا مکان خریدا تھا اُس کو کرایہ پر دیا مرابحہ میں یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس کا اتنا کرایہ وصول کرلیا ہے اور اگر جانور سے گھی دودھ حاصل کیا ہے تو اس کو ثمن میں مجرا دینا ہوگا۔[7] (فتح)

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۷، ص۳۷۰.

[2] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، مطلب: اشتری من شریکہ سلعۃ، ج۷، ص۳۷۳.

[3] ......قدرتی آفت مثلاً جلنا، ڈوبنا وغیرہ۔

[4] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، مطلب: اشتری من شریکہ سلعۃ، ج۷، ص۳۷۳.

[5] ......یعنی قیمت زیادہ تھی۔

[6] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، مطلب: اشتری من شریکہ سلعۃ، ج۷، ص۳۷٤.

[7] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج٦، ص۱۳۲، ۱۳۳.

مسئلہ ۲۹: کوئی چیز گراں خریدی اور اتنے دام[1] زیادہ دیے کہ لوگ اُتنے میں نہیں خریدتے تو مرابحہ وتولیہ میں اس کوظاہر کرنا ضرور ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: ایک چیز ہزار روپے کی خریدی تھی اور ثمن مؤجل تھا یعنی اُس کی ادا کے لیے ایک مدت مقرر تھی اس کو سو روپے کے نفع پر بیچا تو یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ بیع میں ثمن مؤجل تھا اور اگر بیان نہ کیا اور مشتری کو بعد میں معلوم ہوا تو اسے اختیار ہے کہ گیارہ سو میں لے یا نہ لے اور اگر مبیع[3] ہلاک ہوچکی ہے تو وہ گیارہ سو بلا میعاد[4] اس کو دینا لازم ہے۔[5] (درمختار) ان مسائل میں تولیہ کا بھی وہی حکم ہے جو مرابحہ کا ہے۔

مسئلہ ۳۱: جتنے میں خریدی تھی یا جتنے میں پڑی ہے اُسی پر تولیہ کیا مگر مشتری کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کیا رقم ہے یہ بیع فاسد ہے پھر اگر مجلس میں اُسے علم ہوجائے تو اُسے اختیار ہے لے یا نہ لے اور مجلس میں بھی علم نہ ہوا تو اب فساد دفع نہیں ہوسکتا۔ مرابحہ کا بھی یہی حکم ہے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۲: جو ثمن مقرر ہوا تھا بائع نے اُس میں سے کچھ کم کردیا تو مرابحہ وتولیہ میں کم کرنے کے بعد جو باقی ہے وہ راس المال قرار دیا جائے اور اگر مرابحہ وتولیہ کرلینے کے بعد بائع اول نے ثمن کم کیا ہے تو یہ بھی مشتری سے کم کردے اور اگر بائع اول نے کل ثمن چھوڑ دیا تو جو مقرر ہوا تھا اُس پر مرابحہ وتولیہ کرے۔[7] (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۳: ایک غلام کا نصف سو روپے میں خریدا پھر دوسرے نصف کو دو سو میں خریدا جس نصف کا چاہے مرابحہ کرے اور اُس ثمن پر ہوگا جس سے اس نے خریدا اور پورے کا مرابحہ کرنا چاہے تو تین سو پر ہوگا۔[8] (عالمگیری)

---

[1] ......روپے۔

[2] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، مطلب: اشتری من شریکہ سلعۃ، ج۷، ص۳۷۶.

[3] ......جو چیز بیچی گئی ہے۔

[4] ......بغیر کسی میعاد کے۔

[5] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۷، ص۳۷۵.

[6] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۷، ص۳۷۶، وغیرہ.

[7] ......"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، ج۶، ص۱۳۳.

[8] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الرابع عشر فی المرابحۃ والتولیۃ، ج۳، ص۱۶۱.

مبیع و ثمن میں تصرّف کا بیان

بخاری و مسلم و ابوداود و نسائی و بیہقی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں بازار میں غلہ خرید کر اُسی جگہ (بغیر قبضہ کیے) لوگ بیچ ڈالتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی جگہ بیع کرنے سے منع فرمایا، جب تک منتقل نہ کرلیں۔[1] نیز صحیحین میں اُنھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے، جب تک قبضہ نہ کرلے اُسے بیع نہ کرے۔''[2] عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں، جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضہ سے پہلے بیچنا منع کیا، وہ غلہ ہے مگر میرا گمان یہ ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔[3]

مسئلہ ۱: جائداد غیر منقولہ[4] خریدی ہے اُس کو قبضہ کرنے سے پیشتر بیع کرنا جائز ہے کیونکہ اس کا ہلاک ہونا بہت نادر[5] ہے اور اگر وہ ایسی ہو جس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو جب تک قبضہ نہ کرلے بیع نہیں کرسکتا مثلاً بالاخانہ یا دریا کے کنارہ کا مکان اور زمین یا وہ زمین جس پر ریتا چڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: منقول چیز خریدی تو جب تک قبضہ نہ کرلے اُس کی بیع نہیں کرسکتا اور ہبہ و صدقہ کرسکتا ہے رہن رکھ سکتا ہے۔ قرض عاریت[7] دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۳: منقول چیز قبضہ سے پہلے بائع کو ہبہ کردی اور بائع نے قبول کرلی تو بیع جاتی رہی اور اگر بائع کے ہاتھ بیع کی تو یہ بیع صحیح نہیں پہلی بیع بدستور باقی رہی۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۴: خود بائع نے مشتری کے قبضہ سے پہلے مبیع میں تصرف کیا اس کی دو صورتیں ہیں مشتری کے حکم سے اُس نے

---

[1] ...... "صحيح البخاري"، كتاب البيوع، باب منتهى التلقي، الحديث: ۲۱۶۷، ج۲، ص۳۶.

[2] ...... "صحيح البخاري"، كتاب البيوع، باب بيع الطعام قبل ان يقبض... إلخ، الحديث: ۲۱۳۶، ج۲، ص۲۸.

[3] ...... "صحيح البخاري"، كتاب البيوع، باب بيع الطعام قبل ان يقبض... إلخ، الحديث: ۲۱۳۵، ج۲، ص۲۸.

[4] ...... جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہو اسے جائداد غیر منقولہ کہتے ہیں۔

[5] ...... یعنی کم ہی ایسا ہوتا ہے۔

[6] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار" كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، فصل في التصرف في المبيع... إلخ، ج۷، ص۳۸۳.

[7] ...... بغیر کسی عوض کے کسی کو اپنی چیز کی منفعت کا مالک کردینا عاریت کہلاتا ہے۔

[8] ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، فصل في التصرف في المبيع... إلخ، ج۷، ص۳۸۳-۳۸۴.

[9] ...... المرجع السابق، ص۳۸۵.

تصرف کیا یا بغیر حکم۔ اگر حکم سے تصرف کیا مثلاً مشتری نے کہا اس کو ہبہ کردے یا کرایہ پر دیدے بائع نے کردیا تو مشتری کا قبضہ ہوگیا اور اگر بغیر امر تصرف کیا مثلاً وہ چیز رہن رکھدی یا اُجرت پر دی۔ امانت رکھ دی اور مبیع ہلاک ہوگئی بیع جاتی رہی اور اگر بائع نے عاریت دی ہبہ کیا۔ رہن رکھا اور مشتری نے جائز کردیا تو یہ بھی مشتری کا قبضہ ہوگیا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ۵: مشتری نے بائع سے کہا فلاں کے پاس مبیع رکھ دو جب میں دام ادا کردونگا مجھے دیدے گا اور بائع نے اُسے دیدی تو یہ مشتری کا قبضہ نہ ہوا بلکہ بائع ہی کا قبضہ ہے یعنی وہ چیز ہلاک ہوگی تو بائع کی ہلاک ہوگی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ۶: ایک چیز خریدی تھی اُس پر قبضہ نہیں کیا بائع نے دوسرے کے ہاتھ زیادہ داموں میں بیچ ڈالی مشتری نے بیع جائز کردی جب بھی یہ بیع درست نہیں کہ قبضہ سے پیشتر ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ۷: جس نے کیلی چیز کیل کے ساتھ یا وزنی چیز وزن کے ساتھ خریدی یا عددی چیز گنتی کے ساتھ خریدی تو جب تک ناپ یا تول یا گنتی نہ کرلے اُس کو بیچنا بھی جائز نہیں اور کھانا بھی جائز نہیں اور اگر تخمینہ سے خریدی یعنی مبیع سامنے موجود ہے دیکھ کر اُس ساری کو خرید لیا یہ نہیں کہ اتنے سیر یا اتنے ناپ یا اتنی تعداد کو خریدا تو اُس میں تصرف کرنے بیچنے کھانے کے لیے ناپ تول وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ اور اگر یہ چیزیں ہبہ، میراث، وصیت میں حاصل ہوئیں یا کھیت میں پیدا ہوئی ہیں تو ناپنے وغیرہ کی ضرورت نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۸: بیع کے بعد بائع نے مشتری کے سامنے ناپا یا تولا تو اب مشتری کو ناپنے تولنے کی ضرورت نہیں اور اگر بیع سے قبل اس کے سامنے ناپا تولا تھا یا بیع کے بعد اس کی غیر حاضری میں ناپا تولا تو وہ کافی نہیں بغیر ناپے تولے اُس کو کھانا اور بیچنا جائز نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۹: موزون[6] یا مکیل[7] کو بیع تعاطی کے ساتھ خریدا تو مشتری کا ناپنا تولنا ضروری نہیں قبضہ کرلینا کافی

---

[1] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، فصل فی التصرف... إلخ، مطلب فی تصرف البائع قبل القبض، ج۷، ص۳۸۶.

[2] ...... المرجع السابق.

[3] ...... المرجع السابق.

[4] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، فصل فی التصرف فی المبیع... إلخ، ج۷، ص۳۸۶-۳۸۹.

[5] ......المرجع السابق، ص۳۹۰.

[6] ......وہ چیزیں جو وزن کے ساتھ بکتی ہیں موزون کہلاتی ہیں۔

[7] ......ناپ وماپ کے ساتھ بکنے والی چیزیں مکیل کہلاتی ہیں۔

ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: بائع نے بیع سے قبل تولا تھا اس کے بعد ایک شخص نے جس کے سامنے تولا اُس کو خرید ا مگر اُس نے نہیں تولا اور بیع کردی اور تول کر مشتری کو دی یہ بیع جائز نہیں کہ تولنے سے قبل ہوئی۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۱: تھان خریدا اگرچہ گزوں کے حساب سے خریدا مثلاً یہ تھان دس گز کا ہے اور اس کے دام یہ ہیں اس میں تصرف ناپنے سے پہلے جائز ہے ہاں اگر بیع میں گز کے حساب سے قیمت ہو مثلاً ایک روپیہ گز تو جب تک ناپ نہ لیا جائے تصرف جائز نہیں اور موزون چیز اگر ایسی ہو کہ اُس کے ٹکڑے کرنا مضر[3] ہو تو وزن کرنے سے پہلے اُس میں تصرف جائز ہے جیسے تانبے وغیرہ کے لوٹے اور برتن۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: ثمن میں قبضہ کرنے سے پہلے تصرف جائز ہے اُس کو بیع وہبہ واجارہ وصدقہ ووصیت سب کچھ کرسکتے ہیں۔ ثمن کبھی حاضر ہوتا ہے مثلاً یہ چیز ان دس روپوں کے بدلے میں خریدی اور کبھی حاضر کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا مثلاً یہ چیز دس روپے کے بدلے میں خریدی پہلی صورت میں ہر قسم کے تصرف کرسکتے ہیں مشتری کو بھی مالک کرسکتے ہیں اور غیر مشتری کو بھی اور دوسری صورت میں مشتری کو مالک کردینے کے علاوہ دوسرا تصرف نہیں کرسکتے یعنی غیر مشتری کو اُس کی تملیک نہیں کرسکتے مثلاً بائع مشتری سے کوئی چیز اُن روپوں کے بدلے میں خرید سکتا ہے جو مشتری کے ذمہ ہیں یا اُس کا جانور یا مکان کرایہ پر لے سکتا ہے اور یہ بھی کرسکتا ہے کہ وہ روپے اُسے ہبہ کردے صدقہ کردے۔ اور مشتری کے علاوہ دوسرے سے کوئی چیز خریدے اُن روپوں کے بدلے میں جو اس مشتری پر ہیں یا دوسرے کو ہبہ کرے صدقہ کرے یہ صحیح نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: ثمن دو قسم ہے ایک وہ کہ معین کرنے سے معین ہوجاتا ہے مثلاً ناپ اور تول کی چیزیں دوسرا وہ کہ معین کرنے سے بھی معین نہ ہو جیسے روپیہ اشرفی کہ بیع صحیح میں معین کرنے سے بھی معین نہیں ہوتے مثلاً کوئی چیز اس روپے کے بدلے میں خریدی یعنی کسی خاص روپیہ کی طرف اشارہ کیا تو اُسی کا دینا واجب نہیں دوسرا روپیہ بھی دے سکتا ہے۔ دس روپے کی جگہ دس کا

---

[1] "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، فصل فی التصرف فی المبیع...إلخ، ج۷، ص۳۸۹-۳۹۰.

[2] "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، فصل ومن اشتری شیئاً...إلخ، ج۶، ص۱۴۱.

[3] نقصان دہ۔

[4] "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، فصل فی التصرف فی المبیع...إلخ، ج۷، ص۳۹۱.

[5] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، مطلب فی بیان الثمن...إلخ، ج۷، ص۳۹۲.

نوٹ پندرہ روپے کی جگہ گنی[1] دے سکتا ہے مشتری کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں کہ کہے روپیہ لونگا نوٹ اشرفی نہیں لونگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: قبضہ سے پہلے ثمن کے علاوہ کسی دین میں تصرف کرنے کا وہی حکم ہے جو ثمن کا ہے مثلاً مہر، قرض، اُجرت، بدل خلع، تاوان، کہ جس پر اس کا مطالبہ ہے اُس کو مالک بنا سکتے ہیں یعنی اُس سے ان کے بدلے میں کوئی چیز خرید سکتے ہیں اُس کو مکان وغیرہ کی اُجرت میں دے سکتے ہیں ہبہ وصدقہ کر سکتے ہیں اور دوسرے کو مالک کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: بیع صرف اور سلم میں جس چیز پر عقد ہوا اُس کے علاوہ دوسری چیز کو لینا دینا جائز نہیں اور نہ اُس میں کسی دوسری قسم کا تصرف جائز نہ مسلم الیہ[4] راس المال[5] میں تصرف کر سکتا ہے اور نہ رب السلم[6] مسلم فیہ[7] میں کہ وہ روپے کے بدلے میں اشرفی لے لے اور یہ گیہوں کے بدلے میں جو لے یہ ناجائز ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

(ثمن اور مبیع میں کمی بیشی ہوسکتی ہے)

مسئلہ ۱۶: مشتری نے بائع کے لیے ثمن میں کچھ اضافہ کر دیا بائع نے مبیع میں اضافہ کر دیا یہ جائز ہے ثمن یا مبیع میں اضافہ اُسی جنس سے ہو یا دوسری جنس سے اُسی مجلس عقد میں ہو یا بعد میں ہر صورت میں یہ اضافہ لازم ہو جاتا ہے یعنی بعد میں اگر ندامت ہوئی کہ ایسا میں نے کیوں کیا تو بیکار ہے وہ دینا پڑے گا۔ اجنبی نے ثمن میں اضافہ کر دیا مشتری نے قبول کر لیا مشتری پر لازم ہو جائیگا اور مشتری نے انکار کر دیا باطل ہو گیا ہاں اگر اجنبی نے اضافہ کیا اور خود ضامن بھی بن گیا یا کہا میں اپنے پاس سے دوں گا تو اضافہ صحیح ہے اور یہ زیادت اجنبی پر لازم۔[9] (ہدایہ، درمختا، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: مشتری نے ثمن میں اضافہ کیا اس کے لازم ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ بائع نے اُسی مجلس میں قبول بھی کر لیا ہو اور اُس مجلس میں قبول نہیں کیا بعد میں کیا تو لازم نہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ مبیع موجود ہو، مبیع کے ہلاک ہونے کے بعد ثمن

---

[1] ...... سونے کا ایک انگریزی سکہ۔

[2] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی التصرف فی المبیع... إلخ، ج۷، ص۳۹۳.

[3] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی التصرف فی المبیع... إلخ، ج۷، ص۳۹۳.

[4] بیع سلم میں بائع (بیچنے والے) کو مسلم الیہ کہتے ہیں۔

[5] ...... بیع سلم میں ثمن (کسی چیز کی قیمت) کو راس المال کہتے ہیں۔

[6] بیع سلم میں مشتری (خریدار) کو رب السلم کہتے ہیں۔

[7] ...... مبیع (خریدی ہوئی چیز) کو بیع سلم میں مسلم فیہ کہتے ہیں۔

[8] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، مطلب فی تعریف الکر، ج۷، ص۳۹۴.

[9] ...... "الھدایۃ"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل ومن اشتری شیئاً... إلخ، ج۲، ص۵۹۔۶۰.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، مطلب فی تعریف الکر، ج۷، ص۳۹۴.

میں اضافہ نہیں ہوسکتا مبیع کو بیچ ڈالا ہو پھر خرید لیا یا واپس کرلیا ہو جب بھی ثمن میں اضافہ صحیح ہے۔ بکری مرگئی ہے تو ثمن میں اضافہ نہیں ہوسکتا اور ذبح کردی گئی ہے تو ہوسکتا ہے۔ مبیع میں بائع نے زیادتی کی اس میں بھی مشتری کا اُسی مجلس میں قبول کرنا شرط ہے اور مبیع کا باقی رہنا اس میں شرط نہیں مبیع ہلاک ہوچکی ہے جب بھی اُس میں اضافہ ہوسکتا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: ثمن میں بائع کمی کرسکتا ہے مثلاً دس روپے میں ایک چیز بیع کی تھی مگر خود بائع کو خیال ہوا کہ مشتری پر اس کی گرانی[2] ہوگی اور ثمن کم کردیا یہ ہوسکتا ہے اس کے لیے مبیع کا باقی رہنا شرط نہیں۔ یہ کمی ثمن کے قبضہ کرنے کے بعد بھی ہوسکتی ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: کمی زیادتی جو کچھ بھی ہے اگرچہ بعد میں ہوئی ہو اس کو اصل عقد میں شمار کریں گے یعنی کمی بیشی کے بعد جو کچھ ہے اسی پر عقد متصور ہوگا۔ پورے ثمن کا اسقاط نہیں ہوسکتا یعنی مشتری کے ذمہ ثمن کچھ نہ رہے اور بیع قائم رہے کہ بلاثمن بیع قرار پائے یہ نہیں ہوسکتا یاالبتہ ہوگا کہ بیع اُسی ثمن اول پر قرار پائے گی اور یہ سمجھا جائے گا کہ بائع نے مشتری سے ثمن معاف کردیا اس کا نتیجہ وہاں ظاہر ہوگا کہ شفیع[4] نے شفعہ کیا تو پورا ثمن دینا ہوگا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: کمی بیشی کو اصل عقد میں شمار کرنے کا اثر یہ ہوگا کہ ① مرابحہ و تولیہ میں اسی کا اعتبار ہوگا، ثمن اول کا یا مبیع اول کا اعتبار نہ ہوگا۔ ② یوہیں اگر ثمن میں زیادتی کردی ہے اور مبیع کا کوئی حقدار پیدا ہوگیا اور مبیع اُس نے لے لی تو مشتری بائع سے پورا ثمن واپس لے گا اور اگر اُس نے بیع کو جائز کردیا تو مشتری سے پورا ثمن لے گا اور کمی کی صورت میں جو کچھ باقی ہے وہ لے گا۔ ③ ثمن اگر کم کردیا ہے تو شفیع کو باقی دینا ہوگا مگر ثمن میں اضافہ ہوا ہے تو پہلے ثمن پر شفعہ ہوگا، یہ جو کچھ زیادہ کیا ہے نہیں دینا ہوگا کیونکہ شفیع کا حق ثمن اول سے ثابت ہوچکا ان دونوں کو اُس کے مقابلہ میں اضافہ کرنے کا حق نہیں۔ ④ مبیع میں اضافہ کیا ہے اور یہ زائد ہلاک ہوگیا تو ثمن میں اسکا حصہ کم ہوجائے گا۔ ⑤۔ یوہیں ثمن میں کم و بیش کیا ہے اور مبیع کُل یا اس کا جز ہلاک ہوگیا تو اس کم یا زیادہ کا اعتبار ہوگا ثمن اول کا اعتبار نہ ہوگا۔ ⑥ بائع کو ثمن وصول کرنے کے لیے مبیع کے روکنے کا تعلق ثمن اول سے نہیں بلکہ اس سے ہے یعنی مثلاً زیادہ کردیا ہو تو جب تک مشتری اس زیادت[6] کو ادا نہ کرلے مبیع کو بائع روک سکتا ہے۔ ⑦ بیع صرف میں کم و بیش کا یہ اثر ہوگا کہ مثلاً چاندی کو چاندی سے بیچا تھا اور دونوں طرف برابری تھی پھر ایک نے زیادہ یا کم کردی

---

[1] ...... "الدرالمختار" کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی التصرف فی المبیع...إلخ، ج۷، ص۳۹۵.

[2] ...... مہنگی۔

[3] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی التصرف فی المبیع...إلخ، ج۷، ص۳۹٤.

[4] ...... حق شفعہ کرنے والا۔

[5] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، مطلب فی تعریف الکر، ج۷، ص۳۹٦.

[6] ...... یعنی اضافہ۔

دوسرے نے اُسے قبول کرلیا اور زائد یا کم پر قبضہ بھی ہوگیا تو عقد فاسد ہوگیا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: ثمن میں اگر عرض (غیر نقود) زیادہ کردیا اور یہ چیز قبضہ سے پہلے ہلاک ہوگئی تو بقدر اس کی قیمت کے عقد فسخ ہوجائے گا مثلاً سو روپے میں کوئی چیز خریدی تھی اور تقابض بدلین[2] بھی ہوگیا پھر مشتری نے پچاس روپے کی کوئی چیز ثمن میں اضافہ کردی اور یہ چیز قبضہ سے پہلے ہلاک ہوگئی تو عقد بیع ایک تہائی میں فسخ ہوجائے گا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

(دین کی تاجیل)

مسئلہ ۲۲: مبیع میں اگر مشتری کمی کرنا چاہے اور مبیع از قبیل دَین[4] یعنی غیر معین ہو تو جائز ہے اور معین ہو تو کمی نہیں ہوسکتی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: بائع نے اگر عقد بیع کے بعد مشتری کو ادائے ثمن کے لیے مہلت دی یعنی اُس کے لیے میعاد مقرر کردی اور مشتری نے بھی قبول کرلی تو یہ دَین میعادی ہوگیا یعنی بائع پر وہ میعاد لازم ہوگئی اُس سے قبل مطالبہ نہیں کرسکتا۔ ہر دَین[6] کا یہی حکم ہے کہ میعادی نہ ہو اور بعد میں میعاد مقرر ہوجائے تو میعادی ہوجاتا ہے مگر مدیون کا قبول کرنا شرط ہے اگر اُس نے انکار کردیا تو میعادی نہیں ہوگا فوراً اُس کا ادا کرنا واجب ہوگا اور دائن جب چاہے گا مطالبہ کرسکے گا۔[7] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: دَین کی میعاد کبھی معلوم ہوتی ہے مثلاً فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ اور کبھی مجہول مگر جہالت یسیرہ[8] ہو تو جائز

---

[1] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، مطلب فی تعریف الکر، ج۷، ص۳۹۶.

[2] ......تقابض بدلین یعنی مشتری (خریدار) کا مبیع پر اور بائع (بیچنے والے) کا ثمن پر قبضہ کرنا۔

[3] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، مطلب فی تعریف الکر، ج۷، ص۳۹۸.

[4] ......یعنی قرض کی قسم۔

[5] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، فصل فی التصرف فی المبیع...إلخ، ج۷، ص ۳۹۸.

[6] ......جو چیز واجب فی الذمہ ہو کسی عقد مثلاً بیع یا اجارہ کی وجہ سے یا کسی چیز کے ہلاک کرنے سے اسکے ذمہ تاوان ہوا یا قرض کی وجہ سے واجب ہوا، ان سب کو دَین کہتے ہیں۔ دَین کی ایک خاص صورت کا نام قرض ہے، جس کو لوگ دستگرداں کہتے ہیں۔ ہر دَین کو آج کل لوگ قرض بولا کرتے ہیں، یہ فقہ کی اصطلاح کے خلاف ہے۔ ۱۲ منہ

[7] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحة والتولیة، فصل فی التصرف فی المبیع...إلخ، ج۷، ص ۴۰۰.

[8] ......وہ جہالت جس میں زیادہ ابہام نہ ہو جہالت یسیرہ کہلاتی ہے جیسے کھیتی کٹنا۔

ہے مثلاً جب کھیت کٹے گا۔ اور اگر زیادہ جہالت ہو مثلاً جب آندھی آئے گی یا پانی برسے گا یہ میعاد باطل ہے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۵: دَین کی میعاد کو شرط پر معلق بھی کر سکتے ہیں مثلاً ایک شخص پر ہزار روپے ہیں اُس سے دائن کہتا ہے اگر پانچ سو روپے کل ادا کر دو تو باقی پانچ سو کے لیے چھ ماہ کی مہلت ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: بعض دَین میں میعاد مقرر بھی کی جائے تو میعادی نہیں ہوتے۔ ① قرض جس کو دست گردان کہا جاتا ہے یہ میعادی نہیں ہوسکتا یعنی مقرض (قرض دینے والے) نے اگر کوئی میعاد مقرر کر بھی دی ہو تو وہ میعاد اُس پر لازم نہیں، جب چاہے مطالبہ کرسکتا ہے۔ ② بیع صرف کے بدلین[3] اور ③ بیع سلم کا ثمن جس کو راس المال کہتے ہیں، ان دونوں میں میعاد مقرر کرنا ناجائز ہے، اُسی مجلس میں ان پر قبضہ کرنا ضرور ہے۔ ④ مشتری نے شفیع کے لیے میعاد مقرر کردی، یہ بھی صحیح نہیں۔ ⑤ ایک شخص پر دَین تھا اُس کی میعاد مقرر تھی وہ قبل میعاد مر گیا اور مال چھوڑا یا وہ دَین غیر میعادی تھا اُس کے مرنے کے بعد دائن نے ورثہ کو ادائے دَین کے لیے میعاد دی یہ میعاد صحیح نہیں کہ یہ دَین اُس شخص کے ذمہ تھا اُس کے مرنے کے بعد دَین کا تعلق ترکہ سے ہے اور جب ترکہ موجود ہے تو میعاد کے کیا معنے یہاں دَین کا تعلق ورثہ کے ذمہ سے نہیں کہ اُن سے وصول کیا جائے اُن کو مہلت دی جائے۔ ⑥ اقالہ میں مبیع مشتری نے واپس کردی اور ثمن بائع کے ذمہ ہے اُس کو مشتری نے مہلت دی یہ میعاد بھی صحیح نہیں۔[4] (درمختار) میعاد صحیح نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ دائن کو فوراً وصول کرلینا واجب ہے وصول نہ کرے تو گنہگار ہے بلکہ یہ کہ مدیون کو فوراً دینا واجب ہے اور دائن کا مطالبہ صحیح ہے اور دائن وصول کرنے میں تاخیر کر رہا ہے تو یہ اُس کا ایک احسان وتبرع[5] ہے مگر بیع صرف کے بدلین اور سلم کے راس المال پر اُسی مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۷: بعض صورتوں میں قرض کے متعلق بھی میعاد صحیح ہے۔ ① قرض سے قرض دار منکر تھا اور ایک رقم پر صلح ہوئی اور اس کی ادائیگی کے لیے میعاد مقرر ہوئی، یہ میعاد صحیح ہے مثلاً ایک شخص پر ہزار روپے قرض ہیں اور سو روپے پر ایک ماہ کی مدت قرار دیکر صلح ہوئی ہزار کے سو لیں یعنی نوسو معاف ہیں یہ صحیح ہے مگر میعاد صحیح نہیں یعنی فی الحال دینا واجب ہے اور اگر اس صورتِ مذکورہ میں قرضدار انکاری ہو تو میعاد صحیح ہے۔ ② یوہیں قرضدار نے قرض خواہ سے تنہائی میں کہا، کہ اگر تم مہلت نہ دو گے تو میں اس قرض کا اقرار ہی نہیں کروں گا، اُس نے گواہوں کے سامنے میعادی دَین کا اقرار کیا۔ ③ قرضدار نے قرض خواہ[6] کے

---

[1] ......"الهداية"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، ج ٢، ص ٦٠.

[2] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، فصل في التصرف في المبيع... إلخ، ج٧، ص ٤٠٠.

[3] ......یعنی ثمن اور مبیع۔

[4] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب المرابحة والتولية، فصل في التصرف في المبيع... إلخ، ج٧ ص ٤٠١.

[5] ......یعنی بخشش۔

[6] ...... جسکا کسی پر قرض ہو اس کو قرض خواہ کہتے ہیں۔

مطالبہ کو کسی دوسرے شخص پر حوالہ کر دیا اور اُس کو قرض خواہ نے مہلت دی تو یہ میعاد صحیح ہے۔ ④ یا ایسے پر حوالہ کیا کہ خود قرضدار کا اس پر میعادی دین تھا تو یہ قرض بھی میعادی ہو گیا۔ ⑤ کسی شخص نے وصیت کی میرے مال سے فلاں کو اتنا روپیہ اتنی میعاد پر قرض دیا جائے اور ثلث مال سے قرض دیا گیا۔ ⑥ یا یہ وصیت کی کہ فلاں شخص پر جو میرا قرض ہے میرے مرنے کے بعد ایک سال تک اُسکو مہلت ہے ان صورتوں میں قرض میعادی ہو جائے گا۔[1] (درمختار، فتح القدیر)

قرض کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری میں ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں مدینہ میں آیا اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُنھوں نے فرمایا: تم ایسی جگہ میں رہتے ہو جہاں سود کی کثرت ہے، لہٰذا اگر کسی شخص کے ذمہ تمھارا کوئی حق ہو اور وہ تمھیں ایک بوجھ بھوسہ یا جَو یا گھاس ہدیہ میں دے تو ہرگز نہ لینا کہ وہ سود ہے۔[2]

حدیث ۲: امام بخاری تاریخ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ایک شخص دوسرے کو قرض دے تو اُس کا ہدیہ قبول نہ کرے۔''[3]

حدیث ۳: ابن ماجہ و بیہقی اُنھیں سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی قرض دے اور اس کے پاس وہ ہدیہ کرے تو قبول نہ کرے اور اپنی سواری پر سوار کرے تو سوار نہ ہو، ہاں اگر پہلے سے ان دونوں میں (ہدیہ وغیرہ) جاری تھا تو اب حرج نہیں۔''[4]

حدیث ۴: نسائی نے عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض لیا تھا۔ جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس مال آیا، ادا فرما دیا اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تیرے اہل و مال میں برکت کرے اور فرمایا: ''قرض کا بدلہ شکریہ ہے اور ادا کر دینا۔''[5]

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحة و التولیة، فصل فی التصرف فی المبیع...إلخ، ج۷، ص۴۰۳.

و"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب المرابحة و التولیة، فصل و من اشتری شیئاً...إلخ، ج۶، ص۱۴۵-۱۴۶.

[2] ...... "صحیح البخاري"، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب عبد اللّٰه بن سلام رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۳۸۱۴، ج۲، ص۵۶۴.

[3] ......"مشکاة المصابیح"، کتاب البیوع، باب الربا، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۸۳۲، ج۲، ص۱۴۳.

[4] ......"سنن ابن ماجه"، کتاب الصدقات، باب القرض، الحدیث: ۲۴۳۲، ج۳، ص۱۵۵.

[5] ...... "سنن النسائي"، کتاب البیوع، باب الاستقراض، الحدیث: ۴۶۹۲، ص۷۵۳.

حدیث ۵: امام احمد عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا دوسرے پر حق ہو اور وہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو ہر روز اُتنا مال صدقہ کر دینے کا ثواب پائے گا۔''(1)

حدیث ۶: امام احمد سعد بن اطول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں میرے بھائی کا انتقال ہوا اور تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے، میں نے یہ ارادہ کیا کہ یہ دینار بچوں پر صرف کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''تیرا بھائی دَین میں مُقیَّد (2) ہے، اُسکا دَین ادا کر دے۔'' میں نے جا کر ادا کر دیا پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے ادا کر دیا، صرف ایک عورت باقی ہے جو دو دینار کا دعویٰ کرتی ہے، مگر اُس کے پاس گواہ نہیں ہیں۔ فرمایا: ''اُسے دیدے، وہ سچی ہے۔''(3)

حدیث ۷: امام مالک نے روایت کی ہے، کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس آکر عرض کی، کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا ہے اور یہ شرط کر لی ہے کہ جو دیا ہے اُس سے بہتر ادا کرنا۔ اُنھوں نے کہا، یہ سود ہے۔ اُس نے پوچھا تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا، قرض کی تین صورتیں ہیں: ایک وہ قرض ہے جس سے مقصود اللہ (عزوجل) کی رضا حاصل کرنا ہے، اس میں تیرے لیے اللہ (عزوجل) کی رضا ملے گی اور ایک وہ قرض ہے جس سے مقصود کسی شخص کی خوشنودی ہے، اس قرض میں صرف اُس کی خوشنودی حاصل ہوگی اور ایک وہ قرض ہے جو تو نے اس لیے دیا ہے کہ طیب دیکر خبیث حاصل کرے۔

اُس شخص نے عرض کی، تو اب مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا، دستاویز پھاڑ ڈال پھر اگر وہ قرضدار ویسا ہی ادا کرے جیسا تونے اُسے دیا تو قبول کر اور اگر اُس سے کم ادا کرے اور تو نے لے لیا تو تجھے ثواب ملے گا اور اگر اُس نے اپنی خوشی سے بہتر ادا کیا تو یہ ایک شکریہ ہے، جو اُس نے کیا۔ (4)

مسئلہ ۱: جو چیز قرض دی جائے لی جائے اُس کا مثلی ہونا ضرور ہے یعنی ماپ کی چیز ہو یا تول کی ہو یا گنتی کی ہو مگر گنتی کی

---

(1) ...... "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، حديث عمران بن حصين، الحديث: ١٩٩٩٧، ج٧، ص ٢٢٤.

(2) ...... یعنی گھرا ہوا ہے۔

(3) ...... "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، حديث سعد بن الاطوال، الحديث: ١٧٢٢٧، ج٦، ص ١٠٣.

(4) ...... "كنز العمال"، كتاب البيوع، باب الربا واحكامه، ج٢، الجزء الرابع، الحديث: ١٠١٤٠، ج٤، ص ٨٢.

و "المصنف" لعبد الرزاق، كتاب البيوع، باب قرض جر منفعة، الحديث: ١٤٧٤١، ج٨، ص ١١٣-١١٤.

و "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب البيوع، باب لا خير ان يسلفه... إلخ، الحديث: ١٠٩٣٧، ج٥، ص ٥٧٤.

چیز میں شرط یہ ہے کہ اُس کے افراد میں زیادہ تفاوت [1] نہ ہو، جیسے انڈے، اخروٹ، بادام، اور اگر گنتی کی چیز میں تفاوت زیادہ ہو جس کی وجہ سے قیمت میں اختلاف ہو جیسے آم، امرود، ان کو قرض نہیں دے سکتے۔ یوہیں ہر قیمی چیز جیسے جانور، مکان، زمین، ان کا قرض دینا صحیح نہیں۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: قرض کا حکم یہ ہے کہ جو چیز لی گئی ہے اُس کی مثل ادا کی جائے لہٰذا جس کی مثل نہیں قرض دینا صحیح نہیں۔ جس چیز کو قرض دینا لینا جائز نہیں اگر اُس کو کسی نے قرض لیا اُس پر قبضہ کرنے سے مالک ہو جائے گا مگر اُس سے نفع اُٹھانا حلال نہیں مگر اُس کو بیع کرے گا تو بیع صحیح ہو جائے گی اُس کا حکم ویسا ہی ہے جیسے بیع فاسد میں مبیع پر قبضہ کر لیا کہ واپس کرنا ضروری ہے، مگر بیع کردے گا تو بیع صحیح ہے۔ [3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: کاغذ کو قرض لینا جائز ہے جبکہ اس کی نوع وصفت کا بیان ہو جائے اور اس کو گنتی کے ساتھ لیا جائے اور گن کردیا جائے۔ [4] (درمختار) مگر آج کل تھوڑے سے کاغذوں میں خرید و فروخت و قرض میں گن کر لیتے دیتے ہیں زیادہ مقدار یعنی رِموں [5] میں وزن کا اعتبار ہوتا ہے یعنی مثلاً اتنے پونڈ [6] کا رِم عرف میں تختے نہیں گنتے اس میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۴: روٹیوں کو گن کر بھی قرض لے سکتے ہیں اور تول کر بھی۔ گوشت وزن کر کے قرض لیا جائے۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۵: آٹے کو ناپ کر قرض لینا دینا چاہیے اور اگر عرف وزن سے قرض لینے کا ہو جیسا کہ عموماً ہندوستان میں ہے تو وزن سے بھی قرض جائز ہے۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: ایندھن کی لکڑی اور دوسری لکڑیاں اور اُپلے [9] اور تختے اور ترکاریاں اور تازہ پھول ان سب کا قرض لینا

---

[1] ...... یعنی فرق۔

[2] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷ص۴۰۷.

[3] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض...إلخ، ج۳، ص۲۰۱.

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷ص۴۰۷.

[4] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷ص۴۰۷.

[5] ......رِم کی جمع، کاغذوں کے بیس دستوں کا بنڈل۔ [6] ......سولہ اونس یا آدھا کلو کے برابر وزن کو پونڈ کہتے ہیں۔

[7] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷، ص۴۰۸.

[8] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض...إلخ، ج۳، ص۲۰۱.

[9] ...... ایندھن کے لئے گوبر کے سکھائے ہوئے ٹکڑے۔

دینادرست نہیں۔[1](عالمگیری)

مسئلہ ۷: کچی اور پکی اینٹوں کا قرض جائز ہے جبکہ ان میں تفاوت نہ ہو جس طرح آج کل شہر بھر میں ایک طرح کی اینٹیں طیار ہوتی ہیں۔[2](عالمگیری)

مسئلہ ۸: برف کووزن کے ساتھ قرض لینا درست ہے اوراگر گرمیوں میں برف قرض لیا تھا اور جاڑے میں ادا کردیا یہ ہوسکتا ہے مگر قرض دینے والا اس وقت نہیں لینا چاہتا وہ کہتا ہے گرمیوں میں لوں گا اور یہ ابھی دینا چاہتا ہے تو معاملہ قاضی کے پاس پیش کرنا ہوگا وہ وصول کرنے پر مجبور کرے گا۔[3](عالمگیری)

مسئلہ ۹: پیسے قرض لیے تھے اُن کا چلن جاتا رہا تو ویسے ہی پیسے اُسی تعداد میں دینے سے قرض ادا نہ ہوگا بلکہ اُن کی قیمت کا اعتبار ہے مثلاً آٹھ آنے کے پیسے تھے تو چلن بند ہونے کے بعد اٹھنی یا دوسرا سکہ اس قیمت کا دینا ہوگا۔[4](درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: ادائے قرض میں چیز کے سستے مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں مثلاً دس سیر گیہوں قرض لیے تھے اُن کی قیمت ایک روپیہ تھی اورادا کرنے کے دن ایک روپیہ سے کم یا زیادہ ہے اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جائے گا وہی دس سیر گیہوں دینے ہونگے۔[5](درمختار)

مسئلہ ۱۱: ایک شہر میں مثلاً غلہ قرض لیا اور دوسرے شہر میں قرض خواہ نے مطالبہ کیا تو جہاں قرض لیا تھا وہاں جو قیمت تھی وہ دیدی جائے، قرضدار اس پر مجبور نہیں کرسکتا کہ میں یہاں نہیں دونگا، وہاں چل کر وہ چیز لے لو۔ ایک شہر میں غلہ قرض لیا دوسرے شہر میں جہاں غلہ گراں ہے قرض خواہ اُس سے غلہ کا مطالبہ کرتا ہے قرض دار سے کہا جائے گا اس بات کا ضامن دیدو کہ اپنے شہر میں جا کر غلہ ادا کرونگا۔[6](درمختار)

مسئلہ ۱۲: میوے قرض لیے مگر ابھی ادا نہیں کیے کہ یہ میوے ختم ہوچکے بازار میں ملتے نہیں قرضخواہ کو انتظار کرنا پڑے

---

[1] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشرفی القرض...إلخ، ج۳، ص۲۰۱.

[2] ...... المرجع السابق، ص۲۰۲.

[3] ......المرجع السابق، ص۲۰۲.

[4] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷، ص۴۰۸ وغیرہ.

[5] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷، ص۴۰۸.

[6] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷، ص۴۰۹.

گا کہ نئے پھل آجائیں اُس وقت قرض ادا کیا جائے اور اگر دونوں قیمت دینے لینے پر راضی ہوجائیں تو قیمت ادا کردی جائے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: قرضدار نے قرض پر قبضہ کرلیا اُس چیز کا مالک ہوگیا فرض کرو ایک چیز قرض لی تھی اور ابھی خرچ نہیں کی ہے کہ اپنی چیز آگئی مثلاً روپیہ قرض لیا تھا اور روپیہ آگیا یا آٹا قرض لیا تھا پکنے سے پہلے آٹا واپس کر آگیا اب قرض دار کو یہ اختیار ہے کہ اُس کی چیز رہنے دے اور اپنی چیز سے قرض ادا کرے یا اُس کی ہی چیز دیدے جس نے قرض دیا ہے وہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے جو چیز دی تھی وہ تمھارے پاس موجود ہے میں وہی لونگا۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: قرض کی چیز قرضدار کے پاس موجود ہے قرضدار اُس کو خود قرض خواہ کے ہاتھ بیع کرے یہ صحیح ہے کہ وہ مالک ہے اور قرضخواہ بیع کرے یہ صحیح نہیں کہ یہ مالک نہیں۔ایک شخص نے دوسرے سے غلہ قرض لیا قرضدار نے قرضخواہ سے روپیہ کے بدلے اُس کو خرید لیا یعنی اُس دَین کو خریدا جو اس کے ذمہ ہے مگر قرض خواہ نے روپیہ پر ابھی قبضہ نہیں کیا تھا کہ دونوں جدا ہوگئے بیع باطل ہوگئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: غلام، تاجر اور مکاتب اور نابالغ اور بوہرا، یہ سب کسی کو قرض دیں یہ ناجائز ہے کہ قرض تبرع[4] ہے اور یہ تبرع نہیں کرسکتے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: صبی مجور (جس کو خرید و فروخت کی ممانعت ہے) کو قرض دیا یا اُس کے ہاتھ کوئی چیز بیع کی اُس نے خرچ کرڈالی تو اس کا معاوضہ کچھ نہیں بوہرے اور مجنون کو قرض دینے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر وہ چیز موجود ہے خرچ نہیں ہوئی ہے تو قرض خواہ واپس لے سکتا ہے غلام مجور کو قرض دیا ہے تو جب تک آزاد نہ ہو اُس سے مؤاخذہ نہیں ہوسکتا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

[1] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷، ص۴۱۰۔

[2] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷، ص۴۱۰۔
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض...إلخ، ج۳، ص۲۰۱۔

[3] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷، ص۴۱۱۔

[4] ...... احسان۔

[5] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض...إلخ، ج۳، ص۲۰۶۔

[6] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، مطلب فی شراء المستقرض...إلخ، ج۷، ص۴۱۱۔

مسئلہ ۱۷: ایک شخص سے دوسرے نے روپے قرض مانگے وہ دینے کولایا اس نے کہا پانی میں پھینک دو اُس نے پھینک دیا تو اس کا کچھ نقصان نہیں اُس نے اپنا مال پھینکا اور اگر بائع مبیع کو مشتری کے پاس لایا یا امین امانت کو مالک کے پاس لایا انھوں نے کہا پھینک دو، انھوں نے پھینک دیا تو مشتری اور مالک کا نقصان ہوا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: قرض میں کسی شرط کا کوئی اثر نہیں شرطیں بیکار ہیں مثلاً یہ شرط کہ اس کے بدلے میں فلاں چیز دینا یا یہ شرط کہ فلاں جگہ (کسی دوسری جگہ کا نام لے کر) واپس کرنا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: واپسی قرض میں اُس چیز کی مثل دینی ہوگی جو لی ہے نہ اُس سے بہتر نہ کمتر ہاں اگر بہتر ادا کرتا ہے اور اس کی شرط نہ تھی تو جائز ہے دائن اُس کو لے سکتا ہے۔ یوہیں جتنا لیا ہے ادا کے وقت اُس سے زیادہ دیتا ہے مگر اس کی شرط نہ تھی یہ بھی جائز ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: چند شخصوں نے ایک شخص سے قرض مانگا اور اپنے میں سے ایک شخص کے لیے کہہ گئے کہ اس کو دے دینا قرض خواہ اس شخص سے اُتنا ہی مطالبہ کرسکتا ہے جتنا اس کا حصہ ہے باقیوں کے حصوں کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: قرض دیا اور ٹھہرالیا کہ جتنا دیا ہے اُس سے زیادہ لے گا جیسا کہ آج کل سودخواروں[5] کا قاعدہ ہے کہ روپیہ دو روپے سیکڑا ماہوار سود ٹھہرالیتے ہیں یہ حرام ہے۔ یوہیں کسی قسم کے نفع کی شرط کرے ناجائز ہے مثلاً یہ شرط کہ مستقرض،[6] مقرض[7] سے کوئی چیز زیادہ داموں میں خریدے گا یا یہ کہ قرض کے روپے فلاں شہر میں مجھ کو دینے ہوں گے۔[8] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۲: جس پر قرض ہے اُس نے قرض دینے والے کو کچھ ہدیہ کیا تو لینے میں حرج نہیں جبکہ ہدیہ دینا قرض کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اس وجہ سے ہو کہ دونوں میں قرابت[9] یا دوستی ہے یا اُس کی عادت ہی میں جود و سخاوت ہے کہ لوگوں کو ہدیہ کیا کرتا ہے اور اگر قرض کی وجہ سے ہدیہ دیتا ہے تو اس کے لینے سے بچنا چاہیے اور اگر یہ پتا نہ چلے کہ قرض کی وجہ سے ہے یا نہیں، جب بھی پرہیز ہی کرنا چاہیے جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو جائے کہ قرض کی وجہ سے نہیں ہے۔ اُس کی دعوت کا بھی یہی حکم ہے کہ قرض کی وجہ سے نہ ہو تو قبول کرنے میں حرج نہیں اور قرض کی وجہ سے ہے، یا پتا نہ چلے تو بچنا چاہیے۔ اس کو یوں سمجھنا چاہیے کہ قرض

---

[1] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷، ص۴۱۲.

[2] ...... المرجع السابق، ص۴۱۲.

[3] ...... المرجع السابق، ص۴۱۳.

[4] ...... المرجع السابق، ص۴۱۴. [5] ...... سود کھانے والوں۔ [6] ...... قرض دار۔ [7] ...... مقروض۔

[8] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلخ، ج۳، ص۲۰۲-۲۰۳.

و "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ج۷، ص۴۱۳. [9] ...... یعنی رشتہ داری۔

نہیں دیا تھا جب بھی دعوت کرتا تھا تو معلوم ہوا کہ یہ دعوت قرض کی وجہ سے نہیں اور اگر پہلے نہیں کرتا تھا اور اب کرتا ہے، یا پہلے مہینے میں ایک بار کرتا تھا اور اب دو بار کرنے لگا، یا اب سامان ضیافت [1] زیادہ کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ قرض کی وجہ سے ہے اس سے اجتناب چاہیے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: جس قسم کا دَین تھا مدیون اُس سے بہتر ادا کرنا چاہتا ہے دائن کو اُس کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے اور گھٹیا دینا چاہتا ہے جب بھی مجبور نہیں کر سکتے اور دائن [3] قبول کرلے تو دونوں صورتوں میں دین ادا ہو جائے گا۔ یوہیں اگر اس کے روپے تھے وہ اُسی قیمت کی اشرفی دینا چاہتا ہے دائن قبول کرنے پر مجبور نہیں۔ کہہ سکتا ہے میں نے روپیہ دیا تھا روپیہ لونگا اور اگر دین میعادی تھا میعاد پوری ہونے سے پہلے ادا کرتا ہے تو دائن لینے پر مجبور کیا جائے گا وہ انکار کرے یہ اُس کے پاس رکھ کر چلا آئے دین ادا ہو جائے گا۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: قرضدار قرض ادا نہیں کرتا اگر قرض خواہ کو اُس کی کوئی چیز اُسی جنس کی جو قرض میں دی ہے مل جائے تو بغیر دیے لے سکتا ہے بلکہ زبردستی چھین لے جب بھی قرض ادا ہو جائے گا دوسری جنس کی چیز بغیر اُسکی اجازت نہیں لے سکتا ہے مثلاً روپیہ قرض دیا تھا تو روپیہ یا چاندی کی کوئی چیز ملے لے سکتا ہے اور اشرفی یا سونے کی چیز نہیں لے سکتا[5]۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: زید نے عمرو سے کہا مجھے اتنے روپے قرض دو میں اپنی یہ زمین تمھیں عاریت دیتا ہوں جب تک میں روپیہ ادا نہ کروں تم اس کی کاشت کرو اور نفع اُٹھاؤ یہ ممنوع ہے۔[7] (عالمگیری) آج کل سود خوروں کا عام طریقہ یہ ہے کہ قرض دیکر مکان یا کھیت رہن رکھ لیتے ہیں مکان ہے تو اُس میں مرتہن سکونت کرتا ہے یا اُس کو کرایہ پر چلاتا ہے کھیت ہے تو اُس کی خود کاشت کرتا ہے یا اجارہ پر دیدیتا ہے اور نفع خود کھاتا ہے یہ سود ہے اس سے بچنا واجب۔

---

[1] ...... مہمان نوازی کا سامان۔

[2] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر في القرض... إلخ، ج۳، ص۲۰۳.

[3] ...... جس کا کسی پر قرض ہو اس کو دائن کہتے ہیں۔

[4] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر في القرض... إلخ، ج۳، ص۲۰۴ وغيره.

[5] ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فتاوی رضویہ میں علامہ شامی اور طحطاوی علیہما الرحمہ کے حوالے سے امام انصب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ: "خلاف جنس سے وصول کرنے کا عدم جواز مشائخ کے زمانے میں تھا کیوں کہ وہ لوگ باہم متفق تھے آج کل فتوی اس پر ہے کہ جب اپنے حق کی وصولی پر قادر ہو چاہے کسی بھی مال سے ہو تو وصول کرنا جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۵۶۲) ..... عِلمیه

[6] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر في القرض... إلخ، ج۳، ص۲۰۳، ۲۰۴.

[7] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر في القرض... إلخ، ج۳، ص۲۰۴.

مسئلہ ۲۶: نصرانی نے نصرانی کو شراب قرض دی پھر مسلمان ہوگیا قرض ساقط[1] ہوگیا اُس سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: زید نے عمرو سے کہا فلاں شخص سے میرے لیے دس روپے قرض لادو اُس نے قرض لاکر دیدیے مگر زید کہتا ہے مجھے نہیں دیے تو عمرو کو اپنے پاس سے دینے ہوں گے۔ اور اگر زید نے عمرو کو رقعہ اس مضمون کا لکھ کر کسی کے پاس بھیجا کہ میرے روپے جو تم پر قرض ہیں بھیج دو اُس نے عمرو کے ہاتھ بھیج دیے تو جب تک یہ روپے زید کو وصول نہ ہوں اُس وقت تک زید کے نہیں ہیں یعنی قرض ادا نہ ہوگا اور اگر زید نے عمرو کی معرفت کسی کے پاس کہلا بھیجا کہ دس روپے مجھے قرض بھیج دو اُس نے عمرو کے ہاتھ بھیج دیے تو زید کے ہوگئے ضائع ہونگے تو زید کے ضائع ہوں گے جب کہ زید اس کا مقر ہو کہ عمرو کو اُس نے دیے تھے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲۸: زید نے عمرو کو کسی کے پاس بھیجا کہ اُس سے ہزار روپے قرض مانگ لائے اُس نے قرض دیا مگر عمرو کے پاس سے جاتا رہا اگر عمرو نے اس سے یہ کہا تھا کہ زید کو قرض دو تو زید کا نقصان ہوا اور یہ کہا تھا کہ زید کے لیے مجھے قرض دو تو عمرو کا نقصان ہوا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: جس چیز کا قرض جائز ہے اُسے عاریت کے طور پر لیا تو وہ قرض ہے اور جس کا قرض ناجائز ہے اُسے عاریت لیا تو عاریت ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: روپے قرض لیے تھے اُس کو نوٹ یا اشرفیاں دیں کہ توڑا کر اپنے روپے لے لو، اُس کے پاس توڑانے سے پہلے ضائع ہوگئے تو قرضدار کے ضائع ہوئے اور توڑانے کے بعد ضائع ہوئے تو دو صورتیں ہیں اپنا قرض لیا تھا یا نہیں اگر نہیں لیا تھا جب بھی قرضدار کا نقصان ہوا اور قرض کے روپے اُن میں لینے کے بعد ضائع ہوئے تو اس کے[6] ہلاک ہوئے اور اگر نوٹ یا اشرفیاں دے کر یہ کہا کہ اپنا قرض لو اُس نے لے لیا تو قرض ادا ہوگیا ضائع ہوگا اس کا[7] نقصان ہوگا۔[8] (عالمگیری)

---

[1] ...... ختم۔

[2] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض...إلخ، ج۳، ص۲۰٤.

[3] ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، باب الصرف الدراهم، ج۱، ص۳۹۳.

[4] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض...إلخ، ج۳، ص۲۰۷.

[5] ...... المرجع السابق۔ [6] ...... یعنی قرض وصول کرنے والے کے۔ [7] ...... یعنی قرض وصول کرنے والے کا۔

[8] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض...إلخ، ج۳، ص۲۰۷.

تنگدست کو مہلت دینے یا معاف کرنے کی فضیلت اور دَین نہ ادا کرنے کی مذمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَیْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (1)

''اور اگر مدیون تنگدست ہے تو وسعت آنے تک اُسے مہلت دو اور صدقہ کر دو (معاف کر دو) تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔''

حدیث ۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص (زمانۂ گزشتہ میں) لوگوں کو اُودھار دیا کرتا تھا، وہ اپنے غلام سے کہا کرتا جب کسی تنگدست مدیون کے پاس جانا اُس کو معاف کر دینا اس امید پر کہ خدا ہم کو معاف کر دے، جب اُسکا انتقال ہوا اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔''(2)

حدیث ۲: صحیح مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کی سختیوں سے اللہ تعالیٰ اُسے نجات بخشے، وہ تنگدست کو مہلت دے یا معاف کر دے۔''(3)

حدیث ۳: صحیح مسلم میں ہے، ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: کہ ''جو شخص تنگدست کو مہلت دے گا یا اُسے معاف کر دیگا، اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔''(4)

حدیث ۴: صحیحین میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اُنھوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے دَین کا تقاضا کیا اور دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے حجرہ سے ان کی آوازیں سُنیں، تشریف لائے اور حجرہ کا پردہ ہٹا کر مسجد نبوی میں کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا۔ اُنھوں نے جواب دیا لبیک یارسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا دَین معاف کر دو۔ اُنھوں نے کہا، میں نے کیا یعنی

---

1 ...... پ۳، البقرة: ۲۸۰.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب احاديث الانبياء، الحديث: ۳٤۸۰، ج۲، ص٤۷۰.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساقاة... إلخ، باب فضل انظار المعسر، الحديث: ۳۲-(۱٥٦۳)، ص۸٤٥.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزهد... إلخ، باب حديث جابر الطويل... إلخ، الحديث: ۷٤-(۳۰۰٦)، ص۱٦۰۳.

معاف کردیا۔ دوسرے صاحب سے فرمایا: اُٹھواداکردو۔ [1]

حدیث ۵: صحیح بخاری میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر تھے، ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کی، اس کی نماز پڑھایے۔ فرمایا: اس پر کچھ دَین [2] ہے؟'' عرض کی نہیں۔ اُس کی نماز پڑھادی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا، ارشاد فرمایا: ''اس پر دَین ہے؟'' عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ''کچھ اس نے مال چھوڑا ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، تین دینار چھوڑے ہیں۔ اس کی نماز بھی پڑھادی۔ پھر تیسرا جنازہ حاضر لایا گیا، ارشاد فرمایا: ''اس پر کچھ دَین ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، تین دینار کا مدیون ہے۔ ارشاد فرمایا: ''اس نے کچھ چھوڑا ہے؟'' لوگوں نے کہا، نہیں۔ فرمایا: ''تم لوگ اس کی نماز پڑھ لو۔'' ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز پڑھادیں، دَین کا ادا کردینا میرے ذمہ ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نماز پڑھادی۔ [3]

حدیث ۶: شرح سنہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں جنازہ لایا گیا، ارشاد فرمایا: ''اس پر دَین ہے؟'' لوگوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا: ''دَین ادا کرنے کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟'' عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اسکی نماز پڑھ لو۔'' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، اسکا دَین میرے ذمہ ہے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نماز پڑھادی۔ اور ایک روایت میں ہے، کہ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھاری بندش کو توڑے، جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی بندش توڑی، جو بندہ مسلم اپنے بھائی کا دَین ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی بندش توڑ دیگا۔'' [4]

حدیث ۷: صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کے مال لیتا ہے اور ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس سے ادا کردیگا (یعنی ادا کرنے کی توفیق دیگا یا قیامت کے دن دائن کو راضی کردیگا) اور جو شخص تلف کرنے کے ارادہ سے لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر تلف کردیگا (یعنی نہ ادا کی توفیق ہوگی، نہ دائن راضی ہوگا)۔'' [5]

---

[1] ...... "صحیح البخاري"، کتاب الصلاۃ، باب رفع الصوت في المسجد، الحدیث: ٤٧١، ج١، ص١٧٩.

[2] ...... قرض۔

[3] ...... "صحیح البخاري"، کتاب الحوالات، باب اذا أحال دین المیت علی رجل جاز، الحدیث: ٢٢٨٩، ج٢، ص٧٢.
و "صحیح البخاري"، کتاب الکفالۃ، باب من تکفل عن میت دینا... إلخ، الحدیث: ٢٢٩٥، ج٢، ص٧٥.

[4] ...... "شرح السنۃ"، کتاب البیوع، باب ضمان الدین، الحدیث: ٢١٤٨، ج٤، ص٣٦٠ ـ ٣٦١.

[5] ...... "صحیح البخاري"، کتاب في الاستقراض... إلخ، باب من اخذ اموال الناس... إلخ، الحدیث: ٢٣٨٧، ج٢، ص١٠٥.

حدیث ۸: صحیح مسلم میں ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) یہ فرمایے کہ اگر میں جہاد میں اس طرح قتل کیا جاؤں کہ صابر ہوں، ثواب کا طالب ہوں، آگے بڑھ رہا ہوں، پیٹھ نہ پھیروں تو اللہ تعالٰی میرے گناہ مٹادے گا؟ ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' جب وہ شخص چلا گیا، اُسے بلا کر فرمایا: ''ہاں، مگر دَین، جبریل علیہ السلام نے ایسا ہی کہا یعنی دَین معاف نہ ہوگا۔''(1)

حدیث ۹: صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ''دَین کے علاوہ شہید کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔''(2)

حدیث ۱۰: امام شافعی واحمد وترمذی وابن ماجہ ودارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کا نفس دَین کی وجہ سے معلق ہے، جب تک ادا نہ کیا جائے۔''(3)

حدیث ۱۱: شرح سنہ میں براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''صاحبِ دَین اپنے دَین میں مقید ہے، قیامت کے دن خدا سے اپنی تنہائی کی شکایت کرے گا۔''(4)

حدیث ۱۲: ترمذی وابن ماجہ ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس طرح مرا کہ تکبر اور غنیمت میں خیانت اور دَین سے بری ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''(5)

حدیث ۱۳: امام احمد وابوداود ابوموسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''کبیرہ گناہ جن سے اللہ تعالٰی نے ممانعت فرمائی ہے، ان کے بعد اللہ (عزوجل) کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر دَین چھوڑ کر مرے اور اُس کے ادا کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو۔''(6)

حدیث ۱۴: امام احمد نے محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں ہم صحن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھائی اور دیکھتے

---

(1)...... "مشكاة المصابيح"، كتاب البيوع، باب الافلاس والانظار، الفصل الاول، الحديث: ٢٩١١، ج٢، ص ١٦١.

(2)...... "صحيح مسلم"، كتاب الامارة، باب من قتل في سبيل الله... إلخ، الحديث: ١١٩-(١٨٨٦)، ص ١٠٤٦.

(3)...... "جامع الترمذي"، كتاب الجنائز، باب ماجاء عن النبي صلى الله عليه وسلم ان نفس المومن... إلخ، الحديث: ١٠٨٠-١٠٨١، ص ٣٤١.

(4)...... "شرح السنة"، كتاب البيوع، باب التشديد في الدين، الحديث: ٢١٤٠، ج٤، ص ٣٥٢.

(5)...... "جامع الترمذي"، كتاب السير، باب ماجاء في الغلول، الحديث: ١٥٧٨، ج٣، ص ٢٠٩.

(6)...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث ابي موسى الاشعرى، الحديث: ١٩٥١٢، ج٧، ص ١٢٥.

رہے پھر نگاہ نیچی کرلی اور پیشانی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''سبحان اللہ! سبحان اللہ! کتنی سختی اُتاری گئی۔'' کہتے ہیں ہم لوگ ایک دن، ایک رات خاموش رہے۔ جب دن رات خیر سے گزر گئے اور صبح ہوئی تو میں نے عرض کی، وہ کیا سختی ہے، جو نازل ہوئی؟ ارشاد فرمایا: کہ ''دَین کے متعلق ہے، قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے! اگر کوئی شخص اللہ (عزوجل) کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور اُس پر دَین ہو تو جنت میں داخل نہ ہوگا، جب تک ادا نہ کردیا جائے۔''(1)

حدیث ۱۵: ابوداود و نسائی شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: مالدار کا دَین ادا کرنے میں تاخیر کرنا، اُس کی آبرو اور سزا کو حلال کردیتا ہے۔''

عبداللہ ابنِ مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: کہ آبرو کو حلال کرنا یہ ہے کہ اس پر سختی کی جائے گی اور سزا کو حلال کرنا یہ ہے کہ قید کیا جائیگا۔''(2)

سود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ ﴾ (3)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ (اپنی قبروں سے) ایسے اُٹھیں گے جس طرح وہ شخص اٹھتا ہے جس کو شیطان (آسیب) نے چھو کر باولا(4) کردیا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ اُنھوں نے کہا بیع مثل سود کے ہے اور ہے یہ کہ اللہ (عزوجل) نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ پس جس کو خدا کی طرف سے نصیحت پہنچ گئی اور باز آیا تو جو کچھ پہلے کرچکا ہے، اُس کے لیے معاف ہے اور اُس کا معاملہ اللہ (عزوجل) کے سپرد ہے اور جو پھر ایسا ہی کریں وہ جہنمی ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ (عزوجل) سود کو مٹاتا

---

(1)...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث محمد بن عبد اللّٰه بن جحش، الحديث: ۲۲۵۵۶، ج۸، ص۳۴۸.

(2)...... ''سنن أبي داود''، كتاب الأقضية، باب في الحبس في الدين وغيره، الحديث: ۳۶۲۸، ص۴۳۸.

(3)...... پ۳، البقرة: ۲۷۵-۲۷۶.

(4)...... پاگل۔

ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور ناشکرے گنہگار کو اللہ (عزوجل) دوست نہیں رکھتا۔"

اور فرماتا ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ ﴾ (1)

"اے ایمان والو! اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور جو کچھ تمھارا سود باقی رہ گیا ہے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم کو اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف سے لڑائی کا اعلان ہے اور اگر تم توبہ کرلو تو تمھیں تمھارا اصل مال ملے گا، نہ دوسرں پر تم ظلم کرو اور نہ دوسرا تم پر ظلم کرے۔"

اور فرماتا ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ ﴾ (2)

"اے ایمان والو! دونا دون (3) سود مت کھاؤ اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو، تاکہ فلاح پاؤ اور اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے طیار رکھی گئی ہے اور اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

اور فرماتا ہے:

﴿ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ۝ ﴾ (4)

"جو کچھ تم نے سود پر دیا کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے، وہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو کچھ تم نے زکاۃ دی جس سے اللہ (عزوجل) کی خوشنودی چاہتے ہو، وہ اپنا مال دونا کرنے والے ہیں۔"

احادیث سود کی مذمت میں بکثرت وارد ہیں، اُن میں سے بعض اس مقام میں ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱: امام بخاری اپنی صحیح میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(1) ...... پ۳، البقرۃ: ۲۷۸-۲۷۹.

(2) ...... پ۴، آل عمران: ۱۳۰-۱۳۲.

(3) ...... یعنی دگنا، دگنا۔

(4) ...... پ۲۱، الروم: ۳۹.

''آج رات میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے زمین مقدس (بیت المقدس) میں لے گئے پھر ہم چلے یہاں تک کہ خون کے دریا پر پہنچے، یہاں ایک شخص کنارہ پر کھڑا ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور ایک شخص بیچ دریا میں ہے، یہ کنارہ کی طرف بڑھا اور نکلنا چاہتا تھا کہ کنارے والے شخص نے ایک پتھر ایسے زور سے اُس کے مونھ میں مارا کہ جہاں تھا وہیں پہنچا دیا پھر جتنی بار وہ نکلنا چاہتا ہے کنارہ والا مونھ میں پتھر مار کر وہیں لوٹا دیتا ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا، یہ کون شخص ہے؟ کہا، یہ شخص جو نہر میں ہے، سود خوار ہے۔''(1)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اُس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا: کہ وہ سب برابر ہیں۔(2)

حدیث ۳: امام احمد و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا اور اگر سود نہ کھائے گا تو اس کے بخارات پہنچیں گے (یعنی سود دے گا یا اس کی گواہی کرے گا یا دستاویز لکھے گا یا سودی روپیہ کسی کو دلانے کی کوشش کرے گا یا سود خوار کے یہاں دعوت کھائے گا یا اُس کا ہدیہ قبول کرے گا)۔''(3)

حدیث ۴: امام احمد و دار قطنی عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود کا ایک درہم جس کو جان کر کوئی کھائے، وہ چھتیس مرتبہ زنا سے بھی سخت ہے۔'' اسی کی مثل بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔(4)

حدیث ۵: ابن ماجہ و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود (کا گناہ) ستر حصہ ہے، ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔''(5)

حدیث ۶: امام احمد و ابن ماجہ و بیہقی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

......"صحیح البخاري"، کتاب البیوع، باب آکل الربا و شاهده و کاتبه، الحدیث: ۲۰۸۵، ج۲، ص۱۴، ۱۵.

......"صحیح مسلم"، کتاب المساقاة... إلخ، باب لعن آکل الربا و موکله، الحدیث: ۱۰۵-۱۰۶ (۱۵۹۷)، ص۸۶۲.

......"سنن أبي داود"، کتاب البیوع، باب في اجتناب الشبهات، الحدیث: ۳۳۳۱، ج۲، ص۳۳۱.

......"المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، حدیث عبدالله بن حنظلة، الحدیث: ۲۲۰۱۶، ج۸، ص۲۲۳.

......"سنن ابن ماجه"، کتاب التجارات، باب التغلیظ في الربا، الحدیث: ۲۲۷۴، ج۳، ص۷۲.

و "مشکاة المصابیح"، کتاب البیوع، باب الربا، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۸۲۶، ج۲، ص۱۴۲.

فرمایا: ''(سود سے بظاہر) اگرچہ مال زیادہ ہو، مگر نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہوگا۔''(1)

حدیث ۷: امام احمد و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ''شبِ معراج میرا گزر ایک قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھر کی طرح (بڑے بڑے) ہیں، ان پیٹوں میں سانپ ہیں جو باہر سے دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا، اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ اُنھوں نے کہا، یہ سود خوار ہیں۔''(2)

حدیث ۸: صحیح مسلم شریف میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور جَو بدلے میں جَو کے اور کھجور بدلے میں کھجور کے اور نمک بدلے میں نمک کے برابر برابر اور دست بدست بیع کرو اور جب اصناف (3) میں اختلاف ہو تو جیسے چاہو بیچو (یعنی کم و بیش میں اختیار ہے) جبکہ دست بدست ہوں۔'' اور اسی کی مثل ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ''جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا، اُس نے سودی معاملہ کیا، لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔'' اور صحیحین میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی اسی کے مثل مروی۔(4)

حدیث ۹: صحیحین میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''اُدھار میں سود ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے، کہ ''دست بدست ہو تو سود نہیں یعنی جبکہ جنس مختلف ہو۔''(5)

حدیث ۱۰: ابن ماجہ و دارمی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ''سود کو چھوڑ و اور جس میں سود کا شبہ ہو، اُسے بھی چھوڑ دو۔''(6)

مسائل فقہیّہ

ربا یعنی سود حرام قطعی ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے اور حرام سمجھ کر جو اس کا مرتکب ہے فاسق مردود الشہادۃ ہے عقد

---

(1)...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبداللّٰه بن مسعود، الحديث: ٤٠٢٦، ج٢، ص٥٠.

(2)...... "سنن ابن ماجه"، كتاب التجارات، باب التغليظ في الربا، الحديث: ٢٢٧٣، ج٣، ص٧٢.

(3)...... صنف کی جمع جنس۔

(4)......"صحيح مسلم"، كتاب المساقاة... إلخ، باب الصرف و بيع الذهب... إلخ، الحديث: ٨١-(١٥٨٧)، ص٨٥٦.

(5)......"صحيح مسلم"، كتاب المساقاة... إلخ، باب الصرف و بيع الذهب... إلخ، الحديث: ٨٢-(١٥٨٤)، ص٨٥٦.

(6)......"سنن ابن ماجه"، كتاب التجارات، باب التغليظ في الربا، الحديث: ٢٢٧٦، ج٢، ص٧٣.

معاوضہ میں جب دونوں طرف مال ہو اور ایک طرف زیادتی ہو کہ اس کے مقابل[1] میں دوسری طرف کچھ نہ ہو یہ سود ہے۔

مسئلہ ۱: جو چیز ماپ یا تول سے بکتی ہو جب اُس کو اپنی جنس سے بدلا جائے مثلاً گیہوں کے بدلے میں گیہوں۔ جو کے بدلے میں جَو لیے اور ایک طرف زیادہ ہو حرام ہے اور اگر وہ چیز ماپ یا تول کی نہ ہو یا ایک جنس کو دوسری جنس سے بدلا ہو تو سود نہیں۔ عمدہ اور خراب کا یہاں کوئی فرق نہیں یعنی تبادلہ جنس میں ایک طرف کم ہے مگر یہ اچھی ہے، دوسری طرف زیادہ ہے وہ خراب ہے، جب بھی سود اور حرام ہے، لازم ہے کہ دونوں ماپ یا تول میں برابر ہوں۔ جس چیز پر سود کی حرمت کا دارمدار ہے وہ قدر و جنس ہے۔ قدر سے مراد وزن یا ماپ ہے۔[2]

مسئلہ ۲: دونوں چیزوں کا ایک نام اور ایک کام ہو تو ایک جنس سمجھیے اور نام و مقصد میں اختلاف ہو تو دو جنس جانیے جیسے گیہوں، جَو۔ کپڑے کی قسمیں ململ[3]، لٹھا[4]، گبرون[5]، چھینٹ[6]۔ یہ سب اجناس مختلف ہیں، کھجور کی سب قسمیں ایک جنس ہیں۔ لوہا، سیسہ، تانبا، پیتل مختلف جنسیں ہیں۔ اُون اور ریشم اور سوت مختلف اجناس ہیں۔ گائے کا گوشت، بھیڑ اور بکری کا گوشت، دُنبہ کی چکّی[7]، پیٹ کی چربی، یہ سب اجناس مختلفہ ہیں۔[8] روغن گل[9]، روغن چمیلی[10]، روغن جوہی[11] وغیرہ سب مختلف اجناس ہیں۔[12] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: قدر و جنس دونوں موجود ہوں تو کمی بیشی بھی حرام ہے (اس کو ربا الفضل کہتے ہیں) اور ایک طرف نقد ہو دوسری طرف ادھار یہ بھی حرام (اس کو ربا النسیہ کہتے ہیں) مثلاً گیہوں کو گیہوں، جَو کو جَو کے بدلے میں بیع کریں تو کم و بیش حرام اور ایک اب دیتا ہے دوسرا کچھ دیر کے بعد دے گا یہ بھی حرام اور دونوں میں سے ایک ہو ایک نہ ہو تو کمی بیشی جائز ہے اور اُودھار حرام مثلاً گیہوں کو جو کے بدلے میں یا ایک طرف سیسہ ہو ایک طرف لوہا کہ پہلی مثال میں ماپ اور دوسری میں وزن مشترک ہے مگر جنس کا دونوں میں اختلاف ہے۔ کپڑے کو کپڑے کے بدلے میں غلام کو غلام کے بدلے میں بیع کیا اس میں جنس ایک ہے مگر قدر موجود نہیں لہٰذا یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایک تھان دیکر دو تھان یا ایک غلام کے بدلے میں دو غلام خرید لیے مگر اودھار بیچنا حرام اور سود ہے اگرچہ کمی بیشی نہ ہو اور دونوں نہ ہوں تو کمی بیشی بھی جائز اور اودھار بھی جائز مثلاً گیہوں اور جو کو روپیہ سے خریدیں یہاں کم و بیش ہونا تو ظاہر ہے کہ ایک روپیہ کے عوض میں جتنے من چاہو خریدو کوئی حرج نہیں اور اودھار بھی جائز ہے کہ آج خریدو روپیہ مہینے

---

1. ...... بدلے۔
2. ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب الربا، ج ٢، ص ٦٠-٦١.
3. ...... ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔
4. ...... ایک قسم کا سوتی کپڑا۔
5. ...... ایک قسم کا موٹا کپڑا۔
6. ...... ایک قسم کا بیل بوٹے دار کپڑا، رنگین چھپا ہوا کپڑا۔
7. ...... بھیڑ یا دنبے کی چوڑی دُم۔
8. ...... یعنی مختلف جنسیں ہیں۔
9. ...... گلاب کا تیل۔
10. ...... چنبیلی کے پھولوں کا تیل۔
11. ...... چنبیلی جیسے قسم کے پھول کا تیل۔
12. ...... "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب الربا، مطلب في الابراء عن الربا، ج ٧، ص ٤٢٤.

میں سال میں دوسرے کی مرضی سے جب چاہو دو جائز ہے کوئی خرابی نہیں۔[1] (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۴: جس چیز کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماپ کے ساتھ تفاضل[2] حرام فرمایا، وہ کیلی (ماپ کی چیز) ہے اور جس کے متعلق وزن کی تصریح فرمائی وہ وزنی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے بعد اُس میں تبدیل نہیں ہوسکتی، اگر عرف اُس کے خلاف ہو تو عرف کا اعتبار نہیں اور جس کے متعلق حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ارشاد نہیں ہے، اُس میں عادت و عرف کا اعتبار ہے ماپ یا تول جو کچھ چلن ہو، اُسکا لحاظ ہوگا۔[3] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۵: تلوار کے بدلے میں اگر لوہے کی بنی ہوئی کوئی چیز خریدی تو جائز ہے اگرچہ ایک طرف وزن کم ہے دوسری طرف زیادہ کہ قدر میں اتحاد نہیں مگر اس کو دیکر لوہے کی چیز ادھار لینا درست نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: جو برتن عدد سے بکتے ہیں اگرچہ جس کے برتن بنے ہیں وہ وزنی ہو جیسے تانبے کے کٹورے گلاس ایک کے بدلے میں دوسرا خریدنا درست ہے اگرچہ دونوں کے وزن مختلف ہوں کہ اب وزنی نہیں مگر سونے چاندی کے برتن اگر باہم وزن میں مختلف ہوں تو بیع حرام ہے اگرچہ یہ عدد سے فروخت ہوتے ہوں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: منصوصات[6] کے مواقع پر عرف کا اعتبار نہیں یہ اُس وقت ہے جب کہ تبادلہ جنس کے ساتھ ہو، مثلاً گیہوں کو گیہوں سے بیع کریں اور غیر جنس سے بدلنے میں اختیار ہے، مثلاً گیہوں کو جَو کے بدلے میں یا روپے پیسے نوٹ سے خریدنے میں اگر وزن کے ساتھ بیع ہو، حرج نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۸: جو چیز وزنی ہواُسے ماپ کر برابر کرکے ایک کو دوسرے کے بدلے میں بیع کیا مگر یہ نہیں معلوم کہ ان کا وزن کیا ہے یہ جائز نہیں اور اگر وزن میں دونوں برابر ہوں بیع جائز ہے اگرچہ ماپ میں کم بیش ہوں اور جو چیز کیلی ہے اُس کو وزن سے برابر کرکے بیع کیا مگر یہ نہیں معلوم کہ ماپ میں برابر ہے یا نہیں یہ ناجائز ہے۔ ہندوستان میں گیہوں جَو کو عموماً وزن سے بیع

---

1 ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب الربا، ج۲، ص۶۰-۶۱ وغيرها.

2 ......زیادتی یعنی اضافہ۔

3 ......"الهداية"، كتاب البيوع، باب الربا، ج۲، ص۶۲، وغيرها.

4 ......"ردالمحتار" كتاب البيوع، باب الربا، مطلب فى الابراء عن الربا، ج۷، ص۴۲۴.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب الربا، مطلب فى الابراء عن الربا، ج۷، ص۴۲۳.

6 ......یعنی جن اشیاء کے بارے میں نص (قرآن وحدیث) وارد ہے۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب الربا، ج۷، ص۴۲۷.

کرتے ہیں حالانکہ ان کا کیلی ہونا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے ثابت لہٰذا اگر گیہوں[1] کو گیہوں کے بدلے میں بیع کریں تو ماپ کر ضرور برابر کرلیں اس میں وزن کی برابری کا اعتبار نہ کریں۔ یوہیں گیہوں، جَو قرض لیں تو ماپ کرلیں اور ماپ کر دیں۔ اوران کے آٹے کی بیع یا قرض وزن سے بھی جائز ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار، ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۹: یتیم کے مال کی بیع ہو تو اُس میں جودت (خوبی) کا اعتبار ہے مثلاً وصی کو یتیم کے اچھے مال کو ردی کے بدلے میں بیچنا ناجائز ہے۔ یوہیں وقف کے اچھے مال کو متولی نے خراب کے بدلے میں بیچ دیا یہ ناجائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: سونے چاندی کے علاوہ جو چیزیں وزن کے ساتھ بکتی ہیں روپیہ اشرفی سے اُن کی بیع سلم درست ہے اگرچہ وزن کا دونوں میں اشتراک[5] ہے۔[6] (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: شریعت میں ماپ کی مقدار کم سے کم نصف صاع ہے اگر کوئی کیلی چیز نصف صاع سے کم ہو مثلاً ایک دو لپ اس میں کمی بیشی یعنی ایک لپ دو لپ کے بدلے میں بیچنا جائز ہے۔ یوہیں ایک سیب دو سیب کے بدلے میں، ایک کھجور دو کے بدلے میں، ایک انڈا دو انڈے کے عوض، ایک اخروٹ دو کے عوض، ایک تلوار دو تلوار کے بدلے میں، ایک دوات دو دوات کے بدلے میں، ایک سوئی دو کے بدلے، ایک شیشی دو کے عوض بیچنا جائز ہے، جب کہ یہ سب معیّن[7] ہوں اور اگر دونوں جانب یا ایک غیر معیّن ہو تو بیع ناجائز۔ ان صور مذکورہ[8] میں کمی بیشی اگرچہ جائز ہے مگر اُدھار بیچنا حرام ہے، کیونکہ جنس ایک ہے۔[9] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: گیہوں، جَو، کھجور، نمک، جن کا کیلی ہونا منصوص[10] ہے اگر ان کے متعلق لوگوں کی عادت یوں جاری ہو کہ ان کو وزن سے خرید و فروخت کرتے ہوں جیسا کہ یہاں ہندوستان میں وزن ہی سے یہ سب چیزیں بکتی ہیں اور بیع سلم میں وزن سے ان کا تعین کیا مثلاً اتنے روپے کے اتنے من گیہوں یہ سلم جائز ہے اس میں حرج نہیں۔[11] (درمختار، ردالمحتار)

...... گندم۔

...... "الهداية" كتاب البيوع، باب الربا، ج۲، ص٦٢.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب الربا، ج۷، ص٤٢٧-٤٣٠.

و "فتح القدير"، كتاب البيوع، باب الربا، ج٦، ص١٥٧.

...... "الفتاوى الهندية"، كتاب البيوع، الفصل السادس، ج۳، ص١١٧.

...... "فتح القدير"، كتاب البيوع، باب الربا، ج٦، ص١٥٥.

...... عامہ کتب مذہب میں معیّن ہونے کی صورت میں اس بیع کو جائز لکھا ہے، مگر امام ابن ہمام کی تحقیق یہ ہے کہ یہ بیع بھی ناجائز ہے۔ ۱۲ منہ

...... یعنی ذکر کی گئی صورتیں۔

...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب الربا، ج۷، ص٤٢٥-٤٢٧ وغيره.

...... یعنی جن اشیاء کے کیل (ماپ) کے ساتھ فروخت ہونے پر نصوص (احادیث) وارد ہیں۔

...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب الربا، ص٤٢٧-٤٣٠.

مسئلہ ۱۳: گوشت کو جانور کے بدلے میں بیع کر سکتے ہیں کیونکہ گوشت وزنی ہے اور جانور عددی ہے وہ گوشت اُسی جنس کے جانور کا ہو مثلاً بکری کے گوشت کے عوض میں بکری خریدی یا دوسری جنس کا ہو مثلاً بکری کے گوشت کے بدلے میں گائے خریدی۔ یہ گوشت اُتنا ہی ہو جتنا اُس جانور میں گوشت ہے یا اُس سے کم یا زیادہ بہر حال جائز ہے۔ ذبح کی ہوئی بکری کو زندہ بکری یا ذبح کی ہوئی کے عوض میں بیع کرنا جائز ہے اور اگر دونوں کی کھالیں اُتار لی ہیں اور اوجھڑی وغیرہ ساری اندرونی چیزیں الگ کردی ہیں بلکہ پائے بھی جدا کر لیے ہیں تو اب ایک کو دوسری کے عوض میں تول کے ساتھ بیچ سکتے ہیں کہ یہ گوشت کو گوشت سے بیچنا ہے۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۴: ایک مچھلی دو مچھلیوں سے بیع کر سکتے ہیں یعنی وہاں جہاں وزن سے نہ بکتی ہوں اور تول سے فروخت ہوں جیسے یہاں تو وزن میں برابر کرنا ضرور ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: سوتی کپڑے سوت یا روئی کے بدلے میں بیچنا مطلقاً جائز ہے ان کی جنس مختلف ہے۔ یو ہیں روئی کو سوت سے بیچنا بھی جائز ہے اسی طرح اون کے بدلے میں اونی کپڑے خریدنا یا ریشم کے عوض میں ریشمی کپڑے خریدنا بھی جائز ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جنس کے اختلاف واتحاد میں اصل کا اتحاد واختلاف معتبر نہیں بلکہ مقصود کا اختلاف جنس کو مختلف کر دیتا ہے اگرچہ اصل ایک ہو اور یہ بات ظاہر ہے کہ روئی اور سوت اور کپڑے کے مقاصد مختلف ہیں۔ یو ہیں گیہوں یا اس کے آٹے کو روٹی سے بیع کر سکتے ہیں کہ ان کی بھی جنس مختلف ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: تر کھجور کو تر یا خشک کھجور کے بدلے میں بیع کرنا جائز ہے جبکہ دونوں جانب کی کھجوریں ماپ میں برابر ہوں۔ وزن میں برابری کا اس میں اعتبار نہیں۔ یو ہیں انگور کو منقے[4] یا کشمش کے بدلے میں بیچنا جائز ہے جبکہ دونوں برابر ہوں۔ اسی طرح جو پھل خشک ہو جاتے ہیں اُن کے تر کو خشک کے عوض بھی بیچنا جائز ہے اور تر کے بدلے میں بھی جیسے انجیر۔ آلو بخارا خوبانی وغیرہ۔[5] (ہدایہ، فتح القدیر)

......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، ج۷،ص۴۳۳.

و"الھدایۃ"، کتاب البیوع، باب الربا، ج۲،ص۶۳.

......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوزبیعہ... الخ،الفصل السادس، ج۳،ص۱۲۰.

...... "الدرالمختار"و"ردالمحتار"،باب الربا،کتاب البیوع،مطلب فی استقراض الدراھم عددا ج۷،ص۴۳۴۔۴۳۷.

......سوکھے ہوئے بڑے انگور منقے کہلاتے ہیں۔

...... "الھدایۃ"، کتاب البیوع، باب الربا، ج۲،ص۶۴.

و"فتح القدیر"، کتاب البیوع،باب الربا،ج۶،ص۱۷۰.

مسئلہ ۱۷: گیہوں اگر پانی میں بھیگ گئے ہوں اُن کو خشک کے بدلے میں بیع کرنا جائز ہے جب کہ ماپ میں برابر ہوں۔ یوہیں کھجور یا منقے جن کو پانی میں بھگولیا ہے خشک کے عوض میں بیع کر سکتے ہیں۔ بھُنے ہوئے گیہوں کو بے بھُنے سے بیچنا جائز نہیں۔[1] (ہدایہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۸: مختلف قسم کے گوشت کمی بیشی کے ساتھ بیع کیے جاسکتے ہیں، مثلاً بکری کا گوشت ایک سیر گائے کے دو سیر سے بیچ سکتے ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ دست بدست ہوں[2] اُدھار جائز نہیں اگر ایک قسم کے جانور کا گوشت ہو تو کمی بیشی جائز نہیں۔ گائے اور بھینس دو جنس نہیں بلکہ ایک جنس ہیں۔ یوہیں بکری، بھیڑ، دُنبہ، یہ تینوں ایک جنس ہیں۔ گائے کا دودھ بکری کے دودھ سے، کھجور یا گنے کا سرکہ انگوری سرکہ سے، پیٹ کی چربی دُنبہ کی چکی[3] یا گوشت سے بکری کے بال کو بھیڑ کی اون سے کم وبیش کرکے بیع کرسکتے ہیں۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۹: پرند اگرچہ ایک قسم کے ہوں اُن کے گوشت کم وبیش کرکے بیع کیے جاسکتے ہیں مثلاً ایک بٹیر[5] کے گوشت کو دو کے گوشت کے ساتھ۔ یوہیں مُرغی ومُرغابی[6] کے گوشت بھی کہ یہ وزن کے ساتھ نہیں بکتے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: تل کے تیل کو روغن چمیلی وروغن گل سے کم وبیش کرکے بیع کرنا جائز ہے۔ یوہیں یہ خوشبودار تیل آپس میں ایک قسم کو دوسرے قسم کے ساتھ بیع کرنا۔ روغن زیتون خوشبودار کو بغیر خوشبو والے کے عوض میں بیچنا بھی ہر طرح جائز ہے۔ تل پھول میں بسے ہوئے ہوں اُن کو سادہ تلوں سے کم وبیش کرکے بیچ سکتے ہیں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: دودھ کو پنیر کے بدلے میں کمی بیشی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں۔[9] (درمختار) کھوئے[10] کے بدلے میں دودھ بیچنے کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ مقاصد میں مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف جنس ہیں۔

مسئلہ ۲۲: گیہوں کی بیع آٹے یا ستو[11] سے یا آٹے کی بیع ستو سے مطلقاً ناجائز ہے اگرچہ ماپ یا وزن

---

[1] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب الربا، ج ٢، ص ٦٤.
و "الدر المختار"، كتاب البيوع، باب الربا، ج ٧، ص ٤٣٥، وغيرهما.

[2] ...... یعنی نقد کے ساتھ ہوں۔

[3] ...... دُنبے کی چوڑی دُم۔

[4] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب الرباء، ج ٢، ص ٦٥.

[5] ...... تیتر کی قسم کا ایک چھوٹا سا پرندہ۔

[6] ...... ایک آبی پرندہ۔

[7] ...... "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب الربا، مطلب في استقراض الدراهم عددا ج ٧، ص ٤٣٧.

[8] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب الربا، مطلب في الستقراض الدراهم عددا، ج ٧، ص ٤٣٧.

[9] ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب الربا، ج ٧، ص ٤٣٩.

[10] ...... آگ پر جوش دے کر خشک کیا ہوا دودھ۔

[11] ...... بھُنے ہوئے اناج کا آٹا۔

میں دونوں جانب برابر ہوں یعنی جب کہ آٹا یا ستو گیہوں کا ہو اور اگر دوسری چیز کا ہو مثلاً جو کا آٹا یا ستو ہو تو گیہوں سے بیع کرنے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ یوہیں گیہوں کے آٹے کو جو کے ستو سے بھی بیچنا جائز ہے۔ آٹے کو آٹے کے بدلے میں برابر کر کے بیچنا جائز ہے بلکہ بُھنے ہوئے آٹے کو بُھنے ہوئے کے بدلے میں برابر کر کے بیچنا بھی جائز ہے۔ اور ستو کو ستو کے بدلے میں بیچنا یا بُھنے ہوئے گیہوں کے بُھنے ہوئے گیہوں کے بدلے میں بیچنا جائز ہے۔ چھنے ہوئے آٹے کو بغیر چھنے کے بدلے بیع کرنے میں دونوں کا برابر ہونا ضروری ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: تلوں کو ان کے تیل کے بدلے میں یا زیتون کو روغن زیتون کے بدلے میں بیچنا اُس وقت جائز ہے کہ ان میں جتنا تیل ہے وہ اُس تیل سے زیادہ ہو جس کے بدلے میں اس کو بیع کر رہے ہیں یعنی کھلی[2] کے مقابلہ میں تیل کا کچھ حصہ ہونا ضرور ہے ورنہ ناجائز۔ یوہیں سرسوں کو کڑوے تیل کے بدلے میں یا السی[3] کو اس کے تیل کے بدلے میں بیع کرنے کا حکم ہے غرض یہ کہ جس کھلی کی کوئی قیمت ہوتی ہے اُس کے تیل کو جب اُس سے بیع کیا جائے تو جو تیل مقابل میں ہے وہ اُس سے زیادہ ہو جو اس میں ہے[4] (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار) اور اگر کوئی ایسی چیز اس میں ملی ہو جس کی کوئی قیمت نہ ہو جیسے سونار کے یہاں کی راکھ کہ اسے نیاریے[5] خریدتے ہیں، اس کا حکم یہ ہے کہ جس سونے یا چاندی کے عوض میں اسے خریدا اگر وہ زیادہ یا کم ہے بیع فاسد ہے اور برابر ہو تو جائز اور معلوم نہ ہو کہ برابر ہے یا نہیں، جب بھی ناجائز۔[6] (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: جن چیزوں میں بیع جائز ہونے کے لیے برابری کی شرط ہے یہ ضرور ہے کہ مساوات[7] کا علم وقت عقد ہو اگر بوقت عقد علم نہ تھا بعد کو معلوم ہوا مثلاً گیہوں گیہوں کے بدلے میں تخمینہ[8] سے بیچ دیے پھر بعد میں ناپے گئے تو برابر نکلے، بیع جائز نہیں ہوئی۔[9] (عالمگیری)

---

[1] ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الربا،مطلب فی استقراض الدراھم عددا ج۷،ص۴۳۶ .

[2] ......تیل یا سرسوں کا پھوک۔

[3] ......چھوٹے چھوٹے نازک پتیوں والا ایک پودا اور اسکی بیج جن سے تیل نکالا جاتا ہے۔

[4] ......"الھدایۃ"، کتاب البیوع، باب الربا، ج۲،ص۶۴ .

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الربا،مطلب فی استقراض الدراھم عددا ج۷،ص۴۴۰ .

[5] ......سنار کی دکان کے کوڑا کرکٹ سے سونے، چاندی کے ذرات نکالنے والا "نیاریا" کہلاتا ہے۔

[6] ...... "البحرالرائق"، کتاب البیع، باب الربا، ج۶،ص۲۲۵ .

[7] ...... برابری۔

[8] ......اندازہ۔

[9] ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعہ و مالا یجوز، الفصل السادس، ج۳،ص۱۱۹ .

مسئلہ ۲۵: گیہوں گیہوں کے بدلے میں بیع کیے اور تقابض بدلین [1] نہیں ہوا یہ جائز ہے، غلہ کی بیع اپنی جنس یا غیر جنس سے ہو، اس میں تقابض شرط نہیں۔[2] (عالمگیری) مگر یہ اُسی وقت ہے کہ دونوں جانب معین ہوں۔

مسئلہ ۲۶: آقا اور غلام کے مابین سود نہیں ہوتا اگرچہ مدبر یا ام ولد ہو کہ یہاں حقیقۃً بیع ہی نہیں ہاں اگر غلام پر اتنا دَین ہو جو اُس کے مال اور ذات کو مستغرق [1] ہو تو اب سود ہوسکتا ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۷: دو شخصوں میں شرکت مفاوضہ ہے اگر وہ باہم بیع کریں تو کمی بیشی کی صورت میں سود نہیں ہوسکتا اور شرکت عنان والوں نے باہم مال شرکت کو خرید و فروخت کیا تو سود نہیں اور اگر دونوں اپنے مال کو کم و بیش کر کے خرید و فروخت کریں یا ایک نے اپنے مال کو مال شرکت سے کم و بیش کر کے فروخت کیا تو ضرور سود ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: مسلم اور کافر حربی کے مابین دارالحرب میں جو عقد ہو اس میں سود نہیں۔ مسلمان اگر دارالحرب میں امان لیکر گیا تو کافروں کی خوشی سے جس قدر اُن کے اموال حاصل کرے جائز ہے اگرچہ ایسے طریقہ سے حاصل کیے کہ مسلمان کا مال اس طرح لینا جائز نہ ہو مگر یہ ضرور ہے کہ وہ کسی بدعہدی کے ذریعہ حاصل نہ کیا گیا ہو کہ بدعہدی [5] کفار کے ساتھ بھی حرام ہے مثلاً کسی کافر نے اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی اور یہ دینا نہیں چاہتا یہ بدعہدی ہے اور درست نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: عقد فاسد کے ذریعہ سے کافر حربی کا مال حاصل کرنا ممنوع نہیں یعنی جو عقد مابین دو مسلمان ممنوع ہے اگر حربی کے ساتھ کیا جائے تو منع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ عقد مسلم کے لیے مفید ہو مثلاً ایک روپیہ کے بدلے میں دو روپے خریدے یا اُس کے ہاتھ مُردار کو بیچ ڈالا کہ اس طریقہ سے مسلمان کا روپیہ حاصل کرنا شرع کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل کرنا جائز ہے۔[7] (ردالمحتار)

...... دو متبادل چیزوں پر قبضہ کرنا۔

...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوزبیعه ومالایجوز،الفصل السادس، ج۳،ص۱۱۹.

...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع،باب الربا، ج۷،ص٤٤١.

...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوزبیعه ومالایجوز،الفصل السادس ، ج۳،ص۱۲۱

...... وعدہ خلافی ، بے وفائی۔

...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع،باب الربا،مطلب فی استقراض الدراھم عددا، ج۷،ص٤٤٢.

...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع،باب الربا،مطلب فی استقراض الدراھم عددا، ج۷،ص٤٤٢.

مسئلہ ۳۰: ہندوستان اگرچہ دارالاسلام ہے اس کو دارالحرب کہنا صحیح نہیں، مگر یہاں کے کفار یقیناً نہ ذمی ہیں، نہ مستامن کیونکہ ذمی یا مستامن کے لیے بادشاہ اسلام کا ذمہ کرنا اور امن دینا ضروری ہے، لہٰذا ان کفار کے اموال عقود فاسدہ کے ذریعہ حاصل کیے جاسکتے ہیں جبکہ بدعہدی نہ ہو۔

سود سے بچنے کی صورتیں

شریعتِ مطہرہ نے جس طرح سود لینا حرام فرمایا سود دینا بھی حرام کیا ہے۔ حدیثوں میں دونوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ دونوں برابر ہیں۔ آج کل سود کی اتنی کثرت ہے کہ قرضِ حسن جو بغیر سودی ہوتا ہے بہت کم پایا جاتا ہے دولت والے کسی کو بغیر نفع روپیہ دینا چاہتے نہیں اور اہل حاجت اپنی حاجت کے سامنے اس کا لحاظ بھی نہیں کرتے کہ سودی روپیہ لینے میں آخرت کا کتنا عظیم وبال [1] ہے اس سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ لڑکی لڑکے کی شادی۔ ختنہ اور دیگر تقریبات شادی وغمی میں اپنی وسعت سے زیادہ خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ برادری اور خاندان کے رسوم میں اتنے جکڑے ہوئے ہیں [2] کہ ہر چند کہیے ایک نہیں سنتے رسوم میں کمی کرنے کو اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو اولاً تو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ ان رسوم کی جنجال [3] سے نکلیں، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلائیں اور دُنیا و آخرت کے تباہ کن نتائج سے ڈریں۔ تھوڑی دیر کی مسرت [4] یا ابنائے جنس میں [5] نام آوری [6] کا خیال کر کے آئندہ زندگی کو تلخ [7] نہ کریں۔ اگر یہ لوگ اپنی ہٹ سے باز نہ آئیں قرض کا بارگراں [8] اپنے سر ہی رکھنا چاہتے ہیں بچنے کی سعی [9] نہیں کرتے جیسا کہ مشاہدہ اسی پر شاہد ہے تو اب ہماری دوسری فہمائش ان مسلمانوں کو یہ ہے کہ سودی قرض کے قریب نہ جائیں۔

کہ بنص قطعی قرآنی اس میں برکت نہیں اور مشاہدات و تجربات بھی یہی ہیں کہ بڑی بڑی جائدادیں سود میں تباہ ہوچکی ہیں یہ سوال اس وقت پیش نظر ہے کہ جب سودی قرض نہ لیا جائے تو بغیر سودی قرض کون دیگا پھر اُن دُشواریوں کو کس طرح حل کیا جائے۔ اس کے لیے ہمارے علمائے کرام نے چند صورتیں ایسی تحریر فرمائی ہیں کہ اُن طریقوں پر عمل کیا جائے تو سود کی نجاست ونحوست [10] سے پناہ ملتی ہے اور قرض دینے والا جس ناجائز نفع کا خواہش مند تھا اُس کے لیے جائز طریقہ پر نفع حاصل ہوسکتا

---

1. بہت بڑا عذاب۔
2. پھنسے ہوئے ہیں۔
3. بوجھ، آفت۔
4. خوشی۔
5. یعنی قبیلے کے افراد میں۔
6. شہرت۔
7. دشوار۔
8. زیادہ بوجھ۔
9. کوشش۔
10. ناپاکی اور برے اثر۔

ہے۔صرف لین دین کی صورت میں کچھ ترمیم (1) کرنی پڑے گی۔ مگر نا جائز و حرام سے بچاؤ ہو جائے گا۔

شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ دل میں جب یہ ہے کہ سو دیکر ایک سو دس لیے جائیں۔ پھر سود سے کیونکر بچے ہم اُس کے لیے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ شرع مطہر نے جس عقد کو جائز بتایا وہ محض اس تخیل (2) سے نا جائز و حرام نہیں ہو سکتا۔ دیکھو اگر روپے سے چاندی خریدی اور ایک روپیہ کی ایک بھر سے زائد لی یہ یقیناً سود و حرام ہے۔ صاف حدیث میں تصریح ہے، **الفضة بالفضة مثلا بمثل یدا بید والفضل ربا** اور اگر مثلاً ایک گنی (3) جو پندرہ روپے کی ہو اُس سے پچیس روپے بھر یا اور زیادہ چاندی خریدی یا سولہ آنے پیسوں کی دو روپیہ بھر خریدی اگر چہ اس کا مقصود بھی وہی ہے کہ چاندی زیادہ لی جائے مگر سود نہیں اور یہ صورت یقیناً حلال ہے، حدیث صحیح میں فرمایا: **اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم**۔ معلوم ہوا کہ جواز و عدمِ جواز نوعیت عقد پر ہے۔ عقد بدل جائے گا حکم بدل جائے گا۔ اس مسئلہ کو زیادہ واضح کرنے کے لیے ہم دو۲ حدیثیں ذکر کرتے ہیں۔

صحیحین میں ابو سعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا حاکم بنا کر بھیجا تھا، وہ وہاں سے حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لائے۔ ارشاد فرمایا: ''کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟'' عرض کی نہیں یا رسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم) ہم دو صاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں۔ فرمایا: ''ایسا نہ کرو، معمولی کھجوروں کو روپیہ سے بیچو پھر روپیہ سے اس قسم کی کھجوریں خریدا کرو اور تول کی چیزوں میں بھی ایسا ہی فرمایا۔'' (4) صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، بلال رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں برنی کھجوریں لائے۔ ارشاد فرمایا: ''کہاں سے لائے؟'' عرض کی، ہمارے یہاں خراب کھجوریں تھیں، اُن کے دو صاع کو ان کے ایک صاع کے عوض میں بیچ ڈالا۔ ارشاد فرمایا: ''افسوس یہ تو بالکل سود ہے، یہ تو بالکل سود ہے، ایسا نہ کرنا ہاں اگر ان کے خریدنے کا ارادہ ہو تو اپنی کھجوریں بیچ کر پھر انکو خریدو۔'' (5)

---

1 ...... تغیر و تبدل۔

2 ...... تصور، قیاس۔

3 ...... سونے کا ایک انگریزی سکہ جو اکیس شلنگ کا ہوتا ہے۔

4 ...... "صحیح البخاري"، کتاب البیوع، باب اذا اراد بیع تمر... إلخ، الحدیث: ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ج۲، ص۴۴، ۷۹.

5 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الوکالة، باب اذا باع الوکیل شیئا... إلخ، الحدیث: ۲۳۱۲، ج۲، ص۸۳.

ان دونوں حدیثوں سے واضح ہوا کہ بات وہی ہے کہ عمدہ کھجوریں خریدنا چاہتے ہیں مگر اپنی کھجوریں زیادہ دیکر لیتے ہیں سود ہوتا ہے۔ اور اپنی کھجوریں روپیہ سے بیچ کر اچھی کھجوریں خریدیں یہ جائز ہے۔ اسی وجہ سے امام قاضی خاں اپنے فتاوے میں سود سے بچنے کی صورتیں لکھتے ہوئے یہ تحریر فرماتے ہیں **و مثل هذا روی عن رسول الله** صلی اللہ علیہ وسلم **انه امر بذلک.**[1]

اس مختصر تمہید کے بعد اب وہ صورتیں بیان کرتے ہیں جو علمانے سود سے بچنے کی بیان کی ہیں۔

مسئلہ ۱: ایک شخص کے دوسرے پر دس روپے تھے اُس نے مدیون سے کوئی چیز اُن دس روپوں میں خرید لی اور مبیع پر قبضہ بھی کرلیا پھر اُسی چیز کو مدیون کے ہاتھ بارہ میں ثمن وصول کرنے کی ایک میعاد مقرر کر کے بیچ ڈالا اب اس کے اُس پر دس کی جگہ بارہ ہوگئے اور اسے دو روپے کا نفع ہوا اور سود نہ ہوا۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۲: ایک نے دوسرے سے قرض طلب کیا وہ نہیں دیتا اپنی کوئی چیز مُقرِض[3] کے ہاتھ سو روپے میں بیچ ڈالی اُس نے سو روپے دیدیے اور چیز پر قبضہ کرلیا پھر مُستقرِض[4] نے وہی چیز مقرض سے سال بھر کے وعدہ پر ایک سو دس روپے میں خرید لی یہ بیع جائز ہے۔ مقرض نے سو روپے دیے اور ایک سو دس روپے مستقرض کے ذمہ لازم ہوگئے اور اگر مستقرض کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس کو اس طرح بیع کرے تو مقرض مستقرض کے ہاتھ اپنی کوئی چیز ایک سو دس روپے میں بیع کرے اور قبضہ دیدے پھر مستقرض اُسکی غیر کے ہاتھ سو روپے میں بیچے اور قبضہ دیدے پھر اس شخص اجنبی سے مقرض سو روپے میں خرید لے اور ثمن ادا کردے اور وہ مستقرض کو سو روپے ثمن ادا کردے نتیجہ یہ ہوا کہ مقرض کی چیز اُس کے پاس آگئی اور مستقرض کو سو روپے مل گئے مگر مقرض کے اس کے ذمہ ایک سو دس روپے لازم رہے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۳: مقرض نے اپنی کوئی چیز مستقرض کے ہاتھ تیرہ روپے میں چھ مہینے کے وعدہ پر بیع کی اور قبضہ دیدیا پھر مستقرض نے اسی چیز کو اجنبی کے ہاتھ بیچا اور اس بیع کا اقالہ کر کے پھر اسی کو مقرض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور روپے لے لیے اس کا بھی یہ نتیجہ ہوا کہ مقرض کی چیز واپس آگئی اور مستقرض کو دس روپے مل گئے مگر مقرض کے اس کے ذمہ تیرہ روپے[6] واجب

---

[1] ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، فصل فیمایکون فراراً عن الربا، ج ۲، ص ۴۰۸.

[2] ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، فصل فیما یکون فراراً عن الربا، ج ۱، ص ۴۰۸.

[3] ......قرض دینے والا۔

[4] ......قرض لینے والا۔

[5] ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، فصل فیما یکون فراراً عن الربو، ج ۱، ص ۴۰۸.

[6] ......اس صورت میں اگرچہ یہ بات ہوئی کہ جو چیز جتنے میں بیع کی قبل نقد ثمن مشتری سے اُس سے کم میں خریدی مگر چونکہ اس صورت مفروضہ میں ایک بیع جو اجنبی سے ہوئی درمیان میں فاصل ہوگئی لہذا یہ بیع جائز ہے۔ ۱۲ منہ

ہوئے۔[1] (خانیہ)

(بیع عینہ)

مسئلہ۴: سود سے بچنے کی ایک صورت بیع عینہ ہے امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: بیع عینہ مکروہ ہے کیونکہ قرض کی خوبی اور حسن سلوک سے محض نفع کی خاطر بچنا چاہتا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: کہ اچھی نیت ہو تو اس میں حرج نہیں بلکہ بیع کرنے والا مستحق ثواب ہے کیونکہ وہ سود سے بچنا چاہتا ہے۔ مشایخ بلخ نے فرمایا: بیع عینہ ہمارے زمانہ کی اکثر بیعوں سے بہتر ہے۔ بیع عینہ کی صورت یہ ہے ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اُس نے کہا میں قرض نہیں دونگا یہ البتہ کرسکتا ہوں کہ یہ چیز تمھارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کو بیع کردینا تمھیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوئی۔ بائع نے زیادہ نفع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ حیلہ نکالا کہ دس کی چیز بارہ میں بیع کردی اُس کا کام چل گیا اور خاطر خواہ اس کو نفع مل گیا۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تیسرے شخص کو اپنی بیع میں شامل کریں یعنی مقرض نے قرضدار کے ہاتھ اُس کو بارہ میں بیچا اور قبضہ دیدیا پھر قرضدار نے ثالث کے ہاتھ دس روپے میں بیچ کر قبضہ دیدیا اس نے مقرض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور قبضہ دیدیا اور دس روپے ثمن کے مقرض سے وصول کرکے قرضدار کو دیدے نتیجہ یہ ہوا کہ قرض مانگنے والے کو دس روپے وصول ہوگئے مگر بارہ دینے پڑیں گے کیونکہ وہ چیز بارہ میں خریدی ہے۔[2] (خانیہ، فتح، ردالمحتار)

حقوق کا بیان

مسئلہ۱: دومنزلہ مکان ہے اس میں نیچے کی منزل خریدی بالا خانہ عقد میں داخل نہ ہوگا مگر جب کہ جمیع حقوق[3]

---

[1] ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، فصل فیما یکون فراراً عن الربا، ج۱، ص۴۰۸.

[2] ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب البیع، فصل فیما یکون فراراً عن الربا، ج۱، ص۴۰۸.

و"فتح القدیر"، کتاب الکفالة، ج۶، ص۳۲٤.

و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب فی بیع العینة، ج۷، ص۵۷۶.

[3] ......یعنی تمام حقوق۔

یا جمیع مرافق [1] یا ہر قلیل وکثیر [2] کے ساتھ خریدا ہو۔ [3] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۲: مکان کی خریداری میں پاخانہ اگرچہ مکان سے باہر بنا ہو اور کوآں اور اُس کے صحن میں جو درخت ہوں وہ اور پائین باغ سب بیع میں داخل ہیں ان چیزوں کی بیع نامہ [4] میں صراحت کرنے کی ضرورت نہیں۔ مکان سے باہر اُس سے ملا ہوا باغ ہو اور چھوٹا ہو تو بیع میں داخل ہے اور مکان سے بڑا یا برابر کا ہو تو داخل نہیں جب تک خاص اُس کا بھی نام بیع میں نہ لیا جائے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۳: مکان سے متصل باہر کی جانب کبھی ٹین وغیرہ کا چھپر ڈال لیتے ہیں جو نشست کے لیے ہوتا ہے اگر حقوق ومرافق کے ساتھ بیع ہوئی ہے تو داخل ہے ورنہ نہیں۔ [6] (ہدایہ)

مسئلہ ۴: راستۂ خاص اور پانی بہنے کی نالی اور کھیت میں پانی آنے کی نالی اور وہ گھاٹ [7] جس سے پانی آئے گا یہ سب چیزیں بیع میں اُس وقت داخل ہوں گی جب کہ حقوق یا مرافق یا ہر قلیل وکثیر کا ذکر ہو۔ [8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: مکان کا پہلے ایک راستہ تھا اُس کو بند کر کے دوسرا راستہ جاری کیا گیا اس کی خریداری میں پہلا راستہ داخل نہیں ہوگا اگرچہ حقوق یا مرافق کا لفظ بھی کہا ہو کیونکہ وہ اب اس کے حقوق میں داخل ہی نہیں دوسرا راستہ البتہ داخل ہے۔ [9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: ایک مکان خریدا جس کا راستہ دوسرے مکان میں ہو کر جاتا ہے دوسرے مکان والے مشتری کو آنے سے روکتے ہیں اس صورت میں اگر بائع نے کہہ دیا کہ اس مبیعہ [10] کا راستہ دوسرے مکان میں سے نہیں ہے تو مشتری کو راستہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں البتہ یہ ایک عیب ہوگا جس کی وجہ سے واپس کرسکتا ہے۔ اگر اس کی دیواروں پر دوسرے

---

[1] ...... وہ تمام حقوق جو مبیع میں تبعاً داخل ہوتے ہیں مثلاً راستہ، پانی بہنے کی نالی۔

[2] ...... ہر وہ چیز جو تھوڑی ہو یا زیادہ۔

[3] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب الحقوق، ج ٢، ص ٦٦، وغيرها.

[4] ...... جائیداد فروخت کرنے کا تحریر نامہ یعنی سٹامپ پیپر۔

[5] ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، ج٧، ص ٤٤٥.

[6] ...... "الهداية" كتاب البيوع، باب الحقوق، ج ٢، ص ٦٦.

[7] ...... چشمہ، پانی نکلنے کی جگہ۔

[8] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب الحقوق في البيع، ج٧، ص ٤٤٦۔٤٤٨.

[9] ...... "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب الحقوق في البيع، مطلب الاحكام تبتنی علی العرف، ج٧، ص ٤٤٧.

[10] ...... بیچی گئی چیز۔

مکان کی کڑیاں [1] رکھی ہیں اگر وہ دوسرا مکان بائع کا ہے تو حکم دیا جائے گا اپنی کڑیاں اُٹھالے اور کسی دوسرے کا ہے تو یہ مکان کا ایک عیب ہے مشتری کو واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ایک شخص کے دو۲ مکان ہیں ایک کی چھت کا پانی دوسرے کی چھت پر سے گزرتا ہے دوسرے مکان کو جمیع حقوق کے ساتھ بیع کیا اس کے بعد پہلے مکان کو کسی دوسرے کے ہاتھ بیع کیا تو پہلا مشتری اپنی چھت پر پانی بہانے سے دوسرے کو روک سکتا ہے اور اگر ایک شخص کے دو باغ تھے ایک کا راستہ دوسرے میں ہو کر تھا دوسرا باغ اُس نے اپنی لڑکی کے ہاتھ بیع کیا اور یہ شرط رہی کہ حق مرور [3] اسکو حاصل رہے گا پھر لڑکی نے اپنا باغ کسی اجنبی کے ہاتھ بیع کیا تو یہ اجنبی اُس کے باپ کو باغ میں گزرنے سے روک نہیں سکتا۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: مکان یا کھیت کرایہ پر لیا تو راستہ اور نالی اور گھاٹ اجارہ میں داخل ہیں یعنی اگرچہ حقوق و مرافق نہ کہا ہو جب بھی ان چیزوں پر تصرف کرسکتا ہے وقف و رہن، اجارہ کے حکم میں ہیں۔ [5] (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۹: کسی کے لیے اقرار کیا کہ یہ مکان اُس کا ہے یا مکان کی وصیت کی یا اس پر مصالحت ہوئی یہ سب بیع کے حکم میں ہیں کہ بغیر ذکر حقوق و مرافق راستہ وغیرہ داخل نہیں ہونگے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: دو شخص ایک مکان میں شریک تھے باہم تقسیم ہوئی ایک کے حصہ کا راستہ یا نالی دوسرے کے حصہ میں ہے اگر بوقت تقسیم حقوق کا ذکر تھا جب تو کوئی حرج نہیں اور ذکر نہ تھا تو دوسرے کو راستہ وغیرہ نہیں ملے گا پھر اگر وہ اپنے حصہ میں نیا راستہ اور نالی وغیرہ نکال سکتا ہے تو نکال لے اور تقسیم صحیح ہے ورنہ تقسیم غلط ہوئی توڑ دی جائے جبکہ تقسیم کے وقت راستہ وغیرہ کا خیال کیا ہی نہ گیا ہو۔ [7] (ردالمحتار)

استحقاق کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر کوئی چیز ایک شخص کی معلوم ہوتی ہے اور وہ واقع میں دوسرے کی ہوتی ہے یعنی دوسرا شخص اُس

---

1. ...... شہتیر۔
2. ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الحقوق فی البیع، مطلب الاحکام تبتنی علی العرف، ج۷، ص۴۴۷.
3. ...... یعنی گزرنے کا حق۔
4. ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الحقوق فی البیع، مطلب الاحکام تبتنی علی العرف، ج۷، ص۴۴۷.
5. ......"الھدایۃ"، کتاب البیوع، باب الحقوق، ج۲، ص۶۶.
و "فتح القدیر"، باب الحقوق، ج۶، ص۱۸۰.
6. ......"الدرالمختار"، باب الحقوق فی البیع، کتاب البیوع، ج۷، ص۴۴۸.
7. ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الحقوق فی البیع، مطلب الأحکام تبتنی علی العرف، ج۷، ص۴۴۸.

کا مدعی ہوتا ہے اور اپنی مِلک ثابت کر دیتا ہے اس کو استحقاق کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱: استحقاق دو قسم ہے ایک یہ کہ دوسرے کی ملک کو بالکل باطل کر دے اس کو مُبطل کہتے ہیں دوسرا یہ کہ ملک کو ایک سے دوسرے کی طرف منتقل کر دے اس کو ناقل کہتے۔ ہیں مبطل کی مثال حریت اصلیہ کا دعویٰ یعنی یہ غلام تھا ہی نہیں یا عتق [1] کا دعویٰ مدبر یا مکاتب ہونے کا دعویٰ۔ ناقل کی مثال یہ کہ زید نے بکر پر دعویٰ کیا کہ یہ چیز جو تمھارے پاس ہے تمھاری نہیں میری ہے۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۲: استحقاق کی دوسری قسم کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ چیز کسی عقد کے ذریعہ سے مدعیٰ علیہ (قابض) کو حاصل ہوئی ہے تو محض ملک ثابت کر دینے سے عقد فسخ نہیں ہوگا کیونکہ وہ چیز ضرور قابل عقد ہے یعنی مدعی [3] کی چیز ہے جس کو دوسرے نے مدعیٰ علیہ کے ہاتھ مثلاً فروخت کر دیا یہ بیع فضولی ٹھہری جو مدعی کی اجازت پر موقوف ہے۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مستحق کے موافق قاضی نے فیصلہ صادر کر دیا اس سے بیع فسخ نہیں ہوئی ہوسکتا ہے کہ مستحق مشتری سے وہ چیز نہ لے ثمن وصول کر لے یا بیع کو فسخ کر دے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خود مشتری وہ چیز بائع کو واپس کر دے اور ثمن پھیر لے اب بیع فسخ ہوگئی یا مشتری نے قاضی کو درخواست دی کہ بائع پر واپسی ثمن کا حکم صادر کرے اُس نے حکم دے دیا یا یہ دونوں خود اپنی رضا مندی سے عقد کو فسخ کریں۔ [5] (فتح القدیر، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: قاضی نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ چیز مستحق (مدعی) کی ہے یہ فیصلہ ذی الید (مدعیٰ علیہ) کے مقابل میں بھی ہے اور اُن کے مقابل میں بھی جن سے ذی الید کو یہ چیز حاصل ہوئی جب کہ اس ذی الید نے اپنے بیان میں یہ ظاہر کر دیا کہ یہ چیز مجھ کو فلاں سے اس نوعیت سے حاصل ہوئی ہے مثلاً اس سے خریدی ہے یا بطور میراث اُس سے ملی ہے اور اس صورت میں دیگر ورثہ کے مقابل میں بھی یہ فیصلہ قرار پائے گا۔ اس چیز کے متعلق ملک مطلق کا دعویٰ کوئی شخص کرے مسموع نہیں ہوگا۔ [6] مثلاً مشتری

---

1 ...... آزادی۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ص۴۴۹.

3 ......دعویٰ کرنے والا۔

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ص۴۴۹.

5 ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، مطلب فی مسائل تناقض، ج۷، ص۴۵۰.

"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۶، ص۱۸۳، ۱۸۴.

6 ......یعنی نہ سنا جائے گا۔

نے اپنا خریدنا بیان کر دیا اور اُس سے وہ چیز لے لی گئی تو مشتری بائع سے ثمن واپس لیگا اور بائع نے بھی اگر خریدی تھی تو وہ اپنے بائع سے ثمن وصول کرے وعلیٰ ہذا القیاس ہر ایک کے لیے اعادۂ گواہ [1] اور فیصلہ کی ضرورت نہیں وہی پہلا فیصلہ اور پہلا ثبوت کافی ہے۔ اور اگر ذی الید نے اپنے بیان میں صرف اتنا ہی کہا ہے کہ یہ چیز میری ملک ہے یہ نہیں ظاہر کیا ہے کہ کس سے اس کو حاصل ہوئی تو وہ فیصلہ اسی کے مقابل قرار پائے گا دوسرے لوگوں سے اس کو تعلق نہیں مثلاً ایک شخص کے قبضہ میں ایک مکان ہے جس کو وہ اپنا بتاتا ہے اُس پر دوسرے نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے اور ثابت کر دیا قاضی نے اس کے حق میں فیصلہ دیدیا پھر ایک تیسرا شخص جو مدعیٰ علیہ اول کا بھائی ہے وہ کھڑا ہوا اور کہتا ہے یہ مکان میرے باپ کا تھا اُس نے وراثۃً میرے اور میرے بھائی کے مابین چھوڑا ہے اور اس کو ثابت کر دیا تو مکان میں نصف حصہ اس کو مل جائے گا کیونکہ پہلا فیصلہ اس کے مقابل میں نہیں ہوا ہے اور اگر ذی الید نے یہ کہہ دیا ہوتا کہ مکان مجھ کو وراثت میں ملا ہے تو وہ پہلا فیصلہ اس کے مقابل میں بھی ہوتا اور اسکا دعویٰ مسموع نہ ہوتا۔ [2] (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ ۵: بعض صورتیں ایسی ہیں کہ مشتری کے مقابل میں فیصلہ اُن کے مقابل میں فیصلہ نہیں قرار پائے گا جن سے مشتری کو وہ چیز حاصل ہوئی ہے وہ اگر دعویٰ کریں گے تو مسموع ہوگا مثلاً اُس نے ایک جانور خریدا تھا مشتری سے بربنائے استحقاق وہ جانور لے لیا گیا اُس نے بائع سے ثمن واپس کرنا چاہا بائع نے کہا مستحق جھوٹا ہے وہ میرا ہی تھا میرے یہاں پیدا ہوا یا جس سے میں نے خریدا تھا اُس کے یہاں اُس کے جانور سے پیدا ہوا یہ دعویٰ مسموع ہوگا اور اس کو گواہوں سے ثابت کر دے تو پہلا فیصلہ رد ہو جائے گا یا وہ بائع یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ چیز خود مستحق سے خریدی ہے اُس کی نہیں ہے یہ دعویٰ بھی مسموع ہے۔ [3] (درر، غرر)

مسئلہ ۶: جب چیز مستحق کی ہوگئی مشتری کو بائع سے ثمن واپس لینے کا حق حاصل ہوگیا مگر کوئی مشتری اپنے بائع سے ثمن واپس نہیں لے سکتا جب تک اُس کے مشتری نے اُس سے واپس نہ لیا ہو مثلاً مشتری اول بائع سے اس وقت ثمن لے گا جب مشتری دوم نے اس سے لیا ہو۔ اور اگر خریدار نے بروقت خریداری کوئی کفیل (ضامن) لیا تھا جو اس کا ضامن تھا کہ اگر کسی

---

[1] ...... یعنی دوبارہ گواہی دینے۔

[2] ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ص۴۵۰.

[3] ...... "الدرالحکام فی شرح غررالاحکام"، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص۱۹۱.

دوسرے کی یہ چیز ثابت ہوئی تو ثمن کا میں ضامن ہوں اس ضامن سے مشتری ثمن اُس وقت وصول کرسکتا ہے جب مکفول عنہ[1] کے خلاف میں قاضی نے واپسی ثمن کا فیصلہ کردیا ہو۔[2] (درر، غرر)

مسئلہ ۷: مشتری نے بائع سے ثمن کی واپسی چاہی اور دونوں میں کم مقدار پر صلح ہوگئی تو یہ بائع اپنے بائع سے وہ ثمن لے گا جوان دونوں کے درمیان طے پایا تھا اور مشتری نے بائع سے ثمن کو معاف کردیا بعد اس کے کہ واپسی ثمن کے متعلق قاضی کا فیصلہ صادر ہو چکا تھا تو یہ بائع اپنے بائع سے ثمن واپس لے سکتا ہے۔ اور اگر استحقاق سے قبل بائع نے مشتری کو ثمن معاف کردیا تھا تو اب مشتری نہ بائع سے لے سکتا ہے نہ بائع اپنے بائع سے اور مستحق و مشتری کے مابین مصالحت[3] ہوگئی کہ مستحق ثمن کا ایک جز مشتری کو دے کر مبیع لے لے اب مشتری اپنے بائع سے کچھ نہیں لے سکتا کہ اس نے اپنا حق خود ہی باطل کردیا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: استحقاق مُبطِل میں بائعین و مشترین کے مابین جتنے عقود ہیں[5] وہ سب فسخ ہوگئے اس کی ضرورت نہیں کہ قاضی ان عقود کو فسخ کرے، ہر ایک بائع اپنے بائع سے ثمن واپس لینے کا حق دار ہے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ جب مشتری اس سے لے تو یہ بائع سے لے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر ایک شخص ضامن[6] سے وصول کرلے اگرچہ مکفول عنہ پر واپسی ثمن کا فیصلہ نہ ہوا ہو۔[7] (درر، غرر)

مسئلہ ۹: کسی شخص کی نسبت یہ حکم ہوا کہ یہ حرِ اصلی ہے یعنی ایک شخص کسی کا غلام تھا اُس کو پتہ چلا کہ پیدائشی آزاد ہے اُس نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا قاضی نے حریت اصلیہ کا حکم دیا یا ایک شخص نے کسی پر دعویٰ کیا کہ یہ میرا غلام ہے اُس نے کہا میں اصلی حر ہوں اور اس کو گواہوں سے ثابت کیا یا وہ مدعی اس کی غلامی کو گواہوں سے نہ ثابت کرسکا اور یہ کہتا ہے کہ میں آزاد ہوں

---

[1] ...... یعنی جس کے بارے میں ضمانت دی گئی ہو۔

[2] ......"دررالحکام" و "غررالاحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۱.

[3] ...... یعنی صلح۔

[4] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۵۳.

[5] ...... یعنی بیچنے اور خریدنے والوں کے درمیان جو معاملات ہیں۔

[6] ...... ضمانت دینے والا۔

[7] ......"دررالحکام" و "غررالاحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۰.

اوراس سے پہلے صراحۃً[1] یا دلالۃً اس نے اپنی غلامی کا کبھی اقرار نہ کیا ہوتا تا بھی نہیں کہ یہ جب بیچا گیا اُس وقت خاموش رہا بلکہ مشتری کے ساتھ چلا گیا اس حکم کے بعد اب دُنیا بھر میں کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ یہ میرا غلام ہے یہ دعویٰ ہی نہیں سُنا جائیگا۔ یو ہیں عتق اوراس کے توابع کا حکم بھی تمام جہان میں نافذ ہے کہ اس کے خلاف کوئی دعویٰ کر ہی نہیں سکتا یعنی یہ دعویٰ کیا کہ فلاں کا غلام تھا اُس نے آزاد کردیا یا مدبر کردیا یا لونڈی ہے اس کو ام ولد کیا اور قاضی نے ان باتوں کا حکم صادر کردیا تو اب کوئی بھی دعویٰ نہیں کرسکتا۔[2] (درمختار، درر)

مسئلہ ۱۰: مِلک مورخ میں[3] جب عتق[4] تاریخ سے پہلے ثابت ہوگیا اور قاضی نے عتق کا حکم دیا تو اس تاریخ کے وقت سے اس کے متعلق ملک کا دعویٰ نہیں ہوسکتا اس سے پہلے کی ملک کا دعویٰ ہوسکتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ زید نے بکر سے کہا تو میرا غلام ہے پانچ سال سے تو میری ملک میں ہے بکر نے جواب میں کہا میں فلاں شخص کا غلام تھا چھ برس ہوئے اُس نے مجھے آزاد کردیا اور اس امر کو گواہوں سے ثابت کیا زید کا دعویٰ بیکار ہوگیا پھر عمرو نے بکر پر دعویٰ کیا کہ میں سات برس سے تیرا مالک ہوں اور اب بھی تو میری ملک میں ہے اس کو اس نے گواہوں سے ثابت کیا تو گواہ قبول ہوں گے اور پہلا فیصلہ منسوخ ہوجائے گا۔[5] (درر، غرر)

مسئلہ ۱۱: کسی جائداد کی نسبت وقف کا حکم ہوا یہ حکم تمام لوگوں کے مقابل نہیں یعنی اگر اس کے متعلق ملک یا دوسرے وقف کا دوسرا شخص دعویٰ کرے وہ دعویٰ مسموع ہوگا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: مشتری کو بائع سے ثمن واپس لینے کا اُس وقت حق ہوگا جب مستحق نے گواہوں سے اپنی ملک ثابت کی ہو

---

[1] ...... صریح طور پر، واضح طور پر۔

[2] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ص٤٥٤، ٤٦٤.

و "دررالحکام" و "غررالاحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص١٨٩.

[3] ...... جس نے تاریخ بتائی ہے اس کی ملکیت۔

[4] ...... آزادی۔

[5] ...... "دررالحکام" و "غررالاحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص١٨٩.

[6] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ص٤٦٦.

اور اگر مدعیٰ علیہ یعنی مشتری نے خود ہی اُس کی ملک کا اقرار کرلیا یا اس پر حلف [1] دیا گیا اس نے حلف سے انکار کردیا یا مشتری کے وکیل بالخصومۃ نے اقرار کرلیا یا حلف سے انکار کردیا تو مشتری اپنے بائع سے ثمن نہیں لے سکتا۔[2] (درر وغرر)

مسئلہ ۱۳: ایک مکان خریدا اُس پر ایک شخص نے ملک کا دعویٰ کردیا مشتری نے اُس کی ملک کا اقرار کرلیا بائع سے ثمن واپس نہیں لے سکتا اس کے بعد مشتری گواہ سے ثابت کرنا چاہتا ہے کہ یہ مکان مستحق کا ہے تاکہ بائع سے ثمن واپس لے سکے یہ گواہ نہیں سُنے جائیں گے ہاں اگر گواہوں سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ بائع نے خود اقرار کیا ہے کہ مستحق کی ملک ہے تو یہ گواہ مقبول ہوں گے اور اس کو بائع سے ثمن واپس کرلینے کا حق ہوجائے گا اور مشتری یہ بھی کرسکتا ہے کہ بائع پر حلف دے کہ وہ قسم کھا جائے کہ مستحق کا نہیں ہے اگر بائع نے اس قسم سے انکار کیا مشتری کو ثمن واپس لینے کا حق ہوجائے گا۔[3] (درر)

مسئلہ ۱۴: استحقاق میں ثمن واپس لینے کا حق اُس وقت ہے کہ دعویٰ اُس پر ہو جو چیز بائع کے یہاں تھی اور اگر اُس میں تغیر آگیا [4] اتنا کہ اگر غصب کیا ہوتا تو مالک ہوجاتا اور اس پر استحقاق ہوا تو بائع سے ثمن نہیں لے سکتا مثلاً کپڑا خریدا اُسے قطع کرکے سلالیا اس کے بعد مستحق نے گواہوں سے ثابت کیا جب بھی مشتری بائع سے نہیں لے سکتا کیونکہ یہ استحقاق اُس کی ملک پر نہیں وہ کُرتے کا مدعی ہے اور اس نے بائع سے کرتہ کہاں خریدا ہاں اگر اُس نے گواہ سے یہ ثابت کیا کہ یہ کپڑا میرا تھا جب کہ کُرتا نہ تھا تو اب مشتری بائع سے لے گا۔ یوہیں گیہوں خریدے تھے آٹا پس گیا آٹے کا مستحق نے دعویٰ کیا تو مشتری واپس نہیں لے سکتا اور اگر یہ کہا کہ پسنے سے قبل گیہوں میرے تھے، اسی طرح گوشت خریدا تھا، پکوالیا۔[5] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۵: مشتری نے بائع سے یوں کہا کہ اگر استحقاق ہوگا تو ثمن واپس نہ لوں گا پھر بھی بعد استحقاق ثمن واپس لے سکتا ہے اور وہ قول لغو [6] ہے کہ ابرا یعنی معافی قابل تعلیق [7] نہیں۔[8] (فتح)

---

[1] ...... قسم۔

[2] ...... "درر الحکام" و "غرر الاحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۱.

[3] ...... "درر الحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۱.

[4] ...... یعنی تبدیلی آگئی۔

[5] ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۶، ص ۱۸۶.

[6] ...... فضول۔

[7] ...... یعنی معلق کرنے کے قابل۔

[8] ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۶، ص ۱۸۸.

مسئلہ ۱۶: بائع مر گیا ہے اور اُس کا وارث بھی کوئی نہیں اور مشتری پر استحقاق ہوا تو قاضی خود بائع کا ایک وصی مقرر کرے گا اور مشتری اُس سے ثمن واپس لے گا۔ بائع کہتا ہے یہ جانور میرے گھر کا بچہ ہے مگر اس کو ثابت نہ کرسکا یا وہ بیع ہی سے انکار کرتا ہے جب بھی مشتری ثمن واپس لے سکتا ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: مشتری نے جس سے خریدا ہے وہ وکیل بالبیع[2] ہے اور مشتری نے ثمن اُسی کو دیا ہے تو اُسی وکیل کے مال سے ثمن وصول کرسکتا ہے اس کا بھی انتظار کرنا ضرور نہیں کہ موکل اُس کو دے تو مشتری لے اور اگر مشتری نے ثمن خود موکل کو دیا ہے تو اتنا انتظار کرنا ہوگا کہ وہ موکل[3] سے وصول کرے تب یہ اُس سے لے۔ بائع نے اگر مشتری سے کہا تمھیں معلوم ہے یہ چیز میری تھی اور یہ گواہ جھوٹے ہیں مشتری نے اس کی تصدیق کی جب بھی بائع سے ثمن واپس لے سکتا ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: مشتری کے پاس سے مستحق کے پاس مبیع پہنچ گئی اور ابھی تک قاضی نے حکم نہیں دیا ہے تو مشتری اُس سے اپنی چیز واپس لے سکتا ہے یا یہ کہ وہ گواہوں سے اپنی ہونا ثابت کرے اور اس وقت بائع سے ثمن لینے کا حقدار ہوگا اور اگر مستحق کے یہاں صورت مذکورہ میں ہلاک ہوگئی تو مشتری اس مستحق پر دعوے کرے کہ تونے بلا حکم قاضی میری چیز لے لی ہے اور وہ میری ملک تھی اور اب تیرے پاس ہلاک ہوگئی لہٰذا اس کی قیمت ادا کر اب اگر مستحق گواہوں سے اپنی ہونا ثابت کردے گا تو مشتری بائع سے ثمن لے سکتا ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: ایک جانور مادہ خریدا مشتری کے یہاں اُس کے بچہ پیدا ہوا مستحق نے اُس پر دعویٰ کیا اور گواہوں سے ثابت کردیا تو مستحق جانور کو بھی لے گا اور بچہ کو بھی بلکہ اگر کسی نے اُس بچہ کو مار ڈالا یا نقصان پہنچایا جس کا معاوضہ لیا جاچکا ہے وہ بھی مستحق لے گا مگر یہ ضروری ہے کہ قاضی نے اس کا بھی حکم دیا ہو صرف اُس جانور کا حکم دینا بچہ کا حکم نہیں۔ یہ حکم بچہ ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جتنے زوائد ہیں وہ سب مستحق کو ملیں گے جب کہ قاضی نے اس کا فیصلہ کیا ہو اور اگر مستحق نے گواہوں سے ثابت نہیں کیا ہے بلکہ خود اس شخص نے اقرار کیا ہے تو بچہ مستحق کو نہیں ملے گا صرف وہ جانور ہی ملے گا ہاں اگر مستحق نے بچہ کا بھی دعویٰ کیا ہو اور ذی الید[6] نے صرف جانور کا اقرار کیا تو جانور اور بچہ دونوں مستحق کو ملیں گے اور دیگر زوائد کا بھی یہی حکم ہے۔

---

[1] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ٤٥٥.

[2] ...... بیچنے کا وکیل۔

[3] ......وکیل کرنے والا۔

[4] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ٤٥٦.

[5] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ٤٥٦.

[6] ......یعنی جس کے قبضے میں ہے۔

زوائد ہلاک ہوگئے تو ان کا ضمان[1] نہیں گواہ واقرار میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ بینہ (گواہ) حجت کاملہ اور متعدیہ ہے کہ جس کے متعلق قائم ہو اُسی پر منتصر[2] نہیں رہتا اور اقرار حجت قاصرہ ہے کہ یہ تجاوز نہیں کرتا۔[3] (ہدایہ، فتح القدیر، درمختار)

مسئلہ ۲۰: تناقض یعنی پہلے ایک کلام کہنا پھر اُس کے خلاف بتانا مانع دعویٰ ہے۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ ① پہلا کلام کسی شخص معین کے متعلق ہو، ورنہ مانع نہیں مثلاً پہلے کہا تھا فلاں شہر والوں کے ذمہ میرا کوئی حق نہیں پھر اسی شہر کے کسی خاص آدمی پر دعویٰ کیا یہ دعویٰ مسموع[4] ہے۔ ② یہ بھی ضرور ہے کہ پہلا کلام بھی اس نے قاضی کے سامنے بولا ہو یا قاضی کے حضور[5] اس کا ثبوت گزرا ہو، ورنہ قابل اعتبار نہیں۔ ③ یہ بھی ضرور ہے کہ خصم[6] نے اس کی تصدیق نہ کی ہو، اگر اس نے تصدیق کردی تو تناقض کا کچھ اثر نہیں۔ ④ یہ بھی ضرور ہے کہ قاضی نے اس کی تکذیب نہ کی ہو، تکذیب سے تناقض اُٹھ جاتا ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: کسی لونڈی کی نسبت دعویٰ کیا کہ یہ میری منکوحہ ہے پھر یہ کہتا ہے کہ میری ملک ہے یہ تناقض ہے اور دعوٰی ملک مسموع نہیں جس طرح تناقض اس کے لیے مانع[8] ہے دوسرے کے لیے بھی مانع ہے، مثلاً کہتا ہے یہ چیز فلاں کی ہے، اُس نے مجھے وکیل بالخصومۃ (وکیل مقدمہ) کیا ہے پھر کہتا ہے کہ یہ چیز فلاں کی ہے (دوسرے کا نام لے کر) اُس نے مجھے وکیل بالخصومۃ کیا ہے، یہ تناقض ہے اور مانع دعویٰ ہے۔ ہاں اگر اس کی دونوں باتوں میں تطبیق[9] ممکن ہو تو مسموع ہوگا مثلاً اسی مثال مفروض[10] میں وہ بیان دیتا ہے کہ جب پہلے میں مدعی ہو کر آیا تھا اُس وقت وہ چیز اُسی کی تھی اور اس نے مجھے وکیل کیا تھا اور اب یہ چیز اُس کی نہیں بلکہ اِس کی ہے اور اس نے مجھے وکیل کیا ہے۔ تناقض کی بہت سی صورتیں ہیں اس کی بعض مثالیں ذکر کیجاتی ہیں۔

---

[1] ...... تاوان۔

[2] ...... انحصار۔

[3] ...... "الھدایة"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۲، ص ٦٦.
و "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج٦، ص ١٨٢-١٨٣.
و "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج٧، ص ٤٥٨-٤٦٠.

[4] ...... قابل قبول۔ [5] ...... یعنی قاضی کے سامنے۔ [6] ...... مدِ مقابل۔

[7] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، مطلب: فی ولد المغرور، ج٧، ص ٤٦٠.

[8] ...... روک۔ [9] ...... مطابقت۔

[10] ...... فرض کی گئی مثال۔

① ایک شخص کی نسبت دعویٰ کرتا ہے کہ وہ میرا بھائی ہے اور میں حاجت مند ہوں میرا نفقہ اُس سے دلوایا جائے اُس نے جواب دیا کہ یہ میرا بھائی نہیں ہے اس کے بعد مدعی مرگیا اور مدعیٰ علیہ آتا ہے اور میراث مانگتا ہے اور کہتا ہے میرے بھائی کا ترکہ مجھ کو دیا جائے یہ نامسموع[1] ہے۔

② پہلے ایک چیز کی نسبت کہا یہ وقف ہے پھر کہتا ہے میری ملک ہے نامسموع ہے۔

③ پہلے کوئی چیز دوسرے کی بتائی پھر کہتا ہے میری ہے یہ نامسموع ہے اور اگر پہلے اپنی بتائی پھر دوسرے کی تو مسموع ہے کہ اپنی کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اُس چیز کو خصوصیت کے ساتھ برتتا تھا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: یہ جو کہا گیا کہ تناقض مانع دعویٰ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایسی چیز میں تناقض ہو جس کا سبب ظاہر تھا اور جو چیزیں ایسی ہیں جن کے سبب مخفی ہوتے ہیں اُن میں تناقض مانع دعویٰ نہیں مثلاً ایک مکان خریدا یا کرایہ پر لیا پھر اسی مکان کی نسبت دعویٰ کرتا ہے کہ یہ میرے باپ نے میرے لیے خریدا جب میں بچہ تھا یا میرے باپ کا مکان ہے جو بطور وراثت مجھے ملا بظاہر یہ تناقض[3] موجود ہے مگر مانع دعویٰ نہیں ہوسکتا ہے کہ پہلے اُسے علم نہ تھا اس بنا پر خریدا اب جب کہ معلوم ہوا یہ کہتا ہے اگر اپنی پچھلی بات گواہوں سے ثابت کردے تو مکان اسے مل جائے گا۔ رومال میں لپٹا ہوا کپڑا خریدا پھر کہتا ہے یہ تو میرا ہی تھا میں نے پہچانا نہ تھا یہ بات معتبر ہے۔ دو بھائیوں نے ترکہ تقسیم کیا پھر ایک نے کہا فلاں چیز والد نے مجھے دیدی تھی اگر یہ بات اپنے بچپنے کی بتاتا ہے قبول ہے ورنہ نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: نسب، طلاق، حریت ان کے اسباب مخفی ہیں ان میں تناقض مضر[5] نہیں مثلاً کہتا ہے یہ میرا بیٹا نہیں پھر کہا میرا بیٹا ہے نسب ثابت ہوگیا اور اگر پہلے کہا یہ میرا لڑکا ہے پھر کہتا ہے نہیں ہے تو یہ دوسری بات نامعتبر ہے کیونکہ نسب ثابت ہوجانے کے بعد منتفی نہیں ہوسکتا[6] یہ اُس وقت ہے کہ لڑکا بھی اُس کی تصدیق کرے اور اگر اس نے اُس کو اپنا لڑکا بتایا مگر وہ انکار کرتا ہے تو نسب ثابت نہیں ہاں لڑکے نے انکار کے بعد پھر اقرار کرلیا تو ثابت ہوجائے گا۔ پہلے کہا میں فلاں کا وارث نہیں

---

1 ...... ناقابل قبول۔

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، مطلب: فی مسائل التناقض، ج۷، ص ۴۶۲.

3 ...... تضاد۔

4 ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ص ۴۶۳.

5 ...... نقصان دہ۔ 6 ...... یعنی اس کی نفی نہیں کی جاسکتی۔

پھر کہا وارث ہوں اور میراث پانے کی وجہ بھی بتاتا ہے تو بات مان لی جائے گی۔ یہ بات کہ فلاں شخص میرا بھائی ہے یہ اقرار معتبر نہیں یعنی اس کہنے کی وجہ سے اس کے باپ سے اُس کا نسب ثابت نہ ہوگا کہ غیر پر اقرار کرنے کا اسے کوئی حق نہیں۔ یہ کہا کہ میرا باپ فلاں شخص ہے اُس نے بھی مان لیا نسب ثابت ہوگیا پھر وہ شخص دوسرے کا نام لے کر کہتا ہے میرا باپ فلاں ہے یہ بات نامسموع ہے کہ پہلے شخص کے حق کا ابطال [1] ہے اور اگر پہلے شخص نے اس کی تصدیق نہیں کی ہے مگر تکذیب [2] بھی نہیں کی ہے جب بھی دوسرے کو اپنا باپ نہیں بتا سکتا۔ طلاق میں تناقض کی صورت یہ ہے کہ عورت نے اپنے شوہر سے خلع کرایا اس کے بعد یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے تین طلاقیں خلع سے پہلے ہی دیدی تھیں لہٰذا بدل خلع واپس کیا جائے یہ دعویٰ مسموع ہے اگر گواہوں سے ثابت کردے گی بدل خلع واپس ملے گا کیونکہ طلاق میں شوہر مستقل ہے عورت کی موجودگی یا علم ضرور نہیں پہلے عورت کو معلوم نہ تھا اس لیے خلع کرایا اب معلوم ہوا تو بدل خلع کی واپسی کا دعویٰ کیا۔ عورت نے شوہر کے ترکہ سے اپنا حصہ لیا دیگر ورثہ نے اس کی زوجیت کا اقرار کیا تھا پھر یہی لوگ کہتے ہیں کہ اس کے شوہر نے حالت صحت میں تین طلاقیں دیدی تھیں اگر معتبر گواہوں سے ثابت کردیں عورت سے ترکہ [3] واپس لے لیں۔ حریت کی دو صورتیں ہیں ایک اصلی، دوسری عارضی، اصلی تو یہ کہ آزاد پیدا ہی ہوا، رقیت [4] اُس پر طاری ہی نہ ہوئی اس کی بنا علوق (نطفہ قرار پانے) پر ہی ہوسکتا ہے کہ اس کے ماں باپ حر [5] ہیں مگر اسے علم نہیں یہ لوگوں سے اپنا غلام ہونا بیان کرتا ہے پھر اسے معلوم ہوا کہ اس کے والدین آزاد تھے اب آزادی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور حریت عارضی کی بنا عتق [5] پر ہے عتق میں مولے [6] مستقل [7] ومتفرد [8] ہے ہوسکتا ہے کہ اُس نے آزاد کردیا اور اسے خبر نہ ہوئی اس لیے اپنے کو غلام بتاتا ہے جب معلوم ہوا کہ آزاد ہو چکا ہے آزاد کہتا ہے۔ [9] (درر، غرر، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: غلام نے خریدار سے کہا تم مجھے خریدلو میں فلاں کا غلام ہوں خریدار نے اس کی بات پر بھروسہ کیا اسے خریدلیا اب معلوم ہوا کہ وہ غلام نہیں بلکہ آزاد ہے اگر بائع یہاں موجود ہے یا غائب ہے مگر معلوم ہے کہ وہ فلاں جگہ ہے تو اس غلام سے مطالبہ نہیں ہوگا بائع کو پکڑیں گے اُس سے ثمن وصول کریں گے۔ اور اگر بائع لاپتہ ہے یا مر گیا ہے اور ترکہ بھی نہیں چھوڑا

---

[1] ...... باطل کرنا۔ [2] ...... جھٹلانا۔ [3] ...... وہ مال جو میت اپنے ورثاء کے لیے چھوڑ جائے۔ [4] ...... غلامی۔

[5] ...... آزاد۔ [6] ...... آقا، مالک۔

[7] ...... بااختیار۔ [8] ...... اکیلا، یگانہ۔

[9] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، مطلب: فی مسائل التناقض، ج۷، ص ۴۶۳.

و "دررالحکام" و "غررالاحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۱.

ہے تو اُسی غلام سے مطالبہ وصول کیا جائے گا اور ترکہ چھوڑ مرا ہے تو ترکہ سے وصول کریں۔ غلام سے وصول کیا ہے تو وہ جب بائع کو پائے اُس سے وصول کرے اور اگر اُس نے صرف اتنا کہا ہے کہ میں غلام ہوں یا یہ کہا مجھے خرید لو تو اس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۵: صورت مذکورہ میں اس نے مرتہن[2] سے کہا مجھے رہن رکھ لو میں فلاں کا غلام ہوں اُس نے رکھ لیا بعد میں معلوم ہوا غلام نہیں ہے حر ہے تو چاہے راہن حاضر ہو یا غائب یہ معلوم ہے کہ فلاں جگہ ہے یا معلوم نہ ہو بہرحال غلام سے رقم نہیں وصول کی جائے گی اور اگر اجنبی نے کہا کہ اسے خرید لو یہ غلام ہے اور اس کی بات پر اطمینان کر کے خرید لیا بعد میں معلوم ہوا وہ آزاد ہے اُس اجنبی سے ضمان[3] نہیں لیا جاسکتا کیونکہ غیر ذمہ دار شخص کی بات ماننا خود دھوکا کھانا ہے اور یہ خود اس کا قصور ہے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۶: جائداد غیر منقولہ[5] بیع کر دی پھر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ جائداد وقف ہے اور اس پر گواہ پیش کرتا ہے، یہ گواہ سُنے جائیں گے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۷: ایک چیز خریدی اور ابھی اُس پر قبضہ بھی نہیں کیا کہ مستحق نے دعویٰ کیا تو جب تک بائع و مشتری دونوں حاضر نہ ہوں وہ دعویٰ مسموع نہیں اگر دونوں کی موجودگی میں مستحق کے موافق فیصلہ ہوا اور ان میں سے کسی نے یہ ثابت کر دیا کہ مستحق نے ہی اسکو بائع کے ہاتھ بیچا تھا اور بائع نے مشتری کے ہاتھ تو گواہی مقبول ہے اور بیع لازم۔[7] (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۸: مستحق نے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ یہ چیز میرے پاس سے اتنے دنوں سے غائب ہے مثلاً ایک سال سے مشتری[8] نے بائع کو یہ واقعہ سُنایا بائع نے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ اس چیز کا دو برس سے میں مالک ہوں ان دونوں بیانوں کا محصل[9] یہ ہوا کہ مستحق و بائع[10] دونوں نے ملک مطلق کا دعویٰ کیا ہے اور بائع نے ملک کی تاریخ بتائی ہے مگر مستحق نے

---

[1] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ص٤٦٥ .

[2] ...... جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے۔

[3] ...... تاوان۔

[4] ...... "الھدایة"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۲، ص٦٧ .

[5] ...... جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہوں غیر منقولہ کہلاتی ہیں۔

[6] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ص٤٦٦ .

[7] ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج٦، ص١٨٧ .

[8] ...... خریدار۔

[9] ...... خلاصہ کلام۔

[10] ...... بیچنے والا۔

ملک کی کوئی تاریخ نہیں بیان کی کیونکہ مستحق یہ کہتا ہے کہ اتنے دنوں سے چیز غائب ہوگئی ہے یہ نہیں بتایا کہ اتنے دنوں سے میں اس کا مالک ہوں اور ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ ذی الید[1] کا بینہ[2] قبول نہیں ہوتا خارج[3] کے گواہ مقبول ہوں گے اور چیز مستحق کو ملے گی۔[4] (درر، غرر)

مسئلہ ۲۹: مشتری کو خریداری کے وقت یہ معلوم ہے کہ چیز دوسرے کی ہے بائع کی نہیں ہے باوجود اس کے خرید لی اب مستحق نے دعویٰ کر کے وہ چیز لے لی تو بھی مشتری بائع سے ثمن واپس لے سکتا ہے وہ علم رجوع سے مانع نہیں لہٰذا اگر لونڈی کو خرید کر اُم ولد[5] بنایا تھا اور جانتا تھا کہ بائع نے اسے غصب کیا ہے تو اُس کا بچہ آزاد نہ ہوگا بلکہ غلام ہوگا اور ثمن کی واپسی کے وقت اگر بائع نے گواہوں سے یہ ثابت بھی کیا کہ خود مشتری نے ملکِ مستحق[6] کا اقرار کیا تھا تو بھی ثمن کی واپسی پر اِس کا کچھ اثر نہ پڑے گا جبکہ مستحق نے گواہوں سے اپنی ملک ثابت کی ہو۔[7] (درر، غرر)

مسئلہ ۳۰: اگر مشتری نے بائع کی ملک کا اقرار کیا مگر مستحق نے اپنا حق ثابت کر کے چیز لے لی اور مشتری نے ثمن واپس لیا جب بھی بائع کے لیے جو پہلے اقرار کر چکا ہے وہ بدستور باقی ہے یعنی وہ چیز کسی صورت سے مشتری کے پاس پھر آجائے مثلاً کسی نے اس کو ہبہ کر دی یا اس نے پھر خرید لی تو اس کو یہی حکم دیا جائے گا کہ بائع کو دیدے اور اگر ملک بائع کا اقرار نہیں کیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ بائع کو دے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: مشتری نے پوری مبیع پر قبضہ کیا پھر اس کے جز کا مستحق نے دعویٰ کیا تو اتنے جز کی بیع فسخ[9] کر دی جائے گی باقی کی بدستور رہے گی ہاں اگر مبیع[10] ایسی چیز ہے کہ ایک جُز جدا کر دینے سے اُس میں عیب پیدا ہو جاتا ہے مثلاً مکان 'باغ' غلام ہے یا مبیع دو چیز ہے مگر دونوں بمنزلہ ایک چیز کے ہیں جیسے تلوار و میان اور ایک مستحق نے لے لی تو مشتری کو اختیار ہے کہ باقی میں بیع کو باقی رکھے یا واپس کر دے اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں مثلاً مبیع دو غلام ہے یا دو کپڑے اور ایک مستحق نے لے لیا یا غلہ وغیرہ ایسی چیز ہے جس میں تقسیم مضر نہ ہو تو واپس نہیں کر سکتا جو کچھ بچی ہے اُسے رکھے اور جو کچھ مستحق نے لے لی

---

[1] ...... یعنی جس کے قبضہ وہ چیز موجود ہے۔

[2] ...... گواہ۔

[3] ...... یعنی ذی الید کے علاوہ۔

[4] ...... "الدرر الحکام" و "غرر الاحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۲

[5] ...... وہ لونڈی جس سے پیدا ہونے والے بچے کے نسب کو آقا اپنی طرف منسوب کرے۔

[6] ...... استحقاق (حق) ملکیت۔

[7] ...... "الدرر الحکام" و "غرر الاحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۲ .

[8] ...... "الدر المختار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۶۸ .

[9] ...... ختم، باطل۔

[10] ...... بیچی گئی چیز۔

اُتنے کا ثمن حصہ مطابق بائع سے لے۔[1] (درر، غرر)

مسئلہ ۳۲: مبیع کے ایک جز پر ابھی قبضہ کیا تھا کہ مستحق نے اسی جز یا دوسرے جز پر اپنا حق ثابت کیا تو مشتری کو بیع فسخ کر دینے کا بہرحال اختیار ہے حصہ کرنے سے مبیع میں عیب پیدا ہوتا ہو یا نہ ہو۔[2] (درر، غرر)

مسئلہ ۳۳: مکان کے متعلق حقِ مجہول کا دعویٰ ہوا یعنی مدعی نے اتنا کہا کہ میرا اس میں حصہ ہے یہ نہیں بتایا کہ کتنا مدعی علیہ نے سو روپے دیکر اُس سے مصالحت کر لی پھر ایک ہاتھ کے علاوہ سارا مکان دوسرے مستحق نے اپنا ثابت کیا تو پہلے جس سے صلح ہو چکی ہے اُس سے کچھ نہیں لے سکتا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ایک ہاتھ جو بچا ہے وہی اُس کا ہو۔ اور اگر پہلے مدعی نے پورے مکان کا دعویٰ کیا اور سو روپے پر صلح ہوئی تو جتنا مستحق لے گا اُس کے حصہ کے مطابق سو روپے میں سے واپس لیا جائے گا اور مستحق نے کُل لیا تو پورے سو روپے واپس لے گا۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۴: ایک شخص کی دوسرے پر اشرفیاں ہیں بجائے اشرفیوں کے دونوں میں روپیوں پر مصالحت ہوئی اور وہ روپے دے بھی دیے اس کے بعد ایک تیسرے شخص نے استحقاق کیا کہ یہ روپے میرے ہیں تو اشرفیوں والا اُس سے اشرفیاں لے گا اور وہ صلح جو روپے پر ہوئی تھی باطل ہوگئی۔[4] (درر، غرر)

مسئلہ ۳۵: مکان خریدا اور اس میں تعمیر کی پھر کسی نے وہ مکان اپنا ثابت کر دیا تو مشتری بائع سے صرف ثمن لے سکتا ہے عمارت کے مصارف نہیں لے سکتا۔ یونہی مشتری نے مکان کی مرمت کرائی تھی یا کوآں کھدوایا یا صاف کرایا تو ان چیزوں کا معاوضہ نہیں مل سکتا اور اگر دستاویز[5] میں یہ شرط لکھی ہوئی ہے کہ جو کچھ مرمت میں صرف ہوگا بائع کے ذمہ ہوگا تو بیع ہی فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر کوآں کھودوایا اور اینٹ پتھروں سے وہ جوڑا گیا تو کھودنے کے دام نہیں ملیں گے چُنائی[6] کی قیمت ملے گی اور اگر یہ شرط تھی کہ بائع کے ذمہ کُھدائی ہوگی تو بیع فاسد ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: غلام خریدا اور اُس کو مال کے بدلے میں آزاد کر دیا پھر مستحق نے اُس کو اپنا ثابت کیا تو مشتری سے وہ

---

[1] ......"الدرر الحكام شرح غرر الاحكام"، كتاب البيوع، باب الاستحقاق، الجزء الثاني، ص ۱۹۳.

[2] ......"الدرر الحكام شرح غرر الاحكام"، كتاب البيوع، باب الاستحقاق، الجزء الثاني، ص ۱۹۳.

[3] ......"الهداية"، كتاب البيوع، باب الاستحقاق، ج ۲، ص ٦٧.

[4] ......"الدرر الحكام" و "غرر الاحكام"، كتاب البيوع، باب الاستحقاق، الجزء الثاني، ص ۱۹۲.

[5] ......تحریر۔

[6] ......اینٹ یا پتھر سے دیوار اُٹھانا۔

[7] ......"الدر المختار"، كتاب البيوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ٤٧٢-٤٧٤.

مال نہیں لے سکتا۔ مکان کو غلام کے بدلے میں خرید ااور وہ مکان شفیع[1] نے شفعہ کرکے لے لیا پھر اُس غلام میں استحقاق[2] ہوا تو شفعہ باطل ہوگیا بائع اُس مکان کو شفیع سے واپس لے۔[3] (درمختار)

بیع سلم کا بیان

حدیث (۱): صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے، ملاحظہ فرمایا کہ اہل مدینہ ایک سال، دو سال، تین سال تک پھلوں میں سلم کرتے ہیں۔ فرمایا: ''جو بیع سلم کرے، وہ کیلِ معلوم[4] اور وزنِ معلوم[5] میں مدت معلوم تک کے لیے سلم کرے۔''[6]

حدیث (۲): ابوداود و ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی چیز میں سلم کرے، وہ قبضہ کرنے سے پہلے تصرف نہ کرے۔''[7]

حدیث (۳): صحیح بخاری شریف میں محمد بن ابی مجالد سے مروی، کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد اور ابو ہریرہ نے مجھے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس بھیجا کہ جا کر اُن سے پوچھو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابۂ کرام گیہوں میں سلم کرتے تھے یا نہیں؟ میں نے جا کر پوچھا، اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم ملک شام کے کاشتکاروں سے گیہوں اور جَو اور منقے[8] میں سلم کرتے تھے، جس کا پیمانہ معلوم ہوتا اور مدت بھی معلوم ہوتی۔ میں نے کہا اُن سے کرتے ہوں گے جن کے پاس اصل ہوتی یعنی کھیت یا باغ ہوتا۔ اُنھوں نے کہا، ہم یہ نہیں پوچھتے تھے کہ اصل اُس کے پاس ہے یا نہیں۔[9]

مسئلہ ا: بیع کی چار صورتیں ہیں: ① دونوں طرف عین ہوں یا ② دونوں طرف ثمن یا ③ ایک طرف عین اور ایک طرف ثمن اگر دونوں طرف عین ہو اُس کو مقایضہ کہتے ہیں اور دونوں طرف ثمن ہو تو بیع صرف کہتے ہیں اور تیسری صورت میں کہ

---

[1] ...... حق شفعہ کا دعویٰ کرنے والا۔
[2] ...... یعنی کسی کا حق ثابت ہوجائے۔
[3] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ص۴۷۷.
[4] ...... یعنی معلوم ماپ کے ساتھ۔
[5] ...... یعنی وزن معلوم کے ساتھ۔
[6] ...... "صحیح مسلم"، کتاب المساقاۃ... إلخ، باب السلم، الحدیث: ۱۲۷-(۱۶۰۴)، ص۸۶۷.
و"صحیح البخاری"، کتاب السلم، باب السلم فی وزن معلوم، الحدیث: ۲۲۴۰، ج۲، ص۵۷.
[7] ...... "مشکاۃ المصابیح"، کتاب البیوع، باب السلم والرہن، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۸۹۱، ج۲، ص۱۵۶.
[8] ...... سوکھے ہوئے بڑے انگور۔
[9] ...... "صحیح البخاری"، کتاب السلم، باب السلم الی من لیس عندہ اصل، الحدیث: ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ج۲، ص۵۷، ۵۸.

ایک طرف عین ہو اور ایک طرف ثمن اس کی دو صورتیں ہیں، اگر مبیع کا موجود ہونا ضروری ہو تو بیع مطلق ہے، ④ اور ثمن کا فوراً دینا ضروری ہو تو بیع سَلم ہے، لہٰذا سَلم میں جس کو خریدا جاتا ہے وہ بائع کے ذمہ دین ہے اور مشتری ثمن کو فی الحال ادا کرتا ہے۔ جو روپیہ دیتا ہے اُس کو رب السَّلم اور مسلِم کہتے ہیں اور دوسرے کو مسلَم الیہ اور مبیع کو مسلم فیہ اور ثمن کو راس المال۔ بیع مطلق کے جو ارکان ہیں وہ اس کے بھی ہیں اس کے لیے بھی ایجاب و قبول ضروری ہے ایک کہے میں نے تجھ سے سَلم کیا دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ اور بیع کا لفظ بولنے سے بھی سَلم کا انعقاد ہوتا ہے۔[1] (فتح القدیر، درمختار)

(بیع سلم کے شرائط)

بیع سَلم کے لیے چند شرطیں ہیں جن کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) عقد میں شرط خیار نہ ہو نہ دونوں کے لیے نہ ایک کے لیے۔

(۲) راس المال کی جنس کا بیان کہ روپیہ ہے یا اشرفی یا نوٹ یا پیسہ۔

(۳) اُس کی نوع کا بیان یعنی مثلاً اگر وہاں مختلف قسم کے روپے اشرفیاں رائج ہوں تو بیان کرنا ہوگا کہ کس قسم کے روپے یا اشرفیاں ہیں۔

(۴) بیان وصف اگر کھرے کھوٹے کئی طرح کے سکے ہوں تو اسے بھی بیان کرنا ہوگا۔

(۵) راس المال کی مقدار کا بیان یعنی اگر عقد کا تعلق اُس کی مقدار کے ساتھ ہو تو مقدار کا بیان کرنا ضروری ہوگا فقط اشارہ کر کے بتانا کافی نہیں مثلاً تھیلی میں روپے ہیں تو یہ کہنا کافی نہیں کہ ان روپوں کے بدلے میں سَلم کرتا ہوں بتانا بھی پڑے گا کہ یہ سو ہیں اور اگر عقد کا تعلق اُس کی مقدار سے نہ ہو مثلاً راس المال کپڑے کا تھان یا عددی متفاوت ہو تو اس کی گنتی بتانے کی ضرورت نہیں اشارہ کر کے معین کر دینا کافی ہے۔ اگر مسلم فیہ دو مختلف چیزیں ہوں اور راس المال مکیل یا موزوں[2] ہو تو ہر ایک کے مقابل میں ثمن کا حصہ مقرر کر کے ظاہر کرنا ہوگا اور مکیل و موزوں نہ ہو تو تفصیل کی حاجت نہیں اور اگر راس المال دو مختلف چیزیں ہوں مثلاً کچھ روپے ہیں اور کچھ اشرفیاں تو ان دونوں کی مقدار بیان کرنی ضرور ہے ایک کی بیان کر دی اور ایک کی نہیں تو دونوں میں سلم صحیح نہیں۔

---

1 ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب السلم، ج٦، ص٢٠٤ و"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج٧، ص٤٧٨.

2 ...... یعنی بیع سلم میں ثمن کیلی (ماپ کے ساتھ بکنے والا) ہو یا وزنی (وزن کے ساتھ بکنے والا) ہو۔

(۶) اُسی مجلس عقد میں راس المال پر مسلم الیہ کا قبضہ ہو جائے۔

مسئلہ۲: ابتدائے مجلس میں قبضہ ہو یا آخر مجلس میں دونوں جائز ہیں اور اگر دونوں اس مجلس سے ایک ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے اور وہاں سے چل دیے، مگر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوا اور دو ایک میل چلنے کے بعد قبضہ ہوا، یہ بھی جائز ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۳: اُسی مجلس میں دونوں سو گئے یا ایک سویا اگر بیٹھا ہوا سویا تو جدائی نہیں ہوئی قبضہ درست ہے، لیٹ کر سویا تو جدائی ہوگئی۔[2] (خانیہ)

مسئلہ۴: عقد کیا اور پاس میں روپیہ نہ تھا اندر مکان میں گیا کہ روپیہ لائے اگر مسلم الیہ کے سامنے ہے تو سلم باقی ہے اور آڑ[3] ہوگئی تو سلم باطل۔ پانی میں گھسا اور غوطہ لگایا اگر پانی میلا ہے غوطہ لگانے کے بعد نظر نہیں آتا سلم باطل ہوگئی اور صاف پانی ہو کہ غوطہ لگانے پر بھی نظر آتا ہو تو سلم باقی ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ۵: مسلم الیہ راس المال پر قبضہ کرنے سے انکار کرتا ہے یعنی رب السلم نے اُسے روپیہ دیا مگر وہ نہیں لیتا حاکم اُس کو قبضہ کرنے پر مجبور کرے گا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ۶: دو سو روپے کا سَلم کیا ایک سو اسی مجلس میں دیدیے اور ایک سو کے متعلق کہا کہ مسلم الیہ کے ذمہ میرا باقی ہے وہ اس میں محسوب کرلے تو ایک سو جو دیے ہیں ان کا درست ہے اور ایک سو کا فاسد۔[6] (درر، غرر) اور وہ دین کا روپیہ بھی اسی مجلس میں ادا کردیا تو پورے میں سلم صحیح ہے اور اگر کل ایک جنس نہ ہو بلکہ جو ادا کیا ہے روپیہ ہے اور دَین جو اُس کے ذمہ باقی ہے اشرفی ہے یا اس کا عکس ہو یا وہ دَین دوسرے کے ذمہ ہے مثلاً یہ کہا کہ اس روپیہ کے اور اُن سو روپوں کے بدلے میں جو فلاں کے ذمہ میرے باقی ہیں سلم کیا ان دونوں صورتوں میں پورا سَلم فاسد ہے اور مجلس میں اُس نے ادا بھی کردیے جب بھی سلم صحیح نہیں۔[7] (درمختار)

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن عشر في السلم، الفصل الاول، ج۳، ص۱۷۹.

[2] ......"الفتاوی الخانية"، كتاب البيوع، باب السلم، فصل فيما يجوز فيه السلم ...إلخ، ج۱، ص۳۲٤.

[3] ......درمیان میں کسی چیز کا رکاوٹ بننا۔

[4] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن عشر في السلم، الفصل الأول، ج۳، ص۱۷۸.

[5] ......المرجع السابق.

[6] ......"درر الحكام شرح غرر الاحكام"، كتاب البيوع، باب السلم، ج۲، ص۱۹٦.

[7] ......"الدر المختار"، كتاب البيوع، باب السلم، ج۷، ص٤۹۲.

(۷) مسلم فیہ کی جنس بیان کرنا مثلاً گیہوں یا جو۔

(۸) اُس کی نوع کا بیان مثلاً فلاں قسم کے گیہوں۔

(۹) بیان وصف جید[1]، ردی[2]، اوسط درجہ۔

(۱۰) ماپ یا تول یا عدد یا گزوں سے اُس کی مقدار کا بیان کر دینا۔

مسئلہ ۷: ناپ میں پیمانہ یا گز اور تول میں سیر وغیرہ باٹ ایسے ہوں جس کی مقدار عام طور پر لوگ جانتے ہوں وہ لوگوں کے ہاتھ سے مفقود نہ ہو سکے تاکہ آئندہ کوئی نزاع نہ ہو سکے اور اگر کوئی برتن گھڑا یا ہانڈی مقرر کر دیا کہ اس سے ناپ کر دیا جائے گا اور معلوم نہیں کہ اس برتن میں کتنا آتا ہے یہ درست نہیں۔ یوہیں کسی پتھر کو معین کر دیا کہ اس سے تولا جائے گا اور معلوم نہیں کہ پتھر کا وزن کیا ہے یہ بھی ناجائز یا ایک لکڑی معین کر دی کہ اس سے ناپا جائے گا اور یہ معلوم نہ ہو کہ گز سے کتنی چھوٹی یا بڑی ہے یا کہا فلاں کے ہاتھ سے کپڑا ناپا جائے گا اور یہ معلوم نہیں کہ اُس کا ہاتھ کتنی گرہ اور اُنگل کا ہے یہ سب صورتیں ناجائز ہیں اور بیع میں ان چیزوں سے ناپنا یا وزن کرنا قرار پاتا تو جائز ہوتی کہ بیع میں مبیع کے ناپنے یا تولنے کے لیے کوئی میعاد نہیں ہوتی اُسی وقت ناپ تول سکتے ہیں اور سلم میں ایک مدت کے بعد ناپتے اور تولتے ہیں بہت ممکن ہے کہ اتنا زمانہ گزرنے کے بعد وہ چیز باقی نہ رہے اور نزاع[3] واقع ہو۔[4] (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۸: جو پیمانہ مقرر ہو وہ ایسا ہو کہ سمٹتا پھیلتا نہ ہو مثلاً پیالہ، ہانڈی، گھڑا اور اگر سمٹتا پھیلتا ہو جیسے تھیلی وغیرہ تو سلم جائز نہیں۔ پانی کی مشک اگرچہ پھیلتی سمٹتی ہے اس میں بوجہ رواج وعملدرآمد سلم جائز ہے۔[5] (ہدایہ)

(۱۱) مسلم فیہ دینے کی کوئی میعاد مقرر ہو اور وہ میعاد معلوم ہو فوراً دیدینا قرار پایا یہ جائز نہیں۔

مسئلہ ۹: کم سے کم ایک ماہ کی میعاد مقرر کی جائے۔ اگر رب السلم مرجائے جب بھی میعاد بدستور باقی رہے گی کہ میعاد پر اُس کے ورثہ کو مسلم فیہ ادا کرے گا اور مسلم الیہ مرگیا تو میعاد باطل ہوگئی کہ فوراً اُس کے ترکہ سے وصول کرے گا۔[6] (خانیہ)

(۱۲) مسلم فیہ وقت عقد سے ختم میعاد تک برابر دستیاب ہوتا رہے نہ اس وقت معدوم ہو نہ ادا کے وقت معدوم ہو نہ درمیان میں کسی وقت بھی وہ ناپید ہو ان تینوں زمانوں میں سے ایک میں بھی معدوم ہوا تو سلم ناجائز۔ اُس کے موجود ہونے کے

---

[1] ...... خالص، کھرا۔ [2] ...... ناقص، خراب۔ [3] ...... جھگڑا۔

[4] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب السلم، ج ٢، ص ٧٢.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن عشر... إلخ، ج ٣، ص ١٧٩.

[5] ...... "الهداية" كتاب البيوع، باب السلم، ج ٢، ص ٧٢.

[6] ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب البيوع، باب السلم، ج ١، ص ٣٣٣.

یہ معنے ہیں کہ بازار میں ملتا ہو اور اگر بازار میں نہ ملے تو موجود نہیں گے اگرچہ گھروں میں پایا جاتا ہو۔

مسئلہ ۱۰: ایسی چیز میں سلم کیا جو اس وقت سے ختم میعاد تک موجود ہے مگر میعاد پوری ہونے پر رب السلم نے قبضہ نہیں کیا اور اب وہ چیز دستیاب نہیں ہوتی تو بیع سلم صحیح ہے اور رب السلم کو اختیار ہے کہ عقد کو فسخ کردے یا انتظار کرے جب وہ چیز دستیاب ہو بازار میں ملنے لگے اُس وقت دی جائے۔[1] (عالمگیری) اگر وہ چیز ایک شہر میں ملتی ہے دوسرے میں نہیں تو جہاں مفقود[2] ہے وہاں سلم ناجائز اور جہاں موجود ہے وہاں جائز۔[3] (درمختار)

(۱۳) مسلم فیہ ایسی چیز ہو کہ معین کرنے سے معین ہو جائے۔ روپیہ اشرفی میں سلم جائز نہیں کہ یہ متعین نہیں ہوتے۔

(۱۴) مسلم فیہ اگر ایسی چیز ہو جس کی مزدوری اور بار برداری دینی پڑے تو وہ جگہ معین کردی جائے جہاں مسلم فیہ ادا کرے اور اگر اس قسم کی چیز نہ ہو جیسے مشک زعفران تو جگہ مقرر کرنا ضرور نہیں۔ پھر اس صورت میں کہ جگہ مقرر کرنے کی ضرورت نہیں اگر مقرر نہیں کی ہے تو جہاں عقد ہوا ہے وہیں ایفا کرے[4] اور دوسری جگہ کیا جب بھی حرج نہیں اور اگر جگہ مقرر ہو گئی ہے تو جو مقرر ہوئی وہاں ایفا کرے۔ چھوٹے شہر میں کسی محلّہ میں دیدے کافی ہے محلّہ کی تخصیص ضرور نہیں اور بڑے شہر میں بتانے کی ضرورت ہے کہ کس محلّہ یا شہر کے کس حصہ میں ادا کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۱۱: بیع سَلَم کا حکم یہ ہے کہ مسلم الیہ ثمن کا مالک ہو جائے گا اور رب السلم مسلم فیہ کا۔ جب یہ عقد صحیح ہو گیا اور مسلم الیہ نے وقت پر مسلم فیہ کو حاضر کردیا تو رب السلم کو لینا ہی ہے، ہاں اگر شرائط کے خلاف وہ چیز ہے تو مسلم الیہ کو مجبور کیا جائے گا کہ جس چیز پر بیع سلم منعقد ہوئی وہ حاضر لائے۔[5] (عالمگیری)

(بیع سلم کس چیز میں درست ہے اور کس میں نہیں)

مسئلہ ۱۲: بیع سَلَم اُس چیز کی ہوسکتی ہے جس کی صفت کا انضباط[6] ہو سکے اور اُس کی مقدار معلوم ہو سکے وہ چیز کیلی

---

[1] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن عشر في السلم، الفصل الأول، ج٣، ص١٨٠.

[2] ...... یعنی جہاں پائی نہیں جاتی۔

[3] ......"الدر المختار"، كتاب البيوع، باب السلم، ج٧، ص٤٨٣.

[4] ...... یعنی جس جگہ بیع سلم کا معاملہ ہوا وہیں بائع مسلم فیہ (مبیع) کو ادا کرے۔

[5] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن عشر في السلم، ج٣، ص١٨٠.

[6] ...... پختگی۔

ہو جیسے جَو، گیہوں یا وزنی جیسے لوہا، تانبا، پیتل یا عددی متقارب[1] جیسے اخروٹ، انڈا، پیسہ، ناشپاتی، نارنگی، انجیر وغیرہ۔ خام اینٹ اور پختہ اینٹوں میں سلم صحیح ہے جبکہ سانچا مقرر ہو جائے جیسے اس زمانہ میں عموماً دس انچ طول ۵ انچ عرض کی ہوتی ہیں، یہ بیان بھی کافی ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: زرعی چیز میں بھی سلم جائز ہے جیسے کپڑا اس کے لیے ضروری ہے کہ طول وعرض[3] معلوم ہو اور یہ کہ وہ سوتی ہے یا ٹسری[4] یا ریشمی یا مرکب اور کیسا بنا ہوا ہوگا مثلاً فلاں شہر کا، فلاں کارخانہ، فلاں شخص کا اُس کی بناوٹ کیسی ہوگی باریک ہوگا موٹا ہوگا اُس کا وزن کیا ہوگا جب کہ بیع میں وزن کا اعتبار ہوتا ہو یعنی بعض کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کا وزن میں کم ہونا خوبی ہے اور بعض میں وزن کا زیادہ ہونا۔[5] (درمختار) بچھونے، چٹائیاں، دریاں، ٹاٹ، کمل، جب ان کا طول وعرض و صفت سب چیزوں کی وضاحت ہو جائے تو ان میں بھی سلم ہو سکتا ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: نئے گیہوں میں سَلم کیا اور ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہیں یہ ناجائز ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: گیہوں، جواگرچہ کیلی[8] ہیں مگر سلم میں ان کی مقدار وزن سے مقرر ہوئی مثلاً اتنے روپے کے اتنے من گیہوں یہ جائز ہے[9] کیونکہ یہاں اس طرح مقدار کا تعین ہو جانا ضروری ہے کہ نزاع باقی نہ رہے اور وزن میں یہ بات حاصل ہے البتہ جب اُس کا تبادلہ اپنی جنس سے ہوگا تو وزن سے برابری کافی نہیں ناپ سے برابر کرنا ضرور ہوگا جس کو پہلے ہم نے بیان کر دیا ہے۔

مسئلہ ۱۶: جو چیزیں عددی ہیں اگر سلم میں ناپ یا وزن کے ساتھ ان کی مقدار کا تعین ہوا تو کوئی حرج نہیں۔[10] (درمختار)

---

[1] ...... گنتی سے بکنے والی وہ اشیاء جن کے افراد میں زیادہ تفاوت (فرق) نہ ہو۔

[2] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۷، ص ۴۸۰.

[3] ...... لمبائی اور چوڑائی۔

[4] ...... مصنوعی ریشم سے بنا ہوا کپڑا۔

[5] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۷، ص ۴۸۰.

[6] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۷، ص ۴۸۰.

[7] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثانی، ج۳، ص ۱۸۲.

[8] ...... ماپ کے ذریعے بکنے والی چیز کیلی کہلاتی ہے۔

[9] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۷، ص ۴۷۹.

[10] ...... المرجع السابق، ص ۴۸۱.

مسئلہ ۱۷: دودھ دہی میں بھی بیع سلم ہوسکتی ہے ناپ یا وزن جس طرح سے چاہیں اس کی مقدار معین کرلیں۔ گھی تیل میں بھی درست ہے وزن سے یا ناپ سے[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بھوسہ میں سلم درست ہے اس کی مقدار وزن سے مقرر کریں جیسا کہ آج کل اکثر شہروں میں وزن کے ساتھ بھُس بکا کرتا ہے یا بوریوں کی ناپ مقرر ہو جب کہ اس سے تعین ہو جائے ورنہ جائز نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: عددی متفاوت جیسے تربز، کدو، آم، ان میں گنتی سے سلم جائز نہیں۔[3] (درمختار) اور اگر وزن سے سلم کیا ہو کہ اکثر جگہ کدو وزن سے بکتا بھی ہے اس میں وزن سے سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰: مچھلی میں سلم جائز ہے خشک مچھلی ہو یا تازہ۔ تازہ میں یہ ضرور ہے کہ ایسے موسم میں ہو کہ مچھلیاں بازار میں ملتی ہوں یعنی جہاں ہمیشہ دستیاب نہ ہوں کبھی ہوں کبھی نہیں وہاں یہ شرط ہے۔ مچھلیاں بہت قسم کی ہوتی ہیں لہٰذا قسم کا بیان کرنا بھی ضروری ہے اور مقدار کا تعین وزن سے ہو عدد سے نہ ہو کیونکہ ان کے عدد میں بہت تفاوت[4] ہوتا ہے۔ چھوٹی مچھلیوں میں ناپ سے بھی سلم درست ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: بیع سلم کسی حیوان میں درست نہیں۔ نہ لونڈی غلام میں۔ نہ چوپایہ میں، نہ پرند میں حتیٰ کہ جو جانور یکساں ہوتے ہیں مثلاً کبوتر، بٹیر، قمری، فاختہ، چڑیا، ان میں بھی سلم جائز نہیں، جانوروں کی سری پائے میں بھی بیع سلم درست نہیں، ہاں اگر جنس و نوع بیان کرکے سری پایوں میں وزن کے ساتھ سلم کیا تو جائز ہے کہ اب تفاوت بہت کم رہ جاتا ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: لکڑیوں کے گٹھوں میں سلم اگر اس طرح کریں کہ اتنے گٹھے اتنے روپے میں لیں گے یہ ناجائز ہے کہ اس طرح بیان کرنے سے مقدار اچھی طرح نہیں معلوم ہوتی ہاں اگر گٹھوں کا انضباط ہو جائے مثلاً اتنی بڑی رسی سے وہ گٹھا باندھا جائے گا اور اتنا لمبا ہوگا اور اس قسم کی بندش ہوگی تو سلم جائز ہے۔ ترکاریوں میں گڈیوں[7] کے ساتھ مقدار بیان کرنا مثلاً

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثانی، ج۳، ص۱۸۲.

[2] ......"المرجع السابق"، ص۱۸٤.

[3] ......"الدرالمختار" كتاب البيوع، باب السلم، ج۷، ص٤٨١.

[4] ......یعنی بہت زیادہ فرق۔

[5] ......"الدرالمختار" كتاب البيوع، باب السلم، ج۷، ص٤٨٢.

[6] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار" كتاب البيوع، باب السلم، ج۷، ص٤٨٢.

[7] ......گڈی کی جمع، سبزی مثلاً پالک، میتھی وغیرہ کی گڈی۔

روپیہ یا اتنے پیسوں میں اتنی گڈیاں فلاں وقت لی جائیں گی یہ بھی ناجائز ہے کہ گڈیاں یکساں نہیں ہوتیں چھوٹی بڑی ہوتی ہیں۔اور اگر ترکاریوں اور ایندھن کی لکڑیوں میں وزن کے ساتھ سلم ہو تو جائز ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: جواہر[2] اور پوت[3] میں سلم درست نہیں کہ یہ چیزیں عددی متفاوت ہیں ہاں چھوٹے موتی جو وزن سے فروخت ہوتے ہیں ان میں اگر وزن کے ساتھ سلم کیا جائے تو جائز ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: گوشت کی نوع[5] وصفت بیان کردی ہو تو اس میں سلم جائز ہے۔ چربی اور دُنبہ کی چکی[6] میں بھی سلم درست ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: قمقمہ[8] اور طشت[9] میں سلم درست ہے جوتے اور موزے میں بھی جائز ہے جب کہ ان کا تعین ہوجائے کہ نزاع[10] کی صورت باقی نہ رہے۔[11] (درر، غرر)

مسئلہ ۲۶: اگر معین کردیا کہ فلاں گاؤں کے گیہوں یا فلاں درخت کے پھل تو سلم فاسد ہے کیونکہ بہت ممکن ہے اُس کھیت یا گاؤں میں گیہوں پیدا نہ ہوں اُس درخت میں پھل نہ آئیں اور اگر اس نسبت سے مقصود[12] بیان صفت ہے یہ مقصد نہیں کہ خاص اُسی کھیت یا گاؤں کا غلہ اُسی درخت کے پھل تو درست ہے۔ یوہیں کسی خاص جگہ کی طرف کپڑے کو منسوب کردیا اور مقصود اُس کی صفت بیان کرنا ہے تو سلم درست ہے اگر مسلم الیہ نے دوسری جگہ کا تھان دیا مگر ویسا ہی ہے تو رب السلم لینے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی ملک کی طرف انتساب[13] ہو تو سلم صحیح ہے۔ مثلاً پنجاب کے گیہوں کہ یہ بہت بعید ہے کہ پورے پنجاب میں گیہوں پیدا ہی نہ ہوں۔[14] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۷، ص۴۸۲.

2 ...... قیمتی پتھر۔

3 ...... شیشے یا کانچ کے دانے

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۷، ص۴۸۳.

5 ...... قِسم۔

6 ...... دُنبے کی چوڑی دُم۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۷، ص۴۸۳.

8 ...... ایک قسم کی چھوٹی سی قندیل۔

9 ...... پرات، بڑا برتن۔

10 ...... جھگڑا۔

11 ...... "الدررالحکام" و "غررالحکام"، کتاب البیوع، باب السلم، ص۱۹۵.

12 ...... مراد۔

13 ...... منسوب۔

14 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، ج۳، ص۱۸۳

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب البیوع، باب السلم، مطلب ھل اللحم قیمی أو مثلی؟، ج۷، ص۴۸۵.

مسئلہ ۲۷: تیل میں سلم درست ہے جب کہ اُس کی قسم بیان کردی گئی ہو، مثلاً تل کا تیل، سرسوں کا تیل اور خوشبودار تیل میں بھی جائز ہے مگر اس میں بھی قسم بیان کرنا ضرور ہے، مثلاً روغن گل،[1] چمیلی، جوہی وغیرہ۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: اُون میں سلم درست ہے جب کہ وزن سے ہو اور کسی خاص بھیڑ کو معین نہ کیا ہو۔ روئی، ٹسر،[3] ریشم میں بھی درست ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: پنیر[5] اور مکھن میں سلم درست ہے جب کہ اس طرح بیان کردیا گیا کہ اہل صنعت کے نزدیک اشتباہ باقی نہ رہے۔[6] شہتیر[7] اور کڑیوں اور ساکھو،[8] شیشم[9] وغیرہ کے بنے ہوئے سامان میں بھی درست ہے جب کہ لمبائی، چوڑائی، موٹائی اور لکڑی کی قسم وغیرہ تمام وہ باتیں بیان کردی جائیں جن کے نہ بیان کرنے سے نزاع[10] واقع ہو۔[11] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: مُسلِم الیه[12] ربُّ السَّلم[13] کو راس المال[14] معاف نہیں کرسکتا، اگر اُس نے معاف کردیا اور رب السلم نے قبول کرلیا سلم باطل ہے اور انکار کردیا تو باطل نہیں۔[15] (عالمگیری)

راس المال اور مسلم فیه پر قبضہ اور ان میں تصرف

مسئلہ ۳۱: مُسلِم الیه راس المال میں قبضہ کرنے سے پہلے کوئی تصرف نہیں کرسکتا اور ربُّ السَّلم مسلم فیه[16] میں کسی قسم کا تصرف نہیں کرسکتا۔ مثلاً اُسے بیع کردے یا کسی سے کہے فلاں سے میں نے اتنے من گیہوں میں سلم کیا ہے وہ تمھارے ہاتھ بیچے۔ نہ اس میں کسی کو شریک کرسکتا ہے کہ کسی سے کہے سو روپے سے میں نے سلم کیا ہے اگر پچاس تم دیدو تو برابر کے

---

[1] ...... گلاب کا تیل۔

[2] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثانی، ج۳، ص۱۸۵.

[3] ...... مصنوعی ریشم کا کپڑا۔

[4] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثانی، ج۳، ص۱۸۵.

[5] ...... دودھ کو ایک ابال دے کر اس میں کوئی ترش چیز ڈال کر پھاڑتے ہیں اس کے بعد کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں تا کہ پانی نکل جائے، باقی جورہ جاتا ہے اس کو پنیر کہتے ہیں۔

[6] ...... یعنی کاریگروں کے ہاں کوئی شک وشبہ نہ رہے۔

[7] ...... شہتیر۔

[8] ...... ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔

[9] ...... ایک درخت جس کی لکڑی نہایت وزنی اور مضبوط ہوتی ہے۔

[10] ...... جھگڑا۔

[11] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثانی، ج۳، ص۱۸۵.

[12] ...... بیع سلم میں بائع کو مسلم الیه کہتے ہیں۔

[13] ...... بیع سلم میں مشتری کو رب السلم کہتے ہیں۔

[14] ...... ثمن کو بیع سلم میں راس المال کہتے ہیں۔

[15] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۸۶.

[16] ...... مبیع کو بیع سلم میں مسلم فیه کہتے ہیں۔

شریک ہوجاؤ یا اُس میں تولیہ یا مرابحہ کرے یہ سب تصرفات ناجائز۔ اگر خود مسلم الیہ کے ساتھ یہ عقود کیے مثلاً اُس کے ہاتھ انھیں داموں میں یا زیادہ داموں میں بیع کرڈالی یا اُسے شریک کرلیا یہ بھی ناجائز ہے۔ اگر رب السلم نے مسلم فیہ اُس کو ہبہ کردیا اوراُس نے قبول بھی کرلیا تو یہ اقالۂ سلم قرار پائے گا اور حقیقۃً ہبہ نہ ہوگا اور راس المال واپس کرنا ہوگا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: راس المال جو چیز قرار پائی ہے اُس کے عوض میں دوسری جنس کی چیز دینا جائز نہیں مثلاً روپے سے سلم ہوا اوراس کی جگہ اشرفی یا نوٹ دیا یہ ناجائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: مسلم فیہ کے بدلے میں دوسری چیز لینا دینا ناجائز ہے ہاں اگر مسلم الیہ نے مسلم فیہ اُس سے بہتر دیا جوٹھہراتھا تو رب السلم اُس کے قبول سے انکار نہیں کرسکتا اوراُس سے گھٹیا[3] پیش کرتا ہے تو انکار کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: کپڑے میں سلم ہوا مسلم الیہ اُس سے بہتر کپڑا لایا جوٹھہراتھا یا مقدار میں اُس سے زیادہ لایا اور کہتا یہ ہے کہ یہ تھان لےلو اورایک روپیہ مجھے اور دو رب السلم نے دیدیا یہ جائز ہے اور یہ روپیہ جو زیادہ دیا ہے اُس خوبی کے مقابل میں قرار پائے گا جو اس تھان میں ہے یا زائد مقدار کے مقابل میں اور اگر جو کچھ ٹھہراتھا اُس سے گھٹیا لایا اور کہتا یہ ہے کہ اسی کو لے لو اورمیں ایک روپیہ واپس کردونگا یہ ناجائز ہے اور اگر گھٹیا پیش کرتا اور یہ فقرہ روپیہ واپس کرنے کا نہ کہتا اور رب السلم قبول کرلیتا تو جائز تھا اور یہ ایک قسم کی معافی ہے یعنی اچھائی جوایک صفت تھی اُس نے اس کے بغیر لے لیا اور اگر مکیل[5] یا موزون[6] میں سلم ہوا ہے مثلاً دس روپے کے پانچ من گیہوں ٹھہرے ہیں اچھے کھرے گیہوں لایا اور کہتا ہے ایک روپیہ اوردو، یہ ناجائز ہے اور پانچ من سے زیادہ لایا ہے اور کہتا ہے ایک روپیہ اوردو، یا پانچ من سے کم لایا ہے اور کہتا ہے ایک روپیہ واپس لو، یہ جائز ہے اور اگر پانچ من خراب لایا اور ایک روپیہ واپس کرنے کو کہتا ہے، یہ ناجائز ہے۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۳۵: مسلم فیہ کے مقابل[8] میں رب السلم اگر کوئی چیز اپنے پاس رہن[9] رکھے درست ہے۔ اگر رہن

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۷، ص۴۹۲.

[2] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۸۶.

[3] ......کم قیمت، ناقص۔

[4] ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۸۶.

[5] ......جو چیز ماپ سے فروخت ہو وہ مکیل ہے۔

[6] ......جو چیز وزن سے فروخت ہو اس کو موزون کہتے ہیں۔

[7] ......"الفتاوی الخانیۃ"، کتاب البیوع، باب السلم، فصل فیما یجوز فیہ السلم ومالایجوز، ج۱، ص۳۳۵.

[8] ......یعنی بدلے، عوض۔

[9] ......گروی۔

ہلاک ہوجائے تو رب السلم مسلم الیہ سے کچھ مطالبہ نہیں کرسکتا اور مسلم الیہ مرگیا اور اُس کے ذمہ بہت سے دیون[1] ہیں تو دوسرے قرض خواہ[2] اس رہن سے دَین وصول کرنے کے حقدار نہیں ہیں جب تک رب السلم وصول نہ کرلے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: مسلم فیہ کی وصولی کے لیے رب السلم اُس سے کفیل (ضامن) لے سکتا ہے اور اس کا حوالہ بھی درست ہے اگر حوالہ کردیا کہ یہ گیہوں فلاں سے وصول کرلو تو خود مسلم الیہ مطالبہ سے بری ہوگیا اور کسی نے کفالت کی ہے تو مسلم الیہ بری نہیں بلکہ رب السلم کو اختیار ہے کفیل سے مطالبہ کرے یا مسلم الیہ سے۔ یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ رب السلم کفیل سے مسلم فیہ کی جگہ پر کوئی دوسری چیز وصول کرے۔ کفیل نے رب السلم کو مسلم فیہ ادا کردیا مسلم الیہ سے وصول کرنے میں اُس کے بدلہ میں دوسری چیز لے سکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: مسلم الیہ نے کسی کو کفیل کیا کفیل نے مسلم الیہ سے مسلم فیہ کو بروجہ کفالت[5] وصول کیا پھر کفیل نے اُسے بیچ کر نفع اُٹھایا مگر رب السلم کو مسلم فیہ دیدیا تو یہ نفع اُس کے لیے حلال ہے۔ اور اگر مسلم الیہ نے یہ کہہ کردیا کہ اسے رب السلم کو پہنچادے تو نفع اُٹھانا جائز نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: رب السلم نے مسلم الیہ سے کہا اسے اپنی بوریوں میں تول کر رکھ دو یا اپنے مکان میں تول کر علٰحدہ کرکے رکھ دو اس سے رب السلم کا قبضہ نہیں ہوا یعنی جب کہ بوریوں میں رب السلم کی عدم موجودگی میں بھرا ہو یا رب السلم نے اپنی بوریاں دیں اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ ان میں بھردو اُس نے ناپ یا تول کر بھر دیا اب بھی رب السلم کا قبضہ نہیں ہوا کہ اگر ہلاک ہوگا تو مسلم الیہ کا ہلاک ہوگا رب السلم سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اور اگر اُس کی موجودگی میں بوریوں میں غلہ بھرا گیا تو چاہے بوریاں اس کی ہوں یا مسلم الیہ کی رب السلم قابض ہوگیا۔ اگر بوری میں رب السلم کا غلہ موجود ہو اور اُس میں سلم کا غلہ بھی مسلم الیہ نے ڈالدیا تو رب السلم کا قبضہ ہوگیا اور بیع مطلق میں اپنی بوریاں دیتا اور کہتا اس میں ناپ کر بھردو اور وہ بھر دیتا تو اس کا قبضہ ہوجاتا اس کی موجودگی میں بھرتا یا عدم موجودگی میں۔ یوہیں اگر رب السلم نے مسلم الیہ سے کہا، اس کا آٹا پسوادے اُس نے پسوادیا تو آٹا مسلم

---

[1] ...... دین کی جمع، قرضے۔

[2] ...... قرض دینے والا۔

[3] ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۸۶۔

[4] ...... المرجع السابق۔

[5] ...... ضامن کے طور پر۔

[6] ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۸۶، ۱۸۷۔

الیہ کا ہے رب السلم کا نہیں اور بیع مطلق میں مشتری کا ہوتا۔ اور اس نے کہا اسے پانی میں پھینک دے اُس نے پھینک دیا تو مسلم الیہ کا نقصان ہوا رب السلم سے تعلق نہیں اور بیع مطلق میں مشتری کا نقصان ہوتا۔[1] (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۳۹: زید نے عمرو سے ایک من گیہوں میں سلم کیا تھا جب میعاد پوری ہوئی عمرو نے کسی سے ایک من گیہوں خریدے تاکہ زید کو دیدے اور زید سے کہہ دیا کہ تم اُس سے جا کر لے لو زید نے اُس سے لے لیے تو زید کا مالکانہ قبضہ نہیں ہوا اور اگر عمرو یہ کہے کہ تم میرے نائب ہو کر وصول کرو پھر اپنے لیے قبضہ کرو اور زید ایک مرتبہ عمرو کے لیے اُن کو تولے پھر دوبارہ اپنے لیے تولے اب سلم کی وصولی ہوگی اور اگر عمرو نے خریدا نہیں بلکہ قرض لیا ہے اور زید سے کہہ دیا جا کر اُس سے سلم کے گیہوں لے لو تو اس کا لینا صحیح ہے یعنی قبضہ ہو جائے گا۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۴۰: بیع سلم میں یہ شرط ٹھہری کہ فلاں جگہ وہ چیز دے گا مسلم الیہ نے دوسری جگہ وہ چیز دی اور کہا یہاں سے وہاں تک کی مزدوری میں دے دوں گا رب السلم نے چیز لے لی یہ قبضہ درست ہے مگر مزدوری لینا جائز نہیں مزدوری جو لے چکا ہے واپس کرے ہاں اگر اس کو پسند نہیں کرتا کہ مزدوری اپنے پاس سے خرچ کرے تو چیز واپس کر دے اور اُس سے کہہ دے کہ جہاں پہنچانا ٹھہرا ہے وہ خود مزدور کر کے یا جیسے چاہے پہنچائے۔[3] (عالمگیری) یہ طے ہوا ہے کہ رب السلم کے مکان پر پہنچائے گا اور مسلم الیہ کو اپنے مکان کا پورا پتا بتا دیا ہے تو درست ہے۔[4] (عالمگیری)

(بیع سلم کا اقالہ)

مسئلہ ۴۱: سلم میں اقالہ درست ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پورے سلم میں اقالہ کیا جائے اور یوں بھی ہوسکتا ہے کہ اُس کے کسی جز میں اقالہ کریں اگر پورے سلم میں اقالہ کیا میعاد پوری ہونے سے قبل یا بعد راس المال مسلم الیہ کے پاس موجود ہو یا نہ ہو بہر حال اقالہ درست ہے اگر راس المال ایسی چیز ہو جو معین کرنے سے معین ہوتی ہے مثلاً گائے، بیل یا کپڑا وغیرہ اور یہ چیز بعینہٖ مسلم الیہ کے پاس موجود ہے تو بعینہٖ اسی کو واپس کرنا ہوگا اور موجود نہ ہو تو اگر مثلی ہے اُس کی مثل دینی ہوگی اور قیمی ہو تو قیمت

---

[1] ......"الهداية"، كتاب البيوع، باب السلم، ج۲، ص۷۵.
و "فتح القدير"، كتاب البيوع، باب السلم، ج٦، ص۲۳۳، ۲۳٤.

[2] ......"الهداية"، كتاب البيوع، باب السلم، ج۲، ص۷٤.

[3] ......"الفتاوى الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن عشر في السلم، الفصل الرابع، ج۳، ص۱۹۵.

[4] ...... المرجع السابق.

دینی پڑے گی اور اگر راس المال ایسی چیز نہ ہو جو معین کرنے سے معین ہو مثلاً روپیہ اشرفی تو چاہے موجود ہو یا نہ ہو اُس کی مثل دینا جائز ہے بعینہٖ اُسی کا دینا ضرور نہیں۔ رب السلم نے مسلم فیہ پر قبضہ کرلیا ہے اس کے بعد اقالہ کرنا چاہتے ہیں اگر مسلم فیہ بعینہٖ موجود ہے اقالہ ہوسکتا ہے اور بعینہٖ اُسی چیز کو واپس دینا ہوگا اور اگر مسلم فیہ باقی نہیں تو اقالہ درست نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: سلم کے اقالہ میں یہ ضروری نہیں کہ جس مجلس میں اقالہ ہوا اُسی میں راس المال کو واپس لے بعد میں لینا بھی جائز ہے۔ اقالہ کے بعد یہ جائز نہیں کہ قبضہ سے پہلے راس المال کے بدلے میں کوئی چیز مسلم الیہ سے خرید لے راس المال پر قبضہ کرنے کے بعد خرید سکتا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: اگر سلم کے کسی جز میں اقالہ ہوا اور میعاد پوری ہونے کے بعد ہوا تو یہ اقالہ بھی صحیح ہے اور میعاد پوری ہونے سے پہلے ہوا اور یہ شرط نہیں ہے کہ باقی کو میعاد سے قبل ادا کیا جائے یہ بھی صحیح ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ باقی کو قبل میعاد پوری ہونے کے ادا کیا جائے تو شرط باطل ہے اور اقالہ صحیح۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: کنیز[4] وغیرہ کوئی اسی قسم کی چیز راس المال تھی اور مسلم الیہ نے اُس پر قبضہ بھی کرلیا پھر اقالہ ہوا اس کے بعد ابھی کنیز واپس نہیں ہوئی مسلم الیہ کے پاس مرگئی تو اقالہ صحیح ہے اور کنیز پر جس دن قبضہ کیا تھا اُس روز جو قیمت تھی وہ ادا کرے اور کنیز کے ہلاک ہونے کے بعد اقالہ کیا جب بھی اقالہ صحیح ہے کہ سلم میں مبیع مسلم فیہ ہے اور کنیز راس المال وثمن ہے نہ کہ مبیع۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۴۵: رب السلم نے مسلم فیہ کو مسلم الیہ کے ہاتھ راس المال کے بدلے میں بیچ ڈالا تو یہ اقالہ صحیح نہیں ہے بلکہ تصرف ناجائز ہے۔ راس المال سے زیادہ میں بیع کیا جب بھی ناجائز ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: سو روپے راس المال ہیں یہ مصالحت ہوئی کہ مسلم الیہ رب السلم کو دو سو یا ڈیڑھ سو واپس دے گا اور سلم سے دست بردار ہوگا یہ ناجائز و باطل ہے یعنی اقالہ صحیح ہے مگر راس المال سے جو کچھ زیادہ واپس دینا قرار پایا ہے وہ باطل ہے

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الخامس، ج۳، ص۱۹۵.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۷، ص۴۹۳-۴۹۶.

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الخامس، ج۳، ص۱۹۶.

4 ......لونڈی، باندی۔

5 ......"الھدایۃ"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۲، ص۷۵.

6 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الخامس، ج۳، ص۱۹۶.

صرف راس المال ہی واپس کرنا ہوگا اور اگر پچاس روپیہ میں مصالحت ہوئی [1] تو نصف سلم کا اقالہ ہوا اور نصف بدستور باقی ہے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: رب السلم و مسلم الیہ میں اختلاف ہوا مسلم الیہ یہ کہتا ہے کہ خراب مال دینا قرار پایا تھا رب السلم یہ کہتا ہے یہ شرط تھی ہی نہیں نہ اچھے کی نہ بُرے کی یا ایک کہتا ہے ایک ماہ کی میعاد تھی دوسرا کہتا ہے کوئی میعاد ہی نہ تھی تو اُس کا قول معتبر ہوگا جو خراب ادا کرنے کی شرط یا میعاد ظاہر کرتا ہے جو منکر ہے اُس کا قول معتبر نہیں کہ یہ ایکدم اس ضمن میں سلم کو ہی اُڑا دینا چاہتا ہے اور اگر میعاد کی کمی بیشی میں اختلاف ہوا تو اُس کا قول معتبر ہوگا جو کم بتاتا ہے یعنی رب السلم کا کیونکہ یہ مدت کم بتائے گا تاکہ جلد مسلم فیہ کو وصول کرے اور اگر میعاد کے گزر جانے میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے گزر گئی دوسرا کہتا ہے باقی ہے تو اُس کا قول معتبر ہے جو کہتا ہے ابھی باقی ہے یعنی مسلم الیہ کا اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو گواہ بھی اسی کے معتبر ہیں۔ [3] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۴۸: عقد سلم جس طرح خود کر سکتا ہے وکیل سے بھی کرا سکتا ہے، یعنی سلم کے لیے کسی کو وکیل بنایا یہ توکیل [4] درست ہے اور وکیل کو تمام اُن شرائط کا لحاظ کرنا ہوگا جن پر سلم کا جواز موقوف ہے۔ [5] اس صورت میں وکیل سے مطالبہ ہوگا اور وکیل ہی مطالبہ بھی کرے گا یہی راس المال مجلس عقد میں دے گا اور یہی مسلم فیہ وصول کرے گا۔ اگر وکیل نے موکل کے روپے دیے ہیں مسلم فیہ وصول کرکے موکل کو دیدے اور اپنے روپے دیے ہیں تو موکل سے وصول کرے اور اگر اب تک وصول نہیں ہوئے تو مسلم فیہ پر قبضہ کرکے اُسے موکل سے روک سکتا ہے جب تک موکل روپیہ نہ دے یہ چیز نہ دے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: وکیل نے اپنے باپ، ماں یا بیٹے یا بی بی سے عقد سلم کیا یہ ناجائز ہے۔ [7] (خانیہ)

استصناع کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کاریگر کو فرمائش دے کر چیز بنوائی جاتی ہے اس کو استصناع کہتے ہیں اگر اس میں کوئی میعاد مذکور ہو اور

---

[1] ...... یعنی صلح ہوئی۔

[2] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن عشر في السلم، الفصل الخامس، ج٣، ص١٩٦-١٩٧.

[3] ...... "الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب السلم، ج٧، ص٤٩٨.

و"الهداية"، كتاب البيوع، باب السلم، ج٢، ص٧٦.

[4] ...... وکیل بنانا۔ [5] ...... یعنی جن پر بیع سلم کے جائز ہونے کا دارومدار ہے۔

[6] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب البيوع، الباب الثامن عشر في السلم، الفصل الخامس، ج٣، ص١٩٨.

[7] ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب البيوع، باب السلم، فصل فيما يجوز فيه السلم... إلخ، ج١، ص٣٣٦.

وہ ایک ماہ سے کم کی نہ ہو تو وہ سلم ہے۔ تمام وہ شرائط جو بیع سلم میں مذکور ہوئے اُن کی مراعات [1] کی جائے یہاں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ اس کے بنوانے کا چلن اور رواج مسلمانوں میں ہے یا نہیں بلکہ صرف یہ دیکھیں گے کہ اس میں سلم جائز ہے یا نہیں اگر مدت ہی نہ ہو یا ایک ماہ سے کم کی مدت ہو تو استصناع ہے اور اس کے جواز کے لیے تعامل ضروری ہے یعنی جس کے بنوانے کا رواج ہے جیسے موزہ۔ جوتا۔ ٹوپی وغیرہ اس میں استصناع درست ہے اور جس میں رواج نہ ہو جیسے کپڑا بنوانا۔ کتاب چھپوانا اُس میں صحیح نہیں۔ [2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: علما کا اختلاف ہے کہ استصناع کو بیع قرار دیا جائے یا وعدہ، جس کو بنوایا جاتا ہے وہ معدوم شے ہے اور معدوم کی بیع نہیں ہوسکتی لہٰذا وعدہ ہے جب کاریگر بنا کر لاتا ہے اُس وقت بطور تعاطی [3] بیع ہو جاتی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ بیع ہے تعامل نے خلاف قیاس اس بیع کو جائز کیا اگر وعدہ ہوتا تو تعامل کی ضرورت نہ ہوتی، ہر جگہ استصناع جائز ہوتا۔ استصناع میں جس چیز پر عقد ہے وہ چیز ہے، کاریگر کا عمل معقود علیہ نہیں، لہٰذا اگر دوسرے کی بنائی ہوئی چیز لایا یا عقد سے پہلے بنا چکا تھا وہ لایا اور اس نے لے لی درست ہے اور عمل معقود علیہ ہوتا تو درست نہ ہوتا۔ [4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲: جو چیز فرمائش کی بنائی گئی وہ بنوانے والے کے لیے متعین نہیں جب وہ پسند کر لے تو اُس کی ہوگی اور اگر کاریگر نے اُس کے دکھانے سے پہلے ہی بیچ ڈالی تو بیع صحیح ہے اور بنوانے والے کے پاس پیش کرنے پر کاریگر کو یہ اختیار نہیں کہ اُسے نہ دے دوسرے کو دیدے۔ بنوانے والے کو اختیار ہے کہ لے یا چھوڑ دے۔ عقد کے بعد کاریگر کو یہ اختیار نہیں کہ نہ بنائے۔ عقد ہو جانے کے بعد بنانا لازم ہے۔ [5] (ہدایہ)

بیع کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱: مٹی کی گائے، بیل، ہاتھی، گھوڑا، اور ان کے علاوہ دوسرے کھلونے بچوں کے کھیلنے کے لیے خریدنا ناجائز ہے [6]

---

[1] ...... یعنی رعایت۔

[2] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۷، ص ۵۰۰۔۵۰۴.

[3] ...... یعنی بغیر زبان سے کہے صرف لین، دین کے ذریعے۔

[4] ...... "الهداية"، کتاب البیوع، باب السلم، ج۲، ص ۷۷.

[5] ...... المرجع السابق.

[6] ...... صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی "فتاوی امجدیہ" میں اس مسئلہ کی وضاحت کچھ اس طرح کرتے ہیں: "مٹی کے کھلونوں کی بیع صحیح نہیں کہ یہ مال متقوم نہیں (مزید فرماتے ہیں) رہا یہ امر کہ ان کھلونوں کا بچوں کو کھیلنے کے لئے دینا اور بچوں کا ان سے کھیلنا یہ ناجائز نہیں کہ تصویر کا بر وجہ اعزاز مکان میں رکھنا منع ہے نہ کہ مطلقاً یا بر وجہ اہانت بھی"۔

("فتاوی امجدیہ"، ج۴، ص ۲۳۲، ۲۳۳.)... علمیہ

اوران چیزوں کی کوئی قیمت بھی نہیں اگر کوئی شخص انھیں توڑ پھوڑ دے تو اُس پر تاوان بھی واجب نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ۲: کُتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکرا،[2] بہری،[3] ان سب کی بیع جائز ہے۔ شکاری جانور معلّم (سکھائے ہوئے) ہوں یا غیر معلّم دونوں کی بیع صحیح ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ قابل تعلیم ہوں، کٹکھنا[4] کُتا جو قابل تعلیم نہیں ہے اُس کی بیع درست نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳: بندر کو کھیل اور مذاق کے لیے خریدنا منع ہے اور اُس کے ساتھ کھیلنا اور تمسخر کرنا[6] حرام۔[7] (درمختار)

مسئلہ۴: جانور یا زراعت یا کھیتی یا مکان کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے کُتا پالنا جائز ہے اور یہ مقاصد نہ ہوں تو پالنا ناجائز[8] اور جس صورت میں پالنا جائز ہے اُس میں بھی مکان کے اندر نہ رکھے البتہ اگر چور یا دشمن کا خوف ہے تو مکان کے

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۰۵.

[2] ......شکرہ، باز کی قسم کا ایک چھوٹا سا شکاری پرندہ۔

[3] ......ایک شکاری پرندہ۔

[4] ......بہت زیادہ کاٹنے والا، پاگل۔

[5] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۰۵.

[6] ......مذاق وغیرہ کرنا۔

[7] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۰۶.

[8] ......حدیث میں ہے جس کو بخاری و مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے کُتا پالا، اُس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوجائیں گے، سوا اُس کُتے کے جو جانور کی حفاظت کے لیے ہو یا شکار کے لیے ہو۔ قیراط ایک مقدار ہے، واللہ تعالیٰ اعلم وہ کتنی بڑی ہے۔''

("صحیح البخاری"، کتاب الذبائح و الصید...إلخ، باب من اقتنی کلباً .. .إلخ، الحدیث: ۵۴۸۰ -۵۴۸۲، ج۴، ص۵۵۱، ۵۵۲. و "صحیح مسلم"، کتاب المساقاة و المزارعة، باب الامر بقتل الکلاب...إلخ، الحدیث: ۴۸-۵۵ (۱۵۷۴) ،ص۸۴۸، ۸۴۹.)

دوسری حدیث بخاری و مسلم کی ہے جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کُتا پالا اُس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کی کمی ہوگی مگر وہ کُتا کہ جانور یا کھیتی کی حفاظت کے لیے ہو یا شکار کے لیے۔''

("صحیح مسلم"، کتاب المساقاة و المزارعة، باب الامر بقتل الکلاب... إلخ، الحدیث: ۵۶-(۱۵۷۴)، ص۸۴۹.)

پہلی حدیث میں دو قیراط اور دوسری میں ایک قیراط کی کمی بتائی گئی، شاید یہ تفاوت کتے کی نوعیت کے اختلاف سے ہو یا پالنے والے

اندر بھی رکھ سکتا ہے۔[1] (فتح القدیر)

مسئلہ ۵: مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور مینڈک، کیکڑا[2] وغیرہ اور حشرات الارض چوہا، چھچھوندر[3]، گھونس[4]،

کی دلچسپی کبھی زیادہ ہوتی ہے کبھی کم، اس وجہ سے سزا مختلف بیان فرمائی۔ تیسری حدیث صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا، اس کے بعد قتل سے منع فرمایا اور یہ فرمادیا: کہ ''وہ کتا جو بالکل سیاہ ہو اور اُس کی آنکھوں کے اوپر دو سپید نقطے ہوں، انھیں مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔''

("صحیح مسلم"، کتاب المساقاة و المزارعة، باب الأمر بقتل الكلاب... إلخ، الحديث: ٤٧-(١٥٧٢)، ص٨٤٨.)

چوتھی حدیث صحیحین میں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوتی ہیں، اُس میں فرشتے نہیں آتے۔''

("صحیح البخاری"، کتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب فی شراب... إلخ، الحدیث: ٣٣٢٢، ج٢، ص٤٠٩. و "صحیح مسلم"، کتاب اللباس و الزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان... إلخ، الحدیث: ٨٧-(٢١٠٦)، ص١١٦٦.)

پانچویں حدیث صحیح مسلم میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صبح کو غمگین تھے اور یہ فرمایا: کہ ''جبریل علیہ السلام نے آج رات میں ملاقات کا وعدہ کیا تھا مگر وہ میرے پاس نہیں آئے، واللہ اُنھوں نے وعدہ خلافی نہیں کی۔'' اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خیال ہوا کہ خیمے کے نیچے کتے کا پلّا ہے، اُس کے نکال دینے کا حکم فرمایا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں پانی لے کر اُس جگہ کو دھویا۔ شام کو جبریل علیہ السلام آئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شب گزشتہ تم نے ملاقات کا وعدہ کیا تھا، کیوں نہیں آئے؟'' عرض کی، ہم اُس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ ("صحیح مسلم"، کتاب اللباس و الزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان... إلخ، الحدیث: ٨٢-(٢١٠٥)، ص١١٦٥.)

چھٹی حدیث دارقطنی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض انصار کے گھر تشریف لے جاتے تھے اور اُن کے قریب دوسرے انصار کا مکان تھا، ان کے یہاں تشریف نہیں لیجاتے۔ ان لوگوں پر یہ بات شاق گزری اور عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فلاں کے یہاں تشریف لاتے ہیں اور ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے۔ فرمایا: ''میں اس لیے تمھارے یہاں نہیں آتا کہ تمھارے گھر میں کتا ہے۔''

("سنن الدار القطنی"، کتاب الطهارة، باب الآسار، الحدیث: ١٧٦، ج١، ص٩١.)

[1] ......"فتح القدیر" کتاب البیوع، باب السلم، مسائل منثورة، ج٦، ص٢٤٦.

[2] ......ایک آبی کیڑا جو بچھو کے مشابہ ہوتا ہے۔ [3] ......ایک قسم کا چوہا جو رات کے وقت نکلتا ہے۔ [4] ......ایک قسم کا بڑا چوہا۔

چھپکلی، گرگٹ، گوہ،[1] بچھو، چیونٹی کی بیع ناجائز ہے۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: کافر ذمی بیع کی صحت وفساد کے معاملہ میں مسلم کے حکم میں ہے، یہ بات البتہ ہے کہ اگر وہ شراب وخنزیر کی بیع وشرا کریں تو ہم اُن سے تعرض نہ کریں گے۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۷: کافر نے اگر مصحف شریف[4] خریدا ہے تو اُسے مسلمان کے ہاتھ فروخت کرنے پر مجبور کریں گے۔[5] (تنویر)

مسئلہ ۸: ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم اپنی فلاں چیز فلاں شخص کے ہاتھ ہزار روپے میں بیع کردو اور ہزار روپے کے علاوہ پانسو ثمن کا میں ضامن ہوں اُس نے بیع کردی یہ بیع جائز ہے ہزار روپے مشتری سے لے گا اور پانسو ضامن سے اور اگر ضامن نے ثمن کا لفظ نہیں کہا تو ہزار ہی روپے میں بیع ہوئی ضامن سے کچھ نہیں ملے گا۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۹: ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور مبیع پر نہ قبضہ کیا نہ ثمن ادا کیا اور غائب ہوگیا مگر معلوم ہے کہ فلاں جگہ ہے تو قاضی یہ حکم نہیں دے گا کہ اسے بیچ کر ثمن وصول کرے اور اگر معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اور گواہوں سے قاضی کے سامنے اس نے بیع ثابت کردی تو قاضی یا اس کا نائب بیع کر کے ثمن ادا کردے اگر کچھ بچ رہے تو اُس کے لیے محفوظ رکھے اور کمی پڑے تو مشتری جب مل جائے اُس سے وصول کرے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: دو شخصوں نے مل کر کوئی چیز ایک عقد میں خریدی اور ان میں سے ایک غائب ہوگیا معلوم نہیں کہاں ہے جو موجود ہے وہ پورا ثمن دے کر بائع سے چیز لے سکتا ہے بائع دینے سے انکار نہیں کرسکتا یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب تک تمھارا ساتھی نہیں آئے گا میں تم کو تنہا نہیں دونگا اور جب مشتری نے پورا ثمن دیکر مبیع پر قبضہ کرلیا اب اس کا ساتھی آجائے تو اُس کے حصہ کا ثمن وصول کرنے کے لیے مبیع پر قبضہ دینے سے انکار کرسکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ جب تک ثمن نہیں ادا کروگے قبضہ نہیں دوں گا اور یہ یعنی بائع کا مشتری حاضر کو پوری مبیع دینا اُس وقت ہے جب کہ مبیع غیر مثلی[8] قابل قسمت[9] نہ ہو جیسے جانور لونڈی غلام اور اگر قابل قسمت

---

[1] ...... ایک رینگنے والا جانور جو چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے۔

[2] ...... "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب السلم، مسائل منثورة، ج٦، ص٢٤٦.

[3] ...... "الهداية"، کتاب البیوع، باب السلم، مسائل منثورة، ج٢، ص٧٨.

[4] ...... قرآن مجید۔

[5] ...... "تنویر الابصار"، کتاب البیوع، ج٧، ص٥٠٩.

[6] ...... "الهداية"، کتاب البیوع، باب السلم، ج٢، ص٧٨.

[7] ...... "الدر المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج٧، ص٥١١.

[8] ...... یعنی اس کی مثل نہ ہو۔

[9] ...... تقسیم ہونے کے قابل۔

ہو جیسے گیہوں وغیرہ تو صرف اپنے حصہ پر قبضہ کرسکتا ہے کل مبیع پر قبضہ دینے کے لیے بائع مجبور نہیں۔ [1] (ہدایہ، فتح، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: یہ کہا کہ یہ چیز ہزار روپے اور اشرفیوں میں خریدی تو پانسو روپے اور پانسو اشرفیاں دینی ہوں گی تمام معاملات میں یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب چند چیزیں ذکر کی جائیں تو وزن یا ناپ یا عدد اُن سب کے مجموعہ سے پورا کریں گے اور سب کو برابر برابر لیں گے۔ مہر، بدل خلع، وصیت، ودیعت، اجارہ، اقرار، غصب سب کا وہی حکم ہے جو بیع کا ہے مثلاً کسی نے کہا فلاں شخص کے مجھ پر ایک من گیہوں اور جَو ہیں تو نصف من گیہوں اور نصف من جَو دینے ہوں گے یا کہا ایک سو انڈے، اخروٹ، سیب ہیں تو ہر ایک میں سے سو کی ایک ایک تہائی۔ سو گز فلاں فلاں کپڑا تو دونوں کے پچاس پچاس گز۔ [2] (ہدایہ، فتح، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: مکان خریدا بائع سے کہتا ہے دستاویز [3] لکھدو بائع دستاویز لکھنے پر مجبور نہیں اور اس پر بھی مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ گھر سے جا کر دوسروں کو اس بیع کا گواہ بنائے ہاں اگر دستاویز کا کاغذ اور گواہان عادل اس کے پاس مشتری لایا تو صکاک [4] اور گواہوں کے سامنے انکار نہیں کرسکتا مجبور ہے کہ اقرار کرے ورنہ حاکم کے سامنے معاملہ پیش کیا جائے گا اور وہاں اگر اقرار کرے تو گویا بیع کی رجسٹری ہوگئی۔ [5] (درمختار، ردالمحتار) یہ اُس زمانہ کی باتیں ہیں جب شریعت پر لوگ عمل کرتے تھے اور کذب وفساد [6] سے گریز کرتے تھے اسلام کے مطابق بیع وشرا کرتے تھے اس زمانہ فساد میں اگر دستاویز نہ لکھی جائے تو بیع کرکے مکرتے ہوئے کچھ دیر بھی نہ لگے اور بغیر دستاویز بلکہ بلا رجسٹری انگریزی کچہریوں میں مشتری کی کوئی بات بھی نہ پوچھے اس زمانہ میں احیاءِ حق کی یہی صورت ہے [7] کہ دستاویز لکھی جائے اور اس کی رجسٹری ہو لہٰذا بائع کو اس زمانہ میں اس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔

---

[1] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب السلم، مسائل منثورة، ج ٢، ص ٧٨.
و "فتح القدير"، كتاب البيوع، باب السلم، مسائل منثورة، ج ٦، ص ٢٥٤.
و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب المتفرقات، مطلب: للقاضي ايداع مال غائب... الخ، ج ٧، ص ٥١٢.

[2] ...... "الهداية"، كتاب البيوع، باب السلم، مسائل منثورة، ص ٧٩.
و "فتح القدير"، كتاب البيوع، باب السلم، مسائل منثورة، ج ٦، ص ٢٥٥.
و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب المتفرقات، مطلب: للقاضي ايداع مال غائب... الخ، ج ٧، ص ٥١٢.

[3] ...... ایسا تحریری ثبوت جس سے اپنا حق ثابت کرسکیں۔

[4] ...... دستاویز لکھنے والا۔

[5] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب المتفرقات، مطلب: في النبهرجة والزيوف... الخ، ج ٧، ص ٥١٧.

[6] ...... جھوٹ بولنے اور لڑائی جھگڑوں۔ [7] ...... یعنی اپنا حق ثابت کرنے کی یہی صورت ہے۔

مسئلہ ۱۳: پورانی دستاویز جن کے ذریعہ سے یہ شخص مکان کا مالک ہے مشتری طلب کرتا ہے بائع کو اس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ مشتری کو دیدے ہاں اگر ضرورت پڑے کہ بغیر اُن دستاویزوں کے کام نہیں چلتا مثلاً کسی نے یہ مکان غصب کرلیا اور گواہوں سے کہا جاتا ہے شہادت دو کہ یہ مکان فلاں کا تھا وہ کہتے ہیں جب تک ہم دستاویز میں اپنے دستخط نہ دیکھ لیں گواہی نہیں دیں گے ایسی صورت میں دستاویز کا پیش کرنا ضروری ہے کہ بغیر اس کے احیاء حق نہیں ہوتا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: شوہر نے روئی خریدی عورت نے اُس کا سُوت کاتا[2] کل سُوت شوہر کا ہے عورت کو کاتنے کی اجرت بھی نہیں مل سکتی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: عورت نے اپنے مال سے شوہر کو کفن دیا یا ورثہ میں سے کسی نے میت کو کفن دیا اگر ویسا ہی کفن ہے جیسا دینا چاہیے تو ترکہ میں سے اُس کا صرفہ[4] لے سکتا ہے اور اُس سے بیش ہے[5] تو جو کچھ زیادتی ہے وہ نہیں ملے گی اور اجنبی نے کفن دیا ہے تو تبرع ہے اسے کچھ نہیں مل سکتا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: حرام طور پر کسب کیا یا پرایا مال غصب کرلیا اور اس سے کوئی چیز خریدی اس کی چند صورتیں ہیں:

① بائع کو یہ روپیہ پہلے دیدیا پھر اس کے عوض میں چیز خریدی۔ ② یا اسی حرام روپیہ کو معین کر کے اس سے چیز خریدی اور یہی روپیہ دیا۔ ③ اسی حرام سے خریدی مگر دوسرا روپیہ دیا۔ ④ خریدنے میں اس کو معین نہیں کیا یعنی مطلقاً کہا ایک روپیہ کی چیز دو اور یہ حرام روپیہ دیا۔ ⑤ دوسرے روپے سے چیز خریدی اور حرام روپیہ دیا پہلی دو صورتوں میں مشتری کے لیے وہ بیع حلال نہیں اور اُس سے جو کچھ نفع حاصل کیا وہ بھی حلال نہیں باقی تین صورتوں میں حلال۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: کسی جاہل شخص کو بطورِ مضاربت روپے دیے معلوم نہیں کہ جائز طور پر تجارت کرتا ہے یا ناجائز طور پر تو نفع میں اس کو حصہ لینا جائز ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے حرام طور پر کسب کیا ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: کسی نے اپنا کپڑا اپھینک دیا اور پھینکتے وقت یہ کہہ دیا جس کا جی چاہے لے لے تو جس نے سُنا ہے لے سکتا

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: فی النبهرجة والزیوف والستوقة... الخ، ج۷، ص۵۱۷.

2 ......چرخے پر روئی سے دھاگا بنایا۔

3 ......"الدرالمختار" کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۱۷.

4 ......خرچہ۔

5 ......یعنی اس سے مہنگا ہے۔

6 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، باب المتفرقات، مطلب: فی النبهرجة والزیوف والستوقة... الخ، ج۷، ص۵۱۷۔۵۱۸.

7 ......"ردالمحتار" کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: اذا اکتسب حراماً ثم اشتری علی خمسة أوجه، ج۷، ص۵۱۸.

8 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۱۸.

ہے اور جو لے گا وہ مالک ہو جائے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: باپ نے نابالغ اولاد کی زمین بیع کر ڈالی اگر اُس کے چال چلن اچھے ہیں یا مستور الحال ہے[2] تو بیع درست ہے اور اگر بدچلن ہے مال کو ضائع کرنے والا ہے تو بیع ناجائز ہے یعنی نابالغ بالغ ہو کر اُس بیع کو توڑ سکتا ہے، ہاں اگر اچھے داموں بیچی ہے تو بیع صحیح ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: ماں نے بچہ کے لیے کوئی چیز خریدی اس طور پر کہ ثمن اُس سے نہیں لے گی تو یہ خریدنا درست ہے اور یہ بچہ کے لیے ہبہ قرار پائے گا اُس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ بچہ کو نہ دے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: مکان خریدا اور اُس میں چمڑا پکاتا ہے یا اُس کو چمڑے کا گودام بنایا ہے جس سے پڑوسیوں کو اذیت ہوتی ہے[5] اگر وقتی طور پر ہے یہ مصیبت برداشت کی جاسکتی ہے اور اس کا سلسلہ برابر جاری ہے تو اس کام سے وہاں روکا جائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: بکری کا گوشت کہہ کر خریدا اور نکلا بھیڑ کا یا گائے کا کہہ کر لیا اور نکلا بھینس کا یا خصی[7] کا گوشت لیا اور معلوم ہوا کہ خصی نہیں ان سب صورتوں میں واپس کر سکتا ہے۔[8] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: شیشہ کے برتن بیچنے والے سے برتن کا نرخ کر رہا تھا اُس نے ایک برتن دیکھنے کے لیے اسے دیا دیکھ رہا تھا اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دوسرے برتنوں پر گرا اور سب ٹوٹ گئے تو جو اس کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹا اس کا تاوان نہیں اور اس کے گرنے سے جو دوسرے ٹوٹے اُن کا تاوان دینا پڑے گا۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: گیہوں میں جَو ملا دیے ہیں اگر جَو اوپر ہیں دکھائی دیتے ہیں تو بیع میں حرج نہیں اور انکا آٹا پسوالیا ہے تو اس کا بیچنا جائز نہیں، جب تک یہ ظاہر نہ کردے کہ اس میں اتنے گیہوں ہیں اور اتنے جَو۔[10] (درمختار)

---

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۱۸.

[2] ......حالت پوشیدہ ہے یعنی لوگوں کو اس کے چال چلن کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔

[3] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: اذا اکتسب حراماً ثم اشتری ... الخ، ج۷، ص۵۱۹.

[4] ......المرجع السابق.

[5] ......پڑوسیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

[6] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۲۰.

[7] ......وہ جانور جس کے فوطے نکال دیے گئے ہوں۔

[8] ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۲۰.

[9] ......المرجع السابق، ص۵۲۳.

[10] ......المرجع السابق.

(کیا چیز شرط فاسد سے فاسد ہوتی اور کس کو شرط پر معلق کرسکتے ہیں)

تنبیہ: کیا چیز شرط سے فاسد ہوتی ہے اور کیا نہیں ہوتی اور کس کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں اور کس کو نہیں کر سکتے اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب مال کو مال سے تبادلہ کیا جائے وہ شرط فاسد سے فاسد ہوگا جیسے بیع کہ شروط فاسدہ سے بیع ناجائز ہوجاتی ہے جس کا بیان پہلے مذکور ہوا اور جہاں مال کو مال سے بدلنا نہ ہو وہ شرط فاسد سے فاسد نہیں خواہ مال کو غیر مال سے بدلنا ہو جیسے نکاح، طلاق، خلع علی المال [1] یا از قبیل تبرعات [2] ہو جیسے ہبہ۔ وصیت ان میں خود وہ شروط فاسدہ ہی باطل ہو جاتی ہیں اور قرض اگر چہ انتہاءً مبادلہ [3] ہے مگر ابتداءً چونکہ تبرع ہے، شرط فاسد سے فاسد نہیں۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ جو چیز از قبیل تملیک یا تقیید ہو [4] اس کو شرط پر معلق نہیں کر سکتے تملیک کی مثال بیع، اجارہ، ہبہ، صدقہ، نکاح، اقرار وغیرہ۔ تقیید کی مثال رجعت، وکیل کو معزول کرنا، غلام کے تصرفات روک دینا۔ اور اگر تملیک وتقیید نہ ہو بلکہ از قبیل اسقاط ہو [5] جیسے طلاق یا از قبیل التزامات یا اطلاقات [6] یا ولایات [7] یا تحریضات [8] ہو تو شرط پر معلق کر سکتے ہیں۔ وہ چیزیں جو شرط فاسد سے فاسد ہوتی ہیں اور ان کو شرط پر معلق نہیں کر سکتے حسب ذیل ہیں ان میں بعض وہ ہیں کہ اُن کی تعلیق درست نہیں ہے مگر اُن میں شرط لگا سکتے ہیں۔ ① بیع۔ ② تقسیم۔ ③ اجارہ۔ ④ اجازہ۔ [9] ⑤ رجعت۔ ⑥ مال سے صلح۔ ⑦ دَین سے ابرا یعنی دَین کی معافی۔ ⑧ مزارعہ [10]۔ ⑨ معاملہ۔ ⑩ اقرار۔ ⑪ وقف۔ ⑫ تحکیم [11]۔ ⑬ عزل وکیل۔ [12] ⑭ اعتکاف۔ [13] (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ۲۵: یہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ شرط فاسد سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔ اگر عقد میں شرط داخل نہیں ہے مگر

---

[1]...... مال کے عوض خلع۔
[2]...... تبرع کی جمع احسان، بخشش۔
[3]...... باہم تبدیلی۔
[4]...... مالک بنانے یا کسی چیز کے ساتھ مقید کرنے کی قسم سے ہو۔
[5]...... یعنی ساقط کرنے کی قسم سے ہو۔
[6]...... التزامات جیسے نماز، روزہ، اطلاقات جیسے غلام کو تجارت کی اجازت دینا وغیرہ۔
[7]...... ولایت کی جمع یعنی کسی کو قاضی یا خلیفہ بنانا۔
[8]...... تحریض کی جمع مراد اس سے یہ کہ کسی کو کسی کام کے لئے ابھارنا جیسے امیر لشکر کا یہ کہنا جو فلاں کافر کو قتل کرے گا اس کے لئے یہ انعام ہے۔
[9]...... اجازت جیسے غلام کو بیع وشراء کی اجازت دینا۔
[10]...... کھیتی کو کرائے پر دینا۔
[11]...... یعنی پنچ (ثالث) بنانا۔
[12]...... وکیل کو معزول کرنا۔
[13]...... "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مایبطل بالشرط الفاسد... الخ، ج۷، ص ۵۲۵-۵۳۸۔
و "البحرالرائق"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۶، ص ۲۹۷-۳۰۷۔

بعد عقد متصلاً شرط ذکر کردی تو عقد صحیح ہے مثلاً لکڑیوں کا گٹھا خریدا اور خریدنے میں کوئی شرط نہ تھی فوراً ہی یہ کہا تمھیں میرے مکان پر پہنچانا ہوگا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: بیع کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً فلاں کام ہوگا یا فلاں شخص آئے گا تو میرے تمھارے درمیان بیع ہے یہ بیع صحیح نہیں صرف ایک صورت اس کے جواز کی ہے وہ یہ کہ یوں کہا اگر فلاں شخص راضی ہوا تو بیع ہے اور اس میں تین دن تک کی مدت مذکور ہو کہ یہ شرط خیار ہے اور اجنبی کو بھی خیار دیا جاسکتا ہے جس کا بیان گزر چکا ہے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۲۷: تقسیم کی صورت یہ ہے کہ لوگوں کے ذمہ میت کے دین ہیں ورثہ نے ترکہ کو اس طرح تقسیم کیا کہ فلاں شخص دَین لے اور باقی ورثہ عین (جو چیزیں موجود ہیں) لیں گے یہ تقسیم فاسد ہے یا یوں کہ فلاں شخص نقد (روپیہ اشرفی) لے اور فلاں شخص سامان یا اس شرط سے تقسیم کی کہ فلاں اس کا مکان ہزار روپے میں خرید لے یا فلاں چیز ہبہ کردے یا صدقہ کردے یہ سب صورتیں فاسد ہیں اور اگر یوں تقسیم ہوئی کہ فلاں شخص کو حصہ سے فلاں چیز زائد دی جائے یا مکان تقسیم ہوا اور ایک کے ذمہ کچھ روپے کردیے گئے کہ اتنے روپے شریک کو دے یہ تقسیم جائز ہے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۲۸: اجارہ کی صورت یہ ہے کہ یہ مکان تم کو کرایہ پر دیا اگر فلاں شخص کل آجائے یا اس شرط سے کہ کرایہ دار اتنا روپیہ قرض دے یا یہ چیز ہدیہ کرے یہ اجارہ فاسد ہے۔ دوکان کرایہ پر دی اور شرط یہ کی کہ کرایہ دار اس کی تعمیر یا مرمت کرائے یا دروازہ لگوائے یا کہگل[4] کرائے اور جو کچھ خرچ ہو کرایہ میں مجرا کرے[5] اس طرح اجارہ فاسد ہے کہ کرایہ دار پر دوکان کا واجبی کرایہ جو ہونا چاہیے وہ واجب ہے وہ نہیں جو باہم طے ہوا اور جو کچھ مرمت کرانے میں خرچ ہوا وہ لے گا بلکہ نگرانی اور بنوانے کی اُجرت مثل بھی پائے گا۔[6] (بحر)

مسئلہ ۲۹: ایک شخص نے دوسرے کا مکان غصب کرلیا مالک نے غاصب سے کہا میرا مکان خالی کردے ورنہ اتنے روپے ماہوار کرایہ لوں گا یہ اجارہ صحیح ہے اور یہ صورت اُس قاعدہ سے مستثنٰی ہے۔[7] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانۃ، ج٥، ص٢٩ ٥.

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج٦، ص٢٩٨.

3 ......"البحرالرائق"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج٦، ص٢٩٩.

4 ......پلستر کرنے کی بُھس ملی ہوئی مٹی۔ 5 ......کاٹ دے یعنی کرایہ کی رقم سے کٹوتی کرے۔

6 ......"البحرالرائق"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج٦، ص٢٩٩۔٣٠٠.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج٧، ص٥٣٠.

مسئلہ ۳۰: اجازت کی مثال یہ ہے کہ بالغہ عورت کا اُس کے ولی یا فضولی نے نکاح کردیا جو اس کی اجازت پر موقوف ہے اُس کو نکاح کی خبر دی گئی تو یہ کہا میں نے اس نکاح کو جائز کیا اگر میری ماں بھی اس کو پسند کرے یہ اجازت نہیں ہوئی یوں ہی فضولی نے کسی کی چیز بیچ ڈالی مالک کو خبر ہوئی تو اُس نے اجازتِ مشروط دی یا اجازت کو کسی شرط پر معلق کیا تو اجازت نہ ہوئی۔ یوہیں جو چیز ایسی ہو کہ اس کی تعلیق شرط پر نہ ہوسکتی ہو اگر اُس کو اس طرح پر منعقد کیا کہ کسی کی اجازت پر موقوف ہو اور اجازت دینے والے نے اجازت کو شرط پر معلق کردیا تو اجازت نہیں ہوئی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: صلح کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کا دوسرے پر کچھ مال آتا ہے کچھ دے کر دونوں میں مصالحت ہوگئی،[2] ظاہر میں یہ صلح ہے مگر معنےٰ کے لحاظ سے بیع ہے لہٰذا شرط کے ساتھ اس قسم کی صلح صحیح نہیں مثلاً یہ کہا کہ میں نے صلح کی اس شرط سے کہ تو اپنے مکان میں مجھے ایک سال تک رہنے دے یا صلح کی کہ اگر فلاں شخص آجائے یہ صلح فاسد ہے۔ یہ بیع اُس وقت ہے جب غیرِ جنس پر صلح ہو اگر اُسی جنس پر صلح ہوئی تو تین صورتیں ہیں، اگر کم پر ہوئی مثلاً سو آتے تھے پچاس پر ہوئی تو ابرا ہے یعنی پچاس معاف کردیے اور اتنے ہی پر ہوئی تو آتا ہوا پالیا اور زائد پر ہوئی تو سود و حرام ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: ابرا اگر شرط متعارف[4] سے مشروط ہو یا ایسے امر پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے تو ابرا صحیح ہے مثلاً یہ کہا کہ اگر میرے شریک کو اس کا حصہ تو نے دے دیا تو باقی دَین[5] معاف ہے اُس نے شریک کو دے دیا باقی دین معاف ہوگیا یا یہ کہا اگر تجھ پر میرا دَین ہے تو معاف ہے اور واقع میں دَین ہے تو معاف ہوگیا اور اگر شرط متعارف نہ ہو تو معاف نہیں مثلاً میں نے دَین معاف کردیا اگر فلاں شخص آجائے یا میں نے معاف کیا اس شرط پر کہ ایک ماہ تو میری خدمت کرے یا اگر تو گھر میں گیا تو دَین معاف ہے اگر تو نے پانسو دیے تو باقی معاف ہیں اگر تو قسم کھا جائے تو دَین معاف ہے، ان سب صورتوں میں معاف نہ ہوگا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: ابرا کی تعلیق[7] اپنی موت پر صحیح ہے اور یہ وصیّت کے معنےٰ میں ہے مثلاً مدیون[8] سے یہ کہا اگر میں

---

[1] ......"الدرالمختار"، كتاب البيوع، باب المتفرقات، ج۷،ص ۵۳۰-۵۳۱.

[2] ......یعنی آپس میں صلح ہوگئی۔

[3] ......"الد رالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب البيوع،باب المتفرقات،مطلب:مايبطل بالشرط الفاسد...الخ،ج۷،ص ۵۳۳.

[4] ......یعنی ایسی شرط کے ساتھ ہو جو لوگوں میں معروف ہو۔

[5] ......قرض۔

[6] ......"الد رالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب البيوع،باب المتفرقات،مطلب:مايبطل بالشرط الفاسد...الخ،ج۷،ص ۵۲۳.

[7] ......یعنی کسی شرط پر معلق کرنا۔

[8] ......مقروض۔

مرجاؤں تو تجھ پر جو دَین ہے وہ معاف ہے یا معاف ہو جائے گا اور اگر یہ کہا کہ تو مرجائے تو دَین معاف ہے یہ ابرا صحیح نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: جس کو اعتکاف میں بیٹھنا ہے وہ یوں نیت کرتا ہے کہ اعتکاف کی نیت کرتا ہوں اس شرط کے ساتھ کہ روزہ نہیں رکھوں گا یا جب چاہوں گا حاجت و بے حاجت مسجد سے نکل جاؤں گا، یہ اعتکاف صحیح نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵: کھیت یا باغ اِجارہ پر دیا اور نامناسب شرطیں لگائیں تو یہ اِجارہ فاسد ہے مثلاً یہ شرط کہ کام کرنے والوں کے مصارف زمین کا مالک دے گا مزارعت کو فاسد کر دیتا ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: اقرار کی صورت یہ ہے کہ اس نے کہا فلاں کا مجھ پر اتنا روپیہ ہے اگر وہ مجھے اتنا روپیہ قرض دے یا فلاں شخص آجائے یہ اقرار صحیح نہیں۔ ایک شخص نے دوسرے پر مال کا دعویٰ کیا اس نے کہا اگر میں کل نہ آیا تو وہ مال میرے ذمہ ہے اور نہیں آیا یہ اقرار صحیح نہیں۔ یا ایک نے دعویٰ کیا دوسرے نے کہا اگر قسم کھا جائے تو میں دَین دار[4] ہوں اُس نے قسم کھالی مگر یہ اب بھی انکار کرتا ہے تو اُس اقرار مشروط کی وجہ سے اس سے مطالبہ نہیں ہو سکتا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: اقرار کو کل آنے پر معلق کیا[6] یا اپنے مرنے پر معلق کیا یہ تعلیق درست ہے مثلاً اس کے مجھ پر ہزار روپے ہیں جب کل آجائے یا مہینہ ختم ہو جائے یا عید الفطر آجائے کہ یہ حقیقۃً تعلیق نہیں بلکہ ادائے دَین کا وقت ہے یا کہا فلاں کے مجھ پر ہزار روپے ہیں اگر میں مرجاؤں یہ بھی حقیقۃً تعلیق نہیں بلکہ لوگوں کے سامنے یہ ظاہر کرنا ہے کہ میرے مرنے کے بعد ورثہ دینے سے انکار کریں تو لوگ گواہ رہیں کہ یہ دَین میرے ذمہ ہے یہ اقرار صحیح ہے اور روپے فی الحال واجب الادا ہیں[7] مرے یا زندہ رہے روپے بہرحال اس کے ذمہ ہیں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: تحکیم یعنی کسی کو پنچ بنانا اس کو شرط پر معلق کیا مثلاً یہ کہا جب چاند ہو جائے تو تم ہمارے درمیان میں پنچ ہو

---

[1] ......"الدر المختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: قال لمدیونہ اذا مت فانت بریئ، ج۷، ص۵۳۳.

[2] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: قال لمدیونہ اذا مت فانت بریئ، ج۷، ص۵۳۶.

[3] ......المرجع السابق.

[4] ......مقروض۔

[5] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: قال لمدیونہ اذا مت فانت بریئ، ج۷، ص۵۳۶.

[6] ......یعنی مشروط کیا۔

[7] ......یعنی فوراً ادائیگی واجب ہے۔

[8] ......"الدر المختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: قال لمدیونہ اذا مت فانت بریئ، ج۷، ص۵۳۶.

یہ تحکیم صحیح نہیں۔[1] (درمختار) بعض وہ چیزیں ہیں کہ شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتیں بلکہ باوجود ایسی شرط کے وہ چیز صحیح ہوتی ہے، وہ یہ ہیں:

(1) قرض (2)، ہبہ، (3) نکاح، (4) طلاق، (5) خلع، (6) صدقہ، (7) عتق،[2] (8) رہن، (9) ایصا[3]، (10) وصیت، (11) شرکت، (12) مضاربت، (13) قضا، (14) امارات، (15) کفالہ، (16) حوالہ، (17) وکالت، (18) اقالہ، (19) کتابت، (20) غلام کو تجارت کی اجازت، (21) لونڈی سے جو بچہ ہوا اُس کی نسبت یہ دعویٰ کہ میرا ہے، (22) قصداً قتل کیا ہے اس سے مصالحت، (23) کسی کو مجروح کیا ہے[4] اُس سے صلح، (24) بادشاہ کا کفار کو ذمہ دینا، (25) بیع میں عیب پانے کی صورت میں اس کے واپس کرنے کو شرط پر معلق کرنا، (26) خیار شرط میں واپسی کو معلق بر شرط کرنا،[5] (27) قاضی کی معزولی۔

جن چیزوں کو شرط پر معلق کرنا جائز ہے وہ اسقاط محض ہیں جن کے ساتھ حلف[6] کر سکتے ہیں جیسے طلاق، عتاق اور وہ التزامات ہیں جن کے ساتھ حلف کر سکتے ہیں جیسے نماز، روزہ، حج اور تولیات یعنی دوسرے کو ولی بنانا مثلاً قاضی یا بادشاہ و خلیفہ مقرر کرنا۔

وہ چیزیں جن کی اضافت[7] زمانہ مستقبل کی طرف ہو سکتی ہے:

1 اجارہ 2 فسخ اجارہ 3 مضاربت 4 معاملہ[8] 5 مزارعہ[9] 6 وکالت 7 کفالہ 8 ایصا 9 وصیت 0 قضا -امارت = طلاق ` عتاق ! وقف @ عاریت # اذن تجارت۔

وہ چیزیں جن اضافت مستقبل کی طرف صحیح نہیں:

1 بیع 2 بیع کی اجازت 3 اس کا فسخ 4 قسمت 5 شرکت 6 ہبہ 7 نکاح 8 رجعت 9 مال سے صلح 0 دَین سے ابرا۔[10]

---

[1] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۳۸.

[2] ...... آزادی۔

[3] ...... وصیت کرنا۔

[4] ...... یعنی کسی کو زخمی کیا ہے۔

[5] ...... یعنی خیار شرط کو کسی شرط پر معلق کرنا۔

[6] ...... قسم۔

[7] ...... نسبت۔

[8] ...... باہم مل کر کوئی کام کرنا۔

[9] ...... کھیتی کرائے پر لینا۔

[10] ...... یعنی قرض سے بری کرنا۔

بیع صرف کا بیان

حدیث (۱): صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے بدلے میں نہ بیچو، مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں نہ بیچو، مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان میں اودھار کو نقد کے ساتھ نہ بیچو۔'' اور ایک روایت میں ہے، کہ ''سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں نہ بیچو، مگر وزن کے ساتھ برابر کرکے۔''[1]

حدیث (۲): صحیح مسلم شریف میں ہے، فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، میں نے خیبر کے دن بارہ دینار کو ایک ہار خریدا تھا جس میں سونا تھا اور پوت،[2] میں نے دونوں چیزیں جدا کیں تو بارہ دینار سے زیادہ سونا نکلا، اس کو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ذکر کیا، ارشاد فرمایا: ''جب تک جدا نہ کرلیا جائے، بیچا نہ جائے۔''[3]

حدیث (۳): امام مالک وابوداود وترمذی وغیرہم ابی الحدثان سے راوی، کہتے ہیں کہ میں سو اشرفیاں توڑانا چاہتا تھا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مجھے بُلایا اور ہم دونوں کی رضامندی ہوگئی اور بیع صَرف ہوگئی۔ اُنھوں نے سونا مجھ سے لے لیا اور اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور کہا اس کے روپے اُس وقت ملیں گے جب میرا خازن[4] غابہ[5] سے آجائے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سُن رہے تھے اُنھوں نے فرمایا: اُس سے جدا نہ ہونا جب تک روپیہ وصول نہ کرلینا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''سونا چاندی کے بدلے میں بیچنا سود ہے، مگر جبکہ دست بدست[6] ہو۔''[7]

مسئلہ ۱: صرف کے معنی ہم پہلے بتا چکے ہیں یعنی ثمن کو ثمن سے بیچنا۔ صرف میں کبھی جنس کا تبادلہ جنس سے ہوتا ہے جیسے روپیہ سے چاندی خریدنا یا چاندی کی ریزگاریاں[8] خریدنا۔ سونے کو اشرفی سے خریدنا۔ اور کبھی غیر جنس سے تبادلہ ہوتا ہے جیسے روپے سے سونا یا اشرفی خریدنا۔[9]

---

[1] ...... "صحيح البخاري"، كتاب البيوع، باب بيع الفضة بالفضة، الحديث: ٢١٧٧، ج٢، ص٣٨.
و "مشكاة المصابيح"، كتاب البيوع، باب الربا، الحديث: ٢٨١٠، ج٢، ص١٣٩-١٤٠.

[2] ...... شیشے یا کانچ کے دانے۔

[3] ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساقاة والمزارعة، باب بيع القلادة.... إلخ، الحديث: ٩٠-(١٥٩١)، ص٨٥٨.

[4] ...... خزانچی۔

[5] ...... مدینے کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

[6] ...... یعنی نقد۔

[7] ...... "الموطأ" للإمام مالك، كتاب البيوع، باب ماجاء في الصرف، الحديث: ١٣٦٩، ج٢، ص١٧١.

[8] ...... ریزگاری کی جمع دھات کے وہ سکے جو روپے سے قیمت میں کم ہوں جیسے اٹھنی اور چونی وغیرہ۔

[9] ...... "الدر المختار"، كتاب البيوع، باب الصرف، ج٧، ص٥٥٢.

مسئلہ۲: ثمن سے مراد عام ہے کہ وہ ثمن خلقی ہو یعنی اسی لیے پیدا کیا گیا ہو چاہے اُس میں انسانی صنعت [1] بھی داخل ہو یا نہ ہو چاندی سونا اور ان کے سکّے اور زیورات یہ سب ثمنِ خلقی میں داخل ہیں دوسری قسم غیرِ خلقی جس کو ثمنِ اصطلاحی بھی کہتے ہیں یہ وہ چیزیں ہیں کہ ثمنیت کے لیے مخلوق نہیں ہیں مگر لوگ ان سے ثمن کا کام لیتے ہیں ثمن کی جگہ پر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے پیسہ، نوٹ، نِکل [2] کی ریزگاریاں کہ یہ سب اصطلاحی ثمن ہیں روپے کے پیسے بھنائے جائیں [3] یا ریزگاریاں خریدی جائیں یہ صَرف میں داخل ہے۔ [4]

مسئلہ۳: چاندی کی چاندی سے یا سونے کی سونے سے بیع ہوئی یعنی دونوں طرف ایک ہی جنس ہے تو شرط یہ ہے کہ دونوں وزن میں برابر ہوں اور اُسی مجلس میں دست بدست قبضہ ہو یعنی ہر ایک دوسرے کی چیز اپنے فعل سے قبضہ میں لائے اگر عاقدین نے ہاتھ سے قبضہ نہیں کیا بلکہ فرض کرو عقد کے بعد وہاں اپنی چیز رکھدی اور اُس کی چیز لے کر چلا آیا یہ کافی نہیں ہے اور اس طرح کرنے سے بیع ناجائز ہوگئی بلکہ سود ہوا اور دوسرے مواقع میں تخلیہ [5] قبضہ قرار پاتا ہے اور کافی ہوتا ہے وزن برابر ہونے کے یہ معنی کہ کانٹے یا ترازو کے دونوں پلّے [6] میں دونوں برابر ہوں اگرچہ یہ معلوم نہ ہو کہ دونوں کا وزن کیا ہے۔ [7] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار) برابری سے مراد یہ ہے کہ عاقدین [8] کے علم میں دونوں چیزیں برابر ہوں یہ مطلب نہیں کہ حقیقت میں برابر ہونا چاہیے اُن کو برابر ہونا معلوم ہو یا نہ ہو لہٰذا اگر دونوں جانب کی چیزیں برابر تھیں مگر اُن کے علم میں یہ بات نہ تھی بیع ناجائز ہے ہاں اگر اُسی مجلس میں دونوں پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ برابر ہیں تو جائز ہو جائے گی۔ [9] (فتح القدیر)

مسئلہ۴: اتحادِ جنس کی صورت میں کھرے کھوٹے ہونے کا کچھ لحاظ نہ ہوگا یعنی یہ نہیں ہو سکتا کی جدھر کھرا مال [10] ہے اُدھر کم ہو اور جدھر کھوٹا ہو زیادہ ہو کہ اس صورت میں بھی کمی بیشی [11] سود ہے۔ [12]

مسئلہ۵: اس کا لحاظ نہیں ہوگا کہ ایک میں صنعت [13] ہے اور دوسرا چاندی کا ڈھیلا [14] ہے یا ایک سکّہ ہے دوسرا ویسا ہی ہے اگر ان اختلافات کی وجہ سے کم وبیش کیا تو حرام وسود ہے مثلاً ایک روپیہ کی ڈیڑھ دو روپے بھر اس زمانے میں چاندی بکتی ہے اور عام طور پر لوگ روپیہ ہی سے خریدتے ہیں اور اس میں اپنی ناواقفی کی وجہ سے کچھ حرج نہیں جانتے حالانکہ یہ سود ہے

---

1 ...... انسانی کاریگری۔ 2 ...... ایک سفید دھات جس کی جلا (چمک) دوسری دھاتوں کے سامان پر کی جاتی ہے۔ 3 ...... یعنی چینج کروائے جائیں۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۵۲.

5 ...... خریدار کو مبیع پر قدرت دے دینا۔ 6 ...... پلڑے۔

7 ......"الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۵۳. 8 ...... عقد کرنے والے یعنی خریدار اور بیچنے والا۔

9 ......"فتح القدیر"، کتاب الصرف، ج۶، ص۲۵۹. 10 ...... خالص مال۔ 11 ...... زیادتی یعنی اضافہ۔

12 ......"الھدایۃ"، کتاب الصرف، ج۲، ص۸۱. 13 ...... کاریگری یعنی ہاتھ سے بنایا ہوا۔ 14 ...... ٹکڑا۔

اور بالاِجماع حرام ہے۔ اس لیے فقہا یہ فرماتے ہیں کہ اگر سونے چاندی کا زیور کسی نے غصب کیا اور غاصب نے اُسے ہلاک کر ڈالا تو اُس کا تاوان غیرِ جنس سے دلایا جائے یعنی سونے کی چیز ہے تو چاندی سے دلایا جائے اور چاندی کی ہے تو سونے سے کیونکہ اُسی جنس سے دلانے میں مالک کا نقصان ہے اور بنوائی وغیرہ کا لحاظ کر کے کچھ زیادہ دلایا جائے تو سود ہے یہ دینی نقصان ہے۔[1] (ہدایہ، فتح، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: اگر دونوں جانب ایک جنس نہ ہو بلکہ مختلف جنسیں ہوں تو کمی بیشی میں کوئی حرج نہیں مگر تقابُضِ بدلین[2] ضروری ہے اگر تقابضِ بدلین سے قبل مجلس بدل گئی تو بیع باطل ہوگئی۔ لہٰذا سونے کو چاندی سے یا چاندی کو سونے سے خریدنے میں دونوں جانب کووزن کرنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ وزن تو اس لیے کرنا ضروری تھا کہ دونوں کا برابر ہونا معلوم ہو جائے اور جب برابری شرط نہیں تو وزن بھی ضروری نہ رہا صرف مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہے۔ اگر چاندی خریدنی ہو اور سود سے بچنا ہو تو روپیہ سے مت خریدو گنی[3] یا نوٹ یا پیسوں سے خریدو۔ دین ودنیا دونوں کے نقصان سے بچو گے۔ یہ حکم ثمنِ خلقی[4] یعنی سونے چاندی کا ہے اگر پیسوں سے چاندی خریدی تو مجلس میں ایک کا قبضہ ضروری ہے دونوں جانب سے قبضہ ضروری نہیں کیونکہ اُن کی ثمنیت منصوص[5] نہیں جس کا لحاظ ضروری ہو عاقدین اگر چاہیں تو ان کی ثمنیت کو باطل کر کے جیسے دوسری چیزیں غیرِ ثمن ہیں اُن کو بھی غیرِ ثمن قرار دے سکتے ہیں[6] (درمختار، ردالمحتار) مجلس بدلنے کے یہاں یہ معنٰے ہیں کہ دونوں جدا ہو جائیں ایک ایک طرف چلا جائے اور دوسرا دوسری طرف یا ایک وہاں سے چلا جائے اور دوسرا وہیں رہے اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو مجلس نہیں بدلی، اگرچہ کتنی ہی طویل مجلس ہو، اگرچہ دونوں وہیں سو جائیں یا بے ہوش ہو جائیں بلکہ اگرچہ دونوں وہاں سے چل دیں مگر ساتھ ساتھ جائیں غرض یہ کہ جب تک دونوں میں جدائی نہ ہو، قبضہ ہو سکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: ایک نے دوسرے کے پاس کہلا بھیجا کہ میں نے تم سے اتنے روپے کی چاندی یا سونا خریدا دوسرے نے قبول کیا یہ عقد درست نہیں کہ تقابضِ بدلین مجلس واحد میں یہاں نہیں ہو سکتا۔[8] (عالمگیری) خط وکتابت کے ذریعہ سے بھی بیع

---

[1] ...... "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۵٤.
و"الهداية"، كتاب الصرف، ج۲، ص۸۵.
و"فتح القدير"، كتاب الصرف، ج٦، ص۲۷۹.

[2] ......یعنی ثمن ومبیع پر قبضہ۔

[3] ......سونے کا ایک انگریزی سکہ۔

[4] ......یعنی خلقۃً ثمن جیسے سونا، چاندی۔

[5] ......یعنی ان کی ثمنیت پر نص (حدیث) وارد ہے۔

[6] ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۵٤.

[7] ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب البيوع، الباب الأول في تعريفه وركنه...إلخ، ج۳، ص۲۱۷.

[8] ......"الفتاوى الهندية"، كتاب البيوع، الباب الأول في تعريفه وركنه...إلخ، ج۳، ص۲۱۷.

صَرف نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ ۸: بیع صرف اگر صحیح ہو تو اس کے دونوں عوض معین کرنے سے بھی معین نہیں ہوتے فرض کرو ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ ایک روپیہ ایک روپیہ کے بدلے میں بیع کیا اور ان دونوں کے پاس روپیہ نہ تھا مگر اسی مجلس میں دونوں نے کسی اور سے قرض لے کر تقابض بدلین کیا تو عقد صحیح رہا یا مثلاً اشارہ کر کے کہا کہ میں نے اس روپیہ کو اس روپیہ کے بدلے میں بیچا اور جس کی طرف اشارہ کیا اُسے اپنے پاس رکھ لیا دوسرا اُس کی جگہ دیا جب بھی صحیح ہے۔[1] (درمختار) یہ اُس وقت ہے کہ سونا یا چاندی یا سکے ہوں اور بنی ہوئی چیز مثلاً برتن زیور، ان میں تعین ہوتا ہے۔

مسئلہ ۹: بیع صرف خیارِ شرط سے فاسد ہو جاتی ہے۔ یوہیں اگر کسی جانب سے ادا کرنے کی کوئی مدت مقرر ہوئی مثلاً چاندی آج لی اور روپیہ کل دینے کو کہا یہ عقد فاسد ہے ہاں اگر اُسی مجلس میں خیار شرط اور مدت کو ساقط کر دیا تو عقد صحیح ہو جائے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: سونے چاندی کی بیع میں اگر کسی طرف اُودھار ہو تو بیع فاسد ہے اگرچہ اُدھار والے نے جدا ہونے سے پہلے اُسی مجلس میں کچھ ادا کر دیا جب بھی کل کی بیع فاسد ہے مثلاً پندرہ روپے کی گنی خریدی اور روپیہ دس دن کے بعد دینے کو کہا مگر اُسی مجلس میں دس روپے دیدیے جب بھی پوری ہی بیع فاسد ہے یہ نہیں کہ جتنا دیا اُس کی مقدار میں جائز ہو جائے ہاں اگر وہیں کل روپے دیدیے تو پوری بیع صحیح ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: سونے چاندی کی کوئی چیز برتن زیور وغیرہ خریدی تو خیار عیب وخیار رویت حاصل ہوگا۔ روپے اشرفی میں خیار رویت تو نہیں مگر خیار عیب ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: عقد ہو جانے کے بعد اگر کوئی شرط فاسد پائی گئی تو اس کو اصل عقد سے ملحق کریں گے[5] یعنی اس کی وجہ سے وہ عقد جو صحیح ہوا تھا فاسد ہو گیا مثلاً روپے سے چاندی خریدی اور دونوں طرف وزن بھی برابر ہے اور اُسی مجلس میں تقابض بدلین بھی ہو گیا پھر ایک نے کچھ زیادہ کر دیا یا کم کر دیا مثلاً روپیہ کا سوا روپیہ یا بارہ آنے کر دیے اور دوسرے نے قبول کر لیا وہ پہلا

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷،ص۵۵۵.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الصرف،الباب الأول فی تعریفه...إلخ،ج۳،ص۲۱۸.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب البیوع،باب الصرف، ج۷،ص۵۵۶.

5 ......یعنی اس شرط فاسد کو شروع عقد سے کہ جس میں کوئی شرط نہ تھی اس سے ملائیں گے۔

عقد فاسد ہوگیا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: پندرہ روپے کی اشرفی خریدی اور روپے دیدیے اشرفی پر قبضہ کرلیا اُن میں ایک روپیہ خراب تھا اگر مجلس نہیں بدلی ہے وہ روپیہ پھیر دے[2] دوسرا لے لے اور جدا ہونے کے بعد اُسے معلوم ہوا کہ ایک روپیہ خراب ہے اُس نے وہ روپیہ پھیر دیا تو اُس ایک روپیہ کے مقابل[3] میں بیع صرف جاتی رہی اب یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ اُس کے بدلے میں دوسرا روپیہ لے بلکہ اُس اشرفی میں ایک روپیہ کی مقدار کا یہ شریک ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: بدل صرف پر جب تک قبضہ نہ کیا ہو اُس میں تصرف نہیں کرسکتا اگر اُس نے اُس چیز کو ہبہ کردیا یا صدقہ کردیا یا معاف کردیا اور دوسرے نے قبول کرلیا بیع صرف باطل ہوگئی اور اگر روپے سے اشرفی خریدی اور ابھی اشرفی پر قبضہ بھی نہیں کیا اور اسی اشرفی کی کوئی چیز خریدی یہ بیع فاسد ہے اور بیع صرف بدستور صحیح ہے یعنی اب بھی اگر اشرفی پر قبضہ کرلیا تو صحیح ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: ایک کنیز[6] جس کی قیمت ایک ہزار ہے اور اُس کے گلے میں ایک ہزار کا طوق[7] پڑا ہے دونوں کو دو ہزار میں خریدا اور ایک ہزار اُسی وقت دیدیا اور ایک ہزار باقی رکھا تو یہ جو ادا کردیا طوق کا ثمن قرار دیا جائے گا اگرچہ اس کی تصریح نہ کی ہو یا یہ کہہ دیا ہو کہ دونوں کے ثمن میں یہ ایک ہزار لو۔ یوہیں اگر بیع میں ایک ہزار نقد دینا قرار پایا ہے اور ایک ہزار اُودھار تو جو نقد دینا ٹھہرا ہے طوق کا ثمن ہے۔ یوہیں اگر سو روپے میں تلوار خریدی جس میں پچاس روپے کا چاندی کا سامان لگا ہے اور اُسی مجلس میں پچاس دیدیے تو یہ اُس سامان کا ثمن قرار پائے گا یا عقد ہی میں پچاس روپے نقد اور پچاس اُودھار دینا قرار پایا تو یہ پچاس چاندی کے ہیں اگرچہ تصریح نہ کی ہو یا کہہ دیا ہو کہ دونوں کے ثمن میں سے پچاس لے لو بلکہ کہہ دیا ہو کہ تلوار کے ثمن میں سے پچاس روپے وصول کرو کیونکہ وہ آرائش کی چیزیں تلوار کے تابع ہیں تلوار بول کر وہ سب ہی کچھ مراد لیتے ہیں نہ کہ محض لوہے کا پھل البتہ اگر یہ کہہ دیا کہ یہ خاص تلوار کا ثمن ہے تو بیع فاسد ہوجائے گی۔ اور اگر اس مجلس میں طوق اور تلوار کی آرائش کا

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۵۶.

2 ......یعنی واپس کردے۔ 3 ......یعنی اس روپیہ کے بدلے۔

4 ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۵۶.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۵۶.

6 ......لونڈی، باندی۔

7 ......یعنی گلے کا ایک زیور، ہار۔

ثمن بھی ادا نہیں کیا گیا اور دونوں متفرق ہوگئے تو طوق و آرائش کی بیع باطل ہوگئی لونڈی کی صحیح ہے اور تلوار کی آرائش بلا ضرر اُس سے علٰحدہ ہوسکتی ہے تو تلوار کی صحیح ہے ورنہ اس کی بھی باطل۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۶: تلوار میں جو چاندی ہے اُس کو ثمن کی چاندی سے کم ہونا ضروری ہے اگر دونوں برابر ہیں یا تلوار والی ثمن سے زیادہ ہو یا معلوم نہ ہو کہ کون زیادہ ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے تو ان صورتوں میں بیع درست ہی نہیں پہلی دونوں صورتوں میں یقیناً سود ہے اور تیسری صورت میں سود کا احتمال ہے اور یہ بھی حرام ہے اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب ایسی چیز جس میں سونے چاندی کے تار یا پتر[2] لگے ہوں اُس کو اُسی جنس سے بیع کیا جائے تو ثمن کی جانب اُس سے زیادہ سونا یا چاندی ہونا چاہیے جتنا اُس چیز میں ہے تاکہ دونوں طرف کی چاندی یا سونا برابر کرنے کے بعد ثمن کی جانب میں کچھ بچے جو اُس چیز کے مقابل میں ہو اگر ایسا نہ ہو تو سود اور حرام ہے اور اگر غیر جنس سے بیع ہو مثلاً اُس میں سونا ہے اور ثمن روپے ہیں تو فقط تقابض بدلین[3] شرط ہے۔[4] (درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۷: لچکا،[5] گوٹا[6] اگرچہ ریشم سے بُنا جاتا ہے مگر مقصود اُس میں ریشم نہیں ہوتا اور وزن سے ہی بکتا بھی ہے، لہٰذا دونوں جانب وزن برابر ہونا ضروری ہے لیس،[7] پیمک[8] وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۸: بعض کپڑوں میں چاندی کے بادلے[9] بُنے جاتے ہیں۔ آنچل[10] اور کنارے ہوتے ہیں جیسے بنارسی عمامہ اور بعض میں درمیان میں پھول ہوتے ہیں جیسے گلبدن[11] اس میں زری[12] کے کام کو تابع قرار دیں گے کیونکہ شرع مطہر نے اس کے استعمال کو جائز کیا ہے اس کی بیع میں ثمن کی چاندی زیادہ ہونا شرط نہیں۔

مسئلہ ۱۹: جس چیز میں سونے، چاندی کا ملمع ہو[13] اُس کے ثمن کا ملمع کی چاندی سے زیادہ ہونا شرط نہیں اور اُسی

---

[1] ......"الهداية"، كتاب الصرف، ج۲، ص۸۲.

[2] ......پتلے چوڑے ٹکڑے۔

[3] ......ثمن و مبیع پر قبضہ۔

[4] ......"الدر المختار"، كتاب البيوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۶۰.
و "فتح القدير"، كتاب الصرف، ج۶، ص۲۶۶.

[5] ......زنانہ پاجاموں کے لیے تیار کیا ہوا ریشم کا کپڑا (گوٹا)۔

[6] ......سونے، چاندی اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فیتا یا زری کی تیار کی ہوئی گوٹ، یا کناری جو عموماً عورتوں کے لباس پر زینت کے لیے ٹانکی جاتی ہے۔

[7] ......ریشمی یا سوتی کم چوڑی پٹی۔

[8] ......سُنہرا گوٹا جو کلابتوں سے بنایا اور انگرکھوں اور ٹوپیوں وغیرہ پر لگایا جاتا ہے۔

[9] ......وہ کپڑا جو ریشم اور سونے چاندی کے تاروں سے بُنا جاتا ہے۔

[10] ......دوپٹے کا سرا۔

[11] ......مختلف وضع کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا۔

[12] ......سونے کے تار۔

[13] ......جس پر سونے چاندی کا پانی چڑھایا گیا ہو۔

مجلس میں اتنی چاندی پر قبضہ کرنا بھی شرط نہیں مثلاً برتن پر چاندی کا ملمع ہے اُس کو ملمع کی چاندی سے کم قیمت پر بیع کیا یا اُسی مجلس میں ثمن پر قبضہ نہ کیا جائز ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: ملمع میں بہت زیادہ چاندی ہے کہ آگ پر پگھلا کر اتنی نکال سکتے ہیں جو تولنے میں آئے یہ قابل اعتبار ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: چاندی کے برتن کو روپے یا اشرفی کے عوض میں بیع[3] کیا تھوڑے سے دام[4] مجلس میں دے دیے باقی باقی ہیں اور عاقدین[5] میں افتراق[6] ہوگیا تو جتنے دام دیے ہیں اُس کے مقابل میں بیع صحیح ہے اور باقی باطل اور برتن میں بائع و مشتری دونوں شریک ہیں اور مشتری کو عیب شرکت کی وجہ سے یہ اختیار نہیں کہ وہ حصہ بھی پھیر دے کیونکہ یہ عیب مشتری کے فعل و اختیار سے ہے اس نے پورا دام اُسی مجلس میں کیوں نہیں دیا اور اگر اس برتن میں کوئی حقدار پیدا ہوگیا اُس نے ایک جز اپنا ثابت کر دیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ باقی کو لے یا نہ لے کیونکہ اس صورت میں عیب شرکت اس کے فعل سے نہیں۔[7] (ہدایہ، فتح القدیر) پھر اگر مستحق[8] نے عقد کو جائز کر دیا تو جائز ہو جائے گا اور اُتنے ثمن کا وہ مستحق ہے بائع مشتری سے لے کر اُس کو دے بشرطیکہ بائع و مشتری اجازت مستحق سے پہلے جدا نہ ہوئے ہوں خود مستحق کے جدا ہونے سے عقد باطل نہیں ہوگا کہ وہ عاقد نہیں ہے۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: چاندی یا سونے کا ٹکڑا خریدا اور اُس کے کسی جز میں دوسرا حقدار پیدا ہوگیا تو جو باقی ہے وہ مشتری کا ہے اور ثمن بھی اتنے ہی کا مشتری کے ذمہ ہے اور مشتری کو یہ حق حاصل نہیں کہ باقی کو بھی نہ لے کیونکہ اس کے ٹکڑے کرنے میں کسی کا کوئی نقصان نہیں یہ اُس صورت میں ہے کہ قبضہ کے بعد حقدار کا حق ثابت ہوا اور اگر قبضہ سے پہلے اُس نے اپنا حق ثابت کر دیا تو

---

[1] "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: فی المموّہ، ج۷، ص۵۶۰۔۵۶۱.

[2] المرجع السابق.

[3] فروخت۔

[4] رقم، روپے۔

[5] یعنی بائع و مشتری۔

[6] جدائی۔

[7] "الهداية"، کتاب الصرف، ج۲، ص۸۲.

و "فتح القدير"، کتاب الصرف، ج۶، ص۲۶۷.

[8] حقدار۔

[9] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب: فی بیع المفضض...إلخ، ج۷، ص۵۶۲.

مشتری کو یہاں بھی اختیار حاصل ہوگا کہ لے یا نہ لے روپے اور اشرفی کا بھی یہی حکم ہے کہ مشتری کو اختیار نہیں ملتا۔[1] (ہدایہ، درمختار) مگر زمانہ سابق میں یہ رواج تھا کہ روپے اور اشرفی کے ٹکڑے کرنے میں کوئی نقصان نہ تھا اس زمانہ میں ہندوستان کے اندر اگر روپیہ کے ٹکڑے کر دیے جائیں تو ویسا ہی بیکار تصور کیا جائے گا جیسا برتن ٹکڑے کر دینے سے، لہٰذا یہاں روپیہ کا وہی حکم ہونا چاہیے جو برتن کا ہے۔

مسئلہ ۲۳: دو روپے اور ایک اشرفی کو ایک روپیہ دو۲ اشرفیوں سے بیچنا درست ہے روپے کے مقابل میں اشرفیاں تصور کریں اور اشرفی کے مقابل روپیہ، یوں ہی دو من گیہوں اور ایک من جو کو ایک من گیہوں اور دو من جو کے بدلے میں بیچنا بھی جائز ہے اور اگر گیارہ روپے کو دس روپے اور ایک اشرفی کے بدلے میں بیع کیا ہے دس روپے کے مقابل میں دس روپے ہیں اور ایک روپیہ کے مقابل اشرفی یہ دونوں دو۲ جنس ہیں ان میں کمی بیشی درست ہے اور اگر ایک روپیہ اور ایک تھان کو ایک روپیہ اور ایک تھان کے بدلے میں بیچا اور روپیہ پر طرفین نے قبضہ نہ کیا تو بیع صحیح نہ رہی۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۴: سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیع کیا ان میں ایک کم ہے ایک زیادہ مگر جو کم ہے اُس کے ساتھ کوئی ایسی چیز شامل کرلی جس کی کچھ قیمت ہو تو بیع جائز ہے پھر اگر اُس کی قیمت اتنی ہے جو زائد کے برابر ہے تو کراہت بھی نہیں ورنہ کراہت ہے اور اگر اُس کی قیمت ہی نہ ہو جیسے مٹی کا ڈھیلا تو بیع جائز ہی نہیں۔[3] (ہدایہ) روپے سے چاندی خریدنا چاہتے ہوں اور چاندی سستی ہو اگر برابر لیتے ہیں نقصان ہوتا ہے زیادہ لیتے ہیں سود ہوتا ہے تو روپے کے ساتھ پیسے شامل کرلیں بیع جائز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۵: سونار[4] کے یہاں کی راکھ خریدی اگر چاندی کی راکھ ہے اور چاندی سے خریدی یا سونے کی ہے اور سونے سے خریدی تو ناجائز ہے کیونکہ معلوم نہیں راکھ میں کتنا سونا یا چاندی ہے اور اگر عکس کیا یعنی چاندی کی راکھ کو سونے سے اور سونے کی چاندی سے خریدا تو دو صورتیں ہیں اگر اُس میں سونا چاندی ظاہر ہے تو جائز ہے، ورنہ ناجائز اور جس صورت میں بیع جائز ہے مشتری کو دیکھنے کے بعد اختیار حاصل ہوگا۔[5] (فتح القدیر)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الصرف، ج۲، ص۸۳.
و"الدرالمختار"، كتاب الصرف، باب الصرف، ج۷، ص٥٦٣.

2 ......"الهداية"، كتاب الصرف، ج۲، ص۸۳.

3 ......المرجع السابق.

4 ......سونے کا کاروبار کرنے والا۔

5 ...... "فتح القدير"، كتاب الصرف، ج٦، ص۲۷۲.

مسئلہ ۲۶: ایک شخص کے دوسرے پر پندرہ روپے ہیں مدیون [1] نے دائن [2] کے ہاتھ ایک اشرفی پندرہ روپے میں بیچی اور اشرفی دیدی اور اس کے ثمن و دَین میں مقاصہ کرلیا یعنی ادلا بدلا کرلیا کہ یہ پندرہ ثمن کے اون پندرہ کے مقابل میں ہوگئے جو میرے ذمہ باقی تھے ایسا کرنا صحیح ہے اور اگر عقد ہی میں یہ کہا کہ اشرفی اُن روپوں کے بدلے میں بیچتا ہوں جو میرے ذمہ تمھارے ہیں تو مقاصہ کی بھی ضرورت نہیں یہ اُس صورت میں ہے کہ دَین پہلے کا ہو اور اگر اشرفی بیچنے کے بعد کا دَین ہو مثلاً پندرہ میں اشرفی بیچی پھر اُسی مجلس میں اُس سے پندرہ روپے کے کپڑے خریدے اور اشرفی دے دی اشرفی اور کپڑے کے ثمن میں مقاصہ کرلیا یہ بھی دُرست ہے۔ [3] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۷: چاندی سونے میں میل [4] ہومگر سونا چاندی غالب ہے تو سونا چاندی ہی قرار پائیں گے جیسے روپیہ اور اشرفی کہ خالص چاندی سونا نہیں ہیں میل ضرور ہے مگر کم ہے اس وجہ سے اب بھی انھیں چاندی سونا ہی سمجھیں گے اور ان کی جنس سے بیع ہو تو وزن کے ساتھ برابر کرنا ضروری ہے اور قرض لینے میں بھی ان کے وزن کا اعتبار ہوگا۔ ان میں کھوٹ [5] خود ملایا ہو جیسے روپے اشرفی میں ڈھلنے کے وقت کھوٹ ملاتے ہیں یا ملایا نہیں ہے بلکہ پیدائشی ہے کان سے جب نکالے گئے اُسی وقت اُس میں آمیزش [6] تھی دونوں کا ایک حکم ہے۔ [7] (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: سونے چاندی میں اتنی آمیزش ہے کہ کھوٹ غالب ہے تو خالص کے حکم میں نہیں اور ان کا حکم یہ ہے کہ اگر خالص سونے چاندی سے انکی بیع کریں تو یہ چاندی اُس سے زیادہ ہونی چاہیے جتنی چاندی اُس کھوٹی چاندی میں ہے تاکہ چاندی کے مقابلہ میں چاندی ہوجائے اور زیادتی کھوٹ کے مقابل میں ہو اور تقابض شرط ہے کیونکہ دونوں طرف چاندی ہے اور اگر خالص چاندی اس کے مقابل میں اُتنی ہی ہے جتنی اس میں ہے یا اس سے بھی کم ہے یا معلوم نہیں کم ہے یا زیادہ تو بیع جائز نہیں کہ پہلی دو صورتوں میں کھلا ہوا سُود ہے اور تیسری میں سُود کا احتمال ہے۔ [8] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹: جس میں کھوٹ غالب ہے اُس کی بیع اُس کے جنس کے ساتھ ہو یعنی دونوں طرف اسی طرح کی کھوٹی

---

[1] ...... مقروض، قرض لینے والا۔ [2] ...... قرض خواہ، قرض دینے والا۔

[3] ...... "الهداية"، كتاب الصرف، ج۷، ص۸۳۔۸٤.

[4] ...... کھوٹ۔ [5] ...... ملاوٹ، آمیزش۔ [6] ...... ملاوٹ۔

[7] ...... "الهداية"، كتاب الصرف، ج۷، ص۸٤.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصرف، الباب الثاني في احكام العقد با لنظر...إلخ، الفصل الأول، ج۳، ص۲۱۹.

[8] ...... "الهداية"، كتاب الصرف، ج۷، ص۸٤.

چاندی ہو تو کمی بیشی بھی درست ہے کیونکہ دونوں جانب دو قسم کی چیزیں ہیں چاندی بھی ہے اور کانسہ[1] بھی ہوسکتا ہے کہ ہر ایک کو خلافِ جنس کے مقابل میں کریں مگر جدا ہونے سے پہلے دونوں کا قبضہ ہو جانا ضروری ہے اور اس میں کمی بیشی اگرچہ سود نہیں مگر اس قسم کے جہاں سکّے چلتے ہوں اُن میں مشائخِ کرام کمی بیشی کا فتویٰ نہیں دیتے کیونکہ اس سے سود خواری کا دروازہ کھلتا ہے کہ ان میں کمی بیشی کی جب عادت پڑ جائے گی تو وہاں بھی کمی بیشی کریں گے جہاں سود ہے۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۰: ایسے روپے جن میں کھوٹ غالب ہے اِن میں بیع و قرض وزن کے اعتبار سے بھی دُرست ہے اور گنتی کے لحاظ سے بھی، اگر رواج وزن کا ہے تو وزن سے اور عدد کا ہے تو عدد سے اور دونوں کا ہے تو دونوں طرح کیونکہ یہ اُن میں نہیں ہیں جن کا وزن منصوص[3] ہے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۱: ایسے روپے جن میں کھوٹ غالب ہے جب تک اُن کا چلن[5] ہے ثمن ہیں متعین کرنے سے بھی متعین نہیں ہوتے مثلاً اشارہ کرکے کہا اس روپیہ کی یہ چیز دے دو تو یہ ضرور نہیں کہ وہی روپیہ دے اُس کی جگہ دوسرا بھی دے سکتا ہے اور اگر ان کا چلن جاتا رہا تو ثمن نہیں بلکہ جس طرح اور چیزیں ہیں یہ بھی ایک متاع[6] ہے اور اُس وقت معین ہیں اگر اُس کے عوض میں کوئی چیز خریدی ہے تو جس کی طرف اشارہ کیا ہے اُسی کو دینا ضروری ہے اُس کے بدلے میں دوسرا نہیں دے سکتا یہ اُس وقت ہے جب بائع و مشتری دونوں کو معلوم ہے کہ اس کا چلن نہیں ہے اور ہر ایک یہ بھی جانتا ہو کہ دوسرے کو بھی اس کا حال معلوم ہے اور اگر دونوں کو یہ بات معلوم نہیں یا ایک کو معلوم نہیں یا دونوں کو معلوم ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ دوسرا بھی جانتا ہے تو بیع کا تعلق اس کھوٹے روپے سے نہیں جس کی طرف اِشارہ ہے بلکہ اچھے روپے سے ہے اچھا روپیہ دینا ہوگا اور اگر اُس کا چلن بالکل بند نہیں ہوا ہے بعض طبقہ میں چلتا ہے اور بعض میں نہیں اور ان سے کوئی چیز خریدی تو دو صورتیں ہیں بائع کو یہ بات معلوم ہے یا نہیں کہ کہیں چلتا ہے اور کہیں نہیں اگر معلوم ہے تو یہی روپیہ دینا ضرور نہیں اسی طرح کا دوسرا بھی دے سکتا ہے اور اگر معلوم نہیں تو کھرا روپیہ دینا پڑے گا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

[1] ...... ایک قسم کی مرکب دھات جو تانبے اور رانگ کی آمیزش سے بنتی ہے اس سے ظروف (برتن) بنائے جاتے ہیں۔

[2] ...... "الهداية"، كتاب الصرف، ج ٢، ص ٨٤.

[3] ...... یعنی جن کے بارے میں نص (حدیث) وارد ہے۔

[4] ...... "الهداية"، كتاب الصرف، ج ٢، ص ٨٤.

[5] ...... لین دین کا رواج۔

[6] ...... ساز و سامان۔

[7] ...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب البيوع، باب الصرف، مطلب: مسائل في المقاصة، ج ٧، ص ٥٦٧.

مسئلہ ۳۲: روپیہ میں چاندی اور کھوٹ دونوں برابر ہیں بعض باتوں میں ایسے روپے کا حکم اُس کا ہے جس میں چاندی غالب ہے اور بعض باتوں میں اُس کی طرح ہے جس میں کھوٹ غالب ہے بیع و قرض میں اُس کا حکم اُس کی طرح ہے جس میں چاندی غالب ہے کہ وہ وزنی ہیں اور بیع صرف میں اُس کی طرح ہیں جس میں کھوٹ غالب ہے کہ اُس کی بیع اگر اُسی قسم کے روپے سے ہو یا خالص چاندی سے ہو تو وہ تمام باتیں لحاظ کی جائیں گی جو مذکور ہوئیں مگر اُس کی بیع اُسی قسم کے روپے سے ہو تو اکثر فقہا کی بیشی[1] کو ناجائز کہتے ہیں اور مقتضائے احتیاط[2] بھی یہی ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: ایسے روپے جن میں چاندی سے زیادہ میل ہے ان سے یا پیسوں سے کوئی چیز خریدی اور ابھی بائع کو دیے نہیں کہ ان کا چلن بند ہوگیا، لوگوں نے اُن سے لین دین چھوڑ دیا امام اعظم فرماتے ہیں کہ بیع باطل ہوگئی مگر فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے کہ ان روپوں یا پیسوں کی جو قیمت تھی وہ دی جائے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۴: پیسوں یا روپیہ کا چلن بند نہیں ہوا مگر قیمت کم ہوگئی تو بیع بدستور باقی ہے اور بائع کو یہ اختیار نہیں کہ بیع کو فسخ کردے۔ یوہیں اگر قیمت زیادہ ہوگئی جب بھی بیع بدستور ہے اور مشتری کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں اور یہی روپے دونوں صورتوں میں ادا کیے جائیں گے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: پیسے چلتے ہوں تو ان سے خریدنا درست ہے اور معین کرنے سے معین نہیں ہوتے مثلاً اشارہ کرکے کہا اس پیسہ کی یہ چیز دو تو وہی پیسہ دینا واجب نہیں دوسرا بھی دے سکتا ہے ہاں اگر دونوں یہ کہتے ہوں کہ ہمارا مقصود معین ہی تھا تو معین ہے۔ اور ایک پیسہ سے دو معین پیسے خریدے تو عقد کا تعلق معین سے ہے اگرچہ وہ دونوں اس کی تصریح نہ کریں کہ ہمارا مقصود یہی تھا۔[6] (درمختار، ردالمحتار) اس صورت میں اگر کوئی بھی ہلاک ہوجائے بیع باطل ہوجائے گی اور اگر دونوں میں کوئی یہ چاہے کہ اُس کے بدلے کا دوسرا پیسہ دیدے یہ نہیں کرسکتا وہی دینا ہوگا۔[7] (عالمگیری)

---

[1] ...... کمی زیادتی۔

[2] ...... احتیاط کا تقاضا۔

[3] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب: مسائل فی المقاصة، ج۷، ص۵۶۸.

[4] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۶۹.

[5] ...... المرجع السابق، ص۵۷۱.

[6] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب: مسائل فی المقاصة، ج۷، ص۵۷۲.

[7] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوز بیعه... إلخ، الفصل الأول، ج۳، ص۱۰۳.

مسئلہ ۳۶: پیسوں کا چلن اُٹھ گیا تو ان سے بیع درست نہیں جب تک معین نہ ہوں کہ اب یہ ثمن نہیں ہیں مبیع ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: ایک روپے کے پیسے خریدے اور ابھی قبضہ نہیں کیا تھا کہ ان کا چلن جاتا رہا بیع باطل ہوگئی اور اگر آدھے روپے کے پیسوں پر قبضہ کیا تھا اور آدھے پر نہیں کہ چلن بند ہوگیا تو اس نصف کی بیع باطل ہوگئی۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۸: پیسے قرض لیے تھے اور ابھی ادا نہیں کیے تھے کہ ان کا چلن جاتا رہا اب قرض میں ان پیسوں کے دینے کا حکم دیا جائے تو دائن کا سخت نقصان ہوگا جتنا دیا تھا اُس کا چہارم بھی نہیں وصول ہوسکتا لہٰذا چلن اُٹھنے کے دن ان پیسوں کی جو قیمت تھی وہ ادا کی جائے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۹: روپیہ دو روپے اٹھنی چونی کے پیسوں کی چیز خریدی اور یہ نہیں ظاہر کیا کہ یہ پیسے کتنے ہونگے بیع صحیح ہے کیونکہ یہ بات معلوم ہے کہ روپیہ کے اتنے پیسے ہیں۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۴۰: صراف[5] کو روپیہ دے کر کہا کہ آدھے روپیہ کے پیسے دو اور آدھے کا اٹھنی سے کم چاندی کا سکہ دو یہ بیع ناجائز ہے آدھے کے پیسے خریدے اس میں کچھ حرج نہ تھا، مگر آدھے کا سکہ جو خریدا اس میں کمی بیشی ہے اس کی وجہ سے پوری ہی بیع فاسد ہوگی اور اگر یوں کہتا کہ اس روپیہ کے اتنے پیسے اور اٹھنی سے کم والا سکہ دو تو کوئی حرج نہ تھا کیونکہ یہاں تفصیل نہیں ہے پیسوں اور سکہ سب کے مقابل میں روپیہ ہے۔[6] (درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ۴۱: ہم نے کئی جگہ ضمناً یہ بات ذکر کردی ہے کہ نوٹ بھی ثمن اصطلاحی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آج تمام لوگ اس سے چیزیں خریدتے بیچتے ہیں دیون[7] و دیگر مطالبات میں بے تکلف[8] دیتے لیتے ہیں یہاں تک کہ دس روپے کی چیز

---

[1] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۶۷.

[2] ......"فتح القدیر"، کتاب الصرف، ج۶، ص۲۷۸.

[3] ...... "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج۷، ص۵۷۲.

[4] ......"الهداية"، كتاب الصرف ، ج۷، ص۸۵.

[5] ......سنار، سونے کا کام کرنے والا۔

[6] ......"الهداية"، كتاب الصرف ، ج۷، ص۸۵۔۸۶.
و"الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب الصرف ، ج۷، ص۵۷۳.

[7] ......دین کی جمع، قرضے۔

[8] ......یعنی بغیر کسی حرج کے۔

خریدتے ہیں اور نوٹ دے دیتے ہیں دس روپے قرض لیتے ہیں اور دس روپیہ کا نوٹ دے دیتے ہیں نہ لینے والا سمجھتا ہے کہ حق سے کم یا زیادہ ملا ہے نہ دینے والا جس طرح اٹھنی، چونّی، دوانی کی کوئی چیز خریدی اور پیسے دے دیے یا یہ چیزیں قرض لی تھیں اور پیسوں سے قرض ادا کیا اس میں کوئی تفاوت (1) نہیں سمجھتا بعینہٖ اسی طرح نوٹ میں بھی فرق نہیں سمجھا جاتا حالانکہ یہ ایک کاغذ کا ٹکڑا ہے جس کی قیمت ہزار پانسو تو کیا پیسہ دو پیسہ بھی نہیں ہوسکتی، صرف اصطلاح نے اُسے اس رتبہ تک پہنچایا کہ ہزاروں میں بکتا ہے اور آج اصطلاح ختم ہوجائے تو کوڑی (2) کو بھی کون پوچھے۔ اس بیان کے بعد یہ سمجھنا چاہیے کہ کھوٹے روپے اور پیسوں کا جو حکم ہے، وہی ان کا ہے کہ ان سے چیز خرید سکتے ہیں اور معین کرنے سے بھی معین نہیں ہوں گے خود نوٹ کو نوٹ کے بدلے میں بیچنا بھی جائز ہے اور اگر دونوں معین کرلیں تو ایک نوٹ کے بدلے میں دو نوٹ بھی خرید سکتے ہیں، جس طرح ایک پیسہ سے معین دو پیسوں کو خرید سکتے ہیں روپوں سے اس کو خریدا یا بیچا جائے تو جدا ہونے سے پہلے ایک پر قبضہ ہونا ضروری ہے جو رقم اس پر لکھی ہوتی ہے اُس سے کم وبیش پر بھی نوٹ کا بیچنا جائز ہے دس کا نوٹ پانچ میں بارہ میں بیع کرنا درست ہے۔ جس طرح ایک روپیہ کے ۶۴ کی جگہ سو پیسے یا ۵۰ پیسے بیچے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بعض لوگ جو کمی بیشی ناجائز جانتے ہیں اسے چاندی تصور کرتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ چاندی نہیں ہے بلکہ کاغذ ہے اور اگر چاندی ہوتی تو اس کی بیع میں وزن کا اعتبار ضرور کرنا ہوتا دس روپے سے دس کا نوٹ لینا اُس وقت درست ہوتا کہ ایک پلہ میں دس روپے رکھیں دوسرے میں نوٹ اور دونوں کا وزن برابر کریں یہ البتہ کہا جاسکتا ہے کہ بعض باتوں میں چاندی کے حکم میں ہے مثلاً دس روپے قرض لیے تھے یا کسی چیز کا ثمن تھا اور روپے کی جگہ نوٹ دے دیے یہ درست ہے۔ جس طرح پندرہ روپیہ کی جگہ ایک گنی (3) دینا درست ہے مگر اس سے یہ نہیں ہوسکتا کہ گنی کو چاندی کہا جائے کہ پندرہ کی گنی کو پندرہ سے کم وبیش میں بیچنا ہی ناجائز ہو۔

مسئلہ ۴۲: ہندوستان کے اکثر شہروں میں پہلے کوڑیوں کا رواج تھا اور اب بھی بعض جگہ چل رہی ہیں یہ بھی ثمن اصطلاحی ہیں اور ان کا وہی حکم ہے جو پیسوں کا ہے۔

(بیع تلجئہ)

مسئلہ ۴۳: بیع تَلْجِئَہ یہ ہے کہ دو شخص اور لوگوں کے سامنے بظاہر کسی چیز کو بیچنا خریدنا چاہتے ہیں مگر اُن کا ارادہ اس

---

(1) ...... فرق۔

(2) ...... دمڑی (پیسے کا چوتھا حصہ)۔

(3) ...... سونے کا ایک انگریزی سکہ۔

چیز کے بیچنے خریدنے کا نہیں ہے اس کی ضرورت یوں پیش آتی ہے کہ جانتا ہے فلاں شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ چیز میری ہے تو زبردستی چھین لے گا میں اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، اس میں یہ ضروری ہے کہ مشتری سے کہہ دے کہ میں بظاہر تم سے بیع کروں گا اور حقیقۃً بیع نہیں ہوگی اور اس امر پر لوگوں کو گواہ بھی کرے محض دل میں یہ خیال کر کے بیع کی اور زبان سے اس کو ظاہر نہیں کیا ہے یہ تَلْجِئَہ نہیں۔ تَلْجِئَہ کا حکم ہزل[1] کا ہے کہ صورت بیع کی ہے اور حقیقت میں بیع نہیں[2] (درمختار، ردالمحتار) آج کل جس کو فرضی بیع کہا کرتے ہیں وہ اسی تَلْجِئَہ میں داخل ہوسکتی ہے جبکہ اس کے شرائط پائے جائیں۔

مسئلہ ۴۴: تَلْجِئَہ کی تین صورتیں ہیں: نفس عقد میں تَلْجِئَہ ہو یا مقدار ثمن میں یا جنس ثمن میں۔ نفس عقد میں تَلْجِئَہ کی وہی صورت ہے جو مذکور ہوئی کہ بائع نے مشتری سے کچھ خاص لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ میں لوگوں کے سامنے ظاہر کروں گا کہ اپنا مکان تمھارے ہاتھ بیچا اور تم قبول کرنا اور یہ بیع وشرا[3] محض دکھاوے میں ہوگا حقیقت میں نہیں ہوگا، چنانچہ اسی طور پر بیع ہوئی۔ ثمن کی مقدار میں تَلْجِئَہ کی صورت یہ ہے کہ آپس میں ثمن ایک ہزار طے ہوا ہے مگر یہ طے ہوا کہ ظاہر دو ہزار کیا جائے گا اس صورت میں ثمن وہ ہوگا جو خفیہ طے ہوا ہے جیسا کہ آج کل اکثر شفعہ سے بچانے کے لیے دستاویز میں بڑھا کر ثمن لکھتے ہیں تاکہ اولاً تو ثمن کی کثرت دیکھ کر شفعہ ہی نہ کرے گا اور کرے بھی تو وہ رقم دے گا جو ہم نے دستاویز میں لکھائی ہے (یہ حرام اور فریب اور حق تلفی ہے) تیسری صورت کہ خفیہ روپے ثمن قرار پائے اور ظاہر میں اشرفیوں کو ثمن قرار دیا[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: بیع تَلْجِئَہ کا یہ حکم ہے کہ یہ بیع موقوف ہے جائز کردے تو جائز ہوگی، رَد کردے تو باطل ہوگی۔[5] (عالمگیری) یعنی جبکہ نفس عقد میں تَلْجِئَہ ہو۔

مسئلہ ۴۶: دو شخصوں نے آپس میں اس پر اتفاق کیا کہ لوگوں کے سامنے ہم فلاں چیز کی بیع کا اقرار کریں ایک کہے فلاں تاریخ کو میں نے یہ چیز اُس کے ہاتھ اتنے میں بیچی ہے دوسرا اقرار کرے میں نے خریدی ہے حالانکہ حقیقت میں ان دونوں کے مابین بیع نہیں ہوئی ہے تو ایسے غلط اقرار سے بیعِ موقوف بھی ثابت نہیں ہوگی اگر دونوں اس کو جائز کرنا بھی چاہیں تو جائز نہیں ہوگی۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... ہنسی مذاق۔

2 ...... "الدر المختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب: فی بیع التلجئة، ج۷، ص۵۷۷۔

3 ...... خرید وفروخت۔

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب العشرون فی البیاعات المکروهة والارباح الفاسدة، ج۳، ص۲۰۹۔

5 ......المرجع السابق۔

6 ......المرجع السابق۔

مسئلہ ۴۷: دونوں میں سے ایک کہتا ہے تَلْجِئَہ تھا، دوسرا کہتا ہے نہیں تھا تو جو تَلْجِئَہ کا مدعی ہے اُس کے ذمّہ گواہ ہیں، گواہ نہ لائے تو منکر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: دونوں نے یہ طے کرلیا تھا کہ محض دکھانے کے لیے عقد کیا جائے گا اگر وقتِ عقد اُسی طے شدہ بات پر عقد کی بنا کریں تو عقد دُرست نہیں کہ بیع میں تبادلہ پر رضا مندی درکار ہے اور یہاں وہ مفقود ہے یعنی اگر عقد کو جائز نہ کریں بلکہ رد کردیں تو باطل ہو جائے گا اور اگر وقتِ عقد اُس طے شدہ پر بنا نہ ہو یعنی دونوں عقد کے بعد بالاتفاق کہتے ہوں کہ ہم نے اُس طے شدہ کے موافق[2] عقد نہیں کیا تھا تو یہ بیع صحیح ہے اور اگر اس بات پر دونوں متفق ہیں کہ وقتِ عقد ہمارے دِلوں میں کچھ نہ تھا نہ یہ کہ طے شدہ بات پر عقد ہے نہ یہ کہ اُس پر نہیں ہے یا دونوں آپس میں اختلاف کرتے ہیں ایک کہتا ہے کہ طے شدہ بات پر عقد کیا تھا دوسرا کہتا ہے اُس کے موافق میں نے عقد نہیں کیا تھا تو اِن دونوں صورتوں میں بیع صحیح ہے یوں ہی اگر ثمن کی مقدار باہم ایک ہزار طے پائی تھی اور علانیہ دو ہزار ثمن قرار پایا اس میں بھی وہی صورتیں ہیں اگر دونوں کا اس پر اتفاق ہے کہ ثمن وہی طے شدہ ہے تو ثمن دو ہزار ہے اور اگر دونوں متفق ہیں کہ طے شدہ ثمن پر عقد نہیں ہوا ہے بلکہ دو ہزار پر ہی ہوا ہے یا کہتے ہیں ہمارے خیال میں اُس وقت کچھ نہ تھا کہ طے شدہ ثمن رہے گا یا نہیں یا دونوں میں باہم اختلاف ہے ان سب صورتوں میں بھی ثمن دو ہزار ہے اور اگر جنس ثمن ایک چیز طے پائی اور عقد دوسری جنس پر ہوا تو ثمن وہ ہے جو وقتِ عقد ذکر ہوئی۔[3] (ردالمحتار)

(بیع الوفا)

مسئلہ ۴۹: بیع الوفا اس کو بیع الامانۃ اور بیع الاطاعۃ اور بیع المعاملہ بھی کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اس طور پر بیع کی جائے کہ بائع جب ثمن مشتری کو واپس دے گا تو مشتری مبیع کو واپس کردے گا یا یوں کہ مدیون نے دائن کے ہاتھ دَین کے عوض[4] میں کوئی چیز بیع کردی اور یہ طے ہوگیا کہ جب میں دَین ادا کردوں گا تو اپنی چیز لے لوں گا یا یوں کہ میں نے یہ چیز تمھارے ہاتھ اتنے میں بیع کردی اس طور پر کہ جب ثمن لاؤں گا تو تم میرے ہاتھ بیع کردینا۔ آج کل جو بیع الوفا لوگوں میں جاری ہے، اس میں مدت بھی ہوتی ہے کہ اگر اس مدت کے اندر یہ رقم میں نے ادا کردی تو چیز میری، ورنہ تمھاری۔

---

[1] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب العشرون... إلخ، ج۳، ص۲۱۰.

[2] ......مطابق۔

[3] ......"ردالمحتار"، کتاب البیوع، مطلب: فی بیع التلجئة، ج۷، ص۵۷۷.

[4] ......بدلے۔

مسئلہ ۵۰: بیع الوفا حقیقت میں رہن ہے لوگوں نے رہن کے منافع کھانے کی یہ ترکیب نکالی ہے کہ بیع کی صورت میں رہن رکھتے ہیں تاکہ مرتہن اُس کے منافع سے مستفید ہو۔ لہٰذا رہن کے تمام احکام اس میں جاری ہوں گے اور جو کچھ منافع حاصل ہوں گے سب واپس کرنے ہوں گے اور جو کچھ منافع اپنے صرف میں لاچکا ہے یا ہلاک کر چکا ہے، سب کا تاوان دینا ہوگا اور اگر مبیع ہلاک ہوگئی تو دَین [1] کا روپیہ بھی ساقط ہو جائے گا، بشرطیکہ وہ دَین کی رقم کے برابر ہو اور اگر اس کے پڑوس میں کوئی مکان یا زمین فروخت ہو تو شفعہ بائع کا ہوگا کہ وہی مالک ہے مشتری کا نہیں کہ وہ مرتہن ہے۔ [2] (ردالمحتار) بیع الوفا کا معاملہ نہایت پیچیدہ ہے، فقہائے کرام کے اقوال اس کے متعلق بہت مختلف واقع ہوئے۔ علامہ صاحب بحر نے اس کے بارے میں آٹھ قول ذکر کیے، فتاوٰی بزازیہ میں نو قول مذکور ہیں، بعض نے دس قول ذکر کیے ہیں، فقیر نے صرف اُس قول کو ذکر کیا کہ یہ حقیقت میں رہن ہے کہ عاقدین کا مقصود اسی کی تائید کرتا ہے اور اگر اس کو بیع بھی قرار دیا جائے جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے اور خود عاقدین [3] بھی عموماً لفظ بیع ہی سے عقد کرتے ہیں تو یہ شرط کہ ثمن واپس کرنے پر مبیع کو واپس کرنا ہوگا یہ شرط بائع کے لیے مفید ہے اور مقتضائے عقد [4] کے خلاف ہے اور ایسی شرط بیع کو فاسد کرتی ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے اس صورت میں بھی بائع و مشتری دونوں گنہگار بھی ہوں گے اور مبیع کے منافع مشتری کے لیے حلال نہ ہوں گے بلکہ جو منافع موجود ہوں اُنھیں واپس کرے اور جو خرچ کر ڈالے ہیں اُن کا تاوان دے البتہ جو بغیر اس کے فعل کے ہلاک ہوگئے ہوں وہ ساقط لہٰذا ایسی بیع سے اجتناب ہی کا حکم دیا جائے گا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

هذا اخر ما تيسر لى من كتاب البيوع مع تشتت البال وضعف الحال وقلة الفرصة و كثرة الاشغال والحمد لله العزيز المتعال ذى البر والنوال والصلاة والسلام علٰى حبيبه محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) **صاحب الفضل والكمال واصحابه خيرا صحاب واٰله خير اٰل والحمد لله رب العلمين قد وقع الفراغ من تسويد هذا الجزء لثلث بقين من شهر رمضان اعنى ليلة السابع والعشرين ليلة الجمعة المباركة الليلة التى ترجى ان تكون ليلة القدر التى هى خير من الف شهر ۱۳۵۳ھ وارجو من المولٰى تعالٰى ان يمتعنى ببركة هذا الشهر وبركة هذه الليله وان يتقبل بفضل رحمته هذا التاليف وان ينفعنى به وسائر المسلمين ويوفقنى باتمام هذا الكتاب واليه المرجع و المآب.**

---

[1] ......قرض۔

[2] ......"ردالمحتار"، كتاب البيوع، مطلب فى بيع الوفاء، ج۷، ص ۵۸۰.

[3] ......یعنی بائع ومشتری۔

[4] ......عقد کا تقاضا۔

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	المصنف لعبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۴ھ
2	المصنف لابن أبي شيبه	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
3	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
4	صحيح البخاري	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
5	صحيح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
6	سنن ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	سنن أبي داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
8	سنن الترمذي	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
9	سنن الدار القطني	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۳۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان
10	سنن النسائي	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
11	المعجم الكبير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
12	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۰ھ
13	المستدرك	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
14	السنن الكبرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۴ھ
15	شعب الإيمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
16	شرح السنة	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	واالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۴ھ
17	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
18	مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
19	كنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ

کتب فقہ حنفی

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	الفتاوی الخانیة	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
2	الهدایة	برحان الدین علی بن اَبی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	داراَحیاء التراث العربی بیروت
3	الجوهرة النیرة	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
4	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
5	غرر الاحکام	علامہ قاضی شہیر ملا خسرو حنفی، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ کراچی
6	درر الحکام فی شرح غرر الاحکام	علامہ قاضی شہیر ملا خسرو حنفی، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ کراچی
7	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ، ۱۴۲۰ھ
8	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفة، بیروت، ۱۴۲۰ھ
9	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفة، بیروت، ۱۴۲۰ھ
10	الفتاوی الهندیة	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۱ھ
11	ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفة، بیروت، ۱۴۲۰ھ
12	الفتاوی الرضویة	مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور